خطاباتُ النجوم

جلد اوّل

ART # LS - 6
KHURRAM PAPER PRODUCTS

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______

Date / /

A

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

M | T | W | T | F | S | S

Memo No B

Date / /

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	خطابیہ
٣١٨	صراطِ مستقیم	٧١	سید ہاشمی میاں انڈیا
٣١٩	معراج النبی ﷺ	٧٤	〃 〃 〃
٣٢٠	مومنوں پر احسان	٧٨	〃 〃 〃
٣٢١	مقامِ مصطفٰے ﷺ	٨٢	〃 〃 〃
٣٢٢	نمازِ رسول ﷺ	٨٤	〃 〃 〃
٣٢٣	نماز و زکوٰۃ	٩٥	〃 〃 〃
٣٢٤	شانِ رسالت ﷺ	٩٩	〃 〃 〃
٣٢٥	علم غیب	١٠٤	〃 〃 〃
٣٢٦	رسولِ اعظم ﷺ	١٠٦	〃 〃 〃
٣٢٧	یا نبی سلام	١٠٩	〃 〃 〃
٣٢٨	قرآن کے ساتھی	115	〃 〃 〃
٣٢٩	آخرت کی کامیابی	١١٨	〃 〃 〃
٣٣٠	بسم اللہ کی برکات	١٢٢	〃 〃 〃
٣٣١	اللہ کا نور ﷺ	١٢٥	〃 〃 〃
٣٣٢	بے مثال ﷺ	١٣٠	〃 〃 〃
٣٣٣	شانِ رسالت ﷺ	١٣٣	〃 〃 〃
٣٣٤	امام احمد رضا	١٣٥	〃 〃 〃
٣٣٥	احترام سید	١٣٦	〃 〃 〃
٣٣٦	دین اسلام	١٣٨	〃 〃 〃
٣٣٧	سراج منیر ﷺ	١٤١	〃 〃 〃
٣٣٨	مقامِ مصطفٰے ﷺ	١٤٤	محمد اشرف سیالوی
٣٣٩	اسم محمد ﷺ	١٤٣	〃 〃 〃

M	T	W	T	F	S	S

Memo No C
Date / /

جمعۃ المبارک

۱ — ۹ — ۲۰۱۷

۱۰ — ۱۲ — ۱۴۳۸

۹ — ۴۵ — ۱۵ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Soharverdi
01 SEP 2017
Chak 365/E.B Burewala District V
Mob:0334-7632365

نبی پاک علیہ السلام کو برا کہنے والو۔ ذرا اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔ اللہ غنی عن العالمین ہے۔ کوئی راضی رہے یا ناراض ہوا سے کیا ہے۔ مگر کون ہے جب وہ آپ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ یہ عزت کا مقام ہے۔ ساری کائنات رب کو راضی کرنا چاہتی ہے اس کی غلط سمجھ تو یہی جب رب راضی کرنا چاہتا ہے۔ ہم رسول کو راضی کر کے کھاتے ہیں۔ اور تم ناراض کر کے کھاتے ہو۔ ہم حلال کر کے کھاتے ہیں تم حرام کر کے کھاتے۔ کیونکہ ہم جس کے گن گاتے ہیں اسی کے کھاتے ہیں۔ اگر کوئی جان بوجھ کر گستاخی کرے گا دیکھو سب ایمان ہو جائے گا۔ منافقوں نے کہا تھا کہ ہم بولیں گے تو کون منع کرے گا۔ اللہ نے فرمایا خبردار یہ لفظ بدل لو۔ تاکہ بے ایمان اس لفظ کی آڑ میں گستاخی نہ کر سکیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ادب کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ حفظ الایمان میں اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے۔ کہ علم غیب نبی پاک کے لئے تخصیص نہیں ہے۔ یہ تو جانوروں کے لئے بھی ثابت ہے (معاذ اللہ) کہتے ہیں کہ نبی کے لئے اتنا علم ہے جتنا جانوروں کے لئے ہے۔ (استغفر اللہ)

علماء حق کا فیصلہ ہے کہ جو رسول کی نعلین کی توہین کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔

اللہ کرے ہم محبوب کے قدموں میں مل جائیں گے۔ اس لئے کہ امام ربانی موجود ہیں۔ غزالی بڑے موجود ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی بھی ہے۔ ان لوگوں کا شمار عاشقان محبوب میں ہوتا ہے۔ سرکار نے فرمایا میرے صحابہ کی عزت کرنا۔ اکرموا اصحابی۔ جس نے مجھے دیکھ لیا اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔ جسے محبوب نے قبول کر لیا اسے محبت والا رد نہیں کر سکتا۔ میرے صحابہ کو برا کہنے والا اس کو لعنت اللہ ہو اس لئے جو میرے صحابہ کو تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ جو مجھے تکلیف دے وہ میرے اللہ کو تکلیف دیتا ہے۔ جو صحابہ کا ہے وہ آل میں داخل ہے۔ ایک آدمی نے درود شریف پڑھا۔

(ذکر رضا) جمعۃ المبارک ۹ — ۹ — ۲۰۰۷ بعد نماز عشاء

مقام دار السلام احسن المدارس جھنگی ہزارہ راولپنڈی

آرٹیکل کتب فہیم ملاحظہ بلا عنوان = ، اللہ تعالیٰ نے اس دین کو نبی پاک پر مکمل فرمایا ہے۔ اور

Memo No
M T W T F S S Date / /

اور بنی نوع انسان کے لیے کوئی طریقہ ہدایت نہیں رکھا - اور ہدایت کے جتنے طریقے تھے وہ سب بند کر دئیے
کوئی باقی نہ دیے - اھدنا الصراط المستقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہدایت کی توفیق عطا فرما -
اگر یہ کہا جائے کہ کوئی طریقہ ہدایت کا دے دیا تو پھر تو نے اپنے حبیب کو نہیں دیا تو علماء فقہاء
ہیں یہ کافر ہو جائیں گے -

لوگ تو نئے نبی کی ضرورت سمجھتے ہیں - مرزائی ہوں - دیوبندی ہوں - اگر کوئی نبی آ جائے
تو فرق نہیں پڑتا - یہ کوئی مسلمان نہیں ہے - یہ رب کی ختم نبوت ہے - تو مسئلہ یہ
ہے - اب کوئی نبی آ نہیں سکتا - جو ہے اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا - !
نبوت کی اب ضرورت نہیں ہے - یہ آخری بات تھی - وہ نبی آخری نبی ہے - ہو گئی
ازلی متکلم کا طرز کلام تو نہیں رکا - مگر اس کا کوئی مخاطب نہیں رہا - کہ جو اس سے
وہ بات کر سکے - یا جس سے بات سمجھ سکے - اب جبرائیل بھی آتے ہیں تو کسی سے نہیں
ملتے - تنزل الملائکۃ والروح - جبریل آتے ہیں - وحی کے تکرار کو ادب محمد سے
سننے کے لیے آتا ہوا - اب وحی تو قلب محمد پر اتارنے کے لیے نہیں جو سنا گیا ہوا ہے
سننے کے لیے آتا ہوا - وحی کے باب بند کر دیئے گئے - اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ دینا تھا
ہم نے دے دیا - کہ تیرے بعد کوئی رسول نہیں -

اھدنا الصراط المستقیم - اگر کوئی دعا مانگے ہدایت دے - تو جو ایسا مانگتا ہے ہدایت
تو اپنے حبیب کو عطا فرما دی اب دعا ملے گی - اب بات یہ ہے میں منہ دوسرے کی طرف کر دوں -
دوسرے کی طرف کچھ بھی نہ ہو - فاینما تولوا فثم وجہ اللہ - اللہ تو ہر طرف ہے
مثال دوسری طرف رخ موڑ دیا جاتا ہے - اگر میں تمہاری طرف سے رخ پھیر لوں
تو بد تمیز ہوں - اور اگر چہرہ حضور سے پھیر لوں تو کیا ہو گا -
تو جو چہرہ حضور سے پھیر لے وہ بڑا کتے کا بیٹا ہے - کہتا ہے ادھر منہ نہیں کرتا -
میں نے کہا تیرا منہ ہے - سجدہ کے تمام ہر تسلیم کرنا - آسمان کی طرف منہ اٹھا
دیکھنا مکروہ ہے - فرمایا میں نے اپنے پاس نہ آنکھ ہے -
صراط المستقیم کیا ہے - انا ھذا صراطی مستقیما - جہاں محمد کا پاؤں وہ صراط مستقیم

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

اب کسی رسول کی ضرورت نہ ہے ۔ نوری لوہیں نہ بار بنائے گئے ڈانگ گیسیاں لوکاں ۔
اتنا بڑا ولی اگر کمینہ کہہ سکتا ہے ۔ تو میں بھی کہتا کہہ سکتا ہوں ۔ بڑے بڑے اولیاء کو عنصر
آیا ہے ۔ کہ حضور کے بعد کسی دوسرے کی ضرورت نہ ہے ۔ اللہ کو پیار کرنے کے قدرت مکمل ہو چکی ہے
میری کون سی ضرورت ہے جو محبوب نے پوری نہ کی ۔ ایسا محبوب تو کارخانہ قدرت
میں نہ ہے آئے گا کہاں سے ۔ اب دوسرا احمد نہیں بنا سکتا ۔ رب بھی بے مثل ہے تو محبوب
بھی بے مثل ہے ۔ اس کی رضا چاہتے ہیں رب نے محمد کا سر سہرا نہ نبوت دیا ہے ۔

اتنی اونچی بات صرف بریلوی والے ہی کر سکتے ہیں ۔ جس نے محبت سے بات
کر دی اس پر دنیا کے خزانے آ گئے ہیں ۔ حضرت عمر کو بھی بات سے منع کر دیا ۔
کہ موسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں تو میری پیروی کریں ۔ ایک مرید نے کسی پیر سے
پوچھا کہ فلاں پیر کو ولی سنتا ہوں ۔ فرمایا صاحب کا نکاح کسی سے ہو جائے تو بیوی کا
کبھی اور کو دیکھنے کی اجازت مانگی ہے ۔ تو بالکل بعد زید الانصاری نے کہا ۔ کہ یا رسول اللہ اگر میں حضور کے علاوہ
کسی اور کو دیکھوں تو ہماری آنکھوں کو اندھا کر دو ۔ اگر حبیب اللہ کا جلوہ نظر نہیں آتا ۔
تو آنکھیں واپس لے لو ۔ حضرت حسن کی کتاب [illegible] نہ دیکھ کر نہ دو [illegible]
غلط ہو گئی ۔ محبت اس انتہا میں رہتا ہے کہ محبوب نہ دیکھے ۔ محبوب بن جاتا ہے
کہ میرا محبوب بھی کسی اور کو نہ دیکھے ۔ حضرت ابوبکر صدیق کو سرکار نے دیا ۔
کہ وقفے سے ملو ۔ سرکار نے فرمایا دوسروں کا علاج کیا تھا ۔ اللہ کی محبت
میں دو کی ۔ اور باتیں چھوڑ کر صرف تیری طرف دیکھ رہا ہے ۔

ہم محبت والے ہیں سرکار کی محبت میں کسی دوسرے کو شامل نہیں کر سکتے ۔
ہم حضور کی محبت سے حضور کو سجدہ نہیں کرتے ۔ ہم تو اللہ کو سجدہ بھی محبت
کی وجہ سے کرتے ہیں ۔ تو جو کوئی بھی حضور کی گستاخی کرے ۔ اللہ نے کہا
ہے محبت کو جنت [illegible] اللہ سے [illegible] کیونکہ تو حرام ہے
قتل کرے ۔ تو وہ مالک ہے ۔ گستاخ نے قتل کیا ہے ۔ اور اس کا ندلوں نے لکھا ہے
کہ اگر استحباب سے کوئی کہے تو وہ بھی کافر ہو جائے گا ۔ وهو كافر في الدنيا والآخرة ۔

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ____
Date / /

جو نقصان کو دیکھے وہ امتی ہونے کا حقدار نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے گستاخ کو
فرمایا ہے۔ تم گستاخی نہ کرو۔ جو گستاخ کو برا کہے وہ بڑا العظیم ہے
سے شرک کم کر ... جن میں ... اس برے مذہب پہ لعنت کرو۔
کافر اگر گستاخ نہ ہو تو اس کو نرمی ہو سکتی ہے۔ حضرت مجدد دہلوی سے کسی نے سوال
کیا کہ حضور کو علم غیب کیا ہے تو آپ نے فرمایا میری نظروں سے دور ہو جا۔ تو میری
مجلس میں نہیں بیٹھنا کہ حضور کی شان ... کیا ہیں۔ میرا رنگ فاروقی ... لگتا ہے
میرا دل کرتا ہے کہ میں اس کا سر اتار دوں جو حضور کی صفات کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔
فاضل بریلوی نے کوئی نئی بات نہ کی وہی کی جو وہ صدیوں کی علماء کی ہے۔
نبی پاک نے کاہ گر کو نکالا تھا۔ اللہ پاک کے تکذیب کرے تو کافر ہے
جو کسی امام کو ملنے وہ ... اس کے ساتھ ہوتا ہے
احمد رضا فرماتے ہیں کہ کوئی لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھے تو کسی گستاخ پہ غصہ نہ کرے تو درود
شریف واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے اولئک کتب فی قلوبھم الایمان۔
حضرت علی کے ساتھ جہاد امیر معاویہ کا نہ ان کے خلافت سے ہے نہ رشتہ
سے ہے۔ نہ صحابیت سے ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ معاویہ کو مطالبہ ہے
حضرت علی نے مطالبہ کیا خون عثمان کا۔ حضرت فاطمہ اور علی کے مابین غصے میں
جو وقت گزارا۔ حضرت علی کے وصال پہ امیر معاویہ رو دیئے کہ حضور کا علم
اٹھ گیا۔ اس لیے کہ حضرت علی نبی پاک کے علم کے وارث تھے اور اس لیے کہ مولا نے کائنات
تمام مومنین کے باپ کے قریب ہیں

[signature]

۲۸ — ۴ — ۲۰۱۷ بدھ
۲۸ — ۷ — ۱۴۳۸
۲۹ — ۱ — ۱۰ — ۲۵ — PM

Moulana Qari Muhammad Abbas ...

عالم کے بارے میں۔ جن کا علم محدود ہے۔ اللہ کا علم بھی لامحدود اور اللہ کے عالم کا علم
بھی لامحدود ہے۔

اور کوئی غیب تم سے کیا نہاں ہو بھلا۔ جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
جب رب آپ سے نہ چھپا تو اور کوئی غیب تم سے کیسے چھپ سکتا ہے۔
امام احمد رضا نے علم غیب پر کتاب لکھی عربی میں تو مکہ کے علما نے داد دیا۔
امام احمد رضا صرف محبت سے امام نہیں بنے۔ محبت کرنے والے تو بہت ہیں۔ مجدد
کا لقب تو پانچ ہزار علما نے دیا ہے۔ محبت میں تو کوئی مثل والے کم نہیں۔ محبت
میں اعلیٰ حضرت کو لڑکوں کی بھی کم نہیں ہے۔ محبت تو لینے کی چیز نہیں یا حضور جانے یا حضور
کا رب جانے۔ جس چیز نے امام احمد رضا کو امام بنایا۔ وہ پیارے مصطفیٰ کے دشمنوں سے
نفرت کا جذبہ ہے۔ اس وصف میں نہ ان کے عصر میں کوئی شریک ہے نہ ان کے بعد کوئی
شریک ہے۔ جتنا حبیب کا احسان کیا ہے۔ اس کے قریب بھی کوئی نہ کر سکا۔
دنیا والے سب علما کو برداشت کرتے ہیں۔ مگر امام احمد رضا کے نام سے مر جاتے ہیں۔
گستاخوں کا نام لے لیں برداشت کرتے ہیں۔ مگر بریلوی شریف کا نام۔ کتاب اس کا
نام لے لو تو مر جاتے ہیں۔

دیوبندی وغیرہ بھی امام احمد رضا بریلوی کو مانتے ہیں۔ ہر عاشق کی زبان امام احمد
رضا ہے۔ ہر عاشق کو بولنے کا سلیقہ بھی آپ نے سکھایا ہے کہ کلمہ شریف پڑھا تو کہاں سے
شروع ہوتا ہے۔

(16-9-1999)

یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول، سورۃ نساء۔ تمہید ہے۔
امت میں انبیاء کے بعد سب سے اعلیٰ شخصیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اہل بیت کون
ہیں۔ قرآن و سنت میں شامل کر کے ازواج مطہرات۔ جن میں پاک کے نیچے اہل بیت۔ علی فاطمہ حسن حسین
ہیں۔ جن پر صدقہ حرام ہے کہ وہ آل محمد ہیں۔ وہ کون ہیں۔ عباس۔ جعفر۔ عقیل۔ علی ابن طالب بن عبدالمطلب

Memo No ______
M T W T F S S
Date / /

ام کلثوم کا نکاح عمر بن خطاب سے ہوا ہے۔ یہ شیعہ کی کتب میں بھی ہے۔ اصول کافی میں ہے کہ شیعہ نے اجتہاد سے کیا ہے۔ عمر فاروق کے وصال کے بعد علی اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے گئے۔ امام غزالی نے لکھا ہے علماء اہلسنت نے لکھا ہے۔ سید کا نکاح غیر سید سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ امام احمد رضا کی تحقیق ہے۔ اولیاء کی مرضی کے مطابق جائز ہے۔ سیدہ زینب کا نکاح عبداللہ بن جعفر سے ہوا۔ ام کلثوم کا نکاح عمر فاروق سے کیا ہے۔

جو حق کا علم لے کر اٹھتا ہے حضرت علی نہیں ہے تو ہر بندہ اس کی تعریف کرتا۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ ایمان والے کو رسول کی عزت صحابہ کی عزت اولیاء کی عزت عزیز ہے۔ اپنی عزت کی کوئی بات نہیں۔ ہم بھوکے پیاسے ہیں۔ رسول کا صدقہ بہت کچھ ہے۔ جو دین کے کام کو مکمل سمجھ کے کرتا ہے وہ کامیاب ہے۔ یہ دین ہی پسند ہے اللہ کی بارگاہ میں۔

ہر پیر کو دین اور سلسلہ پر جانچو۔ یہ نہیں ہے کہ جو ہمارا پیر کر رہا ہے وہ دین ہے۔ یہ غلط ہے بلکہ دین رسول اللہ کی اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نعمت ہے۔

بیعت ہر کسی کی نہ کرو۔ پہلے دیکھو کہ سنت پر ہے یا نہیں۔ اس کا ظاہر و باطن دیکھو۔ خلوت و جلوت دیکھو۔ جب اچھا ہے تو حضرت غوث اللہ رسول کے دروازے تک لے جائے گا۔

عمل کوتاہی ہو سکتی ہے لیکن عقیدے کی صحت رکھو۔

مجدد الف ثانی نے دلہنا قدم باہر مسجد سے رکھا تو بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نبی پاک نے فرمایا بشری تقاضہ کروں گا۔ سو جو جس طرح مشہور ہو گا۔ زمانہ کے لوگ جیسے پیر سمجھتے ہیں۔

اہلسنت کے تمام عقائد طے شدہ ہیں۔ اب مجددیت پہ طبع آزمائی کی جائے۔ میں دو لفظ اس کی کہ 72 فرقے میری امت کے 73 فرقے۔ جنتی ایک ہے۔ مدرسہ اجتہادیہ کلہم فی النار الا ما انا علیہ واصحابی۔ سرکار کا فرمان۔ اللہ تعالیٰ ایک دوسرا جلی رحمت حنفی پورا ہمارے لیے دو لوگ قرآن میں ہیں۔ واذا قیل لہم آمنوا کما آمن الناس۔ ایمان کی صورت کیا وہ محبوب کے صحابہ ہیں۔ بہت رشوت ہیں سرکار کے لوگوں کو جاننا ہے۔ پاک ہے جو ان کا ایمان کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ان آمنوا بمثل ما آمنتم۔ میرے محبوب کے صحابہ کا ایمان ان جیسا ایمان لاؤ۔ اللہ نے اس کو اسوہ بنا دیا۔ اگر ایمان کی درستگی ہے تو ابوبکر کی طرح

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

دیکھو — ان کے الہاموں میں شک ہو گیا تو ہمارا الہاموں کا کیا کرنا ہے — حضرت علی سے پوچھا۔
کس صحابی کی بیعت کا کریں گے — ایک نام رکھو بنیتوں کا — کوفے کی جامع مسجد میں فرمایا — جنتی
جماعت کا نام اہلسنت والجماعت — یہ صرف جنتی سنیوں کو فرما رہے ہیں —
ہم مذہباً اہلسنت ہیں — ہمارا مسلک مصطفی مجلّی ہے — دیوبندی بھی شرک عنود ہم کرتا
ہیں — علماء کا فیصلہ ہے — کہ جو حضور کے گستاخ کو کافر نہ کہا وہ بھی کافر ہے — جس
نے نعلین پاک کی توہین کی تو وہ کافر ہے — فتاوی (عالمگیری) ہے —
اگر سرکار کے کپڑے کے ساتھ میل لگ جائے تو یوں کہے کہ میل نے دامن رحمت میں پناہ لے
رکھی ہے — یہ امام اہلسنت کا فرمان ہے — کہ جس نے فرق بتا دیے ہیں —
حضور سید السلام کی توہین کرنے والا — وہ صرف کافر ہی نہیں مرتد ہو گا — بادشاہ ان کا مالک
ہے — دنیا کا کوئی بھی نہیں ہے — امام ابو یوسف نے کدو کے گستاخ کو ۸۰ کوڑے لگائے — تفسیر
روح البیان — میں ہے امام اعظم کی نماز میں پڑھا — عمر فاروق کے پاس پہنچایا — سر اتار دیا
الم نشرح پڑھا ملا — وضعنا نہیں ملا — یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا —
اہلسنت کا نام ہمیں پاک نے مجبور کیا ہے — ہمارا زیور ہے — رب کا فرمان مسئلہ
ہے کہ کافر کو کافر سمجھنا ضروری ہے — تمام صحابہ ہدایت والے ہیں — سارے ملک رب مصطفیٰ
سلسلے کے ہیں — اسے ثناء نے ظلم پکڑ لیا — ہم شوان کے پاؤں کی مٹی بھی نہ بن سکے — وہ
تو آسمان تھے — ہم تو زمین بھی نہیں — شیعہ فرقہ واقعہ کربلا میں امام حسین کے قاتل ہیں سب
کام کرنے والے شیعہ ہیں — واقعہ کربلا کے ۱۶ سال بعد امام اعظم پیدا ہوئے — ایک کوفی نے
مچھر کے بارے میں پوچھا کہ — نواسۂ رسول کے لال کو ذبح کیا تھا تو مسئلہ کسی سے پوچھا تھا —
ہم اہلسنت نے ان کو شان ولادت کا تابدار کیا — عشرہ مبشرہ کہا —
امام حسن کی تاریخ شہادت وفات — حضور علیہ السلام کے زمانہ میں اکثر
تک کبھی بھی کسی نے جلسہ نہ کیا — کبھی نام نہ لیا — یہ فاطمہ کے گھر کی شان گلشن میں — بلکہ کسی
نے آپ کی فضیلت بیان نہ لیا — یہ سرکار نے کہا حسن میرا سردار ہیں —
امام حسن سے شیعہ دشمنی رکھتا ہے کبھی امام حسن کی شان نہ بیان کی — کبھی جلوس

نہ نکالا - اس لیے کہ معاویہ سے صلح کیوں کی ہے۔ ہم کہتے ہیں امام حسین آپ بھی امام ہیں - امام حسن
آپ بھی امام ہیں - آپ نے مان لیا تو ہم سب نے مان لیا - ہم نے امام حسن سے عرض کیا حضرت
کیا فرمایا چھوڑ دو وہ صحابی رسول ہے - آج دنیا میں چھوٹی سی کرسی کی خاطر بندے مر جاتے
ہیں مگر 30 لاکھ مربع میل کی حکومت معاویہ کو دی صلح کرانے کے لیے --- اور معاویہ کے
حق میں فیصلہ کرتے ہوئے مجبور نہ تھے بلکہ مسکرا رہے تھے - چلا دو جس طرح چاہتے ہے لیکن
نانا کی امت میں لڑائی پسند نہیں کرتا - سعید ہے - ثابت ہوا اگر معاویہ
کافر ہوتا - ظالم ہوتا فاسق ہوتا عقیدہ درست نہ ہوتے تو کبھی بھی امام حسن صلح نہ کرتے
امام حسن امام حسین کی طرح لڑ سکتے تھے - حکومت تھی - سب کچھ کر سکتے تھے -
سیدہ فاطمہ کے خون نے امام حسین کو اتنا دلیر بنا دیا ہے - امام حسن نے بھی حضرت
سیدہ کا دودھ پیا ہے - امام حسن بھی اسی باپ کا بیٹا ہے جس نے خیبر کو فتح کیا ہے
سرکار دوعالم نے ارشاد فرمایا ہے - کہ میرا بیٹا سردار ہے یہ میری امت میں صلح کروا دے گا۔
ہمارا اہلسنت کا موقف ہے کہ یزید لعنتی ہے - خبیث ہے - سب
کربلا کی بنیاد یزید نے رکھی ہے - وہ سب گناہ ہیں ہے - یہ وہابی بھی یزیدی ہیں - یہ بھی
امام پاک کے دشمن ہیں - یہ کہتے ہیں یزید جنتی ہے --- حضور کے اختیار کو مانتے ہیں -
تو یزید کے لیے --- لیکن امام حسین کے لیے اختیار نہیں مانتے --- رشید ابن رشید
کتاب کی تصدیق کرنے والے ستار سے وہابی ہیں --- ہم وہابیوں شیعوں پر لعنت کرتے ہیں
وہابی قتل کرانے والے ہیں - شیعہ قاتل ہیں --- صحابہ پر تبرا بازی کرتے ہیں -
حضرت صدیق اکبر نے اپنے گلے سے اللہ اکبر اذان پر سیدہ فاطمہ کے دروازے پر حاضری کرتے
کے لیے گئے (احتجاج طبری) ہم صحابہ کرام اور اہلبیت کی محبت رکھتے ہیں -
نبی پاک جس راستے سے گزر جائیں وہ راستے پاک ہو جائیں --- صحابہ کے بارے میں ارشاد
ہے وتطہیرھم - آل پاک کے بارے میں فرمایا - لیطہرکم - جو صحابہ اور آل پاک کے بارے
میں شک کرے وہ بھی کافر ہے -
یہ گستاخ کو سنا دیا امام حسن - یوں بیان کرتے ہیں سنی داستان اہلبیت .

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

امام احمد رضا نے علماء دیوبند کے بارے جو تحقیقات کا حق ادا کیا ہے۔ امام احمد رضا
سے کسی نے سوال کیا۔ جو امیر معاویہ کا گستاخ ہو تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اس
کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ واجب الاعادہ ہے۔
جو شخص صحابہ کرام اور اہلبیت کرام کے بارے جو عقیدہ غلط رکھتا ہے۔ اس کی امامت
حرام ہے ــــــ مسجدوں امام نمازوں کے لئے رکھتے ہیں اگر نماز پڑھی واجب الاعادہ ہو تو ــــ
اعلیٰ حضرت ــــ نے متقدمین علماء کی تحقیقات ــــ کا نچوڑ بیان فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت کی
کتابیں پڑھیں۔ اور اعلیٰ حضرت ضرورت ہے اہلسنت کے لیے ــــ
وہابیوں کے سوال کہ سنی عاشق رسول ہیں۔ تو مسجدوں میں نماز کا کم ہیں۔ داڑھی
سیدوں نہ رکھیں ــــ جو عورت نہ ہو وہ عشق میں زیادہ کرتا ہے ــــــــ
ہم مسجدوں میں آئیں۔ داڑھی رکھیں۔ قرآن پڑھیں ــــ عمل میں بھی عشق کا ثبوت دیں۔
عقیدے میں بھی عشق کا ثبوت دیں۔

[signature]
۲۹ — ۴ — ۲۰۱۷ بعشاء
۲ — ۸ — ۱۴۳۸
۶ — ۳۷ — ۵۱ — PM

پہلے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ___ ۔ تمہید ___ دنیا میں اسلام کو ماننے والا
ایک ارب 22 کروڑ مسلمان موجود ہیں ۔ کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں ۔ اسلام میں کئی تحریکیں
موجود ہیں ۔ عقائد اہلسنت و جماعت کے عقائد اسلام کے دور میں بڑی جماعت وجود
صحابہ کرام کی جماعت اہلبیت کی جماعت اہلسنت کی جماعت ہیں ۔ یہ دونوں
اہلسنت ہی ہیں ۔ منافقین کی جماعت کے کلمہ پڑھنے میں اسلام ظاہر تھا ۔ مگر ایمان
والے نہ ہوئے ۔ اس لئے ائمہ متکلمین اور مجتہدین نے جو جماعت نبی پاک ﷺ کے مقررہ
طریقوں پر قائم ہے ۔ اس جماعت کا نام اہلسنت و جماعت ہے ۔ لوگ مغالطے میں
میں کہ ہمارا کوئی نام آسان ہوتا بڑا مشکل ہے کہ مسلمان ہی کہلائیں ۔ سنی یا حنفی یا
بریلوی یا ___ میں نے کہا ۔ جب میں گیا ۔ یا سعودی گشت میں تھا اور جس کا ملازم ہوں
میں نے کہا ۔ مذہب کی پہچان کرنے کو نام نہیں رکھ سکتا ۔ اور بندے کی پہچان کے لئے
جو کتابیں اٹھا نا سفر کرتا ہے ۔ کون ہے ۔ مسلمان ۔ پاکستانی کیا ان کا فلاں شہر کا
گاؤں کا ___ وغیرہ ___ میں نے کہا صرف اتنا کہ میں ___ انسان ہوں ۔
دادا کون ہے کہتا ہے میں انسان ہوں ___ وغیرہ وغیرہ ۔ کیا بندے کی پہچان
مذہب کی پہچان ___ زیادہ ہے ۔ وھو سمٰکم مسلمین ۔ صرف اپنا نام
رکھ دو ۔ آگے پیچھے القابات وغیرہ وغیرہ ۔ ہم بندے کا نام پڑھ رہے ہیں یا سادہ
پکڑ رہے ہیں ۔ میں نے کہا اپنا پورا طور پر مذہبی فکر کی پہچان کرو ۔
سوچ کر پوچھے کون ہے مسلمان ہو تو بتاؤ ۔ ہم اہلسنت و جماعت ہیں ۔ اپنی بات
تو فلاں بابرکت کا نشان لگاتا ہے ۔ اور گنبد خضری کا نشان لگاتا ہے تکلیف ہوتا ہے
کلمہ پڑھتے ہوئے کون سی پہچان کرے گا ۔ مرزائی بھی مسلمان کہلاتا ہے ۔ بڑی جماعت
پر اللہ کی رحمت ہے ۔ الکبد آنکا گئی سے بڑا ہے ۔ میری امت جب تک جمع رہے گی
خیر پر رہے گی ___ جماعت سے مراد صحابہ کرام اور اہلبیت ہیں ۔ اہلسنت
نبی پاک ﷺ نے جو قانون ارشاد دیئے اس پر کاربند ___ خیر البریہ ___
علی جس جماعت کے رکن بنے ___ وہ خیر البریہ نہ بنی ۔ قرآن کا ہوک سے الفاظ کا بتارہے

ہیں۔ سب سے بہترین جماعت محمد رسول اللہ کی جماعت ہے۔ پوری دنیا کے لئے معیار دین ہیں۔
وإذا قيل لهم آمنوا كما ... لا يعلمون — پیغمبر رسول کے صحابہ کرام کی طرح ایمان لاؤ۔
مشرکین کو مکان دکھاتے ہیں۔ کہ اس طرح کا مکان بنا دو۔ اللہ فرماتا ہے اس طرح کا ایمان لاؤ
جس طرح کا ابوبکر صدیق کا ہے۔ جیسے مالک تو مستورہ کو کی دیتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ
کہ روپے تو جل نے لگانے میں پچیس کیا ہے۔ اللہ کہتا ہے ہمیں ایمان ابوبکر جیسا چاہیئے
ہے۔ صحابہ کرام جیسا ایمان لاؤ۔ پوری دنیا کے ایمان — فإن آمنوا بمثل —
تمام مفسرین متفق ہیں نے فرمایا ہے کہ براءة من الله ورسوله — سورۃ توبہ میں —
اسٹرنہ بنا کتب کو پڑھ کے لئے سے نکال کر قتل کروا دیا گیا — سورۃ الکافرون کا ہی
فرمایا ہے — اس رسول کے حوصلے کا کیا کمال ہے۔ جس نے فرمایا ہے۔ کہ تمہارا دین
تمہارے لئے ہے تو میرا دین میرے لئے — من یرتد منکم عن دینہ — من یشاء۔
گستاخ کو کیا کریں۔ قرآن نے فرمایا۔ نطفہ حرامی ہے — جس کو قرآن برا کہتا ہے تو
میں کیوں نہ کہوں — گستاخ کے منہ کو کیا کریں۔ عطر و گلاب سے دھو دیں —
شکل تو وہ ہے جو حشر کے دن قبول ہو جائے۔ حضور کے دور کا گستاخ حرامی ہے تو
آج کا گستاخ بھی حرامی ہے۔ منہ دھلوائیں کستوری —
مجدد نے فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہیں جو صحابہ و آل کا احترام نہیں کرتا —
منافقین کو نکال دیا گیا — پاک علیحدہ کر دو خبیث الگ کر دو —
آج بے حیائی کا دور ہے کہ حق سننے کی ہمیں عادت نہیں ہے — ۶۳ سال کے بعد
خون صاف نہ ہوا۔ طلاق بھی ہو رہی ہے — حضرت علی نے منافق کو نکالا۔
کہ جب رسول نے مجھے فرمایا تو اب مومنین میں بیٹھنے کا حق کیا ہے
ابوجہل کو بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا۔ کہ ہمیں نشانہ کیا جائے — میں قیامت
کے ہر منافق کو جانتا ہوں — فرشتے کی گنتی کرے کا آنیاں لوح سے واقف
ہیں — ۵۰ ہزار سال پہلے فرشتے آگاہ ہو چکے ہیں۔ ابن جریر سے مفتی احمد یار
جو ہے کہ حضور کے علم کے بارے میں کم بات کرے۔ خلیفہ اعظم ہے۔ تو اللہ کے علوم سے

Memo No ______

M T W T F S S

Date / /

واقعہ نمبر ۱ — اللہ کے حبیب مزاج شناس ہیں توحید — رسول اللہ جلوے کا مزاج شناس کون ہے — قلبِ عبداللہ کے پاس آیا ایک آدمی پیشاب بند —

سرکار فرماتے ہیں میں ہر ایک زندگی کی توحید کو جانتا ہوں — اللہ مخلوق کو اس زندگی کی پہچان کراتے ہیں — ڈاکٹر آپریشن کرتا ہے — اس کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے۔ مولانا صاحب کو مشورہ دیتے ہیں — اس طرح نہ کرنا —

ابوبکر رب رسول کی محبت کا سے ہوتا ہے — رب ابوبکر کا سے ہوتا ہے۔ کسی نبی نے اپنے امتی کو اس مقام پر نہیں بٹھایا کہ رب فرمائے کہ ابوبکر میرا شہد سے ہوتا ہے — سے ہوتا ہے —

Maoulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. ...

ہفتہ

٢٩ — ٤ — ٢٠١٧

٣ — ٨ — ١٤٣٨

١٠ — ١٩ — ٥٥ — PM

13

شانِ رسالت

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ـــــ ساری زندگی حضور کے ملاقاتیوں سے بھری ہے۔ سارا دن بیسیوں میں
کام کرنے والوں کے دل بھی آپ علیہ السلام کے پیار میں دھڑکتے ہیں۔ ساری رات و یار رسول اللہ
کانفرنس میں سنتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔ محمد عربی کے عاشق بتا
دینا چاہتے ہیں۔ کہ محبت رسول امیروں کا کھیل نہیں ہے۔ غریب کے دل میں بھی آجائے تو
کانفرنس سے رسول کے غلاموں کی عظمت کا اظہار کرنا تھا ـــ اس سے رسول کی عظمت نہیں
ہوتی۔ حضور کسی کانفرنس کے محتاج نہیں ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ عرش کے پائے پر
آج بھی حضور کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہ ہمارے ذکر کے محتاج نہیں ہیں۔ رسول عظیم تھے ہیں لیکن
ان کے نام لیواؤں کی جماعتیں بھی بڑی عظیم ہیں۔ آج بھی وہی تڑپ ہے۔ اس کے جلوے نے
سینے کو روشن کیا ہوا ہے۔ جو تڑپ سرکار نے بلال حبشی کو بخشی تھی۔ صہیب رومی
حسن بصری۔ ابن رواحہ کو عطا فرمائی تھی۔ جعفر بن طالب کو مولا علی کو عطا فرمائی تھی۔
پاکستان بنانا چاہتے تو جماعت علی شاہ علی پوری۔ نعیم الدین مرادآبادی نے بنایا ہے
نعیم الدین نے اعلان فرمایا تھا کہ پانچ سو اولیاء مشاہدہ سے فرماتے ہیں کہ پاکستان بنے
گا۔ یہاں وہ رہے گا جو کملی والے کے نظام کا خادم ہوگا۔
ہم سیاسی نہیں ہیں۔ بلکہ سیاست بھی کریں نبی کے طریقے پر کرتے ہیں۔ حدیث مشکوٰۃ
ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو سیاست بھی انبیاء سکھاتے تھے۔ اگر دنیاداروں کی سیاست ہو
تو لعنت ہے۔ اور سیاست عبادت ہے اگر نبیوں کی سیاست ہو۔ مسجد کے اندر سے
بھی جہاد انقلاب۔ مسجد عالم نے جاری فرمایا تھا۔ جو اللہ کی مخلوق کی خدمت نہیں کرتا
آسمان پر کوئی مسکرانے والا۔ نہ کتاب نہ شریعت نہ ہدایت۔ اب دیکھنا ہے تو محمد عربی
کی طرف دیکھو ـــ آسمان کی طرف کیوں دیکھو ـــ تو دنیا مانگو۔ ساری ہدایت میں
نے اپنے نبی کو عطا فرمائی۔ ان هذا صراطی مستقیما۔ محمد کا قدم ہی صراط مستقیم ہے۔ کسی
ہوا زمانے میں ایک بھی نبی نہیں آسکتا ـــ انھوں نے نبیوں کو قتل کیا۔ لوگ کانپ اٹھے۔
اللہ کے محبوب کی اطاعت کرتے ہیں۔ ماکنہ مولا ملیا ـــ شمع اسلام ملے۔

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

علامہ فضل الحق خیرآبادی نے لکھا ہے۔ کہ دوسرا محمد ﷺ قدرت میں نہیں۔ اب دوسرا محمد ﷺ رب بھی پیدا نہیں کر سکتا۔

حضرت آدم علیہ السلام جب تشریف لائے تو وحشت ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اذان پڑھنے کا حکم دیا۔ حضرت علی کے کانوں میں اذان پڑھنے کا حکم ملا۔ جب حضرت حسن نے اذان پڑھا تو تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ قیامت کے دن امت کی پریشانی دور ہو جائے۔ ارشاد ہوگا ہے کہ بلال کو اذان پڑھنے کا حکم دیں گے تو قیامت کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

تو پریشانیوں کا حل مصطفیٰ کا نام ہے۔

ہے آپ کا نام نامی اے صل علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا۔

(23-9-1995)

۲۸۶۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی — انبیاء کو انسانوں کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا۔ انبیاء پوری کائنات کا خلاصہ ہے۔ جیسے لسی میں مکھن ہوتا ہے۔ جن کی طرف وحی فرمائی۔ یہ اعزاز ہے وحی کا اترنا۔ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خفیہ بات وحی خدا ہے۔ بندے سے کلام ہوتا ہے۔ وہ بندہ کتنا بڑا ہوتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ کیا وہ بندے ساری جو اللہ کی خفیہ باتیں دل میں لیے پھرتے ہیں۔ کسی کے ساتھ جب بادشاہ باتیں کرے تو بڑا بن کے پھرتا ہے۔ جن کے ساتھ اللہ باتیں کرے تو یہ مٹی کا جز جا کے ساتھ کیسے رہتا ہیں۔ اس کے دل میں بڑا تحمل ہے اللہ کی بھی سنتا ہے مخلوق کی بھی سنتا ہے۔ کتنا مشکل مرحلہ ہے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا۔

مثال میرے ساتھ تھانیدار بیٹھ جائے تو آدھے بندوں کی آنکھیں ہیں۔ ڈی سی۔ کمشنر، صدر کے ساتھ باتیں نہ ہوتی۔ تو رب کے ساتھ کون کلام کرے۔ اس کا مقام کیا ہے۔ جس کے ساتھ اللہ کلام کرتا۔ دیکھنے کی تعریف رب خود کرے۔ ما زاغ البصر — دیکھنے کا حق ادا کر دیا۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے۔ فرمایا محبوب آپ کو رب کے لیے عقدرا بلایا ہے پیار کرنے کے لیے بلایا ہے کہ سارا جہان تیرا دیکھنے پر ایمان لائے گا۔ اگر آپ دیکھ نہ سکے تو بندوں کا ایمان کیسے ہوگا۔ اور جا کر اعلان کر دو لوگو۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S Memo No ______ Date / /

اس رب کو اپنے نہ مان لینا۔ ہمارا رسول وہ ہے جو رب کو دیکھ کر آیا ہے۔ آپ کا دیکھنا
ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سرفراز فرماتا ہے۔ لیکن جس پر وحی نہیں
آتی۔ اور جس کو وحی کے ذریعے سرفراز فرماتے ہیں۔ پوری کائنات اس کی مدمقابل
اس کی مثل نہیں بن سکتی — کہتا ہے ہر کوئی کھاتا ہے۔ جانور بھی تو کھاتے ہیں —
ان کی طرف تو نہیں مثل بنتا۔ نبیوں کی سنت نہ دیکھی ہے کہ اللہ کے کلام کی بات ہوتی ہے
لو انزلنا ھذا القرآن — نزل علی محمد۔ پہاڑوں پر نہیں بلکہ محمد کے سینے پر نازل فرمایا
ہے — ابوبکر صدیق نے دس سال تک سورۃ البقرہ ختم کی —: حضرت زید نے فرمایا
وحی کے دوران میری ران پر سر تھا۔ تو ہڈیوں کو چٹخ جاتی ہیں۔ یہ بشروں کا حال
ہے۔ کبھی ملاد مسکرا رہے تھا تو سورۃ نازل ہوتی — جس پر وحی نازل نہیں ہوتی وہ
مثل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حضور نے فرمایا قل انما انا بشر — وحی نازل ہوتی ہے کے
میری مثل تب ہو گا جب وحی کے بوجھ کو برداشت کر دے گا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا
مکی والے ہم میں سے آپ کی مثل کوئی نہیں ہو سکتا — حضور نے تواضع فرمایا ہم تو حضور کے
ایسے میں بھی مثل نہیں ہو سکتے — اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب میں کہا ہے۔ کبھی کبھی گرے
آدمی سے بھی اچھی بات ہو سکتی ہے۔ ابن عباس نے فرمایا جب سرکار بات کرتے
تھے منہ سے نور نکلتا تھا۔ آج تک کسی ماں نے جنم نہ دیا —:
وہابیوں میں پورے پاکستان میں ایک بھی مولوی نہیں ہے جس کو عربی بھی پڑھنی آتی
ہو — علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں — شفا شریف میں قاضی عیاض نے — محبوب
کا پیشاب پاک تھا۔ جب دودھ پاک ہوتا ہے۔ ابن جوزی نے بھی لکھا — الوفا
میں — حضور کا سایہ نہ تھا — سورج بھی منہ چھپا لیتا تھا — چاند بھی منہ چھپا لیتا تھا —
حضور کا رعب ہوتا تھا — سورج چاند پر — مجدد الف ثانی نے فرمایا سایہ کیسے
ہو سکتا تھا۔ صاف شیشہ سورج کے آگے رکھ دو شعاع اس کے اندر سے نکل
— دوسری طرف شیشے کا سایہ نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ لطیف و نفیس
سورج دوسرے شیشے نہیں تھے۔ چہرے کا کمال ہے۔ پیشاب پاک ہے تو لباس بشری کا

کو کمال ہے۔ حضور کو بول پلید کرنے والا بشری لباس عطا نہیں فرمایا۔ انسان کا جسم پاک
شئے کو پلید کر دیتا ہے۔ مثلاً پانی پاک ہے۔ تو پی کر پلید ہو جاتا ہے۔ اسا محبوب
پہلے طیب تھا۔ جب وجود پاک میں آیا تو اطیب بنا کر نکالا ہے۔

وحی اٹھانے کی طاقت اللہ نے عطا فرمائی کہ کوئی دوسرا اس کے اندر شریک
نہیں ہو سکتا۔ کائنات کا کوئی بندہ مشابہت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہنے لگا کہ پانی
پی جائے تو۔ میں نے کہا پانی کون سی چیز ہے جو نہیں پیتی ——— پانی تو بڑی چیز ہے پیتی
میں پیر سب کے سب تو ملنا پڑے گا۔

محدث فرماتے ہیں کہ میرا لب تو جیسے گنبد تا ہی سے بلاتا کیا ہے۔ وحی کی مختلف صورتیں
گھنٹی کی آواز ۔ بھاری وحی ۔ گھنٹے سے قرآن نکالا کوئی نہیں ہے۔ اعتراض کرنے
والوں کا نہ کوئی استاد ہے۔ نہ امام ہے۔ نہ پیشوا ہے نہ پیر ہے۔ نہ کسی کو مانتا ہے۔
نبی تو اس سے بھی وحی نکال لیتے ہیں۔ جس کو قرآن کہتے ہیں۔ صرف وحی کا کمال
نہیں وحی نکالنے والے کا بھی کمال ہے۔ یہ وحی کی باتیں اللہ حضرت اپنے نبیوں سے فرماتا ہے
پہلی وحی سے الگ الگ باتیں۔ اقرا میں نہیں پڑھتا ——— جبرائیل عرض کرتے ہیں
علیہ السلام نے فرمایا۔ نبی نے فرمایا پہلے ہی پڑھ رہے ہیں۔ جبرائیل نے دبایا۔
زور سے ۔ زمین کو جبرائیل الٹ سکتے ہیں۔ پر 3 سارا زور لگایا ہے۔
تو بے دست رہا تھا۔ پسینے خود کو آ گئے ——— بڑی سے ... والا فرشتہ ہے جو لگو پیش
کرتا ہے وہ کافی ہے ——— دوری کی کثرت تھے نبی پاک کے سامنے تو ۔ جبرائیل سے
ہم صحبت کرتے ہیں۔ جبرائیل فرشتوں کا سردار ہے۔

سے تو ہے عشق نور بشر اسے گھرانہ نور کا

مولوی امرتسری نے لکھا ہے قد جاءکم من اللہ نور سے مراد سرکار کی ذات ہے۔ چادر
پارک اللہ نے لکھا ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ۔ اشرف علی تھانوی محمود الحسن
احمد رضا۔ ہاں سب مفسرین نے لکھا ہے کہ نور سے مراد ——— حضور کو رب نے فرمایا
بشارت ——— ماں کی بات مانتا ہے ——— 33 کروڑ بندہ جو امام اعظم کی تقلید کرتا ہے

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

اتنی بڑی جماعت پہ اللہ کا ہاتھ آجاتا ہے۔ باقی اماموں ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ حاکم ۔ ۱۱ مالک ۔
ما رید حنبل — ائمہ محدثین مفسرین سب مقلد — احمد یار خان ۔
سے جو تیری تقلید شرک ہوئی محدثین سارا ہوتا مشرک ۔
بخاری مسلم ابن ماجہ امام اعظم ابوحنیفہ ۔
سراج تو ہے بغیر تیل کے ۔ جو سمجھے ہے حدیث و قرآن ۔
میرے بھٹکنے پہ کے راستہ امام اعظم ابوحنیفہ ۔
سنانا ہمارا کام ہے۔ اللہ نے نبیوں کو فرمایا ہے سب نے بیان فرمایا ہے کہ امام بخاری
مقلد تھے ۔ تمام لوگوں کو شمع اولفصل — اصحاب السعیر ۔ غیر مقلد جہنم میں —
ہم سمجھتے یا سنتے تو جہنمیوں سے نہ ہوتے — عبدالحق محدث دہلوی — کہتے ہیں ہمارا ارشاد
تفسیر فتح العزیز نے فرمایا ہے ۔ خود نہ سوچتے تھے تو کسی کا سوچا ہوا سمجھ لیتے — جہنم
سے وہاں بچیں گے — جو کسی امام کے مقلد ہوں گے ۔
علامہ عینی نے فرمایا ہے کہ اللہ نے جبرائیل کو محبوب کا مقام بتایا ہے فرمایا کہ اے جبرائیل
اپنے پیروں سے زمین کو الٹ دینا اور ہے ۔ محبوب کو توجہ دینا اور ہے ۔ جس کی اہلیت
ہے رب کے سامنے بندے کے کلام و دیدار کرسکے گا ۔ جو لامکان تک جائے گا۔ رب نے سب سے
زیادہ نورانیت عطا فرما دی ہے۔ سب میں جو نور ہے وہ اس کا نور سے ہے ۔
جبرائیل پہلی مرتبہ آئے تو لگا بشریت میں آتے ۔ نبی کو چالیس نبیوں کی طاقت
ہمکو چالیس مردوں کی طاقت — سرکار کی جس شے پہ نظر ہو جائے ، بنی پاک
ہو جاتی ہے ۔ احادیث کی کتابوں کی مثال ۔ مسجد نبوی ستونوں کی مثال ۔

اتوار ۳۰ — ۴ — ۲۰۱۷
۴ — ۸ — ۱۴۳۸
۱۱ — ۰۴ — PM

عرفان شاہ مشہدی

محبت رسول ﷺ

۳۰۰

18

Memo No
Date 13 / 11 / 1999

M T W T F S S

۶ بجے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تمہارے والدین بیوی بچے رشتہ دار و عزیز مال اولاد اگر اللہ رسول کی محبت سے پیارے ہیں تو یاد رکھو۔ اللہ کی رحمت تم پر نہیں ہو سکتی۔ تم جنت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے محبوب کی محبت لازم کر دی ہے۔ کہ اپنے بندوں پر اپنے محبوب کی محبت لازم کر دی ہے۔ اور جنت کا مقام بنایا ہے۔ ایمان کی شرط قرار دی ہے۔ جس طرح نماز کی شرائط کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ میرے محبوب کی محبت ایمان کی شرط ہے۔ کہتا ہے داڑھی کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا میں نے کہا محبت شرط ہے۔ جس کو محبوب سے پیار ہو محبوب کے ذکر سے چہرہ کھل جاتا ہے۔ پتہ چل رہا ہے کہ سارا مومن ہیں۔ لا یومن احدکم حتی ۔۔۔ اجمعین صحابہ کرام روایت کرتے ہیں ۔۔۔ قرآن کی آیت اور بخاری کی روایت بھی ہو گئی۔ قرآن بھی حدیث بھی باقی کیا رہ گیا۔ شرک اس وقت بنتا ہے جب کسی کو مستحق عبادت سمجھتا ہے۔ عبادت خدا کی ہے لیکن محبت رسول کی ہے۔ سب عبادات کر کے کیا حاصل ہوگا محبوب کی محبت۔

نماز روزہ زکوٰۃ حج۔ مگر محبت رسول کے بغیر قبول نہیں ہے۔ مجھے بھی اس سے محبت ہے جس کو محبوب سے پیار ہوگا۔ اللہ فرماتا ہے اس سے پیار کرو جس کو اس سے پیار ہے۔ جو عاشق رسول نہیں وہ مومن نہیں ہے۔

دنیا ختم ہو جائے گی مگر محبوب کی محبت کا جھنڈا کبھی نیچے نہ ہوگا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔

Jallal

۳ — ۵ — ۲۰۱۷ بدھ

۷ — ۸ — ۱۴۳۸

۸ — ۲۵ — PM

۶۸۹

قُل اللّٰھم مالک الملک من تشاء و تعز من تشاء ــــ قدیرہ۔ محبوب فرما دیں کہ اللہ
مالک الملک ہے۔ اس کی توضیح کا اصل سرکار نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی مالک نہیں ہے
اس مسئلہ میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہے، اگر کسی مسلمان کو اس میں شک واقع ہو
جائے تو وہ مشرک ہے بے ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ بلا شرکت مالک ہے اور اس میں کوئی شک
نہیں ہے بلکہ اس کے سوا کوئی شے اپنے وجود میں مستقل نہیں ہے۔

تفسیر پر اس طرح مشکل ہوتی ہے جیسے بچے کو جنم دیتے وقت عورت مشکل میں ہوتی
ہے۔ میں آپ کو دو چار عنوانات دیتا ہوں آپ مزید دیکھ لیں ــــ

پوری کائنات میں حقیقی مالک اللہ ہے۔ مستقل صرف اللہ ہے۔ مستقل ذات
واجب الوجود صرف اللہ ہے۔ باقی ساری کائنات حادث ہے۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ
کی ذات قدیم ہے۔ ہر نبی رسول ولی حادث ہے۔ مستقل قدیم ہے تو صرف اللہ تعالیٰ ہے ــــ
اور یہ عقیدہ صرف ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے، توحید کی یہ معرفت ہمیں رسول اللہ نے
عطا فرمائی ہے۔ یہ اولیاء اللہ پیروں نے بات بتائی ہے۔ ہم پیروں کے مرید ہوتے ہیں
صرف اس لئے ہیں کہ توحید کی سمجھ آ جائے۔ اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اسے مرشد
عطا فرماتا ہے ــــ ولن تجد لہ ولیا مرشدا۔ جس پر اللہ کرم فرماتا ہے اسے ولی
اور مرشد عطا فرماتا ہے ــــ مرشد ملتا ہے اب کی الجھن آنے کے لئے ــــ مرشد مرید کو رب
کا راستہ بتاتا ہے ــــ رب وہ ہے جو قدیم ہے۔ جو لینے ہونے میں بندوں کا محتاج ہو وہ رب
کیسے ہو سکتا ہے ــــ سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ رب ہونے میں کسی کا محتاج نہیں
ہے۔ وہ حسن و خیر کا ہے کہ وہ قدیم ہے، وہ ازلی ہے ابدی ہے جسم ہونے سے، تغیر سے پاک
ہے۔ ترکیب سے پاک ہے ــــ وہ عجز سے پاک ہے ہر صفت اس کی درجہ کمال کو
پہنچی ہے۔ اسی ذات کو الٰہ کہتے ہیں۔ وہ تغیر و تبدل سے پاک ہے، وہ کم زیادہ
محدود سے پاک ہے ــــ اس میں کبھی تبدیلی نہیں آ سکتی ــــ ہم نے تو خواجہ بندہ نواز
کا دامن پکڑا ہے۔ لا موجود الا اللہ الا لا مقصود الا اللہ ــــ آیت کرسی کی ابتدا

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

الا باذنہ ۔ جھگڑے تو دنیا نے ڈالے ہیں ۔ باذنہ نے سارے جھگڑے ختم کر دیے ۔
صرف باذنہ کو نہ سمجھنے سے جھگڑا ہوا ہے

اے اللہ ہم نے تو تیرے فرمانے سے سب کو مانا ہے ۔ اگر تو کہہ دیتا تو نہ مانتے کسی ۔
اگر تیرے فرمانے سے کہو کہ اگر اللہ کہہ دے کہ کوئی نبی رسول ولی نہیں اگر مانیں تو کافر
ہو جائیں گے ۔ شفاعت کا اذن ہے ۔ اللہ نے خود فرمایا ہے ۔ اب کون انکار کرے تو ہم
ہمارے نبی نے فرمایا ہے اللہ مالک ہے ۔ ہم نے مان لیا ۔ تو جو نہیں بولتے ان کا عقیدہ
ہے کہ اللہ کا مالک نہیں ہے ۔ اللہ فرماتا ہے تو مالک الملک ۔ مالک تو اللہ ہے جب
چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ۔ یا ہمیشہ عطا فرماتا رہتا ہے کہ جس کو چاہیں عطا فرما دیں تو

امام احمد رضا کا کوئی منشور نہیں ہے ۔ یہ آیت نہ ہوتی تو یہ عقیدے ہی نہ بنتے
دنیا میں اس آیت کو نکال دیں جھگڑا ختم ۔ نہ قرآن کہتا نہ یہ اہلسنت کا عقیدہ بنتا ۔
کہ اللہ مالک ہے ۔ جسے چاہتا ہے مالک بناتا ہے ۔ یہ بے ادب کہتے ہیں کہ ہم کہتے نہیں کہ مالک
نہیں ہو سکتا ۔ دنیا میں جس طرح مرضی کر لیں ہم ان کی بات نہیں مانیں گے ۔ رب فرماتا ہے
جب میں چاہتا ہوں مالک بناتا ہوں ۔ عرض کیا مالک کس کو چاہتا ۔ فرمایا بہت سے بڑے
درجات ہیں ۔ مگر حبیب محمد ﷺ کو چاہا ۔ تو عطا میں اسی پہ ختم کر دی انا اعطینک
پیارے حبیب سب سے زیادہ دیا ہے سب سے زیادہ

ایک ہوتا ہے زیادہ ۱ سے کثیر کہتے ہیں ایک ہے بہت زیادہ ۱۰۰ سے اکثر کہتے ہیں ۔ اور
ایک ہوتا ہے بہت ہی زیادہ ۱ سے کوثر کہتے ہیں ۔ اور جہاں معنی ہی کوئی نہ رہ جائے
اسے الکوثر کہتے ہیں ۔ یہاں پیمانہ نحوی اور منطقی کا ختم ہو جاتا ہے ۔ یہاں معنی
نہیں متکلمین کا ۔ یہاں حدیں ہی ختم ہو گئی وہ سب رب مصطفیٰ کو عطا کر دیا ہے ۔

سے ان کے ہاتھ میں ہر چیز ہے مالک کل کمالات ہو ہیں ۔

رب ہے مصطفیٰ ہو ہیں قاسم رزق اس کا یہ دلائل ہو ہیں ۔

انا اعطینک الکوثر سارے کمالات بانٹ دیا ہیں ۔

من شاء کی بات کرو ۔ یہ تو ہمیشہ چلا کہ میرا رب نرا اللہ الصمد ہی نہیں ہے ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date / /

لوگ کہتے ہیں ۔ وہ رب بے نیاز ہے وہ کسی کو جانتا ہی کچھ نہیں ہے ۔ میں نے کہا ۔ اندھا ہو گیا
ہے ۔ عشق تشا ط ـــ یہ بھی تو بتا جانے بغیر جایا کیسے جاتا ہے ۔ محمد کو پہلے جانا ہے ہم
نے سب کچھ عطا فرما دیا ہے ۔ تقریر کا کچھ تقاضا ہے بولنا پڑے گا ـــ کتاب تو بازار
میں بھی مل جاتی ہے ۔ جو اللہ کی توحید کا پرچار ہے میں شک کرتا ۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہے ۔
یہ ولیوں کا بتانا جانا ہو ــــ سارا کچھ توحید سمجھنے کے لیے ہے ۔ ظلم کی حد ہوتی ہے
جن کی ساری کائنات لا الہ کی توحید سمجھے سمجھے ـــ ہم تو مالک الملک
مانتے ہیں تو ان الملک کا تو جھگڑا کرتا ہے ـــ ہم کب اللہ کی شان مالک الملک کا
انکار کرتے ہیں ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ؐ کا وجود اقدس بھی خدا کی مخلوق ہے ۔ جب
یہ مان لیا تو شرک کی ساری حدیں ختم ۔ حضور مخلوق ہیں کیا ہم نے حضور کو خالق مانا
ہے ۔ جب مخلوق مانا ہے تو شرک ختم ہو گیا ـــــ رسول پاک قدیم نہیں حادث
ہیں ۔ وجود مخلوق ہے جس بات پر تجھے شک پڑتا ہے وہ اور بات ہے ۔ جب اس
سے بڑھ کے چاہا نہیں ــ جب پیار ہم کو ہو جائے گا ہمیں کون رہا ہے ملتا اس کی
محبت کا ۔ جن سے پیار رب کو ہو جائے ـ آپ کے اندر وہ محبت کی گرمی
نہیں ہے ۔ حبیب کی محبت کو کیسے فنا ہو گے اس کے مقام کو کیسے سمجھو گے ۔ وہ
تو اللہ کا ہی محبوب ہے ۔ اسے ہم اللہ کہتے ہیں ۔ اگر متکلمین کی زبان میں پوچھو گے
تو وہ اللہ ہے ۔ شریعت کی زبان میں وہ اللہ ہے ۔ ہر زبان میں وہ اللہ ہے ۔ اور جو اللہ
ہے ۔ وہی فوقیت رکھتا ہے کہ جو اللہ ہے وہی عظمت رکھتا ہے ۔ لیکن عشق والوں سے
پوچھو گے ۔ تو سمجھ نہیں آئے گی ۔ کہ محب بڑا ہوتا ہے کہ محبوب بڑا ہوتا ہے ۔ جس کو
چاہے وہ پیار کر لے ـ جو محب ہے اس سے پوچھو ۔ کہ بڑائی ہے اس کی
اندر سے جب مان لیا جائے تو محبوب ہوتا ہے ۔ حبیب ہیں وہ اللہ کے ۔
(الستی مدرک جن تنوم) تو کیڑا ہوتا ہے پڑا رب تجھے دیکھتا ہے ۔
حضور حبیب ہیں اللہ کے ۔ تو کیڑا ہوتا پڑا رب تجھے دیکھتا رہتا ہے ۔ دیا ہاتھ میں ہو کے
ہو گا ۔ میں نے بتا دیا ہے کہنا ہے قرآن سے پوچھو ۔ مولویوں سے پوچھو ۔ مسئلہ اٹھاؤ ۔

۱) استنجا

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

الذی وہ رب ہے۔ ہر شے وہ دیکھتا ہے۔ کس کو شک ضمیر والی تجھے دیکھتا ہے
نوبت کی حد تنہائی جب تو کھڑا ہوتا ہے میں تجھے دیکھتا ہوں ۔ اپنی بنائی چیز دیکھتا ہے ۔
دنیا میں تو مخبر ہے میرا ۔۔۔ بنائے تو بہت ہیں مگر سارے گم ہیں ۔ مگر جب خدا
کہے ۔ تبارک اللہ احسن الخالقین ۔۔ اپنے خالق ہونے پر بھی پیار تب آیا جب محمد
کو بنایا ۔۔۔ یہ قرآن کہتا ہے کہ ہر شے ہے پر کم نہیں ہے ۔۔ جمع کے صیغے میں اللہ
بھی بندے شامل ہوتے ۔۔ (لیث) محمد شہر الاب تجھے دیکھتا ہے ۔ جب تو کرتے
ص پر کسی سے نکاح سجدہ میں جاتا ہے تو محمد کا نیاز دیکھتا ہوں ۔۔۔ قدر تیری تعلقات
محبوب برابر کعبے دیکھتا ہے ۔۔ قدم کے سے تو دیکھتے ہیں ۔ قدر بمعنی تحقیق ۔
تحقیق منکر کے منہ پر مارنے کے لئے ۔۔ اے منکر تو اللہ الصمد کے رٹے لگاتا
ہے ۔ ہم اپنا محبوب دیکھتے ہیں ۔

بعض بندے کہتے ہیں کہ مولوی اونچی اونچی گنڈیریں کھاتے ہیں ہم کو استنجا نہیں
آتا ۔ میں نے کہا پہلے بتا دینا تھا ۔ کہ سکندر کی اولاد میں ۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ
وضو ۔ غسل کا طریقہ ہر ماں نے سکھایا ہے ۔۔۔ مائیں بچوں کو لوریاں دے
رہی تھیں ۔۔۔ وضو استنجا کے لئے محفل نہیں سجائی جاتی بلکہ محفل سجائی جاتی مصطفیٰ
کی شان کے لئے ۔۔۔ ابو ہریرہ کو سلام لے کر غسل کر کے آئے تو سرکار
نے دیکھا کیا بات ہے ۔ طہارت کی مجبوری غسل فرض تھا ۔۔۔ رسول کا کلمہ پڑھنے سے
ظاہر ہی نہیں باطن بھی پاک ہو جاتا ہے

منافق ہم پر جو تہمت لگاتے ہیں حقیقت کو نہیں مانتے ۔ تفرقے باز تم ہو
حاکم صرف اللہ ہے ۔۔۔ لا حکم الا للہ ۔۔۔ جنگ کر کے شہر کا صرف
نہ مانے ۔ وہ خالق کل نے آپ کو مالک کل بنایا ۔
اور دونوں جہاں میں آپ کے قبضہ اختیار میں ۔

قرآن گواہی دیتا ہے کہ مصطفیٰ علیہم حاکم ہیں ۔ اللہ فرماتا ہے جس اس کا حاکم ہوں جس کا میرا
حاکم ہے ۔ جھگڑا اس بات کا ہے کہ اللہ فرماتا ہے میرا مصطفیٰ حاکم ہے ۔۔۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S　　　　Memo No ______ Date / /

ایسا حاکم نہیں کہ آج اور اندر مل لے ۔ بلکہ ایسا حاکم ہے ۔ ہ

جس کو شایاں ہے داشتن خدا پہ جلوس

ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ۔

زمین تا عرش جس کے زیر نگیں ۔ اس کی تمام ریاست ہر لحظہ کو السلام .

من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ۔ من شاء ۔ انا اعطیناک الکوثر ۔

ہم کہتے ہیں کہ رب نے دیا ہے ۔ اور نہ دینے والا کوئی آیت ہے تو نکال کے دکھاؤ ۔

بندہ کچھ نہیں کیا تو کچھ نہیں اگر اللہ نہ دے تو اللہ کیسا ——— ایک دن میں نے

اپنے بچے کو کہا کہ چل تو پیسہ مانگتا ہے ——— کہنے لگا تو ابا ہے یا تمہارا ہ .

ابا تو وہ ہوتا ہے جو دیتا ہے ——— مالک تو دیتا ہے تو اپنوں کو دیتا ہے ۔

میرا مالک تو وہ ہے جو کافر کو بھی دیتا ہے ——— بندہ دیتا ہے تو اپنوں کو دیتا ہے ۔

میں تو اللہ ہوں ۔ میرا وعدہ بھی بڑا ہے ۔ اپنا بھی کھائے گا بیگانہ بھی کھائے گا ۔

جب میں کافر کو اتنا دیتا ہوں تو یاروں کو کتنا دیتا ہوں ——— انا اعطیناک الکوثر

شیعہ حضور غوث پاک کو سید ہی نہیں مانتے ——— اہل حق کے دشمن ضرور ہوتے

ہیں ۔ جس کو سب اچھا جانیں وہ تو شیطان ہوتا ہے ۔ اہل حق کے دشمن

ضرور ۔ ایسا کملی والے سارا جہان دشمن ہو جائے مگر آپ کی نظر رحمت چاہیے ۔

۔ سارا جہان چاہے دشمن ہو جائے کچھ بگاڑ نہیں سکے گا ——— مجھے دعوت دی کہ

کھانا کھا لیں ۔ میں نے کہا گستاخ رسول اپنا پلید پیالہ اس سے سنی کا پیشاب

بھی پاک ہے ۔ اللہ فرماتا ہے مجھے بھی اور میرے ان بندوں کو یاد کر دو ۔ واذکر فی الکتاب ابراہیم

۔ اسماعیل ۔ موسیٰ ۔ انہ کان مخلصا و کان رسولا نبیا ۔ واذکر عبدنا ایوب ۔

نعم العبد انہ اواب ۔ جیسے رب فرماتا اچھا ہے ——— لوگوں زندگیاں قربان ہو جائیں ۔

زبان جو جیسے یاد کرتے ہیں تم انہیں یاد کرو ۔ ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے ہم تو بازار مصطفیٰ

میں بکے ہوئے ہیں ۔ زندگی بھی محمد کے در پہ مرنا بھی محمد کے در پہ ۔ واذکر عبادنا ابراہیم ۔

واسحاق و یعقوب اولی الایدی والابصار ——— وہ ذکر کرو جو میں کرتا ہوں ۔ اولی الایدی

پیر بازووں والے ہیں۔ دنیا یا دنیا کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں مگر پیر کا رشتہ دونوں جہانوں میں
نہ ٹوٹیں گے۔ پیر بھی نگاہوں والے ـــ جو صراط مستقیم پہ رکھے میرے شیخ کی نگاہ ہے۔
ـــ زیادہ داستی جو کرے سا حال زار ہے ـــ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو۔
دنیا یا بازو بھی ہیں نگاہیں بھی ہیں ـــ
ـــ منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی آقا کی دین تھی۔ اور پوری قبولیت میں البی ہاتھ بڑھا دیا ہے۔
واذکر فی الکتاب ـــ ولیوں کا بھی ذکر ہے ـــ پوری سورۂ کہف ہے ـ وہ بھی تو
ولیوں کا ذکر ہے ـ جب ان کو اٹھایا ـ تو پوچھا ایک دن یا کچھ ـــ پھر دیواں کی
طرح جہاں ـــ جی جاہا پڑے رہا۔ تین سو نو سال سوتے رہتے ـــ ہاں وہ
ہے جس کے قدموں میں جنت رکھی ہے ـ کروٹیں تھکی نہ تھیں۔ تیل ختم نہ ہوا ـــ اس
لئے تھکاوٹ نہیں ـــ سردیوں میں چھوڑ کے ہے ـ خود نہیں سوتا۔ ونقلبہم ذات
الشمال ـــ رات کو کروٹیں بدلاتا تھا ـــ مگر ہوتے تو یاں پلٹی ـــ اب
یہاں ماں نہیں ہے۔ اللہ الصمد ہے کہ اصحاب کہف کے سوتے میں آرام کا خیال
کیا ـــ یہ بنی اسرائیل والوں میں۔ لیکن کتاب عربی والا امت محمدیہ کا ولی بادشاہ ہے کہ
کشا پیارا رہے گا ـ مقام ناز میں مقدر کا کیا حال ہے۔ مقام ناز پر شہنشاہ جیلاں کا مقام
ناز ہے میں۔ نبیوں میں مدینے کا تاجدار ہیں ـــ در آپ کو بنا کے ـــ
ـــ غوث اعظم کس کا محبوب ہے ـ غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے۔
غوث اعظم کا ہر جا چرچا دھوم ہے۔ غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے۔
سنیو یا دائی کی شان سے رہو ـ نعرہ یا غوث الاعظم لگاتے رہو ـــ
اسم اعظم سے بہیں لا حول ہے ـ جس کو سنتے ہی جل جاتا شیطان ہے
ابن تیمیہ کسی کو نہ مانتا تھا۔ لیکن میرے پیر کی وہ بھی تعریف کرتا تھا ـــ دمشق میں
علامہ آلوسی نے لکھا ہے ـــ تاریخ العراق میں لکھا ہے ـ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو نذرانہ
بھیجا ـ کہ چالیس اونٹوں کا وزن ہوتا تھا ـــ غوث اعظم نے دشمن کی گردن توڑ
کر اس سے ہی نذرانہ لے لیا ہے ـــ

۵ ـ ۵ ـ ۲۰۱۷
۸ ـ ۸ ـ ۱۴۳۸
(۸ ـ ۸ ـ AM)
جمعہ

صحابہ کرام

سید حامد سعید ملتان

یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا کہ - پیار و محبت کا فلسفہ ہے - وہ محبوب رب کا اثبات
ہے - حاضری کے آداب سکھاتا ہے - مسجد کے آداب کعبہ کے آداب قرآن نے
نہیں سکھائے - قرآن نے محبوب کی حاضری کے آداب سکھائے - بلانے کے انداز بھی
محبوب کا ہر کسی کو بلانا ہے - ماسٹر کا بلانا عام ہے - لیکن محبوب کی ہر ہر ادا کا ذکر ہوتا
ہے - نام لے کر نہیں بلایا ——— محبوب حسن کا محتاج ہے - جب تک حسن نہ ہو
پیار نہیں ہوگا ——— خواہ ظاہر کا ہو یا باطن کا ہوگا بغیر حسن کے محبت نہیں ہو سکتی -
ماں کا بیٹا کالا ہے - ماں کو بچے سے محبت کیسے ہے - تو سوال یہ ہے - بغیر حسن کے محبت
نہیں ہو سکتی - یہاں رشتے کا حسن ہے - یہاں ماں کا رشتہ بنا ہے - بہرحال جب تک
حسن نہ ہو عشق نہ ہوگا - پھول اپنے حسن کا محتاج نہیں - اسی طرح عشق اپنے حسن
کا محتاج نہیں ہے - تو پتہ چلا - اگر ہم چاہیں نہ چاہیں وہ ہماری الفت و محبت کا محتاج نہیں
ہے - وہ تو محبوب رب کا اثبات ہے -

قرآن پاک میں رب نے اپنی بارگاہ کے آداب نہیں سکھائے - مسجد کے آداب کا طریقہ
اللہ نے قرآن میں نہیں سکھایا ——— مسجد کے آداب اسلام کا رخ ارشاد فرمائے ہیں۔
لیکن اللہ نے قرآن میں نہیں بتایا - کعبہ میں داخل ہونے کا سلیقہ اللہ نے نہیں بتایا -
نماز میں تو اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہے - نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے - نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن
میں نہیں ارشاد فرمایا - جس رب نے قرآن میں اپنی بارگاہ کے آداب نہیں سکھائے -
اسی رب نے اپنے محبوب کی بارگاہ کے آداب سکھائے ہیں - اللہ نے بتایا جب میرے
محبوب کے ساتھ چلو تو پیش قدمی کی جسارت نہ کرو - میرے محبوب کو پکارنا ایسے جس طرح تم -
میں رب کس طرح اپنے محبوب کو پکارتا ہوگا - قرآن میں اللہ تعالیٰ پکارنے کے آداب سکھائے
ہیں ——— بڑا اپنے چھوٹے کو نام لے کر پکارتا ہے - اللہ بڑا ہے مگر محبوب کو نام لے کر نہ پکارا -
طرح طرح کے القابات ہیں - کبھی اداؤں کا ذکر فرمانا ہے وغیرہ ———
کبھی محبوب کے حسن کے مختلف پہلوؤں کو ابھارتا ہے - اے محبوب اس طرح چلنے والے

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

اس طرح چلنے والے ۔ اللہ اپنے محبوب کو نام لے کر نہیں بلاتا ۔۔۔ کبھی یا ایہا النبی کبھی یا ایہا الرسول
فرماتا ہے ۔ القابات ۔۔۔ کبھی بشیر کبھی نذیر و شاہد ۔۔۔ ہر لفظ کا کوئی نہ
کوئی مفہوم ہوتا ہے ۔ نبی کا معنی لغت میں لکھا جو غیب کی خبر رکھے ۔۔۔ لوگوں نے یہ مسئلہ
کہ نبی کو غیب نہیں ۔۔۔ کوئی کہتے کہ فلاں شخص ہستی ہے پر دنیا کچھ نہیں ۔ چھپ [illegible] ہیں ۔ کہ
دیکھنے کو جی نہیں چاہتا ۔۔۔ منتقی ۔۔۔ نکرکر نہیں سکتے ۔ کہ حسین ہستی ہے تو پر صفات ۔
ہستی ہے ۔ اگر نبی کا علم ہی غیب سے باخبر کیسے ہو سکتا ہے ۔

جب حضور اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھے ۔ دو طرح کے لوگ تھے ۔ ایک کافر تھا منافق تھے ۔ دوسرا
مومن تھے ۔۔۔ جلن اور حسد ۔ سرکار پر عیب نکالتے ۔۔۔ مذمم ۔
سرکار نے فرمایا ۔۔۔ صحابہ کرام نے پوچھا کیا
کافر تھے ۔ مگر بے وقوف نہیں تھے ۔ کہ جسے محمد کہتے ہیں پھر اس کی برائی نہیں کہتے ۔۔۔ یہ عجیب
لوگ ہیں نبی بھی کہتے ہیں ۔ لیکن عیب والا بھی کہتے ہیں ۔۔۔ اللہ کو نہیں دیکھا فرشتوں
کو ۔ جنت کو مانتے ۔ دوزخ ۔۔۔ وحی نازل ہوئی ۔ قرآن کو مانتے ہیں ۔ دیکھا کچھ نہیں
نہیں ۔ انبیاء کو مانتے ۔۔۔ سوال یہ ہے کیوں مانتے ہیں ۔ ربی کیا مانتے کا ۔ زبان رسالت
سے سن کر بتاؤ ۔ قرآن تو اپنے ماننے والوں کے لیے نبی کا محتاج ہے ۔ جب تک نبی نہ بتائے ۔۔
نبی کی ساری باتیں مانتے ہیں ۔ بس کو بے خبر مانتے ہیں ۔ سمجھ آنے والوں کی کیا خبر ہے ۔
ہم نبی کے علم کو اپنے ایمان کو بچانے کے لیے مانتے ہیں ۔ ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا
گواہ ۔۔۔ کس پر گواہ بنایا ۔ کس کی طرف بھیجا ۔ ارسلنٰک الی الخلق ۔۔۔ ساری مخلوق
کی طرف بھیجا ۔۔۔ ساری مخلوق پر گواہ ہیں ۔ ایک ہو کر گواہ کس طرح ہو سکتا ہے
یہ میرا دعویٰ ہے کہ تو گواہ بن کے آتا ہے ۔ جس کو شک ہے ۔ وہ اپنے رب پر الزام لگا
سے کہ میں نہ بنا سکتا ہوں ۔۔۔ گواہ بنا کر بھیج دیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو گواہ اعتراض کی صحیح
پر ۔۔۔ ہم نے کھلانے کے لیے سرکار کی محفل ۔۔۔ سرکار کے اعمال ۔ یہ باتیں بیان کرتے
سیرت بیان کرنے ۔۔۔ کو اپنا کام کرنے میں مشکلات ہے ۔ عظمت اس وقت
ہوگی جب مدرسے کے لوگوں کی عظمت کو بیان کرتے ۔۔۔ بولنے کا طاقت ہو ۔ نبی کو کچھ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

جنگ کی نعشیں تھیں۔ مگر جو کام ادا کیا — دشمنوں کو معاف کر دیا۔ یہ
سے اندر ہاتھ نہ کو تو اسی تھا دہر میں لقب۔ بڑا لکین تو معارف کا مگسک ان نکل آیا۔
ایک تو ہی نہیں آپ سمجھتا۔ پھر فرد بڑا وارثی تو اک نکل آیا۔
کوتہ ~~ہے تو منافقوں میں گذری پر ان راتیں~~۔ یہ سمجھ ہے اختیاری کا ہے۔ آخر سرکار نے اس
یوں کیا — دشمنوں کو معاف کیا ہے کوئی وجہ تو ہے۔ احد کا پہاڑ سونے کا —
سرکار نے اس رکا زندگی ہماری خاطر گزارا تھا۔ بڑے آقا کا دہر ہے تو تعلق ہے۔
جب کسی کا مسئلہ — بعد کے ممبر نے اس کی زندگی ہماری خاطر — کیا حضرت
تھی۔ بہتر کہا نہ گیا — ہم ہی دعا مانگتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس کرتے ہیں یا سبب

٦ — ٥ — ٢٠١٢
١٠ — ٨ — ١٤٣٨
(٨ — ٣٢) بروز جمعہ

معراج النبی ﷺ (بسیّد حامد سعید کاظمی)

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

۔ سبحٰن الذی اسریٰ ___ ۲۷ رجب کو حضور ﷺ کی شب معراج بیان فرمائی ہے۔ معراج کی سیر
کروائی ۔ معراج کی اپنی نشانیاں ___ سرکار براق کے لفظ سے اندازہ ___ یہاں کوئی
گناہ ۔ اندھیری رات ہوتی ہے ۔ سرخ ٹیلہ میں موسیٰ کی قبر ___ (نکتہ) رات
کو رنگ کا پتہ کیسے چلے ۔ سرکار رنگ کو پہچانتے ہیں ۔ موسیٰ کو جانتے ___ یہ اللہ کی نشانیاں ہے
(درود کو سننا ۔ جب آپ ﷺ پردہ فرمائیں گے ___ انبیاء کے ساتھ ملاقات ___
اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا ___ کا تذکرہ ہے حضور ﷺ کے وسیلہ سے بھی ___
صحابہ کرام علیہم الرضوان اہلسنت کے مطابق دیدار الٰہی برحق ہے

امام احمد بن حنبل جو چار امام مسلّم ہیں ۔ ہم امام ابو حنیفہ کو مانتے ہیں اسی طرح امام
احمد بن حنبل کو ماننے والے حنبلی کہلاتے ہیں ۔ اور سعودیہ کے اندر حنبلی فقہ نافذ ہے رائج ہے
آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے ۔ تو آپ جواب دیتے کہ دیکھا
دیکھا ہے ۔ اتنی مرتبہ کہتے ہیں کہ سانس اکھڑنے لگتی تھی ___

آپ فرماتے ہیں کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ رب کو نہیں دیکھا ۔ اور سرکار فرماتے ہیں دیکھا
ہے ۔ اب خود تبادلہ کیا کرو ۔

معراج شریف ہوئی ہے نبوت کے پہلے ڈیڑھ دو سال میں ہی روایات کثیرہ کے مطابق ۔
اور یہ وہ وقت ہے کہ جب ام المومنین ابھی پیدا بھی نہ ہوئی تھیں ۔ پھر نہیں کسی سے
سنا ۔ ہم ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہتے ۔ بس سرکار نے فرمایا ہم نے مان لیا ۔
ام المومنین کہتی ہیں کہ قرآن کہتا ہے لا تدرکہ الابصار ۔ کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی ۔
اگر حدیث ہو قرآن کے خلاف ہو تو حدیث کو نہیں مانا جائے گا ۔ قرآن کا پڑھنا اور
حدیث سمجھنا اور حدیث ہے ۔ انگریزی زبان کا لفظ ہے لک ۔ دیکھنا ۔ سی کا معنی
بھی دیکھنا ۔ دونوں کا ایک مطلب ہے یا کچھ فرق ہے دونوں میں ۔ فرق ہے ۔ سی کا
معنی ہے دیکھنا نظر پڑ گئی ___ اگر کسی کو توجہ سے دیکھا جائے ۔ لک بنا ۔
قرآن کہتا ہوا ۔ تدرک ادراک ۔ دیکھنے میں کیا فرق ہے ۔ ادراک کا معنی ہے کسی چیز
کو ہر طرف سے دیکھ لیا جائے (مثال) سمندر کی مثال ۔ جہاں تک نظر گئی سمندر دیکھا ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

اسی طرح ہم نے تک کیا ہے کہ سرکار نے رب کو پوری طرح سے دیکھا ہے۔ سرکار نے
جتنا دیکھا دیکھ لیا۔ جتنا دکھانے والے نے دکھا دیا۔ تو ان کو یہ یقین ہے کہ رب کو دیکھنا
ممکن ہے یا نہیں ہو سکتا۔ حضرت موسیٰ نے غشی کی حالت میں دیکھا۔ کیا اسلام نے سرزنش
کی ہے — مثال یہ ہے کہ جو بازار میں بوجھ اٹھا پاتا ہے، زرا اٹھا سکتا۔ پھر خود بخشش
دوبارہ نہ کی — آنکھ سے دیکھی جانے والی گواہی معتبر نہیں۔ کرنے کا سفر۔
بچہ اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ باپ دلچسپی سے اٹھا لیتا ہے — پانی میں پنسل
کا قانون — فزکس میں آنکھ پر اعتبار — عقل بتا دے گی آنکھ غلط دیکھ۔
— اگر عقل والے اختلاف نہ کرتے — سچ کا پتہ اس سے ہوتا جو صدیق
اکبر نے ہے — جہاں — صدیق اکبر کو سچ ملا ہے تم سب کو بھی ملے گا — صدیق اکبر
کو لقب معراج کے دن ملا — کافروں نے پوچھا — تو اس وقت کو انتظار
کر رہے تھے۔ خوش ہو گئے — ابوبکر صدیق کو پوچھا — تو صدیق نے کافروں
کی لشکر کو گرا دیا ہے۔ واقعہ معراج نا — دو باتیں نکلتی ہیں۔ صحابہ کی عظمت بڑی
جانے میں۔ نبی پاک کی عظمت سن کر پریشان ہوتے — سرکار کا فرمان ہے
صحابہ کے بارے میں ... — ... صحابہ کو ملتا ہے۔ صحابہ بننے
کے لیے۔ کیا کرنا پڑتا ہے — ایمان — نہیں بنتا — ... کی زیارت
سے بنتا ہے — دیدار کے صدقے میں یہ عظمت ملتی ہے —
صدیق اکبر نے کافروں سے سرکار کی عظمت سن کر تصدیق کر دی۔ ابو جہل کو کہا مسلمان
اولیاء کا انکار کرتے ہیں — ... کافر ہو تو ہوتا رہے۔ جگہ مغفرت تو ... نبی کی پہچان کر کے
کہا صدیق اکبر نے سرکار تو عرض کیا اللہ کے حبیب میں سلام عرض کرتا۔ صدیق کی
آنکھ میں گواہی نہیں۔ کیا عقل کی گواہی تھی۔ معراج معجزہ ہے۔ عقل و آنکھ اختلاف
کریں تو عقل کا حکم کو جائے گا — سچ کا پتہ تو زبانِ رسالت۔ جسم کا علم
ناقص — اس کی گواہی پر اعتبار نہیں — ضرب المثل۔ جاگتا شب
تنہا ہو جائے — (۱) حلوائی کی دکان پر دادا جی کا فاتحہ — پہلے لوگ دور ...

Memo No ______
M T W T F S S   Date / /

کے قائل تھے - (۳۳) مشترکہ المذہب المسلک - ہر کوئی مردود ہو قائم دستور - برصغیر میں
اردو کی تشکیل کرنے والے - دونوں قائم کے مفکر کو ہم دو دو ہاتھ تھے - باپ دادا کا
دین - ہمارے باپ دادا اسلام پھیلانے والے تھے - اصل مذہب وہ ہے جو ہمارا
ہے - سلطنت جس میں مختلف گروہوں کو بنایا گیا - سنانے والے نے سنایا -
پاکستان کے گروہ سے کوئی نہ نکلا - باقی سب لوگ اس کو پکڑ لیتے ہیں -
ایک جگہ متحد ہو جاؤ - دونوں اسلام پڑھنے والے اکیلے ایلینٹ ہو جاتے ہیں -
پانی کا قطرہ سمندر کا حصہ بنتا ہے -

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Distt ...

٨-۵-٢٠١٧
١٢-٨-١٤٣٨ پیر
١٠-٣٢-PM

۳۰۴ شفاعت نبی ؐ

حامد سعید کاظمی ۔

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

فلاور بلٹ کا پوسٹون حتیٰ کہ ملکوک تھا ۔ آقا علیہ السلام کے ذکر کی رفعت ۔

حضور علیہ السلام کی نگاہ کرم کی تو کہ ۔ آج ہر چیز ریکارڈ ہو رہی ہے ۔ ہمارے کندھوں

پر ۔ فرشتوں کی موجودگی ہے ۔ قیامت میں حاضر ہوں گے نامہ اعمال دے دیا جائے گا

کس کے ہاتھ میں ہاتھ میں — آج معافی مانگیں ۔ پوچھا جائے گا ۔ ہزار بہانے

بناتے ہیں — ڈاکٹر کے علاج کے پرہیز کرتے ہیں ۔ مگر رسول کے پرہیز نہیں کرتے —

اتنا یقین نہیں ہمارا رسول پر — جتنا ڈاکٹر پر ڈاکٹر پر یقین ہے —

کیا صحابہ کی مثل تھے رسول — جس طرح صاحب قرآن کو سمجھے ہیں —

اس طرح کوئی اور نہیں سمجھ سکتا — ازواج بھی مثل نہیں ۔ کیا ہر عورت ان کی طرح

نہیں ۔ جب عورتیں نہیں ہو سکتیں ۔ تو مرد صحابی جیسا کیسے ہو سکتا ہے ۔

کیا صحابی کے برابر ہو سکتا ہے کروڑوں سال کی عبادت کرے تو صحابی جیسی

عبادت سے نہ نہ ۔ بلکہ — ایمان کر — کروڑوں سال کی عبادت

کو وہ شرف نہیں دکھا ۔ جو سرکار کی زیارت کا رتبہ ہے ۔

اسلام کے قانون کو صحابہ نے عمل کیا — انہوں نے ترقی کر لی — فاروق اعظم

کو عدالت میں عزت دی تو آپ نے اس قاضی کو معزول کر دیا —

سعادت کے دارین کی سعادت مل گئی —

Abbas

۸ — ۵ — ۲۰۱۶

۱۴۳۸ (پیر)

۱۲ — ۸ —

۱۱ — ۰۱ — PM

Maulana Qari Muhammad Abbas
Distt. Teh. Pakpattan

M	T	W	T	F	S	S

Memo No
Date ۱۵ / ۱۱ / ۲۰۰۵

۴۸ تمل ان سلامتی وسلکی ____ العالمین ہے۔ جس کی جتنی نسبت اچھی ہوگی۔۔ اس عمل
سے جھولی بھر کے لے جائے گا ____ ے دشمن سے اخلاق ____
دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ دشمنی کو دبا دیتا ہے۔
اور گرم تنا ہی کمزور نہ ہو پانی آگ کو تو بجھا ہی دیتا ہے۔
آقا علیہ السلام کی غلامی میں نجات کی راہ ہے۔ آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں درخواست آنسوؤں
کے آنسوؤں سے پالش کرو ____ اپنے غم ہر ایک کے سامنے تو نہیں سنائے جاتے۔ اور
زخم ہر ایک کو تو نہیں دکھائے جاتے۔ آنسو اس کے سامنے بہائے جاتے ہیں جو آنسو پونچھنے
کا ہنر جانتا ہو ____ اور زخم اس کو دکھائے جاتے ہیں۔ جو مرہم رکھنے کا فن جانتا ہو۔
سید کاظمی فرماتے ہیں آنسو کا کام اس وقت دیتا ہے جب اس کے پاک کا دل ختم ہو جائے۔
کچھ لوگ حضور علیہ السلام کے مرتبے فضیلت کو نہیں مانتے جس طرح ہم درود وسلام پڑھتے
مانتے ہیں۔ مقامات مقدسہ کو مانتے ہیں مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ۔ وہ لوگ مدینے کو تو
منورہ مانتے ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام کو نور نہیں مانتے ____ دوستو! مدینہ پہلے
تو منور نہیں تھا۔ یہ ظاہر ہے آقا کے نور سے منور ہوا ہے۔ اس جگہ سے بیماری وبا پھیلی
ہوئی تھی ____ صحابہ پہلے ہجرت کرنے والے بیمار ہوگئے ____ سرکار نے دعا کی
مولا رب ____ تو میں آگیا ہوں ____ غبار مدینہ کو خاک شفا بنا دیا۔
لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے ولی کچھ نہیں کر سکتے۔ ولی محبوب کو کہتے ہیں ____ بادشاہ کا
دوست ہو تو ____ وہ تو سب کچھ کر سکے۔ لیکن اللہ کا دوست کچھ بھی نہ کرے۔
کیا کہ اللہ کے دوستی بیر کچھ نہیں ہے ____ جہاں بادشاہ کے دوستوں کا بس بھی چلتا
ہے تو اللہ کی حکومت میں اس کے دوستوں کا بس بھی چلتا ہے۔
کہتے ہیں کہ نبی کو غیب کا علم نہیں ہے۔ اصلاً ان لوگوں کو نبی کے معنی کا مطلب
نہیں پتا ____ نبی کہتے ہیں اس ہستی کو جو غیب کی خبر دے سکتی۔ جہل کے بارے
عالم ____ اگر بتانا ہے تو غیب سے بے خبر کیسے ہو سکتا ہے۔ اور خبر دے تو نبی ہو
ہو سکتا ہے ____ وہ جو کہتے ہیں وہ سمجھتے نہیں ہیں۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

حامد سعید کاظمی

عشقِ مصطفیٰ ۲۱۰

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

حضرت جعفر طیار کا لقب کیوں ملا ـــ یہ کون ہیں مولائے کائنات کے بھائی ہیں
طیار مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ اڑانے والے ـ کیا وہ زیادہ اڑنے والے ـ جب نبی
پاک نے جنگ موتہ کے موقع پر ـــ شہادت کے بعد ـــ جب نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا
ہے ـ تو صحابہ کرام نے طیار کہنا ـــ جعفر کو طیار تو مانتے ہو ـ مگر نگاہ نبوت کو نہیں
مانتے ـــ ایک طرف تو کہتے ہو کہ جنت میں اڑ کے تیار رہے تھے ـ دوسری طرف دیوار کے پیچھے
کی خبر نہیں ہے ـ

میرے آقا علیہ السلام کی حقیقت یہ ہے جسے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا ـــ
کیا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی ؟ اے ابوبکر آپ نے میرے شب و روز کو دیکھا
ہے ـ میرے ظاہر کو دیکھا ہے ـــ شرح باطن ـ میری بشریت ـ میری نورانیت ـ یہ نہ سمجھنا کہ میری
حقیقت کو سمجھ گئے ہو ـــ

اللہ تعالیٰ نے مانگنے کا طریقہ سکھایا ہے ـ ہر بندہ اپنے ذہن سے سوچتا ہے کہ اگر مجھ پر انعام
نہ ہوتا تو میرا فلاں کاروبار نہ چلتا ـــ سیاستدان ـــ میرے انعام یافتہ بندے ـ کون
ہیں ـ ومن یطع اللہ ـــ کیا اس پر انعام ہے ـ جو کاروبار ـــ نہ نہ میرے بندے
ہیں یہ تصور نہ کرنا ـ یہ تو جھونپڑی میں رہتے ہیں ان پر انعام کیسے ہو سکتا ـــ یہ تو ہے کہ
فرمایا میں ان کی مشن ضرور پوری فرماتا ہوں ـــ سورۃ فاتحہ میں یہ مسئلہ حل کر دیا
ہے ـــ ہدایت اس کو ملتی ہے جو نبیوں رسولوں کے پیچھے چلے ـــ فساطر کے حالات ـ
ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ـــ ان کے پیچھے چل جاتے ہیں ـــ یہ گمراہ نہیں خود گمراہ ہیں
صراط الذین انعمت ـ دنیا اللہ دیکر اپنے محبوبوں کے نقش قدم کے صدقے میں ہے
کوشش کر کے صاف صفات ہو کر سامنے آتا ہے ـــ ہر ایک شبہ میں اللہ تعالیٰ دیتا ہے ـ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان صلاتی ـــ میری نماز میری قربانی ـــ اللہ کے لیے ہے جو
تمام جہانوں کا رب ہے ـ سارا قرآن اللہ نے محبوب کی زبان سے کہلوایا ـ لیکن جب کوئی
خاص بات ہو ـ اللہ تعالیٰ بطور خاص ـــ اپنے محبوب سے اپنا قرآن ہر مرد کو سناتا کہیں
سے بات خاص سنا دیا ـــ مولا یہ بات تو پرانا ہی ہے ـ ان کی زندگی اور موت

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

اور موت سے پہلے تیرا ہونا ہے ۔ ہر بندے کی عبادت درحقیقت تیرے لیے یا تیری بارگاہ میں جھکنے

میں کو دیا گیا تو نہیں جھکتے ۔ مولا جو جانی پہچانی بات ہو۔ اس کو خاص کیسے

کیا ضرورت ہے ۔ رشد رب العالمین ۔ جو عاشق ہو۔ تو کہتا ہے میرے یار تیرے چہرے کا

رخ میری طرف ہے ۔ میں زندگی میں موت کو گلے لگا لو۔ لیکن تیرا ہجر و فراق ۔

گوارہ نہیں ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے ... کوئی چیز ہو

میں تیرا ہو ۔ تیرا ... جو ۔ تیری خاطر سب کچھ بنایا ہے ۔

اس لیے زبان کہ محبوب فرما دیں ۔ لولاک ... انسان کیوں بنایا ۔ جو کچھ بھی

بنایا ۔ عطا ... ایمان دیا ہے ۔ جس نے دیا ہے ۔ خود ... ہے

سے ... کوئی لفظوں میں نہیں بتا سکتا ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے ۔

ہم نے بزرگوں سے سنا ہے ۔ صرف اللہ تجھ سے بڑا ہے ۔

Maulana Qari Muhammad Abbas ...

۱۲ ـ ۵ ـ ۲۰۱۷ء

۱۴ ـ ۸ ـ ۱۴۳۸

۷ ـ ۵۹ ـ PM

35 حامد سعید کاظمی

۳۰۶ شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

۷۸۶

خلد دارالبلد کو [illegible] —— (۱) لوگ مدینہ کو منورہ مانتے ہیں مگر سرکار کو نور نہیں مانتے۔

اللہ کی قسم یا تیرے رب کی قسم۔ رب کہلانا جب ملک کا پیار لگتا ہے —— سرکار رب

نہیں تو کسی کا نہیں۔

(۲) شبِ معراج شبِ نورانیت کی معراج ہوئی۔ سورہ ۵ ہی میں ہے فرشتوں

کا ہجوم۔ جبرائیل کا احسان —— ایک ڈھیلا ہو چلا اس پر ہیں —— اعلیٰ

رضا سرکار کی خدمت کرتے ہیں۔ کبھی جبرائیل کا ذکر نہیں۔ اے جبرائیل

اگر تو پیغام نہ پہنچائے گا تو ہمیں پتہ ہوتا ہے —— اگر ابراہیم کو بچانے کا رب

نے حکم دیا ہوتا تو رب ابراہیم کی مدد کا ارادہ کرتے —— اپنی طرف سے کہا —— جبرائیل

کی جانب —— کو کی درخواست ہو کی دنیا کے لوگوں پر مہربانی کا جب بیان کی کرامت

میرے پروں سے گزر سکا۔ یہ درخواست کی تھی کہ —— عاجزی کے طور پر کہا ——

رب کو راضی کرنا —— پہلے آپ کو راضی —— دنیا میں پہلا قدم رکھا تو آپ

کا خیال —— جمعے کے روز مولانا خطاب کر رہے تھے —— قیامت کے دن

کے حالات بیان کر رہے تھے —— ایک آدمی نے کہا۔ آگے راستہ نہیں ہوگا ——

جو گستاخ نبیوں کے۔ وہ گر جائیں گے —— محمدیوں کے لیے راستہ ہوگا ——

Allama Qari Muhammad Abbas

Abbas

بقلم

۱۳ — ۵ — ۲۰۱۷

۱۶ — ۸ — ۱۴۳۸

۳ — ۰۶ — PM

حامد سعید کاظمی

نیک راستہ ۳۶

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۔ نیکی کی رغبت رمضان میں زیادہ ہوتی ہے۔
ایک کے بدلے میں دس چیزیں ملتی ہیں۔ اور رمضان میں ایک کی ستر ملتی ہیں یہ لالچ ہے۔
اگر مال کا لالچ ہے تو برا ہے۔ اگر اللہ کے دین کا لالچ ہو تو اچھی چیز ہے۔
بھکاری مانگتا ہے تو اچھے طریقے سے مانگتا ہے۔ ہم بھی رب کے دروازے کے سوالی
ہیں۔ کون سا طریقہ ہے مانگنے کا ۔ ہم نہ سوچتے ہوں گے۔ مگر رب نے طریقہ بتا دیا۔
اللہ نے فرما دیا ۔ مانگنے والے فقیر پہلے تعریف کرتا ہے۔ بہترین طریقے سے سورۃ
فاتحہ میں تعلیم دی گئی ہے۔ تیری تعریف ہے۔ تو رحمٰن ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔
ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ صراط مستقیم کیا ہے۔ انعمت علیہم ۔ والیوں کا راستہ
ہے۔ ہر ایک دعویٰ کرتا ہے انعام یافتہ میں ہوں ۔ اللہ نے فرما دیا ۔ انعام یافتہ یہ ہے۔
قرآن کی تفسیر قرآن کرے اللہ ۔ ومن یطع اللہ ۔ ان کے پیچھے چلو گے تو ہدایت
ملے گی ۔ کئی لوگ قرآن پڑھ کے نبیوں رسولوں کو گنہگار کہتے ہیں ۔ اصل میں وہ خود
آپ گنہگار گمراہ ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکونوا مع الصادقین ۔ ہم تقلید
کرتے ہیں کہ ہمیں [illegible] ۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان کے ساتھ ہو جاؤ ۔
حواس خمسہ کے ذریعے علم حاصل کرتا ہے دیکھنے ۔ سننے چکھنے قوت لامسہ
سونگھنے کی طاقت ۔ دل سینے کی حرکت ہوتی ہے ۔ [illegible] کام کرنے سے عقل
سے علم حاصل ہوتا ہے ۔ آدم علیہ السلام نے اللہ سے سیکھا ۔ جس میں غلطی
نہیں ہوتا ۔ یہ تمام نبی ہے ۔ عقل نے تصدیق کرتا ہے ۔
اس لیے اللہ فرماتا ہے ۔ نبیوں اولیوں کے رنگ میں رنگے ہو ۔ تو کامیاب ہو سکو

[signature]

۱۳-۵-۲۰۱۲
۱۲-۸-۱۳۸۸
۵۵
PM

M T W T F S S Memo No ______ Date ۲۵ / ۴ / ۰۴

ہے ۔ انا الملک الکریم ـــــ اس محبوب کے لیے اللہ نے اس کائنات کو سجا دیا ۔
جہاں سرکار تشریف لائے وہاں کفر و شرک کی تاریکیاں تھیں ـــ اصنام کی پوجا تھی ۔ انسان خود
اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کے آگے سجدہ ریز ہوتا تھا ۔ توحید اور ایمان کی کوئی کرن دکھائی
نہ دیتی تھی ـــــ جہاں ایسا کفر و شرک تھا ۔ تو نبی کے والد کا نام عبداللہ تھا ۔ یعنی ان
کی بندگی کی نسبت اللہ سے تھی ـــــ کسی بت سے نہ تھی ۔ صاف ظاہر ہے کہ نام
دلالت کے لیے ہی رکھا گیا تھا ۔ اب جن نے نام رکھا اس کے بارے میں ۔ کم از کم اندازہ ہو
سکتا ہے ۔ کہ ان کے عقاید کیا ہوں گے اور افکار کیا ہوں گے

اس وقت سر کی فصل کاٹنا یہ کتنا ظلم تھا ـــ اگر کوئی امن و سکون کی بات کرتا
تو اس کو بزدلی سمجھی جاتی تھی ـــــ جہاں خونریزی ۔ قتال روزانہ کا معمول تھا ۔ میرے نبی کی
والدہ ماجدہ کا نام ہے آمنہ ـــــ جہاں بات بات پر خون بہانا عزت سمجھی جاتی تھی
ایسے ماحول میں میرے نبی کی دائی کا نام حلیمہ ؓ ـــــ ایسے لگتا ہے کہ اللہ اپنے محبوب کی
جلوہ نمائی کے لیے ماحول پیدا فرما رہا ہے ـــــ کسی کے گھر میں اگر بیٹی پیدا ہوتی تھی ۔ تو وہاں
صفِ ماتم بچھ جاتی تھی ـــــ بیٹیوں کے قاتل تھے ۔ زندہ درگور کر دیتے تھے ۔ وہاں
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو چار بیٹیاں عطا فرمائیں ـــــ بیٹے واپس لے لیے ـــــ تو علم کی
میں واپس لے لیے ۔ کیا سبب ہوگا ـــــ یہ ختمِ نبوت پر دلالت ہے ۔ خود
نبی انبیا میں ان کے صاحبزادے بھی نبی ہیں ۔ ابراہیم ، یعقوب ، داؤد ۔ آپ کا کوئی
بیٹا شباب کو پہنچے ۔ کوئی یہ سوچے کہ نبوت میرے بیٹے کو نہیں ملی ۔ لیکن واپس بلا کر ان
کا ۔ شہزادی کی طرف کوئی انگشت نمائی کرے یہ گوارہ نہیں ہوگا ۔

(۲) دلیل ۔ تعلیمات ـــ کتنی خوبصورت ہیں ـــ سرکار عمل پہلے کرتے بعد میں حکم فرماتے
ہیں ۔ اور وہ کسو نصیحت خود عمل فضیلت ـــ یہ ہمارا انداز ہے ۔ نماز بھی پانچ
نمازیں فرض تھیں ـــــ زکوٰۃ کا حکم ہو ۔ سارا گھر خدا کی راہ ۔ روزے آئے ۔
صوم وصال رکھے ۔ ۲۰ + ۲۰ دن تک ـــ حدیث والوں سے پوچھو ۔ یہ صوم وصال کی
حدیث ـــ بخاری شریف میں صوم وصال رکھا ـــ صحابہ کرام پر سنت کو اپنانے کیلئے ۔

ہم اس لیے ان سنت کو اپناتے نہیں مشکل کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ مشکل سنتوں پر عمل کرنا ہر ایک
کے لیے ممکن نہیں ہوگا ۔ مسواک کرنا سنت ہے تو کم کھانا بھی سنت ہے ۔ عمامہ باندھنا
کو اپنانا سنت ہے ۔ مسلمانوں کے دفاع کے لیے پیٹ پر پتھر باندھ کر رہنا بھی سنت ہے
تلوار کا باندھنا بھی سنت ہے ۔ اور ہجرت کرنا بھی سنت ہے ۔

صحابہ کرام نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیے ۔ کثرت کا صیغہ ۔
کثرت ، شکر ۔ منتشبہ ۔ (مثال) آدمی اعلان کرے کہ میں طاقتور ہوں ۔
چیلنج کر دیا ۔ صحابہ کرام کو عام مسلمانوں کو نہیں ۔ کسی صحابی نے لڑا ۔ لیکن آپ
کا مولوی المنور رکھا ہے ۔

عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ عزت دنیا میں فکر محبوب کے صدقے میں ہے
کمتر ورثہ ۔ نمازی پڑھتے اچھے ہیں ۔ روزہ ۔ حاجی ۔ زکوٰۃ ۔ مکان اللہ
کے حج پر نہاتے ہیں ۔ نہیں فرمایا ۔ تم امتی پر سب سے اچھے ہو ۔ یہ عزت بھی نبی کے صدقے
میں ملتی ہے ۔ بیویوں کا ذکر ہے کہ افضل ہو ۔ عرض کر دو ۔ کہ ہر لاکھ عورت
کسی طرح ان کی طرح نہیں ہو سکتی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میرے محبوب کی بیویاں ہو
یہ عزت ملی ہے تو نبی کے صدقے ۔ دنیا کا کوئی مرد میرے نبی جیسا
نہیں ہو سکتا ہے ۔

سب سے اچھا زمانہ میرا زمانہ ہے ۔ خیر القرون قرنی ۔ اس وقت زمانہ
کیا تھا ۔ مسلمانوں کو بعد میں اتنی زمانہ ملا ۔ کیا عزت ۔ مال ، دشمنان میں ہے
زیر ۔ اس لیے اچھا زمانہ ہے کہ میرا زمانہ ہے ۔ یہ عزت یہ مقام آقا کے دامن سے
ملتی ہے ۔ صحابی کی فضیلت میرا صحابی ہونے سے ہے ۔ ثواب کا حق
دار نہیں ہو سکتا ۔ کیا عبادت کثرت سے صحابی بنا ہے کہ زکوٰۃ ۔ روزہ ۔
حج کرتے ہیں ۔ جہاد کرتے ۔ صحابی کی زیارت سے بنتا ہے ۔

صحابی کو عزت ملی ہے تو میرے نبی کے صدقے ۔ ازواج ۔ فرشتے کو عزت ۔ زم زم کو ملا
کو عزت ۔ شق صدر کے وقت دل مبارک کو دھو لیا گیا ۔ جبرائیل کو نسبت

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

— زمین کے جس ٹکڑے پر سرکار مدفون ہیں وہ عرش سے افضل ہے۔
لولاک لما خلقت الافلاک — کچھ بھی نہ ہوتا اگر آپ کا رب نہ چاہتا تو دنیا میں
کسی کا رب نہ ہوتا — کیا دنیا اللہ نے اچھائی کے لیے بنائی ہے یا برائی کے لیے —
اللہ تو ہر کام اچھا کرتا ہے — دنیا میں برائی کیوں ہے۔ نمازی کا نیک — اگر مقصد
پورا نہ ہو تو بنانے کا کیا فائدہ ہے — علم کی بات —
بچوں کا سوال کہ کہاں سے آئے۔ کہ کھیت میں کتنی چیزیں ڈالتے ہیں
گنے کی فصل میں — گندم کی مثال — بعد میں ڈھیر بڑا ہو جاتا ہے گندم
کا کام — مشین کو علم ہے — مکئی ... کو دیا۔ عکس تھوڑا ہے
بہت زیادہ ملتا ہے — مقصد معیار پر پورا ہوتا ہے — پیر صاحب کسی کو کیا بتاتے ہیں —
دنیا بنائی ہے تو صرف تیرے لیے — زمین و آسمان کی ساری کائنات
تیرے لیے اور تو میرے لیے — کوئی سجدہ کرے یا نہ کرے۔ میرا کام ... یا نہ —
میرے ... نے مجھے ایک سجدہ کر دیا تو مقصد پورا ہو گیا —
تمام فرشتوں کے سجدے ایک طرف۔ تمام مخلوق کی عبادت ایک طرف — پوری
کائنات کی عبادت آپ کے ایک سجدے کے برابر نہیں ہو سکتی۔
حج، عمرہ، دین ... روزہ۔ صحابہ کرام عمل کرتے ہیں — میرا مطلب کھانا پلانا ہے۔
یہ حدیث مشہور کا انکار کرنا ممکن نہیں ہوتا — کسی کو ایک حدیث مل جاتا تو
جھنڈے بنا کے ... یہ حدیث ... دکھائی نہیں دیتی —
سعودیہ میں حدیثیں ... حدیثیں نکال رہے ہیں — جن سے ہمارا عقیدہ
اور ... کی فضیلت ثابت ہو — مسلک سچا ہو سکتا
ہے — جس کو ثابت کرنے کے لیے ... کا فرمان چھپا رہا ہوں — سرکار نے نماز پڑھ کے
کے دکھائی ہے — زکوٰۃ، حج — ہمیں یہ بھی بتایا کہ بیٹیاں اللہ کی نعمت ہیں
بیٹیوں کی پرورش کیا کرو — اگر بیٹے ہوتے اور بیٹیاں نہ ہوتیں تو قوم کے لوگ
اعتراض کرتے — اللہ نے ... ان کو ... کر کے دکھا دے —

Memo No
Date / /

M T W T F S S

کہ تو جو کچھ لیتا ہے پہلے عمل کر کے دکھاتا ہے —
علماء سے سنا ہوگا کہ ہر گھر میں بیٹے پیدا ہوں — جس رات سرکار پیدا ہوئے اللہ
کی تو اعتراض کرتے — کہ اللہ نے محبوب کی ولادت کی رات بیٹیوں والی نسب میں چھپا کے رکھا۔
جہاں بیٹی پیدا ہونی — وہاں عالم — ہر گھر میں بیٹے ہی پیدا ہوں گے
کافروں کا اعتراض ہے کہ بیٹے نہیں ہیں — یہ ابتر ہیں — (منقطع النسل)
جب کسی کا دل پریشان ہو تو ملک کا صدر تسلی دے — جب رب کا محبوب پریشان ہو
تو رب اس کا ذکر — کا رب دل جوئی فرما رہا ہے — انا اعطینک الکوثر
نعمت ملی ہے تو شکریہ ادا ہو گا — ملی ہے — نماز پڑھیے اور قربانی دیں — آپ کے
دشمن کا دل پریشان ہوگا — نماز پڑھیں گے تو پریشانی دور — نماز کا اس کو کہا جاتا ہے
جو نماز پڑھتا ہو۔ قربانی — محبوب کو فرماتا ہے نماز پڑھیں اور قربانی —
محبوب تو نماز پڑھتے ہیں۔ اور قربانی بھی کرتے ہیں — اس لئے جو شوق ہو وہی اس کو کہا جاتا ہے
جو جس شوق رکھتا ہو — وہ کام میں لگ کر غم کو بھلا دیتا ہے — محبوب یہ کافر کہتے ہیں
کہ یہ نعمت نہ ملی ہے۔ میں نے ہر نعمت آپ کے قدم میں رکھ دی ہے — محبوب اپنے جذبات
کی قربانی دے دے۔ اور نماز کے لئے کھڑا ہو جا۔ جب تو نماز میں کھڑا ہوگا۔ تیری نماز کی کرسی
میرے حسن میں لگی رہیں گی — عبد میرا اور میرے درمیان کوئی غیر نہیں ہوگا — تو میری طرف
مائل ہوگا۔ میں تیری طرف متوجہ ہوں گا — تجھے نہ کافروں کا خیال آئے گا۔ نہ ان کے طعنوں
کا خیال آئے گا — تو اپنے دکھ کو فراموش کر دے گا۔ یہی تو میرا مقصد ہے —
اس میں خطاب نبی پاک کو ہے۔ مگر حکم امت کو ہے — قرآن مجید کی فکر
فصاحت و بلاغت پوری طرح آشکار ہو کر سامنے آ جاتی ہے — رب کریم نے دینی عطا
کا ذکر فرمایا — اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا کر دیا — اپنی نعمتیں آپ پر تمام
کر دیں۔ سب کچھ آپ کی جھولی میں رکھ دیا — بلکہ اپنی نعمتیں بانٹنے والا آپ کو
بنا دیا — سب کچھ میں نے دے دیا۔ اگر یہ جو تیرے بندے ہیں انہوں نے ہر وقت اپنی جھولی
میرے سامنے پھیلائی ہے — کاروبار۔ برکت۔ گھر۔ گھر والے۔ روپے۔ —

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

جس محبوب کو سب کچھ دے دیا گیا، اس کا وضو نماز اور قربانی کا حکم دے دیا گیا۔ مگر کیوں ضرورت کچھ
مانگتا ہے۔ وضو نماز اور قربانی سے شیطان دور ہو سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے میں نے محبوب
کو سب کچھ عطا کر دیا۔ تو کیسے دور ہو سکتا ہے۔

ان شانئک ھو الابتر ——— باپ بیٹے کو دلاسا دیتا ہے کافروں نے طعنہ مارا کہ
اللہ منقطع ہو گیا۔ محبوب ہزار دشمن ——— عام آدمی بیٹے کا دل بہلا دیتا ہے۔ اصل
حقیقت بعد میں مگر اللہ نے دلاسا دیا۔ تیرا دشمن لاوارث ابتر ہو گا ——— عاص بن وائل
نے کہا تھا کہ۔ کیا اس کی نسل چلتی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل ———
قرآن کی صداقت نکھر کر سامنے آتی ہے۔ جو نبی ﷺ کی عظمت کا انکار کرتا ہے وہ
وہ آیات پڑھ کر انکار کرتا ہے۔ جو محبوب ﷺ کی عظمت کو مانتا ہے وہ یہی آیات پڑھتا ہے
تو نبی کی عظمت ثابت ہو جاتی ہے۔

نسل دشمن چلانا بیٹے کا کام نہیں یہ مولا کا کام ہے۔ میری نسل میری بیٹی سے چلا دی گا۔
تا قیامت تک۔ بیٹے تو تیرے دشمن کے ہیں نام تو تیرا ہے ہمیشہ تو تیرا ہو گا
ہیں۔ قرآن پڑھنا اور جاننا ہے سمجھنا اور پیش کرنا ہے ———

امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنا ——— گستاخ کے پیچھے نماز پڑھنا ——— ایمان کا معیار
نبی کی عظمت ہے۔ ہر معیار رب کا ثابت کا بیان کردہ معیار ہے ———
نبی کے والدین ——— عبداللہ۔ آمنہ ہے۔ جنہوں نے نام رکھے ہیں ——— والدہ کی
قبر کی زیارت مغفرت ——— جہاں نبی پاک گئے۔ وہاں عذاب ہٹ جاتا ہے۔
مدینے کو منورہ کہتے ہیں مگر محبوب کو نور ——— مصطفیٰ طیار ——— نگاہ بھی
کو میسر ہو جائے ———

۱۲ — ۵ — ۲۰۱۷
۲۱ — ۸ — ۱۴۳۸
۱۰ — ۱ — PM

حامد سعید کاظمی

اطاعت رسول ﷺ

۳۰۹ 42

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

ایک ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۔ زیادہ تر اپنی محنت کو اپنا محنت سمجھتے ہیں مگر ۔ اولیاء کرام عبادات ریاضات و مجاہدہ کو اپنی محنت کا ثمر نہیں سمجھتے — ایک ولی تو وہ جو محنت کرے ۔ دوسرا وہ جو کسی مرد کامل کی نظر سے مقام ولایت

ہر ایک کو زخم نہیں دکھایا جاتا — (۱۵ — ۳ — ۲۰۱۶)

کچھ لوگ عظمت رسول ﷺ کو نہیں مانتے جس طرح ہم مانتے ہیں — دیکھ لیں چہرہ ختم ہو گیا ہے تو لوگ گالیاں (؟) اس وقت دیتے ہیں — مدینے کو مشکل مانتے ہیں مگر حقیقت کو نہیں مانتے — مولا میں آگیا ہوں اس لیے اس کو خاک شفا بنا دے —

اللہ کے ولیوں کا پتا کچھ نہیں ہوتا — ولی کس کو کہتے ہیں ۔ پیر و مرشد کا دوست بہت کچھ کر سکے — اور جو اللہ کا دوست ہو وہ کچھ بھی نہ کر سکتے — اللہ کے ولی کو بس یہی چلتا ہے — (جعفر طیار کا ذکر) ۔ بہت زیادہ اثر والا ۔ عقیدہ کو مانتے ہو مگر نگاہ ثبوت کو نہیں مانتے —

قل ان صلاتی — للہ رب العالمین — قرآن پاک لکھا ہوا آیا جس سارا تو اپنی اپنی اپنے سینے سے کہلوایا ہے ۔ اتنی کی بات ہے تو اللہ دیا ہوتا سب کچھ تیرے لیے ہے — اللہ نے یہ بات کیوں کہلوایا —

سب کچھ تیرے لیے ہے کہ میرے ہونٹوں پر تیرا نام آتا ہے — جس نے کرنا جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا دیا ہوا ہے ۔ جس نے دیا ہے اس کے لیے ہر بات کہنے کو تو ہر لیٹ کر سکتے ہیں کہ نماز روزہ اللہ کے لیے

جمعرات ۲۰۱۷ — ۵ — ۱۸
۱۴۳۸ — ۸ — ۲۲
۱۰ — ۳۲ — PM

Qari Muhammad Ab…

43 کیمرہ ہاشمی ملک انڈیا

قرآن و اہلبیتؑ ۳۱۰

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______

Date / /

۲۸۶ - الرحمن علم القرآن ——— مفتی احمد یار خان نے نعیم الدین مرادآبادی سے پڑھا تو
حکیم الامت بن گئے - اگر امام احمد رضا سے پڑھا ہوتا مفتی اعظم ہوتے - اگر شاہ ولی اللہ
سے پڑھا ہوتا تو خاتم المحدثین ہوتے - اگر کسی کو خواجہ معین الدین پڑھا دیں تو قطب الاقطاب
ہو گا - بابا گنج شکر ہو گا - اور کسی کو غوث اعظم پڑھا دیں - کسی کو مولا علی پڑھا دیں -
حسن بصری ہو گا - نوجوان جنت کا سردار ہو گا - اگر کسی کو نبی پڑھا دیں - تو ابوبکر
صدیق اکبر ——— تو فاروق اعظم - ذوالنورین ——— کسی کے پاس علم کتنا ———
امام اعظم پڑھا دیں گے تو امام ابو یوسف ——— غوث اعظم کے پڑھائے ——— زکریا ملتانی
مولا علی کے پڑھائے ——— نبی کو خدا نے پڑھایا ہے - نبی کا علم کتنا ہے -
نبی کو کسی مولوی نے نہیں اللہ نے پڑھایا ہے ——— رحمٰن وہ ہے
رحمٰن کو پہچاننے کے لیے - رسول کو پڑھانے کا ذکر فرمایا - رسول خدا کی معرفت کا ذریعہ ہے -
سبحان الذی اسریٰ ——— پاک ہے وہ ذات جو لے گئی - جانے والے کو بعد میں دیکھنا
پہلے جانے والے کو دیکھ ——— ایک ہے وہ ذات جو لے گیا راتوں رات اپنے عبد
کی ذات مع جملہ صفات ——— لوگ رسول کا جانا دیکھتے ہیں ——— وہ الٰہ کا کرنا -
پہلے لے جانے والے کو دیکھ ——— سدرہ ہے جبرائیل کی تعریف کی ——— میری حد ہے -
فرشتوں کا سردار رسول کی حد نہیں جانتا ——— جبرائیل کی حاجت کیا ———
حاجت مند ہم ہیں - مثلاً - مسائل کا ذکر ——— یہ جبرائیل بلند ترین فرشتے
کا ذکر ہے - ابراہیم سے حاجت پوچھی ——— ابراہیم کو خطرہ تھا جلنے کا -
ابھی میرا بیٹا اسماعیل پیدا نہیں ہوا - ابھی میرے اندر نورِ محمدی موجود ہے ———
جبریل خدا نہیں ہے ——— احسان کا بدلہ چکا دیا ہوا ———
قرآن پاک سے یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ——— مدد مانگنا ———
کیا صبر خدا کیا نماز خدا ہے - یہ حکم خدا ہے کہ مدد مانگو ——— ایمان
والوں کو حکم ——— حضرت یوسف کا حسن و جمال - بشری
نہیں ہوتی ——— وہ حسن ہے - جو ہر ہر نسل کے لیے دو ... زینت بن جاتے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

یہ آج سے نہیں بڑی دیر سے ہے ۔ انتظار کی بات ہے ۔

چلو اپنا اپنا ہنر آزمائیں ۔ — تم تیر آزماؤ ہم جگر آزمائیں ۔

حضرت زلیخا پر اعتراض ہوا ۔ — لوگوں کو سمجھایا نہیں جاتا دکھایا جاتا ہے کہ دیکھو

بلاتی عورتوں کو کاٹنے کو دیئے — شاہی بازار میں ۔ انگلیاں کٹ گئیں —

حسن یوسف اللہ نے دیا ۔ حسن محمد اللہ ہے — حسن یوسف اپنے دور میں بے مثال

تھا ۔ اور حسن مصطفیٰ ہر دور میں بے مثال ہے — حسن یوسف جب سامنے آیا تو مصر کی

عورتوں کی انگلی کٹ گئیں — اور جب حسن مصطفیٰ بے نقاب ہوا تو عرب کے نوجوانوں

کی گردنیں کٹ گئیں — جب حسن یوسف حسن رسول کا طواف نہیں —

پر نبی کو دنیا دیا ہے سر ملکوں تمام پر آوا — مگر مدینے کے پاس ہیں حالات کی مزید

— سے مصیبت تو کلیم — وہی ایسی حالات آتے گی — مختلف مقامات پر —

اے تم بہو کی کے روم میں رہو گے — جب میرا نبی کلیم اللہ کی طرح نہیں ہوتا کسی کا قدم

اللہ کی طرح نصیب ہوگا —

اللہ نے قرآن نبی کو سکھایا ۔ نبی نے صحابہ کو سکھایا — قرآن اور اہلبیت دو

چیزیں ہیں — قرآن بولتا نہیں ۔ مگر اہلبیت بولتا ہے ۔ یہ کلام الصمد ہے ۔

— یزید نے منہ توڑا تھا ۔ قرآن کی عظمت کو مجروح کیا جاتا ہے — کربلا کے میدان میں

قرآن والے بولے — اگر نبی نہ ہوں تو صحابہ کرام نہ ہوں — صحابہ کرام کی

عظمت پر رسول کی سنت ہے ۔ سب ہدایات دی ہیں ۔ عظمت صحابہ کو سمجھ ہمارا مکتب

پر چمک رہا ہے ، میرے بعد دین میں ابوبکر کی پیروی کا کرو — اولئک ھم الراشدون

بہترین جماعت صحابہ شہنشاہ تھے ۔ ایسی جماعت کبھی نہ دیکھی — نہ انبیاء دیکھوں گا اور نہ

رضی اللہ آئے — سب مثال صحابہ کا جواب صحابہ ۔ امریکہ کا میدان کربلا ، مصر میں

اذان بلند کی وہ صحابہ — اگر ایک خط دکھا کر ۔ دریائے نیل کا نظام بدل جاتا ہے

یہ صحابہ محبت حسین نے رسول کو دیکھا — ابوجہل نے دیکھا مگر ایمان نہیں ملا —

اویس قرنی صحابی نہیں مگر خاتم الانبیاء کا — حسن میں دو صفات ہو دیدار مصطفیٰ ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

صحابی سے ملتے ہیں کو وہ جانے۔ لیکن بار صحابی بار بدر میں قربان — صحابہ کو نبی نے بنایا ہے —

میرے صحابہ کے بارے میں کچھ نہ کہنا ہے۔ اس لئے کہ صحابی خود نہ بنا — صحابی کا

بعد تابعی — نہ کوئی قرآن کو بگاڑ سکتا ہے نہ اہلبیت کو بگاڑ سکتا ہے۔

قرآن کبھی الگ نہ رہے گا اہلبیت سے — امام حسین کے بعد زین العابدین۔ امام محمد۔ جعفر

صادق۔ امام موسیٰ کاظم۔ امام علی رضا۔ عزت پاک۔ آخر میں امام مہدی۔

— نماز میں حسین پیٹھ پر — نماز کا منتظر — سجدے میں آگئے پیالا ہو گئے

سجدے میں امام حسین پہ آگئے تو اکا چین ہے — حضرت سیدہ فاطمہ نے نماز پڑھی —

امام حسین کی ولادت کے بعد — رابعہ بصریہ ہو گئیں دن نماز پڑھیں — عورت

کا حال — پورا کا زمین پر کوئی عورت ہیں — اولی صورت سیدہ ہے —

جناب سیدہ سے یہ خون نہیں نکلا — خون ہے تو پاکیزہ ہے کہ خون بند ہوتا ہے

بچہ بنتا ہے۔ امام حسین کس چیز سے بنے — پیری منزل پاک میں سے پیدا ہونے والا کا —

— سجدہ کو لمبا کر دیا — خیال حسین میں نماز کیسی ہے — امام حسین نہ ہوتے تو

ذکر مشقید ہوتا — جیسے بچپن میں حسین کا مقام ہے تو بڑھاپے میں کیا مقام ہوگا —

زبان پہ ذکر خدا۔ دل میں خیال حسین — نماز میں اللہ کے قریب رکوع سجدہ

میں اور قریب — اولیاء کی نماز تجلیات پڑھا جاتے ہیں۔ رسول اللہ کے قریب

اور دل میں خیال حسین — میرا نواسہ گر جائے گا — حسین کو گرا نہ کا

لئے سر اٹھا کے — امام حسین اشارہ ہیں۔ فاطمہ کی ولادت کا حسن و جمال

ہے — دین کا جاہ و جلال حسین ہے — قرشت ہر جگہ کار ہے تو گر اٹھتی ہے۔

اس خیال میں بچے — نبی نماز میں — نماز خراب نہیں ہوئی — اسی

کے تصور سے نماز خراب نہیں ہوتی۔ نبی کے تصور سے اس کی خراب —

۲۰ — ۵ — ۲۰۱۷

۱۴۳۸

۲۲ — ۸ — ۲۳

درجات خلافت

Memo No
Date 11 / ۵ / ۲۰۲۴

M T W T F S S

ان جاعل فی الارض خلیفہ کا ۔ کسی میں اتنی پاور ہے ۔ قرآن میں دو ہی میں ملتی ہیں ۔
یہ دونوں ٹکراتی ہے ٹکراتی رہے گی ایک رحمن کی ۔ دوسری شیطان کی ہیں ۔ انا خیر منہ
خلافت کا انکار کا فیصلہ شیطان کا ہے ۔ اللہ کے خلیفہ سے انکار رسول اللہ کے
خلیفہ سے انکار ۔ انکار خلافت تو ابلیس کی سنت ۔ ہم پیروی کا دشمن آدم
نہیں کرتے ۔ میں آگ سے بنا ۔ خاک کے اندر پاک ہے کیا نبی تلا لگا ہے
ابلیس کو ثبوت خلافت معصومیت نظر آگئی ۔ مٹی سے نبی پیدا کر دیئے
گیا ۔ مٹی میں ملے ۔ جس کے دل دماغ میں ایمان نہ ہو مٹی ہو ۔ اس کی سوچ ہی خراب
ہوگی ۔ نبی کی توہین کرنا یہ ابلیس کا پہلا کام نہیں ہے ۔
ان الشیطان للانسان عدو ۔ قرآن کی شہادت ۔ پہلے اللہ کا نام
بعد میں شیطان کا نام آتا ہے ۔ ضروری نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا نام لو گے تو قبول کر لئے
جاؤ گے ۔ پہلے اللہ کے دشمن سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرو ۔ پہلے رب کی پناہ
میں آ جاؤ ۔ جس قدر شیطان سے عداوت ہوگی ۔ اتنی رب سے محبت
معتبر ہوگی ۔ اتنی محبت رسول معتبر ہوگی ۔ شیطان دنیا کا پہلا
اور آخری کافر ہے ۔ پہلا تو سجدہ میں آیا ہے ۔ آخری کافر ہے ۔ ان لوگوں کے سجدے
ہوتے ہیں آخری کیا ہوتا ہے ۔ یہ کافر ہے جو جنت دیکھ چکا ہے ۔
اب بچنا ہے تو پہچاننا پڑے گا ۔ لباس پہننے والا ہر کسی کا فیصلہ جھوٹ سجا کا
شعار یہ تشکر کا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک بار کہا ۔ عبادت کرو
حمد اللہ کو ۔ لا ۔ مجھ پر یقین ہے ۔ آدم کی تعظیم میں ایک سجدہ نہیں کیا
ہم پہچان گئے ۔ عبادت سے کبھی انکار کرے گا ۔ نبی کی تعظیم نہیں کرے گا
نماز روزہ زکوٰۃ حج ۔ جو اس کا راز ہے شاید ان کا راز ہے
.. نبی کے آگے جھکنے کو تیار نہیں ۔ رب کے آگے جھکنے کو تیار ہیں ۔ لہجہ بدل گیا ۔
دفعہ نہیں بدلتی ۔ دفعہ 302 ۔ قتل کی اشاعت کر ۔
ایسا نہ سمجھنا کہ وہ ان کی طرح جاہل تھا ۔ جب علامہ کا استاد کفر کر سکتا ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ہو سہارنپوری مکہ کے لوگوں کو پڑھانے والے — جنت کا دروازہ اس کے لیے ۲۴ گھنٹے کھلا تھا —
— جنت سے نکال دیا گیا — کس کو ابلیس — دیکھیے جا کر تو بتا ہے —
غلطی کیا تھی — نبی کی تعظیم سے انکار — اللہ اپنا بنا کر دیتا ہے - اللہ سے ڈرو۔
تم بیٹھے ہو باہر ہو اندر سے جا ڈالا گیا۔ واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا — سجدہ نہ کیا —
کیا نماز نہ پڑھنے والا — زکوٰۃ نہ دینے والا کافر ہو گا — سجدہ نہ کرنے کی وجہ کیا ہے۔
نماز نہ پڑھنے والا فاسق ہے — عقیدے کی بات ہے - عمل کی نہیں ہے —
پیاسے کی لعنتی ہوا کی ہے، بڑے فضیلت والے نبی کو بڑے بھائی ہو — کافر ہیں انسان
میں فرعون - نمرود ہیں — دیوبندی کون ہیں - نمرود کے بعد بڑے بھائی فرعون کے بڑے
بھائی ہیں — نبی کی توہین کا دروازہ اگر کوئی کھولنا چاہتا ہے۔ تو احمد رضا کا اکیلا اس
دروازے کو اکیلا جانتا ہے، یاد رکھو احمد رضا کے نیزے کی مار ہے —
اللہ کے خلیفہ کو ماننے والے - اللہ بے نیاز ہے — ہمارا خدا نہ نیچے والا ہے نہ اوپر
والا ہے - ہر زمانہ میں موجود ہے — کچھ لوگ کہتے ہیں سنگ نیچے ہے اوپر اللہ ہے —
جہت سے پاک ہے ہر جگہ ہے - اللہ ملتا نہیں ہے — سلفی کہاں سے آیا —
مگر آدم خلیفہ ہیں — جو آدم سے پہلے وہ کون ہے - سلف کو کہا ہے نبی پاک
نور ہے جس اول ما خلق اللہ نوری — ہر شئے سے پہلے —
ہر شئے کا ذکر انبیاء مسلم شریف — بیٹا بعد میں باپ پہلے — پوری دنیا میں —
ستر ہزار سال کا انتظار پہلے ہے — اللہ نے نور کہاں رکھا — ہر شئے سے
پہلے — میرا اپنی جگہ کا مقام نہیں ہے - جو کو اپنی جگہ بنانا ہے وہ اس نور کا
مقام ہو جائے — ہم توبہ کر کے ماننے والے ہیں ابلیس توبہ نہیں کر رہا
اگر فرشتے کے پاس نور ہوتا تو معافی ملتی —
جب اللہ تھا تو کوئی نہ تھا - جب نور محمدی بنایا تو کلمہ اترا تھا — محبوب کو بنا کر
قرب خاص میں رکھا — میں بتانے والا تو بنانے والا — تو چمکے — میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم مجھے دیکھو
تم میرے محبوب ہو۔ میں قریب ہوں — تقرب ہے ۔ تم نے طبیعت سے دیکھو، میں [illegible]

M T W T F S S Memo No ______ Date / /

رب جس رسول کو خدا دیکھے ۔ چاہتا ہو ۔ وہ رسول ان مولویوں کی پرواہ کرے گا ۔ میں نے تمہارے
نور رسول اس لیے بنایا کہ میں دیکھوں ۔ میں خدا میں خالق ۔ جیسا دیکھا ۔ کوئی اور دیکھ نہیں
سکتا ۔ محبوب تو ہی ہے جس طرح دیکھے مجھے کوئی اور دیکھ نہیں سکتا ۔

اے آدم بڑا ذلیل ہوا شیر کی وجہ سے جنت کی ہوا کھاتا تھا ۔ اب ۔ تجھے بھی نہ
جانے دوں گا ۔ شیطان سانپ کو ملا ۔ درخت کے نیچے ۔ ابلیس ہوں ۔ ساری
دنیا کو تم رلاؤ ۔ جیسے کس نے رلایا ۔ امریکہ میں ایشیا کی عمارت ۔ برطانیہ کے وزیر اعظم تم ہو ۔ کانگریس
سے چل نہیں سکتا ۔ پورا انڈیا چلا رہا ہے ۔ نہیں وہ صدیوں سے کسی کے پیچھے پڑا رہا ۔
اس نے کہا یہ عمارت دیکھ رہے ہو ۔ اس کا مالک کو چھوڑ کا میں نہ سکتا کہ ۔ دعا ہے میرا نام میرا
سکے ۔ یہ بلڈنگ ہو میرا نام نہیں لکھا ۔ میرے دشمن کا نام رکھا ۔ حضرت امین فضل ربی ۔
جنت سے آیا تھا ۔ رسول آئے ۔ صحابہ کا ابلیس وغیرہ ۔ اب تو پوری جماعت
کام کر رہی ہے ۔ آدم کے بعد ۔ موسیٰ کے پاس فرعون کو ۔ بہشت نہیں تھا کا منہ دو ۔
ابراہیم آئے ۔ پورا آبادی میں کفر و شرک ۔ پورا عرب رحمۃ للعالمین کا
شیطان کو میلاد دیا ۔ میلاد ۔ میلاد ۔ توحید کا اللہ ۔ قرآنی ملا ۔ میلاد اچھا نہیں
لگتا ۔ میلاد نہ ہوتا تو ابوبکر نہ ہوتے دیے ۔ سلسلہ چلے ۔ کل
میں کفر نا ماننے کا ۔ آج بھی کفر ماننے ہے ۔ آدم ۔ عیسیٰ تک ۔ فتنوں نے
توحید کو مٹانا چاہا ۔ رسول اللہ نے بچایا ۔ فتنہ زکوٰۃ ۔ فتنہ خلافت ۔ راشد عمر کو مٹانا
کا منصوبہ ۔ علی کا ۔ یزید کا فتنہ امام حسین ۔ فتنہ قرآن ۔ امام احمد بن حنبل نے ۔ دین الٰہی
امام ربانی ۔ احمد رضا نے بچایا ۔ اعلیٰ حضرت سے مہابلیوں کا نام ۔ بریلی کا
دعاگو دریا سے ۔ بابا ہے ۔ احمد کی رضا بن گیا ۔ نقی علی خان ۔

رسول کے بے شمار معجزات میں سے ایک معجزے کا نام احمد رضا ہے ۔ غوث
اعظم کی کرامت ہے ۔ تمام سلسلوں کا ادارہ ہے ۔ وہ سارا سنیوں کا دعا کا
نور سلف ۔ ترجمہ خلف ۔ خلیفۃ الرسول تھے ۔ خلیفۃ اللہ رسول کہا ۔ سرکار ہیں
میں ۔ بہشت کی بات ۔ نبی کی ذات ۔ علی سے شوق ہے مجلسوں کی برسات ہے ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

چالیس کلو ۸۰ آنتیں — چوکس ہو گئی ہیں — کنکریوں کو پھینکا — آنکھ کھلی ہے

ہے کلو دیکھ نہیں رہے — ہمیشہ کلو کو یہی شکایت رہی —

و ما رمیت ——— رسول نے پھینکی اللہ نے پھینکی ہے — من یطع الرسول

فقد اطاع اللہ ——— رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت من یطع الرسول ہو گیا —

یہ من یطع اللہ ——— یہ کہا ہے اللہ نے من یطع فقد اطاع اللہ — جس قریب کی غائب ہے من یطع

الرسول ہے —

Moulana Qari Muhammad Abbas ... Distt. Teh. ...

۲۰۱۷ — ۵ — ۲۱

۱۴۳۸ — ۸ — ۲۵

۸ — ۰۰ PM

پیے ان الدین عند اللہ الاسلام کو بارگاہ رسالت میں درود کے تحفے پیش کرنے کی سعادت حاصل
کریں — وما ھو علی الغیب الا ھو — قرآن کو معلوم ہے کہ ایمان والا اشارہ سمجھتا
ہے — وہ کون ہے — یہ ھو کی ضمیر ہے اشارہ ہے۔ اس سے مراد ذات مصطفیٰ ہے۔
اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت۔ امام عشق ومحبت۔ محبت کا پیمانہ احمد رضا خان۔
سنیوں کی جان — اللہ ان پر مہربان لکھ گئے کنزالایمان — سید المتکلمین امام احمد سعید شاہ۔
معارف القرآن۔ البیان میں۔ ضیاء القرآن میں اسی طرح لکھا گیا ہے کہ ھو سے مراد حضور کی ذات
ہے۔ وہ سے مراد خدا کی ذات ہے — نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں — اللہ نے غیب
بتائے ہیں — دونوں کو مانو — اللہ کے بارے میں بندہ تو ہوگا مگر ایسا نہیں ہوا۔
پورا قرآن ماننا مسلمان کا شیوہ ہے کچھ ماننا کچھ چھوڑ دینا یہ خباثت ہے۔ اللہ نے بہت
بتایا ہوگا — جتنا جانا ہوگا سب سے پہلے جن کو بتایا ہوگا — ہر شئے کا
ذکر — بتایا بعد میں باپ پہلے — پوری دنیا — نبی کے نور کو پہلے۔
درخت کی مثال — آم والا درخت بیج — پانی ہوا سورج۔ زمین — بیج کو
پہلے بنایا کوئی احسان نہ جتائے — ساری کائنات — یہ احسان مصطفیٰ کا ہے۔
اول ما خلق اللہ نوری — نور کو رکھا کہاں — جگہ کا محتاج نہیں — نور
جگہ کے محتاج نہیں — ہر جگہ اسی نور کی محتاج ہے۔ جب نہیں بنایا تھا۔
صرف اللہ ہی اللہ — دوسرا نہ تھا — تیسرا نہ تھا — ہر چیز سے پہلے۔
میں نے دیکھا — تم مجھے دیکھو — معراج کی رات جب بلایا تو سر اٹھا کے۔
وہ سدرہ پر رک گئے — میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ جیسے فرشتوں کا سوار
ان کی طرح نہیں ہے تو یہ نبی کی طرح کیسے — یہ ان کے صحابہ سے کہا
نہیں ہے — قرآن کی طرح سب پڑھ لئے — کیا جبرائیل امین بھی بریلوی ہے
ایسی طرح نہ کہنا۔ یہ معصوم کا عقیدہ ہے کہ معصوم اعلم ہے۔ جو گناہ کر سکے گستاخی
اس کا یہ عقیدہ ہے۔ یا اللہ ہو سبب گناہ کا عقیدہ نہیں مسلمان ہوگا تو گناہ کا رکھے عقیدہ اپنا ہے۔
جبرائیل امین ہمارا امام — جو عقیدہ جبرائیل امین کا رہا ہم عقیدہ ہے رسالت کا

اس نا کو باہر اپنے وطن کی یاد آتی ہے — جلے دار کی — اپنے معشوق کے کا مل جانے

جو جبرئیل امین کا عقیدہ ہے ماسوا دوستوں کا ہوا - فرشتوں میں گرے بندہ کا یہ کام -

دہشت گردی — فرشتہ بندی — نبی کی تعظیم سب نے کی - جن نے نبی کی سب کے سامنے

گھبرا رہے — جب ملک الموت دوستوں کے گھر آتے ہیں تا کہ - تو اپنے معشوق کا ہے -

یہ تو نبی کے بارے میں سمجھا — ذرا پیار سے لے چلو — بندہ اپنا ہے جان

ایسے نکالو نکالو — ڈیوٹی میں سوئے تھے — سنی بیوپاری مر جائے تو دنیا کو ملنا.

چہرے کی چمک ——

نبی لامکان تک گئے — مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کی مکان تک - خدا کی

ذات کا محدود — اللہ کی شان دیکھو کر کہ مکان کہنے والو - جب تک صفر

کا مکان ہے - تو کیا تھے — مکے میں پیدا ہونے کی بات - کام و افعال کرنے میں لوگ

خدا نہ سمجھے — دنیا میں تمام کاموں کا ذکر — کہ خدا نہیں ہیں - لامکان

میں اس لیے بلایا کہ خدا نہیں ہے — سرکار نے لوگوں کو بھی ملا دیا -

نا مدد — پوچھا آپ کو اللہ کب ملا - عرب کے سب سے بڑا ملنے والے

کا نام ابوجہل ہے - ابوجہل بھی ان سے ڈرتا تھا - فرمایا رسول اللہ ملے جب اللہ ملا

تب - پوری تاریخ ایک جملے میں بیان کر دی — بغیر رسول کے عمر کو خدا نہیں ملا.

ان کو چالیس دن میں مل جائے گا — سیون بچوں کی طرح ضد کرتے ہو —

39 مسلمانوں کی تعداد تھی بعد عمر مسلمان ہوئے تو تلوار رکھ کر آمد ہو یا

حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ چالیسواں نہیں ہونے دوں گا — فرمایا چلو محبوب کی بارگاہ

— کلمہ پڑھا مسلمان ہوا — دوستوں نے سنا تو کہنے لگے کہ چالیسواں نہیں

چھوڑیں گے - حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ تو اس کا کام ہے - مگر خدا نہیں ملا

جب رسول کا نام پڑھا — لیے ہر قبضہ کرنا سے خدا نہیں ملا

کافروں کو خدا نہیں ملا — کنکری کو خدا سے ملے گا - دل میں مصطفیٰ ہو تو خدا ملتا ہے

وہ تصور کر لوگ ہے رسول مل جائیں تو اسلام ملتا ہے - نظام مدد اللہ رہے گا

Memo No ______
Date / /

M T W T F S S

نظام کبھی یزید کا تھا۔ مروان کے پاس۔ ولید کے پاس۔ مگر اسلام پوری دنیا میں ہو گیا
سوچو جس کا بدلہ نہ ہو گا — یہ بدلا جائے گا وہ سعودیوں کو۔ جو جس میں ہو گا وہ سنیوں کو۔
لیے یزید جیسے یزید کا ہے ولید۔ یزید کا ولید ہے — کربلا میں نظام یزید کے پاس تھا مگر اسلام حسین
کے پاس تھا — نظام ہارون کے پاس تھا مگر اسلام امام احمد بن حنبل کے پاس۔ نظام اکبر کے پاس
مگر اسلام مجدد الف ثانی کے پاس تھا — نظام نجدیوں کے پاس تھا۔ مگر اسلام امام احمد رضا کے پاس۔
احمد رضا بریلی میں آرام کر رہے مگر ان کی آواز پوری دنیا میں ایک ہی ہے کہ اس کا
نام امام احمد رضا ہے — وہ رسول کا ذکر — کیونکہ جدا ہو گا جس نے عشرہ دن کو ملا دیا۔
اول ما خلق اللہ نوری — سب کچھ بعد میں — سب کچھ تیرے سے بنے ہو — تاکہ ہر انسان
سمجھ جائے کہ ان کو ہدایت کا علم ہے — عالم کا ان کے بیچ ہو — اللہ علم بتانے ہو
بخل میں نبی نے ہی بتایا — غیبی خبروں کا ذکر — اللہ نے بہت بتایا ہو گا۔
نبی کے بتانے میں بخل نہیں تو صحابہ کا علم بھی ثابت ہو گا۔ نبی نے کس کو بتایا ہو گا —
اس لیے وہ علم جو بت کو نہیں پہچانتے تھے، علم سے کہ بدر کا میں لشکر آیا کہ عمر — اسلام کا
لشکر کو کاٹ کر رہے تھے۔ کیا ان سب پر میرے نبی کی نظر ہے —
عمر تو سب کا رستہ قدموں میں — سارا تو وعدہ ہے — علم میں صفت کا ہی
کہے۔ بات غیب بتانے میں — کفر میں زندگی گزری ہو — اسلام قبول کر لی۔ تو نبی نے کبھی
نہ کیا تھا — کہ ہم اسے جانے — ابوجہل کی فکر ہے
صحابہ نے بے میں لیڈ لیا۔ مگر یہ کسی اور کی بولی بول رہے تھے — کسی سے پوچھیں گے۔ [illegible]
سعود کے لیے پوچھیں گے — نبی سے پوچھیں گے — ابوجہل نے نبی کو نہ مانا
یہ جہالت ابھی بھی ہے کہ نبی کا معنیٰ غیب جاننے والے — اس کا عقیدہ تھا جو
ہو گا۔ جو کچھ ثابت جانے گا — اس لیے مسلم
رسول یہی تو بتانے جا رہے ہیں کہ جس پر میں نظر ڈال دوں وہ غیب جانتے تھے —
ابوجہل کو منہ میں ہی فکر تھی — مکہ کی جان تک بنا وہ جس کو ہم [illegible] — وہ یہ کام
کے کر — ان کی مکہ میں لشکر کے ساتھ۔ جس کی حکومت تھی — بغیر کسی [illegible]

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

کنکری والے مینار پیغمبر کا عزت ہے یہ حلال ہوا کہ کنزا کیسے ہو دیکھا زمین پہلا بولا - کنکری
نے کہا تو کنکری کا نے کہا آسمان کا دکھیڈ لو تو عشق دکھاؤ ۔ اللہ پاک ہی رہنما
ہو تو سورج زمین دشمن کا قبضے میں ہوا ۔ داتا کی راجدھانی میں رہنے والا پریشان
کیوں ہے ۔ جس کے دل میں داتا نہیں اس کا کوئی داتا نہیں ۔ جو کنکری کا کو
ملے ۔ ۔ کنکری کا کردار اپنا ہے ۔ بولی تو آزاد ہوگی ۔ بیٹی بچی رہی تو آزادی
ملے گی ۔ بیٹی کے قدموں میں پہنچ گئی ۔ کنکری ۔ جب تک نہ بولو گے کاز
کے بارے میں رہو گے ۔ جب مار دیا جائے گا بیٹی کے قدموں میں پہنچ جاؤ گے ۔
اے کنکری مجھے ابوجہل لایا تھا تو نے بول سچ کا بول دیا ۔ تجھے کیسے پتہ چلا ۔
بشر بشر تو معجزہ ہی علم غیب کا نام ہے ۔ وما ھو علی الغیب بضنین ۔ ..

[illegible signature] Abbas

Maulana Qari Muhammad Abbas [illegible] * Distt. Teh. [illegible] *

۲۲ — ۵ — ۲۰۲۱
۱۵ — ۸ — ۱۴۲۸
۶ — ۵۸ — ۴۵ AM

بیٹے یوسف علیہ السلام ... — جو نہ ہو سکا آپ کے باپ کا وہ کیسے ہوگا
آپ کا ۔ شیطان جتنا گھومے آخر ہوا تباہ ہی کر سکتا کہ وہ آدم کی اولاد ہے —
سجدہ کا حکم دیا — تو کافروں میں ہو گیا — اللہ نے کافر کہا ہے ۔ من اللہ
الکافرین — جب دنیا کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے تو کافر اعظم ہوئے جب مصطفیٰ کے غلاموں
میں آگئے تو فاروق اعظم ہوئے — شیطان کی شکل ۔ عبادت تو کرتا ہے مگر تعظیم نہیں
کرتا — آدم کو شیطان اس کے قریب نہ جانا ۔ کسی کے پاس کچھ ہے ۔ کسی کو کچھ ملا ۔
قریب نہ جاتے تو جنت میں رہتے ۔ اتنی بڑی جنت طرف دو ہی کے لیے ۔ کہتے —
جنت میں بچے نہیں ہو سکتے ۔ نیچے چلے جائیں — دانہ کھانا آدم کی خطا نہیں ہے
بلکہ ادا ہے — جنت سے باہر آئے ۔ نسلیں چلیں نبیوں آئے ۔ صدیق ۔ انبیاء
کا آنا — اگر آدم نے کھانا نہ ہوتا تو ہم نے مصطفیٰ کو پایا نہ ہوتا — انبیاء کا
نہ آنا ۔ نہ ہی نبی کا میلاد کا جشن ملتا — قربان جاؤں آدم کی کمال بندگی پر ۔ علم خانہ
پر — روتے روتے در دریا جاری ہو گئے — وہ معصوم ہو کر رو رہے ہیں یا ہم تو
نالائق ہیں ہم گناہ کر کے بھی نہ روئے — ہم ظلم کر کے بھی نہ جھکے ۔ خطائیں کر کے بھی نہ روئے ۔
لیکن آدم معصوم علیہ السلام رو رہے ہیں ۔ مولا کی رضا میں — میں نے غلطی کی ۔ بابا جی
آپ جنت میں اکیلے تھے ۔ اب جنت بھر جائے گی نبیوں سے صدیقوں سے شہداء سے
اولیاء کے درجات — کا کر — آپ رحمۃ للعالمین — آنسو بہا رہے
ہیں — سید تڑپتے ہیں جواب دیا خدا کی رضا کے لیے — موسیٰ علیہ السلام ۔
معجزات لے کر آئے ۔ ہمارے نبیوں نے ولیوں نے کسی جابر بادشاہ کو خاطر میں نہیں
رکھا — فرعون نے جادوگروں کو بلایا — بڑا تکبر — فرعون کی فرعونیت
کو للکار کر — فرعون کے گھر میں پلنے والا ۔ فرعون کی آنکھ میں آنکھیں ڈال کے
فرمایا — رب کو مرضی کے لیے — نمرود کے سامنے تو مقابلہ — نہ خاکم نہ درس
کلمہ انا الحق کو روک نہ پایا ۔ کاموں کی ... منزل ہو گئی — آگ گلزار ہو کے
ہو گیا — سب کی رضا کی خاطر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S Memo No ______ Date / /

مثال والد کی سنائی - اگر بچہ سکول کالج میں یہ نام داخل کرانے گئے تو پوچھا
باپ کا نام معلوم نہیں ہے - تو — میں شرمندہ نہیں ہونے دیں گے - شکر
کر باپ کی وجہ سے عزت بن گئی ہے — کیا حال ہے سنا باپ آیا
ہو گیا - باپ کا پوچھا گیا تو خاموش — کشتی کا الٹ جانا بچوں کا - رب کی مرضی
کے لیے — السلام کی کہو کہا جنگ پر تو صبر کا جواب ہے خدا کی مرضی کے لیے
ابوبکر لدر زکوٰۃ کا مسئلہ — صحابہ کرام کے حالات جواب ملتا ہے خدا کی رضا
کی خاطر — حسین کی ولادت کے وقت نانا نے گھٹی دی . سجدہ کو لمبا کر دیا -
حسین کی سنائی — میدان کربلا میں حالات جواب دیا خدا کی رضا کی خاطر -
اللہ کی صفات قدیم - وہ حادث نہیں ہے - کلام بھی قدیم — جب قرآن
کو مخلوق کا فتنہ — احمد بن حنبل — معتصم نے دبایا — خدا کی رضا —
دین اکبر کے حالات — مجدد الف ثانی کا مقام — خدا کی رضا کی خاطر —
سنگی نا آیا - امام - فرعون نمرود ابو جہل کی جماعت آج تک چلنے کے لیے امام
صدیق - علی کی - خارجی - یزید — امام احمد رضا کے دور میں - مختلف
کتابیں لکھیں — ہر طرف سے حملے ہونے لگے — مختلف عقائد کے بارے میں حملے
ہونے لگے — گنبد خضریٰ سے آواز آئی میں نے بھیجا احمد رضا سے راضی ہوا —
ہر ایک خدا کی رضا دیکھیں — انبیاء کا ذکر — محبوب آپ کتنے
بے مثال ہیں کہ خدا آپ کی رضا چاہتا ہے — ولسوف یعطیک — پوشیدہ
رکھتا دین تک - جبرائیل کو بھیجا معصوم کو کھلا دیا —
بخاری شریف کی کا محتاج ہے - کہ جس کی رضا کو خدا دیکھ رہا ہے - ہر ایک مطمئن
ہیں - اس لیے کہ امت محبوب کو راضی کر دیا گا - قیامت کے دن راضی
آدم کے اس مخلوق ہے — آنسو بہا منہ میں درد کا دیکھا دنیا کو سارا
کا نہ — کہ گناہ ہو جائیں گے — [illegible] - ابراہیم [illegible]
ہوں — دنیا میں ۱۶ سترہ دروازے جالوس ہو جاتے ہیں - [illegible]

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ________

Date / /

دروازوں سے مایوس ہو گئی - ہر طرف سے نفسی نفسی کی آوازیں آئیں تب بارگاہِ الٰہی -

اس حکایت کو محبوب کو روشن فرما سکے گا -

Maulana Qari Muhammad Abbas Nizami * Distt. Teh. Pakpattan *

نشکل

۲۸ — ۵ — ۲۰۱۷

۲۶ — ۸ — ۱۴۳۸

۸ — ۵۲ — PM

حسن کی تلک پیس سے ورثا ہوتے ہیں ہر جگہ اس شب جمعہ کی عادت بنا لو سکو اسلم

جس طرف انگوٹھی دم میں دم آگیا۔ اس شب جمعہ کی عادت بنا لو گے اسلم

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ذائقۃ الموت

۱۸۱۴ء کل نفس ذائقۃ الموت ہے۔ انسانیت کی فطرت میں اختلاف بنا ہر ایک
چیز ہے — چھوٹی یا بڑی باتوں میں — اللہ ایک ہے۔ مگر اختلاف ہیں — تمام
صفات پر اختلاف ہے — نبی کے کلمہ پر اختلاف — صفات نبوت پر اختلاف۔
اسلام ایک قرآن ایک — مگر زبان ایک نہیں — کوئی پنجابی — کوئی گجراتی کوئی ہندی مگر
زبان ہماری ایک ہے — گدھا پوری دنیا — ایک ہے مگر ہمیں کہتے ہیں ایک ہو جاؤ!
کیا ہم گدھے ہیں — جو بہاری گدھا یا سعودی گدھا ہے۔ وہ بولی ایک بولتا ہے — ہم مسلمان
ہیں جو عقیدت کی بولی بولیں گے — جو بولی اولیاء کرام — آدم نے اختلاف کیا —
تو نکالے گئے — موسیٰ کا اختلاف — ابراہیم نے اختلاف — منافقت ابوجہل — صدیق
نے منکر — عثمان سے بغاوت — علی نے خارجیوں — امام حسین نے — احمد بن حنبل
عبداللہ — احمد رضا نے رب کی رضا پر چل کر — اللہ کا کرم ہے سب ہی نے
اختلاف کیا — ماں ایک باپ ایک بچے سب میں اختلاف ہے — اختلاف نے
تو بچایا ہے — کھانے پکانے میں اختلاف ہے — کلاس میں اختلاف ہے —
سونے بیٹھنے میں اختلاف ہے — مسجدوں میں اختلاف طرح طرح کی مسجدوں —
مسجد نبوی — اختلافی باتیں نہ کرو — سن منہ سے بات کرتے — صحابیوں علیہم
غرض — سیاسی لیڈر میں اختلاف — سعودیہ کی ہر بات پر اختلاف —
اختلاف ہوا بل کے اندر — دوست میں اختلاف — بازاروں میں دکانوں
میں — عبادت میں اختلاف — کبھی دو رکعت — اختلاف پر کلاس میں الگ
حسین کے عقیدہ سامی کمیونٹی میں وہ اختلاف کے گذرا ہے — جو کہ عقیدہ سامی
شریعہ اختلاف — کہ کھلے لگا ہوا ہے — یاد رکھو ہر ایک اختلاف ہم کیا ہے —
معرفت ایک چیز ہے جس پر اختلاف نہیں وہ موت ہے — سب مانتے ہیں
پوری دنیا کے ممالک — قرآن نے فرمایا — کل نفس ذائقۃ الموت — موت میں تلخی
نہیں ہیں — جب تک کے کی موت میں کیا ہوتا ہے — نمک کو چکھا — ایک موت 12
جو مسلمان [illegible]

Memo No ________
M T W T F S S
Date / /

تو نکات کا انداز کیا ہوگا۔ قرآن پاک کا انداز بیان دیکھو۔ کہ موت ــ جیسے کھٹاس
ہے۔ مزا چکھنا ہے۔ یعنی موت۔ کچھ لوگوں کے لئے مزے دار ہے۔ جیسے بہت بہترین
قورمہ کھیر ــ چکھنے ــ جیسے شہید جان کو چکھتے ــ زندگی سے جانے کی
موت ــ آنے کی ــ ثابت ہے۔ ہر نفس کو چکھنا ہے ــ آنا اور رہ جانا اور
ہے۔ جانا ہی ہونا اور آ کے گئی۔ بنی ــ یہ چیں ــ کل نفس۔ لیث نفس
کہا گیا ہے ــ سورۃ البلد۔ زندگی تو نفس کو چار جگہ ہوں ۱۰ ــ کیا چکھنا ہے
ــ یہاں کل نفس ہے کل روح نہیں ہے۔ جو نفس کو پاک کر لے نفس ہو جائے اسی
کا کچھ احساس ہوتا ہے۔ اولیاء کا احساس ہوتا ہے۔ تمام اولیاء کا نام لے کر ــ
پیدا ہوئے تو عالم ــ مرے تو عالم ــ قبرستان میں جاتے ہیں تو آخرت
یاد آتی ہے ــ ہر ایک کہتا ہے کہ مر کے شاہ کا اسرار نفس نہیں ہے۔
کیا موت ہمیں مردہ بنانے آتی ہے۔ لاکھوں لوگ ایسے ہیں کہ موت ہرا بنا کے
آتی ہے۔ قرآن کی نظر میں کون مردہ ہے کون زندہ ہے ــ قرآن کی منطق
عالم خیال میں ــ کافروں کو مشرکوں کا سرکار نے تھا ــ کا صاف ہو جائے گا۔ ابوجہل اور ایمان
[illegible] ــ اکثر ابو جہل کا مرید تھا۔ انک لا تسمع الموتی ــ لا تسمع الموتیٰ ــ
زندہ کافرین ہیں خدا نے فرمایا مردہ ــ سانس چلتے ہیں ہم
زندہ نہیں ہیں ــ قرآن شعور ــ قرآن شعور ــ محروم
ہیں ــ قرآن نے مردہ کہا ــ صحیح صحت بدن ہے مگر ــ
راہ خدا میں مردہ ہو کے وہ زندہ ہے ــ ولا تقولوا ــ جو اللہ کی راہ
ہے ــ امیر حمزہ۔ علی ــ حسین شہید۔ کلمہ پڑھ کر مسلم۔ علم کا اثر کا آ
ــ ابوجہل کی روح قبض ہوئی ــ موت ــ وفات کا تعلق [illegible]
الموت ــ مکہ آیا تھا ــ ابوجہل اور دل کا غدار تھا اس لئے مردہ
امیر حمزہ وفادار تھا اس لئے زندہ ہے۔ تو پتہ چلا۔ رسول کی وفاداری کا نام زندگی
ہے۔ رسول سے غداری کا نام موت ہے۔ غداری نے ابوجہل کو جیتے جی مردہ [illegible]

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

اور وفاداری نے امیر حمزہ کو عرش نشین کر دیا —— دکاندار بیچنے والے اور لینے والے کی پسند

دکاندار کو روپیہ پیسہ پسند ہے۔ اور گاہک کو مختلف چیزیں پسند ہیں۔ کبھی مردہ کو

دیکھا ہو —— کر دکاندار —— ذائقہ کو ——

رسول کا دیدار زندہ —— یہاں زندہ —— وہاں زندہ —— بسم اللہ کا [illegible]

میاں —— قادری میاں عبدالقادر —— یہاں تمام کام لے کر —— اور عالم میں

عبداللہ —— وفاداری کا نام زندگی —— ادب کا —— پوچھا کیا پسند ہے

ثواب پسند ہے۔ عمل کر —— پوچھا کیا ثواب ہے —— اعمال ثواب ——

قریب جانے میں مراد کو پاتے ہیں —— بغداد والوں نے دیا۔ لاہور والوں کا دیا ہے ——

زندوں کا لین دین دیکھو —— مردہ دل —— کچھ آتا ہے نہ آنکھ —— کچھ آتا ہے ——

نبی پاک معراج کی رات اس دروازہ گیا۔ جبرائیل نے معذرت کی۔ میں آگے

نہیں جا سکتا —— نبی کو کچھ نہیں روکا —— بشر کے بارے میں کیا خیال ہے

وہ میری طرح بشر نہیں —— عقیدہ بتا دیا —— یہ فرشتوں کا عقیدہ ہے —— یہ عقیدہ

ہر ملک سے ہوتا چلا —— جبرائیل سے چلا —— فرشتوں میں گمراہ بندے کے بعد پیدا

ہوئے —— دفن سے باہر جب کوئی دفن کا علاج ہے —— عقیدہ ملتا ہے۔

ملک الموت کا بھی وہی عقیدہ ہے —— تمام فرشتوں —— جب سنو [illegible] اگر میں

آتے ہوئے [illegible] —— نوری جماعت میں [illegible] شامل ہو گیا —— چہرہ چمکتا ہے

گنہگار [illegible] کا۔ پھر ہر [illegible] کا کیا عالم ہو گا ——

مسلمان کو کہو [illegible] آؤ —— یا محبوب کے لیے [illegible] جہاں تم

وہی الٰہی [illegible] —— شان [illegible] ذکر [illegible] نازل —— وہ [illegible]

وہ محبوب اللہ —— جب ہر [illegible] ہیں۔ تو [illegible]

وفاداری کا نام زندگی ہے۔ بیعت کیوں آتی ہے —— بندہ [illegible] جاتا

ہیں۔ [illegible] سوال ہوتا۔ ایمان [illegible] دین —— [illegible]

[illegible] —— جو سوال ہو [illegible] —— [illegible] قبول [illegible] ——

اللہ اور رسول کا ذکر ہونا ضروری تھا ـــ دین کا بار ثابت ہیں - اللہ کے بار ثابت ہیں - منکر

ـــ ہر چیز سب دولت مانتے ہیں ـــ دین کسی کو پہچاننا ـــ جواب مطالب کو طلب مسلم

نہیں ہے ـــ مہر منتشر اسلامی بنیاد بنا ہیں ۔ جب قبر میں داخل کسی کو پہچان کے

پہچان گیا ـــ مصطفی ﷺ پہچانا ہے جب کان تک داخل ہوتا ہے تو اس کا شمار ان کا نشیلہ

ہوگیا - کیا کیا کرتے ہیں ـــ کیا کیا کرتے تھے ـــ ہمارے بزرگ کو بات عادت کے ان کا

ہے ـــ اللہ کو بات کہا جو بات نہیں ۔ دین کو اسلام کو بنیاد نہیں جب تک کامل

وابستگی نہ ہو ـــ خدا کو رب ماننا ضروری ہے ۔ دین کو اسلام ماننا ضروری ہے

جب تک دلیل نہ ہو ـــ اسلام کو کس طرح جانتا ہے ۔ یا محمد رسول اللہ سمجھتے ہیں پہچانا

کس بنیاد پر رب جانا جاتا ہے ـــ

(C) اللہ نے محبوب کو قوت قدرت عطا فرمائی کہ محبوب جہاں چاہیں جا سکتے ہیں ـــ

کہاں کہاں جاتے ہیں ـــ سب امتیوں کی قبروں میں نبی آتے ہیں ـــ تو مسلمان جو

زندہ ہے ۔ جب نبی کو کوئی فرشتے نہ روک سکے ـــ میلاد میں سب کو مکان

غلاموں کے لئے کیسے رکھے گا ـــ کروڑوں گھروں کا کوئی کیسے جا سکتا ہے ـــ

ـــ تو نبی کے لئے کتنا قائم لگتا ہے ـــ یعنی سوال میں وقت لگتا ہے کہ ہر ایک

آنے میں دیر نہیں لگتی ـــ زمین کے اندر اس کو کوئی نہیں روک سکتا ـــ نبی

تو ایک ہیں ـــ کیسے پہنچ سکتے ہیں ہزاروں جگہ میلاد ہوتا ہے ـــ فرشتے جو جان نکالتے ہیں

وہ تو ایک ہے ہیں ہزاروں کی جان ایک وقت میں مرتا ہے ـــ فرشتہ کو اتنا کہا

کر دیا ہے تو محبوب کو کتنا کچھ ـــ دنیا میں ہزاروں کتنی موتیں ہوتی

ہیں ۔ ایک ہی وقت میں دفن ہوتے ـــ ہر بندہ اپنی قبر میں دیکھتا ہے رسول اللہ ﷺ

ایک ہی وقت میں نظر آرہا ہے ـــ جو نبی ہزاروں قبروں میں جا سکتا ہے ۔ تو ہزاروں

میلادوں میں جا سکتا ہے ـــ ہم سنی غلام ہیں - انتظار کرتا ہیں ۔ بلاتا ہے تشریف ۔

نہ آؤ تو مرضی ـــ سنیوں کو نہیں روک سکتے ۔ مصطفی ﷺ کو کوئی نہیں روک سکتے

مختار کل کون ہے ـــ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کو دیکھو کر کیسا ہوتا ہوگا

M | T | W | T | F | S | S — Memo No ____ Date / /

(موت ویزہ)

مسجد میں سرکار تشریف لائے ۔ ولی کھڑے ہو گئے ۔ تو سنی بھی کھڑے ہو گئے ـــ اور جانب کھڑے ہی ہوں تو ولی کو کھڑا سا ہو گئے ـــ ولی ہوتے ہیں جہاں جاتے ہوں تو کیوں کھڑے ہوں ـــ سرکار کو دیکھ کے جانا ممکن ہی نہیں ۔ اویس قرنی نے بغیر دیکھے جانا ہے کہ ۔ ابوجہل ابولہب دیکھ کر بھی نہ جانا ـــ کیا بات ہے یہ قبر میں سب کو دکھائی دیتے ہیں مگر نعل مبارک میں ہی نہیں ۔ عشق نے جواب دیا ۔ قبر میں دکھائی دینا امتحان ہے ۔ جسم پہنچانا ہے کہ نہیں امتی ۔ مسجد میں امتی مانتا ہے کہ نہیں ۔ جو یہاں مانتا ہے وہاں پہچانتا ہے ۔ جو یہاں نہیں مانتا ـــ ایمان قبر میں ۔ عمل حشر میں کام ـــ موت مدینے کی ویزہ سے زیادہ قیمتی ہے ـــ جانے کی تیاری ہو مدینہ میں تو اس کو نیند نہیں آتی ۔ جب سرکار کی بارگاہ میں حاضری ہو ـــ بار بار وہیں گے ۔ ابر ہو رہی ۔ مدینہ کی گلیاں ـــ گنبد خضری کی ـــ جنت البقیع ـــ موت کا ویزہ نبی کا چہرہ دکھائے ۔ امیر حمزہ نے دیکھا ہے کہ شہید ہو گئے بلال حبشی نے کیا لکھا ہے ۔ ابوبکر صدیق عمر ۔ عثمان ۔ علی ۔ خالد بن ولید ۔ سب امتی دیکھ رہا ہے ـــ سب سلسل کا ذکر ہے ـــ ایسا موت تو تو زیادہ موت ۔ تو محبوب کو سینے تک لے آتا ہے ۔ نبی کو جلوہ دکھاتی ـــ کہ خود امتی کو دکھانے نہیں آتی ۔ آقا کو ملانے آتی ہے ۔ موت ایک پل ہے جو طالب کو مطلوب تک لے جانا چاہتی ہے ـــ موت نبی کا چہرہ دکھاتی ہے ۔ کسی ولی کا چہرہ دکھایا جائے تو بڑا خوش نصیب ہے موت تو یوسفِ اعظم کا جلوہ دکھا رہی ہے ۔ جیسے ازواجِ مطہرات نے دیکھا تھا ۔ سیدہ فاطمہ، امام حسنین وصحابہ کرام کا نام لے کر ذکر ـــ جو چہرہ ایک نبی کا قبر میں دیکھ لیا ہے موت مسلمان کو دکھانے نہیں بلکہ ملانے آتی ہے ـــ تو موت سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں ـــ ایسا موت جس حال میں آ ہم بھی بڑا استقبال کریں گے بچ گئے تو غازی رہی ۔ مر گئے تو شہید ہو گئے تو سینے میں مر گئے تو مدینے میں ـــ ہمیں کیا خوف ہم رسول والے ۔ محمد کا امتی ۔ ہم اسلام والے ۔ صحابہ کو ماننے والے ۔ اولیاء کو ماننے والے ـــ

Memo No
M | T | W | T | F | S | S
Date / /

علماء اور اولیاء کو کہاں کھڑا رہتا ہے — سارے اولیاء کا تذکرہ — کہ کہاں کھڑا رہتا ہے —
نبی کا وفادار کہاں اب قرار رہتا ہے — موت نبی کا دیدار کراتی ہے — وفاداروں
کے لیے موت انعام ہے — محشر میں وہ کھڑا ہو جو نبی کو منہ دکھانے کے لائق ہو۔
موت سے وہ کھڑا جو نبی کی تعظیم نہ کرے — عقائد کا تذکرہ —
موت تو نبی کے قدموں میں معراج ملا کرتی ہے — موت تو میرا مقصد بنی
ہے — نبی اس کو ثابت ہیں آ اسی تو منہ میں شکایت نہ کرے — جب ہی قرابت
پورا ہوگا — منزل کب آئے — قبر میں آئے — دو سوالات پورا ہوتے ہیں میں تجھے دکھاؤں
دوں گا — تو مجھے دیکھے گا — موت ہمیں مدینے کے سرکار کے پاس لے
جاتی ہے — مزا یہاں چکھیں گے دیدار یہاں ہوگا —

Abbas [illegible]

Moulana Qari Muhammad Abbas [illegible] Distt. Teh. [illegible]

۲۴ — ۵ — ۲۰۱۲ بدھ
۲۸ — ۸ — ۱۴۳۸
۸ — ۱۳ — ۳۵

ماکنت تقول فی ھذا الرجل - یہ رجل کیوں کہا فرشتے نے - فی ھذا النبی فی ھذا ۲۸۶
الرسول کیوں نہیں کہا - اللہ کے لئے رب - من ربک - اسلام کے لئے دین —
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبی کیوں نہیں - اللہ عالم الغیب ہے - تو کچھ لوگ اس
کا معنی بگاڑ دیں گے - نبی کہیں گے تو بحث ہو جائے گی - نبی ہونے کے لئے جسم
بشریت ضروری ہے - حکم نبوت کے لئے بشریت ضروری نہیں - خود نبی پاک نے
فرمایا ہے - کنت نبیا و آدم بین الماء والطین — پہلا انسان حضرت آدم ع۔
آدم سے پہلے کوئی آدمی بشر نہیں — اور نبی فرماتے ہیں کہ میں آدم سے پہلے
نبی - وہ بشریت سے پہلے - انسانیت سے پہلے - ثابت ہوا میرا نبی
بغیر بشریت کے نبی رہ چکا ہے - حکم نبوت کے لئے بشریت ضروری نہیں -
اعلان نبوت کے لئے بشریت ضروری ہے - بشر کی اصلاح کرنی ہے بشر
کے لباس میں جاؤ - رشتہ - چلنا پھرنا - آڈ کمانا - تجارت - ازواج کی زندگی
معدود کرنا - عبادت - رسول بشریت میں اپنی ضرورت کے لئے نہیں آئے بلکہ
ہماری ہدایت کے لئے — رجل کہتے ہیں - قبر کی مولوی کہتے ہیں کہ رسول کی
ذات نہیں آتی ہے - جس طرح آدم سے پہلے بغیر جسم کے نبی تھے اسی طرح
برزخ میں بھی بغیر جسم کے ہیں - مرد بغیر جسم کے ہوتا ہی نہیں - روح اور جسم
کے ملنے سے مرد ہوتا ہے - بغیر جسم کے نہ سمجھے - مشر نبی قبر میں بذات
خود آتے ہیں - اور روحانیت آتی - روح کہا جاتا نبی کہا جاتا - رجل
کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نبی مرد کی حیثیت سے آئے ہیں - اور مرد ہوتا ہی
ہے جب جسم ہو - اور قبر میں نبی آئے ہیں - روح اور جسم کا اتحاد ایک
وجود ہے اور یہی ذات عطائی ہے —

کھڑکی کھل جاتی ہے لوگ دیکھ لیتے ہیں - آتے کہاں ہیں سرکار مدینہ میں
قبر میں اسی لئے قبر میں - سرکار بسلسلہ کھڑکی کھلتی ہے - سیالکوٹ میں قبر ہے
کھڑکی کا سیٹ پر تابہ نک ہے - سرکار ملے چار گھنٹے کا سفر ہے - درمیان میں بکھرے ہیں

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

پانی نہیں آئے گا ۔ سرکار مدینے میں ۔ انشی سیالکوٹ میں ۔ زمین چیک جاتی ہے۔
جب سمٹ جاتی ہے تو گردش مکمل ہو جاتی ہے ۔ زمین میں سمٹنے کی طاقت مانی لی۔ لیے
آقا کے آنے کی نشانی ۔

سرکار نہیں ان کی تصویر آتی ہے ۔ کیا نبی کی تصویر بنانا منع ہے ۔ عبدالغفور کی
کیس تصویر بنائی ۔ اس نے کیس شروع کر دیا ۔ جج نے پھانسی کا حکم دے دیا ۔ تصویر
کو پھانسی دے دو ۔ نبی کی تصویر بھی بنائی نہیں جا سکتی ۔ نبی کی نعلین مبارک ہے ۔ نعلی
مبارک ہے ۔ نعلی نبی نہیں ہے ۔ کرتا ۔ تو نبی کی تصویر بھی بنی نہیں ہے ۔ لیکن مومن کہنا ہے
صفا نبینا ۔ اور کسی غیر نبی کو مومن نہیں کہہ سکتا ۔
ہم لوگ کھڑکی والے نہیں ہیں ۔ دروازہ والے ہیں ۔ ایک نبی ۔ دوسرا دروازہ علی ۔
سرکار جلوہ گر ہیں 14 سو سال پہلے چلو ۔ صحابی کا وصال ۔ جنازہ پڑھا ۔
جنت البقیع میں دفن ۔ تو سفر آیا ۔ سرکار گلی میں چلے گئے ۔ علی بیٹے میں
باب جبرائیل کی طرف سرکار جا رہے ہیں ۔ سوالات شروع ۔ السلام علیکم
دینی السلام ۔ قاتت ۔ قبر میں صحابہ نے نبی کو دیکھا ۔ ابوبکر نبی کو اپنے پاس
دیکھ رہے ہیں ۔ علی صحابہ کرام دیکھ رہے ہیں ہر جگہ رسول ہے ۔ تو کھڑکی کیسے
کھولو گے ۔

نوٹ اس مضمون کا آگے سے بقیہ مضمون دیکھیں (C)

Maulana Qari Muhammad Abbas

۲۰۱۷ —
۲۴ — ۵ — ۱۴۳۸
۲۸ — ۸ — ۱۸ — 10 PM
۱۰ — ۱۸

سید ہاشمی میاں

شانِ اہلبیت ۴ ۱۳۱۶

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

۱۱۲ - ۹ پریشان نہ ہوں شہ سواروں سے کہہ دو۔
نبی آ گئے غم کے ماروں سے کہہ دو۔
مجھے کھا گئے ہیں کھجوروں کے جھرمٹ۔
ذرا خلد کے سبزہ زاروں سے کہہ دو۔
محمد چلے ہیں سوئے عرش اعظم
ادب سے راہ میں چاند تاروں سے کہہ دو۔
زمانے کے اندھوں کو عظمت کی منزل
بتا دیں ذرا دیس یاروں سے کہہ دو۔
میں خار مدینہ کو ترجیح دوں گا۔
گلوں کو بتا دو گلزار و بہاروں سے کہہ دو۔
مرے مسلئے ہیں میرا خدا ہے
سمندر کے منجدھار دھاروں سے کہہ دو۔
میں ہوں ہاشمی کا میرا ہاشمی ہے۔
یہی بات آقا اشاروں سے کہہ دو۔

پڑھے ہوئے لوگوں سے پوچھو تو تعارف ہوتا ہے کہ استاد کون ہے — پہلے تعارف گزر چکا — بیان قرآن و اہلبیت کے شروع میں گزرا — استاد پڑھائے تو علامہ ہو جاتے — اور جب اللہ پڑھائے تو کیا منظر ہے کیا مقدر ہے۔ کلیم اللہ کا — کشتہ کرم ہے کہ طور پر آئے۔ جگر کلیس ہے — اور محبوب کا لیجئے ہے جہاں محبوب ہو نگہ — پھر اپنی کلام اللہ کی طرح ہے نسبت کیا قرآن مکی مدنی ہے تو کیوں — کسی شہر کی طرف منسوب کر سکتے ہو — مکی مدنی قرآن محبوب سے گہرا تعلق ہے — جب تم مکے میں رہو گے تو قرآن کی آیتیں مکی ہو جائیں۔ کس نے اپنے شاگرد کو الم — یٰسین کا مطلب سمجھایا — محبوب کو پڑھایا — ہم رسول اس طرح بھیجتے ہیں — محمد رسم بنایا تو فرزند کا نسبت کر کے اللہ رہے گا۔

Memo No
M T W T F S S Date / /

میرے بعد یہی کام ہوگا کہ نہیں — نبی پاک نے محنت شاقہ کے بعد امت بنائی ہے۔ کیونکہ یہی
میرے بعد گمراہ تو نہ ہوگی — فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں — قرآن اور اہل بیت
نماز پڑھنے کے لیے گمراہ نہیں ہوسکے۔ تو کوئی گارنٹی نہ ہوگی — اب اگر کوئی گمراہ ہے یا کوئی قرآن
کو چھوڑ رہا ہوگا یا اہلبیت سے تنگ ہو رہا ہوگا — اللہ بے نیاز ہے تو ہم بھی بے نیاز —
قرآن بولتا نہیں — فرمایا تھا کہ بولتے قرآن بھی ہیں — جب دمشق کے بازار کو روح
کو مجروح کیا جاتا تو اس کو بچانے کے لیے کربلا میں قرآن بولتا نظر آئے —

قرآن اگر بے مثال ہے تو اہلبیت — قرآن کا منبع اہلبیت — قرآن آیات ہیں۔ تو اہلبیت
اس کی تفسیر۔ قرآن صامت ہے تو اہلبیت ناطق۔ قرآن کی تفسیر تم سمجھ
سکو۔ تو قرآن نہیں سمجھ سکے گا۔ تفہیم القرآن کا ترجمہ تو ترجمات میں غلطیاں۔ اس لیے
کنز الایمان کو پلس لگایا گیا —

قرآن کا ساتھی کون ہے۔ اگر بنانا تھا تو صحابہ کرام کو سپاہی ہونا نہ بنایا — عجیب ہے۔
ہنود۔ یہود۔ یہود کے ساتھ کر سکتے ہیں کہ ہم سنی کوئی بلبل نہیں جن کا ہم جس
کو چاہتے ہیں ڈنکے کی چوٹ سے مانتے ہیں۔

جماعت صحابہ بہترین جماعت تھی۔ بے مثال جماعت ہے۔ لاجواب جماعت تھی۔
چشم فلک نے ایسی جماعت نہ دیکھی۔ اور انبیاء کرام سابق آئے ان کے صحابہ ہوئے۔
مگر مصطفی کے صحابہ — مجھے مت پوچھنا کہ صحابہ بے مثال ہیں تو انبیاء کے
نبی بے مثال ہیں یا نہیں — انبیاء کی امت ہے۔ مگر مصطفی کی امت لاجواب۔
دشمنوں پہ عتاب نہ آئی۔ مگر امتیوں پہ جو عتاب آتی — اس کا کوئی بول ہی جواب
نہیں۔ جس شہر میں نبی پیدا ہو وہ شہر بے مثال ہے۔ جس جانور پر نبی سوار
ہوجائے اس کا جواب نہیں۔ بیویوں کا جواب نہیں۔ مصطفی کی بیٹیوں کا جواب
نہیں۔ داماد کا جواب نہیں۔ غلام کا جواب — مصطفی کا خادم بے مثال
ہے۔ صحابی کا مقام۔ جس نے محبوب کو دیکھا ہے — دو چیزوں کی ضرورت۔
دیکھا ہو — اسلام میں آیا ہو — ایمان کی حالت میں موت ہے۔ ہر صحابی جنتی اور ابرار

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

تمام اولیاء سے افضل ہے۔ تمام اولیاء سے افضل — نماز کا وقت
صحابی نے کلمہ پڑھا — دوسری نماز سے پہلے مر گئے — کوئی عمل نہ کیا۔ یہ درجہ جب
ملا — جو تمام اولیاء سے افضل ہے — اولیاء کی عبادات — درجہ عمل
سے نہیں ملتے بلکہ درجہ مصطفیٰ کی شکل دیکھنے میں ہے۔
جب صحابی بننے والے کا جواب نہیں تو بنانے والے کا جواب کہاں سے لاؤ گے۔
یہ شرف پایا قرآن اور صحابی چھوڑ رہا ہوں گا۔ صحابہ کی عظمت میرے نبی نے بنائی ہے
اصحابی کالنجوم — میرے بعد ابوبکر کی پیروی کرنا — میرے صحابہ کی سنت کو لازم پکڑو
یہ شرف پایا جو قرآن کے ساتھی — صحابہ کا کیا جواب ہے۔ جس کی یہ کہہ کر کہ ان کا
کلیجہ پھٹ جائے وہ صحابہ — صحابہ کی عظمت — ان کو بنایا قرآن کا ساتھی
نہ بنایا — ہم سب ادب جماعت میں نہیں ہیں۔ ہم تو صحابہ کو لے کر سمجھیں گے —
یہ میرے نبی کا علم غیب ہے۔ مان لیا ہے ہم نے کہ صحابہ اچھے ہیں۔ جس نے نبی کو
دیکھا۔ تو صحابی بنانا کس کا کام ہے۔ یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے بعد والے کو صحابی
بنا سکے۔ تابعی — اور نبی کو پتہ ہے کہ صحابی جتنے ہیں نے بنا دیئے آئندہ صحابی نہیں
رسول کو علم ہے کہ میرے بعد صحابی نہیں بنا سکیں —
دوسری صورت کا ثبوت قرآن عبد اللہ — میرا نبی اسباب ایسا نہیں بناتا جو ساتھ چھوڑ
دے۔ اس لیے میرے نبی نے قرآن کا ساتھی اہلبیت کو بنایا۔ قیامت تک نہ کوئی قرآن
کو مٹا سکتا ہے نہ اہلبیت کو مٹا سکتا ہے۔ قیامت تک قرآن کی ضرورت ہے
قیامت تک اہلبیت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کیونکہ قرآن کسی دور میں اکیلا
نہ رہے گا۔ نبی — سے لے کر علی حسن حسین۔ علی زین۔ باقر۔ صادق، موسیٰ کاظم۔
حسن عسکری۔ محمد مہدی الظہر — امام مہدی کا دور — قرآن کا علم سورۃ فاتحہ —
بسم اللہ کے نیچے نقطہ۔ اور علی نقطہ ہیں — تمام اولیاء کا ذکر کر کے — کہ ان میں
سید پاور علی ہیں۔ پاور سنی۔ میں سید پاور علی علی ہے —
پاکستان کے نقشے میں کراچی کا شہر۔ اس میں سب کچھ ہے۔ یہ دنیا دار کے بنائے ہوئے —

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

نقطے میں آجائے گا ۔ اگر ساری کائنات کے پروردگار کے بنائے ہوئے نقطے میں ساری دنیا
آجائے تو ____

انا مدینۃ العلم وعلی بابھا ____ ایک دن مولا علی نے فرمایا ۔ محبوب ____ دربار میں لوگ ____
ساری دنیا میں کوئی عورت نہ ملتی تھی ۔ جو ساری زندگی ____ حضرت سیدہ
فاطمہ ____ نے امام حسین کو ولادت کے گھر میں پر رکھا ____ بچہ 3 دن نماز
پڑھے ____ جو خون نماز کو ادا کرتا ہے کہ وہ خون نہ تھا ____ امام حسین حسین
کس چیز ____ سے بنے ____ بہتری نسل پاک میں ہے ۔
حسین کا باپ علی ہو جان فاطمہ ہو ۔ یہ بچے نبی کی نظر میں کیسے ہیں ۔ نماز کے
لئے گھر سے ۔ مسجد میں تھے ۔ امام حسین نے دیکھا ____ جیسے سجدہ میں گئے کوئی سوار آتا ہے
نبی تو پیچھے سے دیکھتے ہیں ____ میرا حسین ہے فاطمہ کے دل کا سکون ہے ۔ اب تک
کہتا ہے ۔ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے ۔ حسین کا خیال آیا ____ نبی کا خیال ۔
سجدہ کو لمبا ہوتا ہے ۔ بکر سرکار نے ذکر پڑھا تھا ____ حسین ابھی بچے ہیں کو
اتر دیکھا ____ تو حسین کا ذکر ہے ۔ زبان پر ذکر خدا دل میں خیال حسین ۔
نبی کی نظر ____ ملیکہ کتنا قیمتی ہے حسین ____ نماز پوری کا ہو ____ حسین
درجات ۔ اتنے ہیں ____ مشی کے خیال ____ نماز نہ ٹوٹی ____
دوران نماز شرک نکالا ____ نماز کی حالت میں دنیا کا خیال ____ یہ بڑا عظیم نماز کی
شے ہے ۔ جب صحابی کی نماز ایسی ہے تو نبی کی نماز کیا ہے کہ نبی نے دوران نماز حسین
کی یاد کی ____ حسین کو دین کہوں یا دنیا ۔ کیا کہو گے ۔ کہ نبی نے دوران نماز دنیا
کا خیال کیا ۔ امام حسین دین ہے ۔ دین است حسین دین پناہ است حسین
____ یہ بھی بشیر حق کا ساتھ ____ حسین کے خون کا سودا نہ کربلا میں ہوا تھا ۔
کربلا جنگ کی زمین نہیں ہے ۔ فیصلے کی زمین تھا ۔
خدا نے جب اپنی حفاظت میں لیا ۔ وہ آیا کہ ۔ نبی کی جسم حفاظت کا وعدہ اہلبیت
الرحمٰن علم القرآن ۔ اور محبوب نے ہمیں صحیفہ قرآن کا اسم کی بناتا ۔

۲۸-۵-۲۰۱۲ = ۲۸-۸-۱۴۳۳ - ۲-۲۸- ...　جلسہ

69

سید ہاشمی میاں

۳۱۷ اعلیٰ حضرت

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date 6 / 8 / 94

۲۸۹ زمین و آسمان بنایا کوئی اختلاف نہیں جب ہی آدم بنایا اختلاف شروع —
نبی کی تعظیم نہ کرنا۔ اس کی بنیاد ابلیس نے ڈالی ہے — نبی کی تعظیم کرنا نوریوں کا کام
اللہ نے کافر کو کافر کہا بھی ہے۔ اور کمینہ بھی ہے — شیطان کے نمائندے بنائے۔
کس نے نبوت کا نشان پر حملہ کر دیا — جس دور میں جس نے بھی سر
اٹھایا اللہ نے اپنے دوستوں کو بھیج کر حق واضح کر دیا۔ یزید نے امام حسین کو دبانے
کی کوشش کی — احمد رضا —

دور نزدیک سے سننے والے وہ کان — کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کا ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ — اے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام
سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ — جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

Abbas

۲۰۱۲ —
۲۵ — ۵ — ۱۴۳۱ —
۲۹ — ۱ —
۳۱ —
۱ —

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Distt. Teh ...

۲۸۷ اھدنا الصراط المستقیم ہے - کوئی نماز کی کوئی رکعت نہیں ہو سکتی اگر اسے نہ پڑھیں -
سورۃ فاتحہ کی آیت ہے - سارا قرآن پڑھو مگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھو نماز نہیں ہوگی -
سورۃ اخلاص میں توحید ہے - سورۃ سورۃ اخلاص کی ثواب واجب کرتا ہے . اللہ عالم الغیب
ہے - اس کو معلوم ہے کہ میرے بندوں میں سے بہت سے ہر وقت مرتے رہیں گے بعد فاتحہ پڑھتے رہیں -
پاکستان انگلستان میں - ایران - ہندوستان میں فاتحہ — جتنی نماز کی رکعتیں ہیں
اتنی مرتبہ فاتحہ نہ پڑھو اور دعاؤں کو بے شمار ہے پڑھنا — ہر رکعت میں ہم بھی پڑھتے رہیں
ہم مسلمان ہیں سورۃ پڑھتے ہیں مجبور ہو کر پڑھتے ہیں - محبوب کو دنیا تو اقرار —
امت کو دیا ہے تو فاتحہ — اس لئے کوئی رسول کسی طرح آتا ہے اس کا
سمیں — وسیلے کی مثال - کھانا سامنے ہو - مگر ہاتھ کے وسیلے کے بغیر
نہیں کھا سکتا - چمچوں کے وسیلے — تین قسم کے ہیں - چاندی
کے چمچے - پیچھے کرنا کہ ایک دو دن کا کھانا سکتا ہے — سٹیل کا
وفادار ہے — الومنیم کا پلاسٹک کا چمچہ - یہ کسی کام کا نہیں
اس پر کبھی بھروسہ مت کرنا — سخت غذا میں دبا دیں تو اسے توڑ دے گا —
ہر کام میں وسیلہ ہے - سفر کے دوران بھی — گھر میں بھی — ہوائی - بحری
جانا ہو تو جتنا مضبوط وسیلہ بھی ہو - منازل پر پہنچنے ہو تو کنفٹ کا وسیلہ
پاس سے پرواز نہیں جا سکتے —
پیر خدا سے زیادہ کوئی بالا و برتر نہیں ہے اور پیر بھی سے بلند کوئی وسیلہ
نہیں ہے - لفظ - ایک نیا وسیلہ ضروری ہے میں تو کہتا ہے شک - مدد کرنے کا
وسیلہ ضروری نہیں ہے میں تو کہتا ہے شک - مسنون کو سو گیا (شرک)
مثال ایک چھت پر جانا چاہتا ہے - تو سیڑھی کا وسیلہ ضروری ہے - اور چھت سے نیچے
گرا دیا جائے تو وسیلے کی کیا ضرورت ہے -
اوپر کے لئے وسیلہ ضروری ہے - نیچے کے لئے وسیلہ ضروری نہیں ہے صراط الذین انعمت
- جان لو کہ نہیں گے انعام اس کو دیتے ہیں ہم صراط مستقیم — انعام کس پر ہے دین کی

Memo No

M | T | W | T | F | S | S — Date / /

انعمت اللہ من النبیین — صحابہ کرام — اولیاء کرام سب کا نام لکھ کر صراط مستقیم دکھا دیا۔
نبی آئے صراط مستقیم کی ہدایت کے لیے۔ اب کوئی نبی نہیں آئے گا — نبوت کا دور ولایت ہدایت
ہدایت کا دور بند نہیں۔ جو کام نبی کرتے تھے۔ وہی کام نبی پاک کی امت کے ولی کرتے ہیں
جو ہدایت نبیوں نے لوگوں کو دی — وہی ہدایت اولیاء نے دی — غوث اعظم — علی
صدیقین شہداء ہوں گے — تو جس طرح شیطان کی کوشش تھی کہ لوگ نبیوں کی ہدایت
کو نہ مانیں آج بھی کوشش ہے کہ لوگ ولیوں کو نہ مانیں۔ محبت سے چومنے
کو شرک نظر آتا ہے۔ غیر اللہ کو چومنا شرک کہا ہے۔

اللہ نے زمانہ میں اس کو حج کا شرط کر دیا کہ جب تک سیاہ پتھر کو چومیں گے۔ لاہور
میں سفید نہیں چوما۔ مکے میں سیاہ پتھر چوم لیا — اشارہ کر کے اشارہ
کر کے دور سے چومنے کا ثواب ملتا ہے — جیسے قریب میں طاقت ہے۔ دور والے کو قریب کر کے
چومیں۔ تو ہمارے ہاتھوں میں طاقت ہے۔ مگر خدا نے ہمیں دیئے ہوئے —
بیٹے کو چومتے ہیں۔ تو یہ غیر اللہ نہیں ہے — استغفر اللہ ہے — ہم محبت میں اپنے
لعنۃ اللہ — حبیب اللہ کو چومنا شرک نہیں ہے۔ تو ولی اللہ کو چومنا شرک کیسے ہے
چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں محبت سے ہے — ہم گھر والوں سے محبت ہے
تو چومتے ہیں اپنے والدین سے محبت ہے — زوجہ کو چومنا جائز ہے تو اور کسی کو چومنا
ناجائز ہے — اگر محبت ہے تو کعبہ سے کیونکہ چکر لگا کر گھر کے کونے کو چومتے ہیں
جنتی پتھر چومتے ہوں گے جنتی پتھر نہیں — ہم اس لیے چومتے کہ نبی نے چوما ہے
تو ہم نے چوما — حکم ہے ولی ہو تو قدموں پر سر رکھ دو — جو ہو
تو پتھر میں بھی امام حسین کو چوما ہے کہ نہیں — اللہ کے گھر میں حجر اسود کو چوما۔ لیکن
مگر ہم نے امام حسین کو چوما — علماء کو ہدایت دی کہ مجھے بھی ایسا دیکھو
تو چومو۔ ایسا بشر بھی دیکھو تو چومو — کیا اللہ کو چوم سکتے ہو — جب چوم نہیں
سکتے اللہ ہو نہیں سکتا — اس چومنے نے شرک سے بچا لیا — حضرت عمر
نے حجر اسود کو چوما تو رو دیا — حضرت علی نے فرمایا — حجر اسود

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

مومن کے ایمان کی گواہی دے گا ۔ بے ایمان کے کفر کی گواہی دے گا ۔ کعبے میں غیر مسلموں
کا داخلہ منع ہے ۔ تو کس کے قول کی گواہی دے گا ، علی کی بات نبی کی بات نبی کی
بات خدا کی بات ۔ سنی کے علاوہ کون جانتے ہیں ۔
مولا کے کاشانے سے ابوالحسن ، خیبر شکن ۔

اتوار

٢٨ — ٥ — ٢٠١٧
١ — ٩ — ١٤٣٨
٥ — ١١ — ٢٧ PM

Moulana Qari Muhammad Abbas
Dist. Teh

۲۸۹ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ---- اسلام اس کی وجہ سے نہیں پھیلا۔ جو جلوس
نکالے گئے تھے۔ بلکہ اسلام اس کی وجہ سے پھیلا جو خدا کے لیے آگئے تھے۔ خود جب جینے
کا شعور تھا جب ہوتا ہے تو ابوجہل ابولہب بنتا ہے۔ یزید جب رب کو بلوانا شروع
کیا تو فاطمہ کے خاندان سے اٹھا تو اس نے رب کو پہنچانا شروع کیا۔ باطل کو سننا
اور ہے۔ اور دیکھنے کا موقع تھا اور ہے۔ اس رجب کے مہینے سے ہمارا عجیب تعلق ہے۔
جو کمزور ہو کے نعرہ لگاتا ہے۔ وہ آگے اٹھا کے بڑا ہوتا ہے ---- میرا نبی ہوا
سے بنیاد ہے کہ بڑی چیزیں رکاوٹ ہیں ---- میرے محبوب پہ انگلی مت اٹھانا ----
میرے محبوب پر اعتراض نہ کرنا۔ میں لے گیا ہوں ---- زمین و آسمان کی خیال ہے کہ رکاوٹ
بنے ---- یہ نہ دیکھو لے جانے والے کون ہے۔ جانے والے کون ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جانے
والے میں جانے کی صلاحیت ہو ---- مثال۔ پتھر اوپر پھینکا ---- ساتھ کاغذ۔ کاغذ تو پیچھے
رہ جائے گا۔ مگر پتھر اوپر ---- جائے گا۔ جانے والے کی صلاحیت ہوتی ہے ---- خدا کو
لے جانے کی قدرت ہے مگر مصطفیٰ میں جانے کی صلاحیت ہے ---- میرے رسول وہ کہ ---- لا
مکان کی طرف گیا ہے ---- لامکان کی طرف گئے تھا۔ قرب خاص میں گئے تھے ---- وہ سفر
جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے لامکان تک ہوا ----

اللہ نے پیغمبر کا سفر مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کیوں بیان فرمایا۔ حالانکہ تفصیل سے
پتہ چلتا ہے کہ لامکان کا ذکر کرنا ہے۔ لامکان تھا ---- کسی دن اوپر کا ذکر کر کے اگر کروں۔

ایک بات جو کہتا ہے میں رات کے حصے میں چلتا گیا ہوں۔ جو جس تے بھی دنیا پر آ
وہ سوال کرے گا۔ اور عرش کا ذکر کردے تو جس کو لوگ جانتے نہیں ہیں۔ تو سوال ہے
اس لیے؟ رسول کے رب نے فرمایا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ---- لامکان تک کا ذکر
نہ کیا ---- کیونکہ ابوجہل ابولہب مسجد اقصیٰ کو جانتے تھے۔ وہ سوال کیے جا رہے۔ اس لیے
وہ نبی کا معجزہ ماننے پر مجبور ہو گئے ---- یہ سفر کا ذہن کی حد سے اسلام کا نام ہے۔
اور حد سفر کا نام ذکر نہیں کیا۔

اور محبوب کو سلا دیا تاکہ لوگ اعتراض نہ کریں۔ کہ اے محبوب تم سو جاؤ ہر لوگ

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

تاکہ لوگ طلب کی نسبت محبوب کی طرف منتقل کریں۔ اس لیے محبوب کو کہا سو جاؤ۔ جبرائیل آج رب کی طلب پر آئے ہیں۔ رب آج طالب ہے محبوب مطلوب ہے۔

جس رسول کا طالب اللہ ہے۔ جبرائیل جگاتا۔ جبرائیل اسے کیا جگا دیں جو کائنات کو جگانے آئے ہیں۔ اسے کیا بیدار کریں گے جو غافل ہی نہیں ہے۔

محبوب سو رہے ہیں تو جبرائیل جگا رہا ہے۔ محبوب کے قدموں پر ماتھا رکھا جبرائیل کی انتہا ہے۔ تاکہ پتہ چلے جہاں جبرائیل جو فرشتوں کا سردار ہے اس کی انتہا ہے وہاں سے محبوب کی ابتدا ہے۔ عظمتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔

جبرائیل نے درخواست پیش کی۔ مسجد اقصیٰ میں انبیاء جماعت بنائے کھڑے ہوں ہیں۔ میرا نبی نبیوں کی صف میں نہیں ہے کہ جس رب نے محبوب کو پہلے نبیوں کی لائن میں نہ رکھا ہو۔ وہ امتیوں میں کیسے جانے دے گا۔ جو نبی ہو کر نبیوں کا امام ہو۔ انبیاء کی امامت نے اس رسول کی عظمت کو ظاہر کیا۔

نبیوں کی امامت کروا کر خدا نے اپنے محبوب کو امام الانبیاء بنا کر۔ یہی تصور رسول اپنے سینے میں رکھے ہوئے تھے۔ جب آخری وقت میں نبی کو ضرورت پڑی کہ میرے بعد صحابہ کی امامت کون کریں۔ تو صدیق اکبر کو امام الصحابہ بنا کر افضل الصحابہ ہونا ظاہر کر دیا۔ یہ عقیدے کی بات آ گئی تھی جو میں نے عرض کر دی۔ اگر خارجی نہ ہو تو رافضی بھی نہ ہو۔

جب سرکار سدرہ پر پہنچے تو جبرائیل کی درخواست ہر مقام پر جبرائیل لباس بشری میں تھے تو ہمیں سے لگتا تھا۔ لباس ملکوتی میں تھا۔ اب آگے سے تو لے جانا ہے تو لباس بشریت میں آ گئے کیونکہ آپ مقام عشق حاصل کرنے والے ہیں۔

جبرائیل نے محبوب کو اپنے جیسا نہ سمجھا تو نہ جاؤ۔ میری طرح حال ہو گا۔ اپنے کو رسول کی طرح نہیں سمجھا۔ اگر کہتے لوگ ہیں کہ ہم میں بھی بشر ہے مگر جتنا ہو۔ تم میری طرح نہیں۔ میں تمہاری طرح نہیں۔ یہ بدبختوں کا عقیدہ نہیں جبرائیل کا عقیدہ ہے۔ جو عقیدہ ہے جبرائیل امین کا وہی عقیدہ ہے سارے مومنین کا۔

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

جب ہندوستان بھی ہر عشق کا رواج کے دوران ہر طرف مشرکین تھا تو غریب نواز نے آ کر
سہارا دیا در بھٹکوں کو بے سہارا لوگوں کو ۔ علی حیدر کرار کی للکار کا نام غریب نواز
فاطمہ کی دعاؤں کا اثر ہے غریب نواز ۔ جدھر اشارہ ہوتا ہے ولایت بھی ادھر ہوتی ہے
سلطان بنایا ہے اولیاء کرام نے ۔ اولادِ سادات نے ۔ شاہ عالم بادشاہ کے
علماء کرام سادات کا ذکر ہے ۔ المیاں پر حملہ تو بچایا ہے احمد رضا نے
بنانے والے اگر غریب نواز ہیں تو بچانے والے احمد رضا ہیں ۔ اس لیے نہ غریب نواز
کو چھوڑ دو ۔ نہ بچانے والے کو چھوڑ دو ۔ ہم اولیاء کو نہ چھوڑیں گے ۔ اس لیے ہر ولی علی نے بنایا ہے ۔
جس سے نظر پھیر لیں وہ سر کی ہر انگلی ہو جاتا ہے ۔ جب نبی سے کسی کی نظر ہٹ جائے تو
عمل کسی کی سمجھ میں نہیں آتے ۔ اور جب علی سے نظر ہٹ جائے تو دل کی سمجھ میں نہیں آتے ۔
حضرت فاطمہ بیٹی ہیں مگر نسب چلانے کا حکم دے دیا ۔ نبی نے جب بنا دیا تو فاروق
اعظم بن گئے ۔ خاندانِ رسول کے بارے میں فرمایا کہ یہ کشتی والے ہیں ۔ تاکہ اس کی اولاد کو میری
اولاد سے الگ نہ کریں ۔ ہر نبی کی اولاد اس کی صلب سے چلے گی ۔ مگر میری اولاد علی کے
صلب سے چلے گی ۔ پوری کائنات کا علم جمع ہو جائے تو علی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔
کیونکہ علی کا علم علمِ مصطفےٰ ہے ۔ ابلیس کا علم نبیوں اور ولیوں کو گمراہ نہیں کر سکتا ۔
کیونکہ ہر ولی اپنے علم کو فضلِ الٰہی کا تابع سمجھتا ہے ۔ اپنی زبان کو بنی اللہ علی کے لیے محتاط
رکھتا ہے ۔ علی محبوب کے پیار کا نام ہے ۔ صاحبِ ذوالفقار کا نام ہے ۔ علی شوکتِ پروردگار
کا نام ہے ۔ جبرائیل نے عرض کیا کہ میں آگے جل جاؤں گا ۔ فرشتوں کو عقل علم
دیا ہے ۔ فرشتوں کو ہجر و فراق کا ذرہ نہیں دیا ہے ۔ محبوب کی تجلیوں میں جل جائے ۔
بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق ۔ عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی ۔
جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کا اہلبیت کا پیار ہو ۔ کیوں فاطمہ جو رسول کو
بچانے والی ہے فاطمہ ۔ امت کے مشکل وقت میں اپنے بچوں کو کٹانے والی ہے فاطمہؑ
نبی پاک نے سر کی آنکھوں سے رب کو دیکھا ۔ وہ تو مکاں سے پاک ہے ، بے مثل ہے وہ تو
ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے ۔ تو لا مکاں میں محبوب بھی ہونے ۔ میں نے مکان میں پیدا کیا تاکہ لوگ سمجھے

M T W T F S S

Memo No
Date / /

خداوند سمجھیں ۔ آمنہ کے پیٹ ۔ بچپن کے حالات ۔ نوجوانی کے حالات ۔ ازواج کے حالات۔
وغیرہ ۔ لامکان میں سلایا تاکہ لوگ اپنی طرح نہ سمجھیں ۔ مکان میں اس لیے بنی کہ خدا نہیں میں
لامکاں نہیں ۔ اس لیے ہیں کہ جدا نہیں ہیں ۔ نبی پاک مدینۃ العلم بن کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے ۔
دروازہ شہر علی سے ہے تو ۔ انا مدینۃ العلم و علی بابہا ۔ آپ جانتے ہوئے خدا کے جاتے ہوئے ۔

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Distt. Teh ...

Abbas

۳۱ — ۵ — ۲۰۱۷
۴ — ۹ — ۱۴۳۸ بدھ
۶ — ۵۴ — ۰۷ — PM

مومنوں پر احسان

M T W T F S S

Memo No

Date / /

۲۸۹ لقد من اللہ علی المومنین — رسول کو بھیج دیا۔ احسان فرمایا رسول والا ہر سے مسلماد
پاک اللہ کا احسان ہا تم — تین باتیں ضروری ہیں۔ بھیجنے والا۔ آنے والا۔ پانے والا
بھیجنے والا اللہ، آنے والا رسول اللہ — پانے والا ہم سب ہیں۔ خدا نے بزرگ و برتر نے نیچے
والوں کی اصلاح کے لیے؟ بھیج والا بھیجا — اللہ نے بندوں کو مولا سے ملانے کے لیے۔ بندوں
کو نمازی بنانے کے لیے — حاجی۔۔۔ کعبہ کو قبلہ — بندوں کو مولا بنانے کے لیے بھیجنے والا بھیجا۔
بھیجنے والے کا اوپر بھی تعلق ہے نیچے بھی تعلق ہے — آپ کا تعلق خدا سے بھی ہے اور بندوں سے
بھی ہے۔ خدا سے لے کر بندوں کو دو۔ خدا سے سیکھو اور بندوں کو سکھاؤ۔ خدا سے لیتے
رہو بندوں کو دیتے رہو۔ خدا سے قرآن لو۔ بندوں کو قرآن دو۔ خدا سے شریعت لو بندوں کو
شریعت دو۔ خدا سے طریقت لو۔ بندوں کو طریقت دو۔ خدا سے نماز۔ روزہ
حج۔ معرفت۔ زکوٰۃ۔ مستحبات۔ اسلامی معاشرہ۔ محبوب کو نانا کر مجھ سے لیتے
رہو۔ اور بندوں سے نانا کر محبوب سے مانگتے رہو۔

اور جو بیچ میں ہوتا ہے اس کی کوالٹی ایک اور ہے۔ نہ وہ اوپر والا کے برابر ہوتا ہے
نہ وہ نیچے والا کے برابر ہوتا ہے۔

باپ کی انگلش فادر۔ ڈیڈی۔ اور شرک ہوتا تو ڈیڈ ہو گیا — آپ محبوب آپ نہ خدا کے
برابر ہیں نہ بندوں کے برابر ہیں — اور جس نے محبوب کو خدا کے برابر سمجھا وہ ظالم ہے —
اور جس نے بندوں کے برابر سمجھا وہ باغی ہے۔ ہم اہلسنت کے خوش قسمت ہیں جو نہ ہی ظالموں
میں ہیں۔ نہ باغیوں میں ہیں — ایک کوالٹی اور ہے۔ جو نیچے والی انگلی اور اوپر والی
کے بیچ میں ہے۔ نیچے والی انگلی جب تک بیچ والی انگلی سے نہ ملے اوپر والی سے نہیں مل سکتا۔
آپ رسول اللہ سے خدا سے ڈائریکٹ مل سکتے ہیں۔ لیکن اگر بندہ اللہ سے ملنا چاہے —
رسول کو چھوڑ کر اللہ سے نہیں مل سکتا — لقد من اللہ — مومنین پر احسان
ہے۔

میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اپنے ہاتھ کا ہے میں اس سے قرآن پکڑوں گا۔ [illegible] در والا
صاحب حاضری دوں گا۔ یہ اللہ کا احسان ہے۔ قبلہ کعبہ اللہ کا احسان [illegible]، اگر [illegible] احسان

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

(حضرت علی کی آنکھیں)

ہے۔ پورا عالم اسلام۔ کربلائے معلیٰ۔ نجف اشرف۔ بغداد شریف۔ عرب و عجم۔ اللہ کا کتنا کرم ہے۔
والدین کا وجود احسان۔ بچے پیدا ہوئے رب کا احسان۔ دو آنکھیں۔ آنکھیں رب کا احسان۔
آنکھوں کا کمال۔ کہ نہ ہوں تو قرآن کیسے پڑھتا۔ گنبد خضریٰ کیسے دیکھتا۔ [illegible] کو دیکھنا۔
[illegible] احسان ہے۔ نذرانوں کا احسان۔ کانوں سے سننا احسان۔ جس کے
دل میں دانش ہے [illegible] بڑا احسان ہے۔ انبیاء کا آنا احسان ہے۔ انبیاء کے
[illegible] کو بیان۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، زمین۔ لیکن رب نے احسان
نہ جتایا۔ سب اس کا فضل بات مدار ہے۔ جب نبی دیا تو کہا احسان ہے
جو خوش نہ ہو وہ بے ایمان۔ اللہ کو پتہ ہے کہ میرے نبی کے احسان سب نہیں مان سکتے
ہو سکتا ہے لقد من اللہ علی المومنین۔ یہ احسان مومنین پر ہے۔ جو ایمان والا ہوگا وہ احسان
مانے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں سب کچھ دے دو۔ مگر جب جان دے دو ولا تقولوا لمن
یقتل فی سبیل اللہ۔ جو جان میں تمہیں دے دوں تو تم پر میرا احسان ہے۔ آپ اللہ رسول کی
آمد کو کیوں احسان کہا۔ اس لئے سب سے پہلے میں نے نور سے بنایا تھا۔ اور
تو سب خاص میں رکھا۔ یہ میرا حبیب ہے۔ مجھے قریب ہے۔ جو ہر قریب تھا
وہ میں نے دے دیا۔ وہ میں نے بھیج دیا وہ میرا احسان ہے۔ اول ما خلق اللہ نوری
اس نور کو بھیجنے سے پہلے۔ اس سے پہلے کہ رسول کی میلاد ہو۔ خدا کا میلاد منانا دیکھو۔
آسمان کا سائبان بنایا۔ زمین کا فرش۔ ستاروں کے قمقمے بنا کے۔ میلاد کی وجہ
سورج چاند بنا۔ ستارے بنے۔ زمین کا فرش بنا۔ کیونکہ یہ زمین بھی میلاد کا ہے۔ چاند بھی میلاد کا
آسمان۔ اب جو لوگ میلاد کے مخالف ہیں۔ زمین کو چھوڑ دو۔ تم [illegible]۔ چاند
نے اشارہ سمجھا تو دو ٹکڑے ہو گیا۔ سورج نے مغرب سے پلٹ کے آگیا۔ علی کی
نماز۔ مولا علی خیبر شکن۔ [illegible] زمین۔ قوت پروردگار۔ دست و بازوئے احمد مختار۔
حیدر کرار۔ سرکار نماز عصر پڑھ چکے تھے۔ حضرت علی کے آنسو رسول کے رخسار
پر بہتے ہوئے تو معراج ہو گئی۔ آنسوؤں نے کہا کہ علی کی آنکھ میں نکل پڑو۔ یہ آنکھ مصطفیٰ کے
قدموں میں ملائی جائے گی۔ عام انسان کی آنکھ کا آنسو زمین پر گرے گا۔ زمین پر گر کر خاک میں

M T W T F S S
Memo No
Date / /

مل جائے گا۔ اعلیٰ سے نکل کر ادنیٰ کی طرف جائے۔ میں نے علی کے آنسوؤں سے
پوچھا۔ کہ حضرت علی کی آنکھوں میں تم تھے۔ تو کہا کیوں۔ تو جواب دیا۔ کہ میری معراج
علی کی آنکھوں میں آنا۔ جب رسول کے رخسار پہ پہنچا تو میری معراج ہے۔ اعلیٰ مقام پہ
گئے تو اعلیٰ ترین پہ پہنچ گیا۔ آنکھوں کو کھولا۔ تو رسول نے دعا کر دی کہ
رسول کی امامت۔ خدا کی امامت میں جھکے۔

نبی آنکھ بند کر کے علی کے دل کو دیکھ رہے تھے۔ جو حیدر کرار کا امتحان تھا۔ کہ
کیا مجھے چھوڑ کر نماز پڑھے گا۔ تو علی نے ثابت کر دیا۔ وہ دوسرے لوگ ہیں جو آپ کو
چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ تو آپ رسول ہیں تو میں آپ کا مقبول۔ علی نے زندگی
گزار کے [illegible] بتا دیا۔ سورج کس کو وقت نہ دیتا۔ سب
اس کے محتاج ہیں۔ نماز کا وقت اس کے ذریعے سے ہے۔ تمام اولیاء نے سورج
کو دیکھا۔ لیکن جب رسول پاک کے قدموں پہ حضرت علی کی نماز گزر گئی تو
اللہ رسول پاک نے [illegible] سورج کو پلٹا دیا۔ تو میں نے اس سورج سے پوچھا
اب بتا کب تک۔ سورج بولا بہادر [illegible] جو پوچھنا تھا تو پہلے کیوں نہ پوچھا۔ رب
تو مجھے بھی نہیں بتاتا۔ علی سے پوچھو جب ان کا ظہر [illegible] ہوگا۔

جب تک علی مصطفیٰ پر قربان نہیں ہو جاتے۔ سورج کو دیکھا کرتے تھے۔ اب جب علی کی نماز
ہے تو سورج علی کو دیکھ رہا ہے۔

نبی آئے تو نماز علی۔ صدیق نہ آئے۔ عمر نے ذوالنورین۔ علی [illegible]۔ نماز
علی کو [illegible] ہوگا [illegible]۔ جب [illegible] نہ ہوتی تو [illegible]
کا عرفان نہ ہو۔ تو کچھ نہ ہوگا۔ [illegible] جب تک کا [illegible]
ہوگی۔ جب رسول مسجد میں [illegible]۔ [illegible]
ہوتا تو کوئی شے نہ ہوتی۔ [illegible] آپ رسول کچھ بھی نہ ہوتا۔
زمین [illegible]۔ [illegible] جب [illegible] دنیا [illegible]۔ [illegible]
کا منظر [illegible]۔ [illegible] رسول [illegible]۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

اسی لئے ایک مرتبہ ملک ... شفا بخش بنایا —— جب دل میں بنی ہے تو ... جب دل ہی میں بنی

نبیوں سے تعلیم ... ہے ۔ ہم زمین و آسمان کے نظام کو دیکھ کر نبی کو پا لیں گے

کیونکہ نبی سب ... اور نظام ہے —— کلمہ شریف کا ترجمہ بتا رہا ہے کہ نبی ...

بادشاہوں کا ذکر ہے کہ وہ تھے —— لیکن نبی ہیں ۔ جو پہلے جائیں ۔ یا مر جائیں تو ان

کے لئے تھے کا لفظ ہے ۔ لیکن ہمارے نبی کے لئے ہیں کا ہے —— حاضر و ناظر ہیں تو ہیں ۔

جب ہیں تو ہیں —— خلفاء کا ذکر ہے — اس وقت بھی ہیں اس وقت بھی

ہر جگہ —— ہیں ۔ صحابہ کے زمانے میں ۔ اولیاء کے زمانے میں —— تمام کا نام

لے کر کہ اللہ کے رسول ہیں ۔ شہادت —— کہ اللہ کے رسول ہیں ۔ کب سے

ہیں کب تک ہیں ۔ دنیا میں ہیں ۔ قبر ۔ حشر میں بھی ہیں —— سوال کا جواب

کر سکتی —— ازواج مطہرات —— نبی اول میں بھی آخر میں —— کے ...

انبیاء و آدم بیچ —— تخلیق آدم علیہ السلام جلوہ ہیں —— پہلا نبی آخری

کیسا — آم کی مثال ۔ لنگڑا جو بیج ڈالا —— تاکہ کوئی میرے نبی کو محتاج نہ سمجھے ۔

دس سال پہلے زمین میں اسے گاڑ دیں —— پتیاں ۔ ٹہنیاں ۔ پھل پھول ۔ آخر

میں پیدا ہوا —— تنے کے بعد پتیاں پھول ۔ پھل —— انبیاء آتے رہے — لا نبی بعدی ۔

ظاہر بھی باطن —— آخر و اول —— یہ کمال قدرت ہے میرا نبی — مومنوں

سے اعلیٰ ہے ۔ جو مومن نہیں ہے اس —— کو چھوڑو ۔

M Abbas

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Distt. Teh ...

۸ — ۶ — ۲۰۱۷
۱۲ — ۹ — ۱۴۳۸
بروز جمعرات
PM ۴ — ۳۲

ہاشمی میاں ۱۳ مقامِ مصطفےٰ ۳۲۱ 82

M T W T F S S — Memo No — Date / /

۲۸۷ وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃ — نماز کیا ہے رسول سے پوچھیں - اور رسول کیا ہیں چلو نماز سے
پوچھیں — نمازی سے — نہ پوچھیں کہ رسول کیا ہے - اچھے نمازی بھی ہیں جنہیں دیکھو
تو خدا یاد آئے - ایسے سجدے بھی ہیں جنہیں دیکھیں تو کربلا یاد آ جائے - ایسے عابد بھی ہیں
جنہیں دیکھو تو الصمد مولا علی یاد آ جائے — نمازی بہک سکتا ہے مگر نماز نہیں بہک سکتی۔
جھوٹ - دور — مگر نماز جھوٹ نہیں بولتی - اس خدا یا رسول کو دیکھنا ہے
ہو - تو نماز پڑھ لو — غیر اللہ کا خیال - اس سے بچ نہیں سکتا - نماز
کے اندر بھی اعوذ باللہ میں شیطان کا خیال — یہ غیر اللہ ہے کہ نہیں - شیطان تو نماز
خراب کر چکا ہے — خطرہ ہے تو ہمیں کہا ہے۔ صراط الذین میں غیر اللہ کا نام ہے
نبیین، صدیقین، شہداء، صالحین — سب یاد آئیں گے - کتنا کوئی بچے
گا — سورۃ یٰسین میں — یا ایہا النبی انا ارسلنک — نبی کی تعریف
میں آیات پڑھیں گا — رب نے کہا ہم تیری آیات کو پڑھیں کیوں —
یہ ... جب نبی سے کٹ گیا وہ سب سے کٹ گیا -
ایک کر سکا - سورۃ الکوثر میں دن قبل پر غور کرو - لوگ کہیں جیسے تو اللہ ہے اگر ہوتے
آپ ہمیں لگے تو اللہ کہا ہے - بتاؤ ایسی نماز جس میں رسول کا خیال نہ ہو -
نماز نے کہا - میں اسی کی نماز نہیں ہوں - ایسی میں نماز نہیں — آخر میں نبی کو خیال آتا۔
رب چاہتا ہے کہ نماز — محبوب کے خیال سے نہ بچے — السلام علیک ایہا النبی —
نبی پر سلام میں بیٹھنا پڑے گا - اور پکارنا بھی پڑے گا — اس لئے رب نے فرمایا
کہ کچھ لوگ نبی پاک کی عظمت سے انحراف کریں گے - ان بچوں کو نماز میں یاد کرا
کر دو کہ ہو سکے جھوٹے سب سے ڈالیں -
مسئلہ دین ... کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں - مگر نماز میں بیٹھ کر سلام پڑھتے ہیں -
کیونکہ اس لئے کہ نماز اپنی عظمت کا اظہار ہے - مسلمانوں کو کھڑے ہو کر پڑھیں تاکہ لوگ ... سمجھیں
کہ نماز پڑھ رہا ہے - فاتحہ نماز میں کھڑے ہو کے پڑھتے ہیں - تشہد میں بیٹھ کے پڑھ ... تاکہ
لوگ ... سمجھیں نماز پڑھ رہا ہے - بڑے بھائی کی امامت میں نیت کرنا - کیا نماز

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

شوہر کا نام

ہو گی۔ اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے بھائی مگر شریعت اسلامی میں وہ امام ہیں۔ اور امامت
تو بھی اولاد کر گئے ہیں مگر حسن کی امامت تو سلام۔

مسئلہ۔ شوہر کا نام لینے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ جو عورت خاوند کا
نام نہیں لیتی وہ ادب سے ہے۔ جیسے پیغمبر سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ خدا کے
سوا سجدہ جائز نہیں ہے۔ اے محبوب آپ نے خاوند کے بارے میں فرمایا
ہے۔ مگر ہم بھی شوہر کا نام زبان پر نہ لینے دیں گے۔
یہ ناقص العقل مان نہیں ان مولویوں سے بہتر ہے کہ یہ شوہر کی تعظیم کرنا جان
گئیں۔ اور نبی کی تعظیم کرنا نہ جان سکے۔

اگر طالب علم کتنا بھی جاہ کے تو شیخ الحدیث کو بھی استاد کہے گا کیونکہ استاد
کے ... پیر و مرشد۔ سید صاحب۔ مدینے سے کوئی سید آئے بیٹا۔
والد کو کہنا پڑے گا۔ یہ نماز کا فیصلہ ہے۔ جو علامات کا منکر ہو۔
جب بڑے بھائی کو بھائی نہیں کر سکتے۔ تو امام الانبیاء کو بڑا بھائی کہہ سکتے ہو۔
نماز بتا رہی ہے کہ امام کا مقام اور ہے اور مقتدی کا مقام اور ہے۔
بڑا بھائی اس صورت میں کہہ سکتے ہیں۔ جب امامت سے باہر ہوں۔
کیونکہ امامت کرنا ہے تو کہہ دیا جائے کہ۔ جو لوگ نبی کو بڑا بھائی کہتے
ہیں کہ امامت سے باہر ہیں۔ جو نبی کو درمیان سے باہر کر۔ جب تک
نماز میں ہو اس وقت تک بڑا بھائی نہیں ہے۔ حضور کی امامت کو ثابت کیا ہے
علی نے کہا ہے یا رسول اللہ۔ جب علی کے بڑے بھائی نہیں ہیں۔ حضرت فاطمہ نے کہا
ہے یا رسول اللہ۔ حسن حسین نانا کہا۔ جب خون والے کہتے ہیں تو خون والے
کیوں نہیں کہتے۔

اختتام سید منور حسین شاہ بخاری

۸-۶-۲۰۱۷ — ۱۴۳۸ ۸ — ۵۷ — ۲۵ — PM جولائی

Moulana Qari Muhammad Abbas ... Dist ...

(۱) خلاصت خلق - جو چیز اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور جو ہم بناتے ہیں اس میں بڑا فرق ہے - جو ہم بناتے ہیں وہ ایجاد ہے۔ مثلاً کاریں - ہوائی جہاز جو ہیں انسان بناتے ہیں وہ ایجاد ہے۔ یعنی بندے کو اندر سے کا یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ ایجادات کرے - ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ مگر جو خالق نے جو تخلیق کی ہے وہ خلق ہے کہ زمین کا فرش بنایا۔ آسمان کا شامیانہ لگایا۔ آبشاروں سے نغمے جاری ہوئے۔ ہوائیں چلیں فضائیں بنیں۔ خلق میں امن ہے سکون ہے۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام۔ جب زمین پر تشریف لائے ہیں۔ اور انسانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ تو پھر یہ سوچا گیا کہ کون سی خلق کس کے لئے ہے۔ گائے بھینس شیر وغیرہ — کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ انسان کو کھا جائیں۔ لیکن انسان کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ گائے بھینس وغیرہ کو کھائے — حقوق جب متعین کیا۔ انبیاء کرام نے۔ حدود مقرر کردی گئی منشاء الٰہی کے تحت - اس لئے پاکستان پاکستانیوں کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے۔ انگلستان انگلستانیوں کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے - کہ یہ ساری خلق خالق کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے

اور جب خدا غائب الغائب ہو۔ اور جب خالق غائب ہو۔ اس کی مرضی بھی غائب ہے۔ اس کی رضا بھی غائب ہے۔ اس کی پسند بھی غائب ہے۔ تو ضروری ہے کہ غائب کو بتانے کے لئے کوئی عالم بھی غائب ہو۔ جب خدا کی طرف دیکھتا ہو تو غیب نظر آتا ہو اور جب بندوں کی طرف دیکھتا ہو تو غیب نظر آتا ہو۔

کیا خالق کی مرضی کے مطابق فرعون کو حکومت چلانے دیا۔ شداد و قارون نے چلنے دیا - وجہ تخلیق کو اگر دشمنوں سے ہٹانے کے لئے طاقتیں اگر موجود نہیں۔ تو فرعون کے مقابلے میں موسیٰ - نمرود کے - ابراہیم آگئے۔ اور آج حضور آپکے مسلمانوں کا حجت اللہ اپنا رہا ہے - کافر کو مارنا مشکل نہیں ہے کفر کو مارنا مشکل ہے کافروں کا الزام کو نبی دیا نبی نے اپنی خوبصورت تدبیر سے - حجر اسود کو لگایا۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

اپنا حق صفائی ہمت کو بچانے کے لئے ملنگوں کی مدد لے سکتے ہیں۔ رہائش کرنے
کا حق رسول کو ہے یا رسول والوں کو ہے - نبی نے فرمایا زندہ لڑکیوں کو دفن کیا جا
رہا ہے تو بند کرو۔ عبادت کا کاف ہم سے دراز ہے لڑکیوں کو جلایا جاتا رہا۔
بتا دیجئے خلق کا کیا حال ہوگا۔ مخلوق کا کیا حال ہوگا۔ ہندوؤں نے جو قانون تو
بنا دیا۔ کہ جو جوان مر جائے تو بیوی آگ میں جل جائے۔ مگر یہ قانون کبھی نہ بنایا۔
کہ بیوی مر جائے تو شوہر آگ میں جل جائے۔ دیکھو مخلوق تو ماری جا رہی تھی۔
ایک تو اخلاقی پستی - روحانی قدروں سے لاتعلقی - آفات ارضی و سماوی
سے اس کا دفاع - تو ہمارا سائنس نے ہم کو یہی بتایا۔ قلب کی صفائی کے لئے
ذکر ہے - ذہن کی صفائی کے لئے ہر یا سکون اطمینان قلب کے لئے ذکر ہے۔ سکون کے
لئے سجدہ ہے۔ نمائش قرب کے لئے اللہ کے جلوے نظر آتے ہیں۔ جب کبھی کوئی
بیمار ہوا تو نبی نے فرمایا شہد میں شفا ہے کہ آب زم زم میں شفا ہے - دودھ
میں شفا ہے۔ جب ہم اس دور میں بیمار ہوگئے تو دونوں چیزیں بیمار ہو
گئیں - روح بھی بیمار ہے - اور جسم بھی بیمار ہے۔ روح جب بیمار ہوتی ہے تو داتا
گنج بخش یاد آتے ہیں - بابا فرید - غوث اعظم - غریب نواز - ۱۰۰ دوائیں
رکھ کر کوئی ہسپتال نہیں چلا سکتا - اتفاق یہ ہوا کہ ضرورت ہے۔ جس طرح
چار دوائیں رکھ کر جان کے دشمن ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح چار دعائیں یاد کر کے
غوث اعظم سے ملا کر ایمان کے دشمن ہو سکتے ہیں۔ عرفان کے
دشمن ہو سکتے ہیں۔ روح کی بیماری کو ذکر نبی دیکھو۔ جسم بیمار ہو تو طب نبوی کا ذکر -
طب نبوی جسم کی بیماری ہے تو ہمیں اسلام کی ابتداء ہے۔ ان
تمام نظام اسلامی کی - ہمارا نظام مدینہ ۲ تو صحیح ہے - اس طرح ہمارا
میڈیکل ایک ہے - طب ہمارا طب نبوی سے الگ نہیں کر سکتی -
لاہور کی فضیلت ہے کہ اس میں داتا علی ہجویری ہے۔ خواجہ غریب نواز غوث کی
قرب میں حد ہے۔ اور اس میں رسول اللہ ہیں - جس میں دنیا دار ہیں تاج محل

ہے۔ اور اس کا دل میں دیندار ہوتا ہے وہ نور حاصل کرتا ہے۔ قرآن کو اسی لیے بلند شان بنایا گیا
فیض رہتا ہے۔ بغیر اس کا دین نہیں رہ سکتا۔ جسم کو چلانا اس عبادت سے کم نہیں ہے۔
اس لیے کہ جسم میں دل قید ہے۔ اسی میں دین کا پیغام ہے۔ یہ جسم اگر قبر میں چلا گیا تو ایک
نفرہ قبر میں چلا گیا۔ ایک ارادہ اور احساس قبر میں چلا گیا۔ یہ حدیث عبادت کا راز
کو جسم قید میں ہے۔ حدیث کا مدار کا جسم ہے۔ تعلق خدا کی حقیقت اصل میں عبادت
ہے۔

شب
۱۰ — ۴ — ۲۰۱۶
۱۴ — ۹ — ۱۴۳۸
۸ — ۴۴ — AM

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt

پاکستانی مثال

2 — الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین ○ وعلیٰ آلہ
واصحابہ وازواجہ وذریتہ واہل بیتہ وعلماء امتہ واولیاء ملتہ وشہداء محبتہ اجمعین ○ ۔
(19-10-2007) (۱-۸۵-۸۵) رمضان کی برکتیں۔ نماز پڑھنے کی سعادتیں۔ غارِ حرا کی
برکتیں جو مکے میں پہنچیں۔ داتا، خواجہ کے کاندھوں پر چل کر برصغیر کو منور کیا۔ جس میں جو آیا وہ
ربانی تھا۔ غوث آیا تو غوث ربانی۔ امام آیا تو امام ربانی۔ اور آج میں اگر کہوں آپ سب ہیں تو عالم ربانی۔
ایسے موقعہ پر میں ایک عبادت کا ذکر کروں گا۔ اور پھر اس عبادت کے دو کرنے والوں کی مثال
دوں گا۔ وہ ہے نماز۔ جو پڑھنے والے ہیں وہ نبی کی نماز ہے۔ اور علی کی نماز ہے۔ نماز کیا ہے معقول
بات ہے۔ دنیا کا کوئی بھی پانی ہو۔ پاک شیر و جل اور کسی بھی کے ملنے سے پانی بنتا ہے۔ ہم پیتے ہیں
ہیں۔ دنیا میں ایک پانی ایسا ہے۔ آپ میں بہت سارے لوگ ہیں جو کہ پی لیں سے جیسے
زم زم کا پانی —— وہ بھی زمین سے نکلا ہوا پانی ہے۔ مکے کا پانی بھی گھر جاتے کا پانی دیکھ کر
پوری دنیا کا پانی دیکھ کر۔ کیسے کا پانی دیکھ کر کیوں نہ پیتے۔ پانی کو دیکھتے ہیں کہ یہ فلاں شام سے
آیا ہے۔ اور ہم زم زم کو دیکھتے ہیں یہ کہاں سے آیا ہے۔ تو آنے والے کو مت دیکھو آگے
کے راستے کو۔ پھینکنے والے کو دیکھو۔ آنے والے جس حیثیت سے آتا ہے آنے والا آدمی ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No — Date / /

مثال - میرے دروازے پر ایک آدمی آیا میں نے اس کو گڑ اور پانی دیا — میرا بیٹا دیکھ رہا ہے۔ پھر میرے دروازے
پر دوسرا آدمی آیا۔ میں نے بیٹے سے کہا چائے وغیرہ — صرف چائے ناشتہ اس کے لئے وغیرہ۔
پھر تیسرا آدمی آیا میں نے کہا بیٹا جاؤ جلدی سے چکن لاؤ؟ — مہمان ہے کھانا پکاؤ — میرا بیٹا حیران ہے کہ
تین بندے آئے - پہلے بندے کو گڑ اور پانی — دوسرا بھی بندہ آیا اس کو چائے وغیرہ۔ تیسرے بندے کیلئے
بریانی کا انتظام۔ کیا سب آدمی تھے۔ آپ کے استقبال میں فرق کیوں ہے — پہلا جو آیا تو میں
نے کہا مزدور ہے — وہ جو آیا وہ میرا کلاس فیلو تھا۔ منزل سے کیمبرج بخاری تک پڑھا تھا —
اور جلدی میں تھا - کھانے کی دعوت کو پہلے سے ہی منع کیا تو چائے وغیرہ کا انتظام کیا۔ تو
مزدور کا استقبال اور انداز سے ہوگا۔ منظور کا استقبال — لیکن جس کے لئے میں نے بریانی
بنوائی ہے یہ میرا پیر و مرشد کا دوست ہے۔ وظیفے کی اجازت کی نعمت لے کر آیا ہے۔ اس
خوشی میں اسے دعوت کھلا رہا ہوں — لیکن انسان سب ہیں مگر کوئی مزدور کی
طرح بن کے آیا۔ کوئی منظور بن کے آیا۔ کوئی دوسرا یا نور بن کے آیا۔ وہی لوگ بھٹکے میں جو آنے
والے پر بحث کر رہے ہیں - بھیجنے والے پر غور نہیں کیا - وہی لوگ نبی اور رسول کو پہچان نہیں
سکے - جس نے آدم کو دیکھا بھٹک کر رہ گیا - فرشتوں نے بھیجنے والے کو دیکھا - جھک گئے -
یہ نماز چاشت سے آئی ہے کیا - جاپان سے آئی ہے کیا - امریکہ نے بھیجا - کیا ہے نہیں - یہ نماز ملی کہاں سے
آئی کہاں سے — لاہور سے ملتان سے ایران وغیرہ — فرمایا نہیں معراج کی رات ہے
نبی کی ذات ہے - رب سے ملاقات ہے - تجلیوں کی برسات ہے فرشتوں کی بارات ہے۔ میرے نبی کی ذات
ہے اور ان کا پاکیزہ ہاتھ ہے۔ اسی میں کچھ معلوم ہے .

رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مکمل وقت کی نماز عطا فرمائی یہ سرکار نے خیال نہیں فرمایا اور
خیال فرمانے کا موقع بھی نہیں تھا - اگر رب کو دیکھنے کے بعد کچھ خیال آتا ہے کیا. حضرت یوسف کو جلد
کر دینے کو کسی بات کا خیال نہ تھا - جب اس کو دیکھ کر زلیخا کا خیال نہ رہا - انگلیاں کٹ
گئیں۔ لہٰذا تم کو اپنے وجود کا خیال نہ رہا۔ تو میرے نبی کو خالق حسن ہے - کیا اس ہی جا کے بھی خیال نہیں
جو رب نے دیا منع نہ کیا — مگر قربان جائیں موسیٰ علیہ السلام پر - اُن کو یہودیوں سے زیادہ ہم
مسلمانوں سے پیار ہے . وہ نافرمان نکلے اور ہم ان کا احترام کرنے والے ہیں۔ موسیٰ نے پوچھا

M T W T F S S
Memo No
Date / /

جب ملے تو فرمایا رب نے پچاس وقت کی نماز عطا فرمائی ہے۔ کہا، یا رسول اللہ ﷺ یہ تو بہت زیادہ ہیں کچھ کو کم کر دیا۔ یہ نبی کا عقیدہ ہے مولوی کا نہیں۔ مولوی کے عقیدے میں خرابی آسکتی ہے نبی کے عقیدے میں نہیں۔ نبی معصوم ہے۔ تو موسیٰ کا عقیدہ کیا ہے کہ یا رسول اللہ آپ اس مقام پر ہیں کہ عبادت بھی کم کروا سکتے ہیں۔ ہم تو نفل بھی نہیں کم کروا سکتے۔ آپ فرض بھی کم کروا سکتے ہیں یہ تو موسیٰ علیہ السلام کا نظریہ ہے۔ اور اس پر تصدیق خود نبی نے کر دی ہے کہ جاتا ہوں کم کروا لیتا ہوں۔ اے کلیم اللہ حبیب اللہ۔ ایک ہی نظریہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ میں پہنچے کم کر دو اللہ نے پچاس سے پینتالیس کیا۔ پیچھے گئے نبی آگے گئے۔ رب کم کرتا گیا۔ دس سے پانچ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اور کم کرائیے۔ صحابہ کرام اولیاء کرام تو جی لگا کے پڑھیں گے۔ پھر یا رسول اللہ کم کروا لیجئے ہزار سال کے بعد تو اس صورت حال ہوگی کو لوگ ایک بھی نہ پڑھیں گے۔ تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے کلیم۔ رب نے اپنے کرم سے پچاس کو پانچ کر دیا۔ اب میری عزت گوارہ نہیں کرتی کہ اور کم کروا دوں۔ بڑے بڑے لوگوں کو جملہ دے رہا ہوں کہ ذہن نشین کر لو۔ رب نے اپنے کرم سے پچاس کو پانچ کر دیا۔ میری عزت ——— اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی فضیلت وہاں تک ختم ہو گئی جہاں عزت مصطفیٰ ختم ہو گی۔

کیا سب لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ اور موسیٰ کب پڑھتے ہیں۔ ہم آج نہیں پڑھ رہے بعد اللہ کا کلیم۔ چودہ سو برس پہلے۔ معراج کی رات میں نبی سے پوچھ رہا ہے۔ اور آگے والی ہماری عادتوں کو کھول رہا ہے۔ تو جب کلیم اللہ کا علم غیب ایسا ہے۔ تو حبیب اللہ کا علم غیب

اور ایک آدمی کہنے لگا۔ ہاشمی صاحب تم اس واقعے سے سمجھ جاؤ۔ کہ نبی پاک ﷺ کو علم غیب نہیں تھا۔ سمجھو نماز کو کم کرنا اور معاملہ۔ علم غیب کا نہ ہونا اور معاملہ ہے۔ کہنے لگا۔ اگر رسول پاک کو علم غیب ہوتا۔ تو موسیٰ کی تو کم دلانے کے بعد اللہ کی بارگاہ میں آتے اور کہتے اے اللہ۔ دینا تو پانچ ہی ہے تو پچاس تو پانچ کر۔ نبی کو پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ موسیٰ کتنے بار لوٹا کے گھمائے۔ موسیٰ کتنی بار گزارش کریں گے معلوم نہیں تھا۔ اور اللہ پانچ پانچ کر کے گھٹا کے معلوم نہیں تھا۔ یہی تو ثبوت ہے علم غیب نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ تجھ سے بڑا شیطان سامنے آئے اور کہے کہ اللہ کا علم غیب نہیں ہے۔

پچاس نمازوں کی بجائے پانچ دے کر جمع کر دیتا۔ آہستہ آہستہ گھٹانا یہ اللہ کی حکمت ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

تو سنی بولا آہستہ آہستہ گفتگو نا یہ بنی کی مصلحت ہے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ کی قدرت بھی بتاؤں گا۔ بنی کا امتی ہوں بنی کی مصلحت بھی بتاؤں گا۔ حضرت موسیٰ جب سکیو میں آ گئے تو اللہ کی قدرت کی سمجھ بھی آ گئی۔ حضرت موسیٰ کم کروانے کے لئے موسیٰ ملے۔ اور حضرت موسیٰ کم کروانے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ عالم خیالات میں سوچ۔ کہ حضرت موسیٰ کو کیا فائدہ۔ نماز بنی اسرائیل کے لئے تو آ نہیں رہی ہے۔ اُن کے لئے آئے تو قومی وجہ سے دلچسپی ہو۔ یا صرف نماز مصر کے لئے آ رہی ہو۔ تو کچھ وطنیت کی بنیاد پر لگاؤ ہو۔ اور ہمارے رسول اپنے غلاموں کے لئے لا رہے ہیں۔ عرب ہو عجمی ہو۔ سندھی ہو پنجابی ہو۔ سب کے لئے لا رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ کا کسی سے کوئی لنک نہیں۔ پھر دلچسپی کیوں لی کیا فائدہ۔ موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ زبان حال سے کہے گا۔ موسیٰ کا اس میں فائدہ ہے کہ رسول اللہ جب نماز کم کروائے گا تو کسی سے کرائے گا۔ اللہ سے۔ تو کسی کو دیکھے گا۔ موسیٰ کی آنکھیں محبوب کی آنکھوں میں خدا کا جلوہ دیکھیں گی۔ کیونکہ خدا کا نور میں نے بھی دیکھا ہے۔ خدا کی تجلی میں نے دیکھی ہے۔ طور پر۔ لیکن وہ ذات کی تجلی نہ تھی۔ وہ صفت کی تجلی تھی۔ لیکن جب نماز کو کم کروانے کے لئے مصطفےٰ جائیں گے تو ذات کو دیکھیں گے۔ اس ذات کی تجلی کو میں مصطفےٰ کی آنکھوں میں دیکھوں گا۔ کیونکہ ڈائرکٹ دیکھنا میرے مقدر میں نہیں ہے۔ پہلے میں نے طور کے وسیلے سے دیکھا تھا۔ اب نور کے وسیلے سے دیکھ رہا ہوں گا۔

اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اللہ علیم بذات الصدور ہے۔ اس کو موسیٰ کے دل میں چھپی ہوئی حسرت کا علم ہے۔ اگر میں پچاس کی دس۔ ایک ہی بار پانچ کر دوں تو میرا کلیم ایک ہی بار دیکھ پائے گا۔ لہٰذا۔ پچاس کو پینتالیس موسیٰ دیکھو ______ تو آہستہ آہستہ رب نے کم کیا۔ تاکہ موسیٰ بار بار دیکھیں۔ یہ کلیم اللہ پر اللہ کا کرم ہے۔ کہ موسیٰ نے چشم مصطفےٰ میں تجلی کبریا کو ~~دیکھا ہے~~ نو بار دیکھا ہے۔ کہاں ایک بار کہاں نو بار ______ یہ تھی رب کی حکمت۔

اب میرے بنی کی مصلحت کیا ہے۔ آہستہ آہستہ گفتگو نے میں۔ پوری دنیا سے رب نے زیادہ تھا۔ سبحان الذی اسریٰ ______ لے جانے والا رب۔ محبوب کی سمت بشر کو لے کر گئے۔ لے جانے والا خالق۔ مخلوق میں کیا طاقت۔ لے جانے والا قادر۔ مقدور کیا کرے گا۔ مالک کو

تو معلوم کیا کرے گا۔ نہ نظر یہ تھا۔ کہ اللہ نے کہا تو تب مصطفیٰ آگئے۔ قمقدی کی فغاں قاب قوسین — قرب خاص پہنچے تب جب خدا لے گیا۔ معراج کی مصلحت یہیں ہے۔ آ میرے وفادارو۔ معراج کی رات جبرائیل آئے۔ معراج کی رات براق آیا۔ میرے لیے رفرف آیا ہے۔ تب میں خدا کے پاس گیا۔ یہ مت سمجھنا۔ میرے امتیو۔ کہ خدا کے پاس جانے میں، میں جبرائیل کا محتاج ہوں۔ براق کا محتاج ہوں۔ میرے جاننے والو۔ دیکھو۔ ایک بار خدا لے گیا۔ نو بار خود جا رہا ہوں — ایک بار خدا لے گیا۔ خدا کے لے جانے میں قدرت۔ نو بار میں خود گیا۔ مجھ میں جانے کی صلاحیت۔

اگر معراج کی پوری تفصیل کو ایک لفظ میں کہنا پڑے۔ تو نتیجے کے طور پر سب پہ حاوی ہو جائے تو وہ ہے قربت — رب نے بلایا قریب کے لیے۔ جبرئیل کو بھیجا قربت کے لیے براق — انبیاء کو جمع کیا گیا — فضاؤں سے بلندیاں بخشی گئیں — مکاں سے لامکاں پہنچے قربت — سدرۃ سے جبرائیل کو روک کر تنہائی — نبی کو بلایا — دو کمان تاکہ ملا کیا قربت — نشانیاں دکھائیں قربت — علامتیں تھائیں — حقائق کھول دیے — علم کا دروازہ وسیع تر ہو گیا — جنت جہنم کا مشاہدہ — ذات کو دکھایا — قربت ایک ایسا لفظ ہے جو پوری معراج کا نتیجہ بن جاتا ہے۔

برصغیر کے مسلمانو، عالم اسلام کے مسلمانو اپنی قسمت پہ ناز کرو۔ اپنے اپنے ہونے کا شکر ادا نہیں کر سکتے تم۔ میرا نبی ایک بار گیا۔ قربت کے لیے اور نو بار جا رہا ہے اپنی امت کے لیے —

اب جب مستورین کے سرکار مدینہ۔ مکہ سے مدینہ پہنچے۔ تو آؤ ان کی ایک نماز اب نبی کی نماز تو سب نمازوں پہ بھاری ہے۔ نبی پاک اپنے گھر میں ایک نماز اتفاقاً پڑھ رہے تھے۔ یہ نہیں جانتا کہ وہ نماز فرض تھی واجب تھی سنت تھی نفل تھی۔ بس یہی ذکر ہے۔ کہ نماز پڑھ رہے تھے۔ رکوع میں گئے۔ سجدہ میں گئے۔ عجیب حسن اتفاق! اپنی گود میں میں آئے۔ نواسے دیکھا۔ پشت مناسب پائی۔ سجدے کی جو حالت ہوتی ہے وہ گھوڑا کا لئے بیٹھنے کے لئے ایک موزوں جگہ بن جاتی ہے۔ امام حسین پیٹھ پر بیٹھ گئے۔ بچے ہیں نانا کی وہ حالت استراحت کو بالمشافہ نبی پاک نے سجدے کو طویل کر دیا۔

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

سے سبط نبی ہے پشت نبی پر اور سجدہ کی حالت ہے ۔

آقا نے تسبیح بڑھا دی بیٹا ہی کچھ ایسا ہے

تسبیح بڑھا دی — نبی پاک سجدے میں تین بار یا پانچ سات بار پڑھ کر سر اٹھا سکتے تھے گنتی
بے حد — بے شمار — لاتعداد۔ جب تک امام پشت پر ہیں۔ تھوڑی دیر بعد امام حسینؑ اتر گئے۔ نبی پاک
نے اپنی نماز پوری کر لی۔ یہ واقعہ تو پچاسوں بار آپ نے سنا ہے — اب مجھ سے سنیئے۔
نبی پاکؐ جب سجدے میں گئے۔ آپ بھی تو سجدے میں جاتے ہو۔ جب سجدے میں پاؤں کی دسوں انگلیاں
مڑی ہوئی ہوں گی۔ ہاتھوں کی دسوں انگلی کعبے کی طرف۔ ناک اور ماتھا زمین پر۔ کوئی تلوار آئے گا آپ
کو کہ پیچھے کون ہے۔ ہم جب سجدے میں ہوتے ہیں۔ تو پیچھے کی خبر نہیں۔ آ نبی تم سے پر۔
اور سجدے میں ہو اور پہچان گئے کہ پشت پر کون ہے۔ پشت پر حسینؑ۔ پیچھے حسینؑ۔
سجدے میں نبی — نبی کا ماتھا زمین پر۔ ناک زمین پر آنکھیں زمین کے قریب۔ پیٹھ پر کون
ہے پہچانا کیسے — تو اب یہ کھل گئی حقیقت کھل گیا راز — نبی کو پشت کی خبر ہے۔
اب مت کہنا کہ دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں ۔

مگر نبی نے سر جھکایا تھا خدا کے لئے — اور نہیں اٹھا رہے ہیں حسینؑ کے لئے۔ کتنے
قیمتی ہیں حسینؑ — کتنے بے مثال ہیں حسینؑ — کتنے عظیم ہیں حسینؑ — کہ سر جھکا خدا کے لیے؟
نہیں اٹھا رہا ہے حسینؑ کے لئے —

جب تم نیت باندھ کے کھڑے ہوتے ہو۔ تو دنیا سے کٹ گئے تم — کٹ گئے اور
جڑ گئے پروردگار سے — قرب خاص میں پہنچ گئے — جب رکوع میں جاتے ہو تو اور قریب۔
اور جب سجدے میں جاتے ہو۔ تو بعض تو ایسے سجدے میں جانے والے ہیں۔ کہ سارے پردے
اٹھ جاتے ہیں۔ بندہ مولا کے قریب — آدم مولا کے قریب — ساجد مسجود کے قرب خاص
میں — یہ کہ رسول جیسی نماز چاہیے ہیں کانہ تراہ کے مطابق — تم ایسی نماز پڑھو۔
کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو — تو سارے پردے اٹھ جاتے ہیں — اور صرف مولا کی تجلی نظر
آتی ہے — ولی کے سجدے میں تو ایسے ہی ہوتا ہے — تو نبی سجدے میں — پردے اٹھ گئے ہیں ۔
حجابات نہیں ہیں — اور اللہ کے قرب خاص میں ہیں نبی — اور وہاں تک خیال

Memo No

M T W T F S S

Date / /

حسینؑ — کتنے منتظم ہیں حسینؑ

نماز پڑھتے ہیں ایسی نماز پڑھو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو — یا کم از کم ایسا ضرور دیکھو کہ خدا کو میں دیکھ رہا ہوں — نبی پاک سجدہ میں تب تک رہتے - پشت پر حسینؑ جب تک رہتے - اللہ جانتا ہے کتنی دیر میں حسینؑ اتر گئے - نبی کریمؐ نے نماز پوری کر دی۔ حسینؑ کا پشت سے اترنا — نبی پاک نماز پوری کی — سجدہ سہو نہیں کیا - نماز کو دہرایا بھی نہیں — معلوم ہوا نماز خراب بھی نہیں ہوئی — کمی ہو تو سجدہ سہو ہو۔ خراب ہو تو دہرائے — نہ نماز میں کمی ہوئی — تبھی تو پوری کر لی — نماز میں نبی ہے اور نبی کے خیال میں حسینؑ — نبی کی نماز خراب نہیں ہوئی — یہ تصور حسینؑ ہے۔

حفاظت حسینؑ — رعایت حسینؑ — ہم حسینؑ کے عقیدوں کے معلوم ہیں

امام حسینؑ شہیدان کربلا کے سردار ہیں حسینؑ ابن رسول ہیں — نواسہ رسول ہیں گلشن فاطمہ کا مہکتا پھول ہیں - امام حسینؑ اپنی صداقت و سخاوت عدالت و خطابت شجاعت و امامت و سیادت نقابت و شرافت کے باوجود امتی ہیں — امی فاطمہ کی چادر کا وقار رہیں مگر امتی ہیں - حیدر کرار کی للکار رہیں مگر امتی ہیں پروردگار کی تلوار ہیں مگر امتی — نبی کے دل کا قرار ہیں مگر امتی ہیں - نوجوانان جنت کے سردار ہیں مگر امتی ہیں - اپنے تمام فضائل و کمالات کے باوجود امتی ہیں - اپنی تمام عظمت و رفعت و بلندی پر فائز ہونے کے باوجود امتی ہیں — ولیوں کے امام ہیں مگر امتی ہیں۔ اماموں کے امام ہیں مگر امتی - امام حسینؑ میں مگر امتی ہیں — نبی نماز میں۔ امتی خیال میں - اور نبی کی نماز خراب نہیں ہوئی — تو ان ظالموں سے پوچھو - امتی کے خیال سے نبی کی نماز خراب نہیں ہوئی - تو نبی کے خیال سے اس کی نماز —

یہ تو میرے غوث الاغواث - قطب الاقطاب - صاحب غوثیت کبریٰ محی الدین الشیخ عبد القادر جیلانی — کا وہ خون ان کا پوتا — وہ جب گھوم گھوم کر آیا آج سے سات سو سال پہلے انڈیا میں جب آئے - اسلام کو پھیلایا - تو ان کا قول ہے — میں جب نماز پڑھتا ہوں تو محراب کو دیکھتا - امام کو دیکھتا ہوں - خلق کو

دیکھتا ہوں - مگر سب کی بات نہیں کرتا - ایسی نماز تو صرف ولی ہی پڑھتا ہے - ایسی جماعت
میں اولیاء اللہ ہوتے ہی نہیں ---- وہ نماز کی نقل تو کر سکتے ہیں مگر اصل تک نہیں پہنچ
سکتے - داتا سنیوں میں ---- خواجہ ---- غوث الاعظم ---- اقبال بھی سنیوں ----
اب ولی ہوتے ہی نہیں اس جماعت میں تو عرس کیسے ہو - یہ مسئلہ ہے - جیسے کعبہ
کی مثال ---- اگر ہر مسجد پر چادر نہیں چڑھے گی اسے کعبۃ اللہ ہونا چاہیے -
ہر کتاب پر چادر نہیں چڑھے گی - اسے کتاب اللہ ہونا چاہیے - ہر مزار پر چادر نہیں
چڑھے گی اسے ولی اللہ ہونا چاہیے ----

نماز تو یہ نماز کہ دنیا کا خیال نہ ہو - ایک تو گھر چھوڑ کر مسجد میں آ گئے - اپنا گھر وہیں
رہنے دو - اللہ کے گھر میں اپنا گھر کیوں لاتے ہو ---- دنیا کا خیال مت کرو. نماز ہی دین
ہی دین ---- بنیاد حکم دین ---- کیونکہ نماز ہے عماد الدین ---- ایک تیر حضرت علی کے
بدن میں چھپا ---- کہ اس کو چھونے بھی نہ دیتے تھے اتنا درد ---- کسی جراح کا رنگ کہا ایسے
نہیں - انہیں نماز میں جانے دو - تاریخ گواہ ہے کہ سجدے میں چلے گئے - اور طاقت لگا کر
تیر کو کھینچ لیا گیا. علی کو خبر نہیں ---- بھول گئے نماز میں علی دنیا کو - اب خود کو پورا کا خدا کی
طرف ---- اور محجوب ہو گئے تجلیات خدا میں ---- دنیا کا ذرا بھی خیال نہیں اپنے درد کا بھی خیال نہیں -
اس کا احساس نہیں - تو جب علی کی نماز ایسی ہے - تو نبی کی نماز - کیا نبی نماز میں دنیا
کا خیال کریں گے - عزیز و اقارب کا - آل اولاد کا - بیوی بچوں کا - نبی نماز میں - ولی تو
خیال کرتا نہیں - علی کو خیال آیا نہیں - تو نبی نماز میں - دنیا کا خیال کرے گا - کیا نبی بھی
نماز میں دنیا داری کرے گا ---- تو حسین کا خیال تو کیا ---- چھوٹے بھی ہیں مگر دنیا
کبھی نہیں ---- تو اب حسین کیا ہے ---- انہیں دین ہو گئے یا دنیا ---- فاطمہ کے
لال کو کیا بولوں ---- علی کے شہزادے کو کیا بولوں ---- لا اکراہ فی الدین
دینکم دل دین ---- اگر ہم نے حسین کو دنیا کہا - تو اعتراض حسین پر نہیں ہو گا ،
نبی کی نماز پر ہو گا - کہ نبی نے نماز میں دنیا کا خیال رکھا - حسین کو دنیا نہ کہنا - وہ تو خواجہ
خواجگان ---- غریب نواز نے کہا ہے - دین است حسین

Memo No ______

Date / /

M | T | W | T | F | S | S

آخری جملہ ہے۔ نبی نے نماز میں حسین کا خیال رکھا — تاکہ امتیوں کو پتہ چل جائے۔ نماز
میں پڑھنا جو میں نے دیا — اور نقل کرنا میرا نواسے کی — کیونکہ دینا میں جانتا ہوں۔
بچانا حسین جانتے ہیں — میری امت کو۔ یہ نماز میری امت ہے۔ یزیدیوں کے پیچھے
نہ پڑھنا — مروانیوں کے پیچھے نہ پڑھنا — فرمایا تمہیں نمونہ دے رہا ہوں۔ میں نے
بندگی میں سنبھالا ہے۔ تو زندگی میں سنبھالے رہنا — تو نماز وہ عظیم عبادت ہے جو
اللہ نے دیا — نماز وہ عظیم نعمت ہے جب رسول اللہ نے عطا کیا۔ اور وہ عظیم نمازی
ہے۔ جس نے اپنی جان بھی سجدے میں دی — سجدے میں نبی نے پہنچوایا۔ اور سجدے میں
حسین نے تمام اسلام کو بچایا — دونوں سجدوں کو ملا کے دیکھو۔ جب بچپن کا جب
سجدے میں چلے گئے — جب بچپن کے ہو گئے تو سجدے میں خود ہیں — کتنا مشکل ہے
حسین — حسین سجدے میں اسلام کو پہنچوا رہے ہیں کتنا مشکل ہے اسلام۔

Moulana Qari Muhammad Abbas N[illegible] * Distt. Teh [illegible]

23 - 9 - 1995
۲۱ - ۳ - ۹
بحضور حسین بیوپاری خواجہ خواجگان۔
ہمیں دو ماہ ولایت کا ملا کر اس

Abbas

۱۲ - ۶ - ۲۰۱۷ پیر
۱۴۳۸ - ۹ - ۱۶
pm
۴ - ۵

جس کا نام سینہ محبوب میں رہا۔
خواجہ کا ایسا ہے ... کے در سے
اس نماز کی حفاظت کی کوشش ہے جو نماز محبوب لائے۔ امام حسین۔ مولا علی —

95

ہاشمی میاں انڈیا ۔

نماز و زکوٰۃ ۳۲۳

M	T	W	T	F	S	S

Memo No

Date 23 / 9 / 1995

اللہ واقیمو الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ ـــــ جس نے رب کو سمجھ لیا اس نے محبوب رب کو سمجھ لیا۔ پھر اس
نے سب کو سمجھ لیا ـــــ جو رب کا نائب ہے ہم سب کا نائب ہے۔ قرآن پاک کی یہ
آیت ہے۔ جس کو پھیلانے والے ابھی سمجھے نہیں ہیں۔ اگر نماز روزے زکوٰۃ حج کو یہ سمجھ جاتے۔
تو کبھی پڑھتے نہ۔ جب تک اس کا تقاضا پورا نہ کر لیتے کبھی پڑھتے نا ـــــ نماز سب سے زیادہ
ان کی مخالفت کرے۔ زکوٰۃ سب سے زیادہ ان کا رد کرے۔ اب آئیں اس کی تفصیل۔
نماز قائم کرو۔ حج بھی زمین ہے اس کا قرآن میں ذکر ہے۔ لیکن جہاں حج کا ذکر ہے وہاں
صرف حج ہی کا ذکر ہے۔ ملا کر دوسری عبادت کا ذکر نہیں ہے۔ قرآن میں روزے کا بھی
ذکر ہے۔ مگر جہاں روزے کا ذکر ہے وہاں صرف روزے کا ہی ذکر ہے ملا کر دوسری عبادت کا ذکر نہیں۔
لیکن قرآن میں جہاں نماز کا ذکر ہے متصلاً وہاں ملا کر زکوٰۃ کا ذکر ہے ـــــ قرآن نے زکوٰۃ
اور نماز کو بار بار ملا کر بیان فرمایا۔ کیوں ـــــ

زکوٰۃ ایک ایسا اسلامی نظام ہے۔ تقسیم زکوٰۃ کا ایسا عادلانہ نظام ہے جس
سے غریبی کو دور کرنے کا ایک باضابطہ نظام ہے۔ روپے کا نظام ہے کہ کہاں کہاں تک
مشکلات کا دور کرتا ہے ـــــ آج سے چودہ سو سال پہلے مدینے میں جتنی ہم
ہیں کر زکوٰۃ کا نظم دے دیا ـــــ سید کو زکوٰۃ حرام ہے ـــــ رسول کی اولاد کو حرام
ہے۔ اس لیئے تاکہ کوئی دشمن اسلام پر اعتراض نہ لگائے۔ کہ اپنے خاندان کی ہمدردی کے لئے اسلام
میں زکوٰۃ فرض کیا ـــــ مذہب چلایا ہے ـــــ میرا نبی صرف اپنے خاندان کیلئے مذہب
نہیں لایا۔ بلکہ ساری کائنات ـــــ کیلئے لایا ہے۔

غریبوں کی سنتا ہے۔ کہ خوش نصیب۔ مگر امیر بنا دو تب جا کر ان کو سکون ملتا ہے۔
ہم جہاں کے جس ملک کے ہیں غریبی مبارک ہو ـــــ اس لیئے کہ امیرو۔ تمہارا تحفظ کی کوئی
گارنٹی نہیں ـــــ کہ امیروں کو بچانے کے لئے کوئی پاک ہندوستان میں امیر نواز نہیں مگر غریبوں کو
بچانے کے لئے غریب نواز ہے ـــــ جب تک غریب نواز کا جھنڈا لہراتا رہے گا۔
غریبوں کا چہرہ چمکتا رہے گا ـــــ غریب کا احسان ہے کہ اپنا مال دیا ہے۔ امیر کو۔
کہ فرض سے ادائیگی ہوئی ہے ـــــ غریب نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں مدد کی ہے

یہ بات اسلامک لاء میں ہے کہ سید اگر غریب ہو جائے تو نہیں لے سکتا۔
کیا تم سید کی طرح ہو — امت رسول آل رسول کی طرح نہیں ہے — جملہ سنو۔
تو جب آل رسول کی طرح تم نہیں بن سکتے۔ تو رسول کی طرح کیسے ہو جاؤ گے —
سید اگر صاحب نصاب ہے تو زکوٰۃ دینا فرض ہے — مگر نبی پر زکوٰۃ دینا بھی نہیں
داتا علی ہجویری۔ خواجہ۔ مولائے کائنات غوث پاک پر زکوٰۃ لینا حرام ہے —
اولاد کو دیکھو تو لینا نہیں۔ نبی کو دیکھو تو دینا نہیں — تم بڑے اچھے ہو۔ لیتے رہو دیتے رہو۔
امیری میں دیتے رہو۔ غریبی میں لیتے رہو — زکوٰۃ نہ لینا ہے نہ دینا ہے وہ رسول —
زکوٰۃ نہ دینا فرض نہ لینا جائز — لینا حرام۔ لینا بھی ٹھیک دینا بھی ٹھیک امت رسول —
رسول نہ لیتے ہیں نہ دیتے ہیں اولاد رسول لیتے نہیں دیتے ہیں۔ اور یہ امت زکوٰۃ لیتی بھی ہے دیتی بھی ہے۔
پر اس کی طرح نہیں یہ ان کی طرح نہیں — یہ کسی کی طرح نہیں — زکوٰۃ رسول پر فرض کیوں نہیں۔
اس لئے کہ تو نبی کی طرح نہیں — میرے نبی نے کبھی زکوٰۃ دیا ہی نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے نبی
کے پاس مال نہیں تھا۔ کیا زکوٰۃ بیوی بچوں والدین کو دینا جائز ہے — غلام کو زکوٰۃ جائز
نہیں۔ کیونکہ غلام مملوک ہے — ساری دنیا تمہاری غلام ہے تم سارے کائنات کے آقا
ہو — صحابہ کرام سے لیکر قیامت تک مسلمانوں تک زکوٰۃ دینا رسول کا ہے —
ایمان داری سے بتاؤ کہ کیا زکوٰۃ نے واضح نہیں کر دیا کہ رسول بے مثال ہیں تو اگر
انہوں نے زکوٰۃ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوتا۔ ارے زکوٰۃ کو استعمال مت کرو۔ زکوٰۃ کو
صرف اہلسنت جانتے ہیں — کیا ہم نے پیٹ کا روزہ تھوڑا رکھا ہے
ہم بھوکے میں زکوٰۃ مل جائے تو بھوک ختم — پیاس ختم؟ — ہم ننگے ہو۔ لباس مل جاتا
ہے گھر ہوں تو — لیکن نماز پڑھنے سے بھوک نہیں مٹتی — میرا خیال ہے اگر کوئی بھوکا
نماز پڑھے کھڑا ہو جائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے۔ فقہا فرماتے ہیں اگر بھوکا ہے تو پہلے کھانا کھالے۔
ایسا نہ ہو کہ سجدے میں خدا کی بجائے بھوک کو یاد کرے — نماز پیاس نہیں مٹاتی۔
امام کے پیچھے اگر کھڑے ہو جائیں — ایسا نہیں ہے کہ لباس ملتا ہے نماز پڑھتے ہے۔
کچھ نہیں ملتا۔ زکوٰۃ مل جائے تو سب کچھ ملتا ہے — سنو۔ جب جسم بھوکا ہو تو زکوٰۃ

M T W T F S S
Memo No
Date / /

چاہیے ۔ لیکن جب روح بھوکی ہو ۔ تو نماز چاہیے ۔ روح پیاسی ہو تو نماز چاہیے ۔
تو جسم کی بھوک کو مٹانا زکوٰۃ کا کام ہے ۔ روح کی بھوک کو مٹانا نماز کا کام ہے
اس لیے تمہارا جسم اور تمہاری روح اکٹھی ہے ۔ تو جو جسم کی ضرورت ہے وہ زکوٰۃ ہے
اور جو روح کی ضرورت ہے وہ نماز ہے ۔ جس طرح تمہاری روح اور جسم اکٹھے ہیں اسی
طرح رب نے نماز اور زکوٰۃ کو اکٹھا کر دیا ۔ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ۔ روح بھی خوش رہے
جسم بھی سلامت رہے ۔ کتنی پیاری نماز ۔ پانی پیو کے پانی ۔ زم زم
کا پانی ۔ (نسبت کیا ہے پہلے گزر چکی میں گزرا ہے) آب زم زم کیلئے قیام تعظیمی ۔
نور رسول کے لئے کیوں نہیں تعظیم کرتے ۔ آب زم زم کیلئے قیام تعظیمی کرنے والو ساقی کوثر کا؟
نہیں نہیں ۔ وہ پانی جو نبی کے قدموں کی رگڑ سے بنا ہو ۔ اس کے لئے کیا مسئلہ ہو گیا؟ ۔
اور وہ نبی خود خدا کی مشیت سے بنا ہو ۔ عقل ہوتی تو نہ خدا سے لڑائی لیتے ۔
نماز کو دیکھو کہاں سے آیا ہے ۔ پانی بھی کہاں سے آیا ہے ۔ کہ معراج کی رات
سے ۔ خدا کی ذات سے ۔ نبی کی ملاقات سے ۔ پاکیزہ پانچ سے ۔ اس میں کچھ صلوٰۃ
والا کیا بات ہے ۔ اور نماز فرض ہے پر خدا کی بات ہے ۔ موسیٰ کا ملنا کہ کم
کرا دو ۔ وہاں پر فرضیت نماز ٹھہر گئی ۔ جہاں پر عزت مصطفےٰ ٹھہر گئی ۔ جو نبی
نماز کی فرضیت کم کروا سکتا ہے ۔ وہ امت کی مصیبت کیوں نہیں کم کروا سکتا ۔
نماز پانچ وقت کی پڑھو ۔ اور ثواب پچاس کا ۔ کام کرو پانچ دن اور محنت
لو پچاس دن کی ۔ کوئی نہ ملے گا ۔ میرے محبوب نے نماز کو کم کروایا تو میں
نے کم کر دیا ۔ مگر ثواب تو نہیں کم کروایا ۔ یہ نماز ہے جس کو ابوبکر نے پڑھا ۔
صحابہ کا نام لے کر ۔ امام حسین کی نماز سرکار کی پشت پر
ایام طفولیت ۔ حسین کے عالم سے گزرے ۔ سجدہ کا بچپنا سجدہ دراز ہو گئے ۔ پھر پوچھا
ہے ۔ تو لاہور کے سمجھدار ۔ اچھرہ کے ۔ بغداد ۔ حسین کے آقا نے سر نہ
اٹھایا ۔ تو اے یزید تو نے کیوں سر اٹھایا ۔ کیا نماز کو دہرایا ۔
حسین امتی ہیں ۔ نماز نبی کے خیال سے خراب کیسے ہو سکتی ہے

Momo No ______

M | T | W | T | F | S | S

Date / /

چھوٹے کے تصور سے بڑے کی نماز خراب نہ ہو سکی۔ تو بڑے کے خیال سے ہم چھوٹوں کی نماز کیسے خراب ہو سکتی ہے ـــــ

علی کی نماز وہ ہے۔ جو علی نے نبھایا ہے ـــ علی نے کب پڑھی ہے ـــ نبی نے بھی پڑھ کے پڑھی ـــ نمبر دو رکعت سات کو مناظرہ۔ مغرب سے نکال ـــ نبی نے نکال دیا مگر کسی نے خدا نہ سمجھا ـــ قل انما انا بشر مثلکم ـــ کا اعلان کروایا۔

رسول اس لئے بشر بنے ہیں ـــ بڑا چہرہ ہے جو نبوت کو بھی اچھا ـــ بولتا ہے ـــ وہ چہرہ جو بلال۔ امیر حمزہ۔ صحابہ کرام کے حالات محبوب کو دیکھ کر۔ رسول کو بشر نہ کہنے والا۔ کافر ہے ـــ نماز عصر قضا ہو گئی۔ تو علی کے زانو پر علی کے قلب کا امتحان ـــ میں وہ نہیں ہوں جو رسول کو چھوڑ کر نماز پڑھوں جیسے وہ نماز چاہیے جو رسول مل جائیں ـــ نماز پڑھنا تو بڑے بڑے نے پڑھا۔ مگر نماز پڑھی علی حسین، محمد و بابا فرید ـــ سے سیکھو ـــ نماز نہیں پڑھ رہے تھے۔ مگر تیری اطاعت میں تھا۔ پتہ چلا کہ اطاعت رسول ہی خدا کی اطاعت ہے ـــ پوری دنیا کا سسٹم بدل دیا ایک علی کی نماز کی خاطر ـــ میری محبت بدنام ہو جائیگی ـــ میری محبت سے نماز ادا ہوتی ہے۔ قضا نہیں ـــ سورج گیا کی بلا ہو۔ مگر کسی کی پرواہ نہیں۔ مگر سورج علی کی طرف دیکھتا ـــ اس نے تو کبھی صحابہ کی پرواہ نہ کی ـــ پوری کائنات سورج کے وقت کا تعین کرتی ہے ـــ صحابی کی پرواہ نہ کی نمازی کی پرواہ نہ کی ـــ سورج کب ڈوبے گا ـــ نماز کب پوری ہو گئی ـــ ساری زندگی پڑھیں گے تو سارا دن کا زندگی نہ ڈوبوں گا۔ جب تک قبلہ پہ معتبر ہے۔ کا سر نہیں کھاتا ـــ

غوث جیلانی کا ہو با سات ۱۵ ہجری ـــ ہر ماہ کی ولایت پر لکھوں سے

۲۳ — 9 — 1995

21 — 39

احتشام

بکلور

Maulana Qari Muhammad Abbas

۲۰۱۲

۱۴۳۸

۸

15 — 6

19 — 9

7 — 11 — PM

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کیا ہم نبی ہیں جب - نبی چلتے ہیں تو مشن پر - ہم چلتے ہیں تو فیشن پر — ہم بولتے ہیں
تو اور بات ہے - مگر جب نبی بولتا ہے تو شریعت بنتی ہے —

(۲) صدیق اکبر اب صحابی کہ صحابیت پہ ناز ہے — ایسے یار کہ یار کو بھی ناز ہے —
ہجرت کی رات علی کیسے سو گئے — دہشت کے ڈر سے تو بادشاہ بھی نہ سوتے -
علی کو موت کا ڈر نہیں ہے — علی کو پتا تھا صبح اٹھنا - علی کی زندگی کی ضمانت
نبی نے لے لی — وہ علی ہے - جس کی گارنٹی علی لے لیں وہ نبی ہوتا ہے - صدیق کو ساتھ
لیا — فتح مکہ کے دن علی کو بلند کر دیا — دنیا کی کوئی طاقت نیچا نہ کر سکی —
بار نبوت اٹھانے والے صدیق ہیں — غار ثور میں صدیق نے اندر جا کر صاف کر دیا
مومن کے دل میں بغیر صدیق کے نبی جاتے نہیں — پہلے دل میں صدیق کو بلاؤ —
پہلے صاف کر دیں گے — صحابی کون ہے جس نے آنکھوں سے محبوب کو دیکھا -
اسلام میں - صحابی اولیاء سے افضل — صورت علی الاسلام - دیدار نبی
اولیاء سے افضل کیسے بنا ہے — تمام اولیاء سے افضل ہے - افضل ہے -
ذاتی عمل بھی بڑی — وغیرہ وغیرہ — اعمال کا دخل نہیں - بغیر عمل
سے اولیاء سے افضل - مصطفیٰ کی تمثیل ہے — جہاں کا ضمیر ہے وہیں دفن —
گنبد خضرا کی مٹی ہے وہ عرش سے بھی افضل ہے - وہ مٹی جو جسم مبارک کو مس
کر رہا ہے عرش سے اعلیٰ ہے - پیدا ہوئے مکے میں صدیق و فاروق — اس مٹی
سے خمیر اٹھا جو عرش سے افضل - جو خمیر کا یہ حال ہے تو خمیر کا کیا حال ہوگا —
ہر وقت ساتھ تھے — عبادات میں ساتھ - جہاد میں ساتھ —
— دنیا و آخرت میں ساتھ ہیں - ربنا آتنا فی الدنیا — اس لیے ہر بندہ
یہاں بڑی مشکل میں ہے - دنیا کے علاوہ — سکول کے امتحان کا وقت
استاد دیتا ہوتا - قبر میں سوال کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غلام رسول ہے (ص)
(ص) ان کے پیٹ میں المعارف شے ہیں — آخرت کے امتحانوں کو پورا کرنے کو
دنیا اچھی ہو گئی - دنیا مشکل ہو گئی ہے — قبر میں تین سوالات —

جو قبر میں منتقل ہو گیا ۔ اس سے نماز روزہ کا مشاہدہ نہیں پوچھا جائے گا ۔ نماز
صرف اہلسنت سے پوچھا جائے گا ۔۔ اور قبر کے سوال صرف سنی ہی دیں گے
تین سوال کی ترتیب کیا ہے ۔ پہلے اللہ کا نام ہوتا ۔ رسول کا نام ہوتا ۔ پھر دین کا نام
ہوتا ۔۔ کس بنیاد پر اللہ کو مانتا ہے ۔ کس دین پر ہے ۔ کیا کیا کرتے ہیں
کو سنی کو عبادت بھی پوچھی جائے گی ۔۔ یہ بیان پہلے گزر چکا ہے ۔

١٦ — ٤ — ٢٠١٧
٢١ — ٩ — ١٤٣٨
٨ — ٥٢ — ٣٧ — PM

(2) میرا یہ دعویٰ ہے کہ رسول اگر چاہیں تو تشریف لا سکتے ہیں ۔ دعویٰ یہ نہیں کہ
ضرور آتے ہیں ۔ (۲) اتنا بڑا غیب جو اللہ کا ہے جو چھپا ہے نہیں ۔ اور کیا غیب رہ سکتا ہے ۔
۔ جب ہم سلام پڑھتے ہیں تو حضور کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے ۔۔ نبی سب کو نظر نہیں
آتے ۔ دیکھنے کے لئے صدیق کی آنکھ لاؤ ۔ فاروق کا نور لاؤ ۔۔ ورنہ ہجرت کی رات
رسول نے کفار کی آنکھوں کو کس کافر کو نظر آئے ۔۔ بس تعجب یہ ہے کہ ہمارا سو
اور اتنے کیاں تک ہے ۔۔ ایک محفل میلاد میں ذکر ہو رہا ہے سرکار کی تشریف
آوری کا ۔ سرکار تشریف لائے مگر کسی کو نظر نہ آئے ایک ولی نے محبوب کو دیکھ لیا ۔
ولی کھڑا ہو گیا ۔ کہ سب عشق نے دیکھا ۔ سنیوں نے بھی اولیاء کو دیکھ کے کھڑا ہوا ۔
محفل میں ولی ہوتا ہے ۔ جس میں ولی بیٹھے ہوئے وہ کھڑے نہ ہوتے ہیں ۔
دنیا میں بڑے لوگ مرتے ہیں ۔۔ ایک لاکھ مرے ۔ پوری دنیا میں ایک وقت میں
مرتے ۔ مگر سرکار ہر قبر میں تشریف فرما ہوتے ہیں ۔۔ فرشتہ سوال پوچھتا ہے ۔
سارے سمجھتے ہیں مجھ سے پوچھا جا رہا ہے ۔۔ ہر بندہ اپنی قبر میں دیکھتا ہے ۔
میلاد میں بھی حضور سرکار دو عالم تشریف لاتے ۔۔ جب ہم اندر نہیں آ کر

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

سکتے تو بار بار کیسے روکو گے — اگر نظر آتے ہیں تو کافر ہو جاتے — بغیر دیکھنے اور سن
تو ایمان رہے ہیں — قبر میں نظر آنا امتحان ہے — کرامتی پہچاننا ہے کر ...
دیکھوں میلاد میں ماننا ہے کہ ہیں — اس لیے میلاد میں نظر نہیں آتے — ہم قول
سے بھی عمل سے بھی مانتے ہیں —

Qari Muhammad ...
Distt. Toh Pakpattan

۱۲ — ۹ — ۲۰۱۷ — ۱۲ — PM
۲۱ — ۹ — ۱۴۳۸

ایسے حضرت ابوبکر کا زمانہ خلافت میں اسلام کا کام ہوا — امیر معاویہ نے اچھا کام
کیا — اور یزید نے جو کیا وہ سب کو معلوم ہے — اس کو صحیح کرنے کے لیے امام حسین
آئے — یہ فرق ہے امیر معاویہ اور امام حسین کے درمیان —

ایک وفادار کو اور کیا چاہیے — مہر مدینے دامن مصطفیٰ چاہیے —
نور اجمیر بھی رنگ بغداد بھی — راہنما چاہیے —

ہم اس کے غلام ہیں جس کو تین دن تک کربلا میں بھوکا رکھا گیا — مگر خریدا نہیں جا سکا —
بکنے بکنے میں فرق ہے — مگر ہمیں دنیادار نے خریدا ہے تو ہمیں مدنی تاجدار نے خریدا ہے
ہمیں مدینے کے تاجدار نے ڈھال دیا ہے — خواجہ نے ہمیں پال دیا ہے — ہمیں مسعود کا دربار
مبارک ہو — اور ہمیں رسول کی آل مبارک ہو — دنیا کی دولت کسی کو نمرود و فرعون
قارون — مگر سرکار کی محبت کسی کو امام اعظم بنا دیتی ہے — غوث اعظم — مجدد
معظم الف ثانی — امام اہلسنت بنا دیتی ہے —
رسول کو پکارنا اللہ کا حکم کیا ہے — یا نبی اللہ یا رسول اللہ — وغیرہ — تو نماز کی
رضا کیا ہے — واعتصموا قائم کرو — قائم کرو — پکارنا بھی ہے — محنت کرکے
دنیا کو کمانا — پکارنا عبادت ہے — ہمارے کاندھوں پر کاندھوں کا سایہ نہیں ہے
بلکہ بزرگوں کا سایہ ہے — ہمارا تعلق میں دنیا کی طاقت نہیں بلکہ اولیاء کاملین کا دربار ہے

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

اجمیر میں روشن کا نام غریب نواز —— اللہ والوں کا ذکر جنہوں نے مسلمان بنایا ——
مسلمان کا سینہ مدینہ ہے — جب فاطمہ کا لال کربلا میں شہید ہوا تو اسلام ملا ہے ۔ سینوں
کو خریدا نہیں جا سکتا —— اولیاء نے ایمان دیا ۔ مگر امام احمد رضا نے حفاظت کی ——
اولیاء نے مسلمان بنایا ۔ نماز بڑی خوبصورت عبادت ہے —— نماز کے فوائد ——
اولیاء سے پوچھو نماز کیا ہے ۔ چشتی سے پوچھو ۔ قادری سے پوچھو ۔ بچوں کے نام اسلامی کے
اثرات —— نماز پڑھنا آسان ہے مگر یاد رکھو بچانا آسان نہیں ہے ۔ کلمہ پڑھ لیا
ایمان آ گیا کتنی محنت لگی ۔ کیا محنت ہے —— مگر ایمان بچانا آسان نہیں ہے ۔ نماز پڑھنا
آسان ہے ۔ عبداللہ ابن ابی کو بھی پڑھنا آسان ہے ۔ یزید کو بھی آسان ۔ مسلموں کو بھی نماز پڑھنا آتا
ہے ۔ ہر مسلمان کو بھی آتا ہے ۔ منافق کو بھی آتا ہے ۔ مگر نماز بچانا حسین کو آتا ہے ۔
نماز بچانا غوث اعظم ۔ غریب نواز مختلف اولیاء کرام —— نماز بچانا عرف سینوں
کو آتا ہے —— حضور نے سب سے پہلے نماز پڑھی ۔ معراج کی رات ہے ۔ نبی کی ذات
ہے —— معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام نے پانچ میں کروا دیں — پہلے بھی
تفصیل گزری ہے —— ہر عاقل و بالغ پر نماز فرض ہے —— کیا کافر بالغ نہیں ہے ——
ایمان شرط ہے —— عماد الدین —— ایمان اسلام ، عاقل بالغ — ایمان والوں
والوں پہ فرض ہے —— پہلے ایمان لاؤ ، پھر نماز قائم کرو ——
جہاں حضرت مسلم شہید ہوئے ۔ وہاں حدود ختم ہو گئیں —— ٹوٹل پچاس کا — ہر دن کی
پچاس دن کی —— کیا کوئی حکومت ایسا کرتی ہے مگر یہ اللہ کا کرم ہے —— میرے نبی نے
کو رب سے کم کروایا —— حضرت بلال کی مثال ۔ کہ ایمان کا امتحان ہوا ——
یہ بھی نماز ہے ۔ نماز حسین ابن [illegible] —— نماز میں ہر ایک کا خیال ۔ سنت
پڑھو تو رسول اللہ کا خیال ۔ تشہد میں صحابہ کا خیال —— اللہ والوں کا خیال ۔ قرآن کی قرأت
میں محبوب کا ذکر ۔ تشہد میں سرکار کا خیال نہیں آئے گا ۔ سینوں کے گھروں میں
دو حضرت [illegible] ہے جو جو ماہ میں حفاظت مصطفیٰ ہے —— ہم کس کے لیے
یہ چالیس دن کے لئے گئے ہوئے —— شیرے بھی [illegible] بن جائیں گے [illegible]

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

دین میں تمام الفاظ واجب ہیں ——— ہر وقت نبی کو پکاریں گے ——— نماز میں واجب ہے شکریار
حرام سب سے ہے ——— دنیا والو غوث کے ہر وقت پکاریں گے میرا نبی کو ——— غوث پاک
کے دربار پہ میزائل گرایا ——— غوث کے نام لیواؤں سے مقابلہ کرو گے ـ
نمازی حسین ـ نمازی ان کا قاتل ـ نمازی علی بھی ہے ـ نمازی ابن ملجم ——— اچھے برے سب
ہیں ——— حاجیوں میں فرق ——— ان کا آداب ——— نماز اور گناہ ایک ساتھ ـ نمازی
جھوٹا ہو سکتا ہے ـ نماز جھوٹ نہیں ——— نماز عبادت ہے ـ اولیاء وہ ہیں جو دین و ایمان
دیا ——— ہمارا اولیاء اصل ہیں ——— نماز کا فیصلہ کیا ہے ـ کہ رسول کیا ہیں ـ نماز کسی کی
جاگیر نہیں ہے ——— نماز میں اقتداء ـ میرے بھائی امامت ——— بگڑے بھائی کے پیچھے ـ
پہلے بھی گزرا ہے ——— شوہر کا نام لینے سے نکاح نہیں ٹوٹتا ـ نبی کا نام کیوں
لیتے ہو ——— ہمارا شوہر تمام عزتوں ——— اوپر ہے ——— ناقص العقل ان کی جہالت
کے مولویوں سے بہتر ہیں ـ کہ وہ نبی کی تعظیم کر سکے ——— شاگرد نماز پڑھائے تو استاد کو
بھی پڑھنا پڑے ـ پیر کو بھی پڑھنا پڑے گا ——— نبی کو بڑا بھائی کہتے ہو
جو نبیوں کا امام ہے ـ نبی کو کہتے کا ہادی ہے ——— مثال ـ میرے بڑے بھائی امامت
کریں ——— کیا ان کی نماز ہو جائے گی ـ جنہوں نے علم غیب ——— امام حسین و امام حسن کا مقابلہ
کا انکار کیا ——— چہرہ کعبہ کی طرف ہو تو ہوتی ہے ـ دل رسول اللہ کی طرف ہو تو ہوتی ہے ـ

Abbas

۱۹ — ۴ — ۲۰۱۷
۲۳ — ۹ — ۱۴۳۸
۴ — ۲۹ — PM

Maulana Qari Muhammad Abbas … Distt. Tal…

یا ایہا المزمل ۔ یا ایہا النبی ۔ دنیا میں دو قسم کا علم ہے ۔ ایک وہ جو ہمارے حواس سے معلوم
ہوتا ہے ۔ ٹھنڈا یا گرم ہے ۔ کالا ہے یا گورا ۔ کانوں سے ۔ زبان سے ۔ ہاتھ سے ۔ دماغ
سے ۔ مگر ہم اس کو سے پہچانیں وہ خدا ۔ اس کو ماننے کے ۔ اس لئے تو ہم
جو نظر نہیں آتا کہ خدا نہیں سمجھتے ۔ اشتراکی کرتے ملاحدہ ہوتے ۔ جو [illegible] ہر جگہ
شرک ہے ۔ کسی مندر میں بت پرستی ہے وہ شرک ہے ۔ روح کو چھوتے تو
روحانی کو چھوتے ۔ دنیا کے شہادۃ ۔ دنیا کے غیب ہے جو نہ دیکھا ہے ۔
نہ خدا کو دیکھا جا سکتا ہے ۔ سب سے بڑا غیب ہے ۔ عالم غیب ۔ نبی نے خدا
کو کیسے بتایا ۔ کیا مشین بتا سکتی ہے ۔ قبر میں عذاب ہو رہا ہے ۔ پیش سوال
کب ہوں گے ۔ یہ عالم غیب ہے ۔ جبر ۔ جہاں مجبور ہوں گے وہاں ہوں گے ۔
مائنگ اینڈ ٹیبل کے بارے ۔ کیا نبی ملک الموت میں بتانے ۔ قیامت کب ہوگی ۔ حشر میں کیا ہوگا
اگر نبی غیب دان نہیں ہے تو کیسے پتہ آیا ۔ نبی کا معجزہ ہے ۔ اگر کسی نے نبی کو
غیب دان نہیں مانا تو نبی کو نبی نہ مانا ۔ عالم کو جانتے ہو مگر علم کا انکار کرتے ہو ۔
جو دوسروں کو دکھائی نہ دے ۔ بارش نے بارش میں خبر ہونا ۔ لگ گیا تو بڑا
نہیں لگا تو ٹھیک ۔ ہاتھ کو دیکھ کر بتانا ۔ جنگ میں لڑتے لڑتے کہاں اترے گا ۔
فوج کو نہیں معلوم ۔ میدان جنگ میں لکیر بنا کر فرمایا کہ وہ فلاں یہاں گرے گا ۔
مرنے کے بعد لیکر پھر آنا پڑے گا ۔ کسی فوجی بڑے افسر کو نہیں معلوم کہ کہاں مرے گا ۔ ہر کسی نجومی
کا علم نجوم نہیں ۔ یہ میرے نبی کا علم غیب ہے ۔ [illegible] ۔ دو قبروں کو دیکھا ۔
شاخ کو دو قبروں پر رکھا ۔ دو آدمی تھے ۔ پیشاب کے چھینٹے ۔ چغلی ۔ قبروں
کے اندر کیا ہو رہا ہے ۔ نبی نے مردہ کے آدمی کے حالات سے بھی واقف ہے ۔ قبر میں پیشاب
نہیں کر رہا تھا ۔ جب نبی کی آنکھ سے چھوٹا گناہ نہیں چھپتا ۔ جو نبی کو غیب دان نہیں
جانتے وہ اللہ کو جانتا نہیں جانتے ۔ کتاب اللہ کی کتاب ہے ۔ نبی نے دیا ہے ۔ رسول کا ہے
زبان ۔ صحابہ کرام کو نبی ملے ۔ ہر شہر میں فرعون ہے ۔ ہر دور ہے ۔ ابو جہل رہتا
کیا ہمیں نبی نہیں چاہیے ۔ مکمل کتاب مکمل نبی بھیج دیا ۔ نبی سے بڑھ کر کوئی نہیں ۔ ہر

M T W T F S S

Memo No
Date / /

نبی نے جو کام کر دیا۔ اس سے بڑھ کر کوئی کام نہیں ــ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ ہدایت کا دروازہ
بند نہیں ہے ــ نبی والا کام بھی ولی اللہ کریں گے ــ نبی کو چھوڑ کر خدا ملا کس کو ــ
اپنے لئے نبی کو بھجوانے کے لئے ولی بھیجا ــ نبی کا کام خدا تک ۔ ولی کا کام پیروی ۔ نبی کی جگہ
ولی کو ۔ جو ولی کی پیروی کرتا ہے وہ نبی ــ آدم سے لیکر عیسیٰ تک کتنے انبیاء آئے ۔
نجم الدین کبریٰ نے عرس کی بجائے اسم کا کام لیا ۔ قوم کو ڈبو دیا ــ جو کام حضرت عیسیٰ
کے لئے وہ اولیاء کا کام ہے ــ کوئی نوح کا کوئی عیسیٰ کا پرتو ۔ وغیرہ ــ ہمارا غوث اعظم
قدرت الٰہی کا کرشمہ ــ پرتو ہیں محمد رسول اللہ ــ انبیاء کا دور گیا ۔ غوث اعظم کا
دور آج ہے کل بھی رہے گا ــ عبد القادر کا دور چھپ گیا ــ یا ولی کا ہم نا لوگ دعوت
کیا ۔ ماں سے پوچھو ــ بغیر گواہی کے لوگوں نے مان لیا ۔ غوث اعظم نے روزہ رکھا ہوا
رکھا ــ دو سال کے بچوں میں روزہ کہاں ــ ہمارا بچہ انسان فطرت پر پیدا ہوتے ہیں
آگے چل کے ان کو شریعت پر چلنا پڑتا ہے ــ سارا دنیا کے بچے ۔ مگر غوث اعظم شریعت
پر پیدا ہوئے آگے چل کے مشیت پر چلتا ہے ــ جب ہم بالغ ہوتے ہیں تو شریعت کو
دیکھتے ہیں ۔ مگر کہاں پتے ــ مگر اولیاء کرام ۔ غوث اعظم پیدا ہوتے ہیں اس وقت تک
نہیں پیتا جب تک خدا نہ کہے ۔ شریعت پر چلنا عامیوں کا کام ہے ۔ مشیت پر چلنا عبد القادر
کا کام ہے ــ نبی پاک کی بارھویں ولایت تک رہے گی ۔ غوث اعظم کی گیارھویں ــ
اس لئے پر رسول اعظم کا پرتو ہیں ــ جس کا رسول اعظم کا جواب رسولوں میں نہیں ہے اسی
طرح غوث اعظم کا جواب ــ غوث اعظم سمندر ہیں ۔ کسی کو ولایت نہیں ملے گی غوث اعظم
کی اجازت کے بغیر ــ غوث اعظم کی ولایت کا ایک قطرہ دھرتی پر پہنچ جائے تو کسی کو سلطان
بنا دے ــ بدکاروں کو کردار والا بنا دے ۔ چور کو ولی بنا دیا ــ خدا تک جانے کے لئے ۔ نبی تک جانے کے لئے
جیسے کو کہ جاہلیت نبی سے جھگڑے تو ابو جہل ۔ جو ولی سے جھگڑے وہ جاہل ہے ۔ اسی لئے
ہم شان اولیاء بیان کرتے ہیں ــ

Qari Muhammad Abbas
منگل
Distt. Teh Pakpattan

۲۰ — ۶ — ۱۱ — ۳۱
۲۴ — ۹ — ۲ — ۵۶
۴

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ہمارے محبوب کی غلامی میں۔ کوئی غوث الاعظم ہے۔ امام اعظم۔ فضل اعظم۔ مجدد۔ فاروق اعظم ہیں۔ اس لیے کہ وہ رسول
اعظم ہیں۔ صدیق اکبر۔ مخدوم اعظم۔ گنبد خضریٰ کو دیکھا۔ گنبد خضرا میں دیکھیے تو حضرت
فاروق اعظم بھی نظر آتے ہیں۔ صدیق و فاروق کو سارے صحابہ سے افضل مانا جائے۔ جس
طرح صدیق کو فخر ہے۔ ابوبکر ہے۔ اسی طرح فاروق اعظم کی اولاد کو بھی فخر ہے۔ نبی پاک کے دو
صحابی بچپن سے ساتھی۔ ورنہ سارے صحابہ رسول کے ساتھی۔ ہر وقت ساتھی ہیں۔ دنیا و آخرت
میں ہجرت کی رات ہے۔ جاسوس کافروں کی آنکھوں میں گرد و غبار ڈال
دیا نظر بند ہو گئی۔ وما رمیت اذ رمیت۔ نبی ایسا نبی ہے جس کا آنا
جانا ایسی حقیقت ہے۔ وہ دیکھیں گا جیسے کنکری نہ لگی ہو۔ علی کو بستر پر سلا دیا۔
آرام کی نیند۔ دروازے پر پولیس ہو کیا نیند آ سکتی ہے۔ حضرت علی و حسین
پر سوتے ہیں۔ موت ہر حالت میں آ سکتی ہے۔ پر علی پر کوئی خوف نہیں۔
نیند کی حالت میں سونا۔ آج کی رات موت نہیں آئے گی۔ علی کو فرمایا۔
صبح کو اٹھنا ہے۔ مدینے کو جانا ہے۔ جس کی ضمانت نبی لے وہ علی ہوتا ہے۔
صدیق اکبر کے کاندھوں پہ نبی نے زمین پر پاؤں ہو گا۔ کعبہ پر بتوں کو توڑ دیا۔
نبی نے اٹھا بلند کر دیا۔ صدیق کے کاندھے۔ نبی کے قدم۔ نبی کا کاندھا علی کے
قدم۔ ولایت والے کا بوجھ بھی ہے۔ نبوت کا بوجھ۔ اس کی ہمت نہیں
ہے۔ بار خلافت اٹھائے۔ غلامان علی مچل گئے۔ کہ علی بلند ہو گئے جب نبی نے بلند کیا
جو نبوت کا بوجھ اٹھا چکا ہو اس کی موجودگی میں کس کی ہمت نہیں کہ بار خلافت
اٹھائے۔ صدیق اکبر نے غار کو صاف کر دیا۔ کعبہ بتوں کو بلا دیا۔ بغیر صدیق کے
نبی جاتے نہیں۔ تو مومن کے دل میں بغیر صدیق کے کیسے جائیں گے۔ جتنا اللہ نے صاف
ہو گیا ہے والد خود ہی چلا آئے گا۔ جہاں کا حجرہ وہاں دفن ہوا۔
جہاں سرکار مدفون ہیں وہ عرش سے افضل ہے۔ جب حجرہ کا عالم ہے
تو حجرے کا عالم کیا ہو گا۔ ہر نبی نبی ہے۔ کوئی نبی نبی کا علم نہیں ہے۔
آدم نبی کا نام ہے۔ عرش کی۔ ابراہیم اسماعیل سلیمان نبی کا نام ہے۔ جو علم احمد ہو گا۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے —— ڈرے الدین نے تجھے مقدم الحمد کیا۔ تجھے نبی بننے کی ہمت کیسے ہوئی —
میں نے عالم تجلیات میں عرض کیا۔ کہ اے اللہ اب سچے نبی تو نہیں آئیں۔ کیا اب جھوٹے
نبی آئیں گے۔ کیونکہ میرے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین — ایک عورت
کو بھی شوق ہوا نبی بننے کا —— کہ میں نبیا ہوں —— اس عورت نے یہ نہ سوچا کہ
جب میں لوگوں کو کہوں گی کہ نبی ہوں۔ تو مہینے میں کچھ دن ایسے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ کہیں گے کہ
نبی ناپاک چل رہا ہے —— آج کل آپ نے نبی کی حالت دیکھا ہے جھوٹے کے لائق نہیں ہے
ہمارے ہاں عورتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی۔ وہ قرآن نہیں چھو سکتی۔
آج کل نبی عبادت نہیں کر رہیں — تو دوسروں کو عبادت کیسے کرائے گی —
دنیا والو ہاشمی گھبرا نہیں نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے۔ ہدایت کا دروازہ نہیں — رہبر —
پہلے ہدایت نبی اللہ سے جا رہا تھا۔ اب ولی اللہ سے جا رہا ہے۔
سارے ولیوں کا احترام یہی ہے اسلام —— کلمہ صرف ایک نبی کا پڑھتے ہیں۔ مگر مانتے
ہیں ہر نبی کو — اسی طرح مرید ہوتے ہیں ایک ولی کے مگر مانتے ہیں ہر ولی کو —— ولیوں کا ذکر
کرو —— ولیوں کا لنگر —— غوث اعظم کے پاس ولی کا لینے آتا ہے حضرت خضر۔
—— تم چالیس دنوں میں نمازی بناتے ہو۔ میرا غوث سیکنڈوں میں ولی بناتا ہے —
کوئی پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتا ہے تو پانی حاصل کرتا ہے۔ دودھ —— پیر غوث اعظم کے گھر
میں ہاتھ ڈالا ولایت ملی — بغداد والے کا کاروبار آج بھی چل رہا ہے ——
خواجہ غریب نواز کے پیالے میں پانی — ہندوؤں نے مرید والا کام کیا ——
اگر امام حسین چاہتے تو سارا پانی فرات کا لے لیتے —— جس طرح خواجہ صاحب
نے پیالے میں پانی لیا تھا —— تو روحانیت نے جواب دیا ہاشمی وہاں استقامت ہے۔
جہاں کرامت ہے — سفر — اسلام پھیلانے کے لئے کرامت کی ضرورت ہے —
اور اسلام بچانے کے لئے استقامت کی ضرورت ہے —
علماء سے علم لیا مطمئن نہیں ہیں۔ حفظ کیا مطمئن نہیں — ایسا اس میں سبب کیا ہے؟
سوچ ہے۔ اے عالموں اپنے علم پہ مطمئن نہ ہونا — اے بادشاہو —— مرشد کی ضرورت ہے۔

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

کوئی بیمار ہو۔ سکون چاہیے تو مرشد چاہیے —— مرشد کسی قیمت میں ملے۔ قیمت نہ دیکھنا
بادشاہ نے بتا دیا کہ مرشد بادشاہ سے بہت ہے نہ قیمتی ہے سکون سے نہ قیمتی پا سکا —
وہی مرشد ہے جو مجبور —— مریدوں کو بچائے۔ جو صراط مستقیم پہ لے چلے — وہی مرشد ہے
جو حلال کمائے۔ جو بلیک ورلڈ سے بچائے۔ تمام سلسلے کے مرشد جو سنیوں کے پیر
ہیں —— مخدوم اشرف صرف کچھوچھے کی جاگیر نہیں۔ شیخ عبدالقادر صرف بغداد کی نہیں
مسلمانوں کی جاگیر ہے —— احمد رضا کسی ایک دین کا نام نہیں۔ کسی پارٹی کا نام نہیں
ہے رسول پاک کا انتخاب کا نام ہے۔ اکبر کا دین آیا تو امام ربانی —— بادشاہ کی آنکھ
میں آنکھ ڈال۔ اس کو کلمہ اور پڑھا دیا۔ فقیر کا ارادہ اور ہوتا ہے — احمد رضا اپنے باپ دادا سے پوتے
نہیں پہچانے گئے۔ بلکہ انہیں رسول کے معجزے کے آئینے میں دیکھا گیا ——
ایسا امام احمد رضا نے فتنوں کو پیٹا۔ اب سمجھ آگئی ہے رسول اعظم —— پیکر غوث اعظم تک
امام احمد رضا مجدد اعظم ہیں ——

Moulana Qari Muhammad Abbas … Distt. Teh …

M Abbas

بدھ

۲۱ — ۴ — ۲۰۱۷
۲۵ — ۹ — ۱۴۳۷
۷ — ۱۴ — ۵۸ — PM

۶۸۶ یا ایہا النبی ۳ — سراجا منیرا ۔ اللہ نے کیا کیا بنا کے بھیجا ہے — بڑی مشکل لوگوں کی ہے کہ
کیا نبی کو خبر نہیں — سب کچھ ہے — سب کو پتہ ہے کہ کیا ہیں — نبی کو تو پہلے ہی
پتہ ہے — یہ بات تو لوگوں سے کہنا ۔ نبی سے کیوں فرمائی — نبی کو کیوں ۔
اس زمانے کو کیوں نہ کہا ۔ فرمایا تجھے کیا پتہ کہ انسان کون سا جانور ہے — کوئی ماننے والے
کچھ انکار والے — اللہ کو ماننے میں بھی انکار ۔ ماننے والوں کو بھی ہم کر لیں کہا ۔ نہ ماننے والوں
کو — یہی بات کو بھی — اے محبوب میں آپ سے کہہ رہا ہوں ۔ لوگوں
سے نہیں کہہ رہا ۔ کہ کچھ لوگ — نہ مانیں گے — بشریں فضیلت کا انکار مجبور مسئلہ
نہیں نہ ادھر — انکار نہ ادھر سے انکار ہے — آپ ہی کو سکھا رہے ہیں —
یا ایہا النبی — نماز میں دو حرف ندا سے پکارا ۔ یا ایہا النبی — منکروں
کو بند کرنے کا جواب کرنے کیلئے دو نداؤں سے پکارا ہے —
اللہ نے محبوب کو سب کچھ دیا — ان مولویوں سے پوچھو خدا کا ایک
اسماء کے سپرد کیا — اللہ نے محبوب کو سب فضائل عطا کئے —
اللہ نے فرمایا میں عالم الغیب ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ جھگڑا کریں تو ان کو رد کرنے کے لیے ۔ ان
کو باطل کھینچ لانے بیٹھے ۔ میں نے قرآن میں پکار لیا کہ جب میں بڑا ہو کر نبی کو پکار رہا ہوں ۔
تو یہ چھوٹے ہو کر کبھی نہ پکاریں گے ۔ اللہ نے رسول کو رسالت دی نبوت دی خلافت دی ۔ قرآن دیا
دین دیا ضابطہ اخلاق دیا ۔ نماز دی اور الصف دیا ۔ اللہ نے یا اور ایہا دو حرف ندا سے پکارا ۔
ان مولویوں — سے پوچھو ہمارا ایک بھی برداشت نہیں کرتے خدا کا دو کس طرح برداشت
کیا — ہم نے ایک ہی دفعہ پکارا تو پوری جماعت ڈنڈا لئے کھڑی ہے ۔ اللہ نے پکارا دو ہی تو
پوری جماعت خاموش ہو گئی ۔ اللہ پکار رہا ہے محبوب کو سلام رہا ہے ۔ اور ہم تو رسول
سے سب کچھ لیا — اللہ محبوب کو دے دیا کر پکار رہا ہے ۔ اور ہم محبوب
سے لے کر بھی نہیں پکارتے — کتے کہتے ہیں تو لاٹھی تو دکھانا پڑتی ہے
چوروں کے مواقع مانگے کے — ایک چور سکھوں کے پاس گئے — مدد کا ہیں کی نشا دکھائے
— جو احسان والے ہیں وہ اچھا یا کرتے ہیں — کو سے لو ملیں ۱۰۰ احسان بھلا نہیں

M | T | W | T | F | S | S
Memo No
Date / /

نہیں مانتا — تو رسول کا احسان ہے کہ جس نے بتوں سے چھڑا کر ایک خدا کا پتہ دیا
سے دل کو کعبہ بنانے کا ڈھنگ دیا۔ وغیرہ — رسول سے سب نعمتیں ملیں
ہم نبی کا شکر ادا کرتے۔ اگر نبی نہ آئے ہوتے تو ہم جہنم کی آگ سے نہ بچ پاتے۔
ذلیل ہو جاتے۔ ہمدردی کی طرح وغیرہ — دعا دیتے ہیں — جو جماعت بنا کے بیٹھے ہیں
سو وہ نماز لیے بیٹھے ہیں — زکوۃ، حج وغیرہ — جب کہا جاتا ہے نبی کو کہتے ہیں جانے
دو — اسی طرح ہمیں سب کچھ ملا رسول سے —

یا ایہا النبی جب خدا نے پکارا تو رسول کہاں تھے — نبی فرش پر — خدا لامکان میں
تو لامکاں سے مکان والے کو پکارا — اور ہم مکان میں رہ کر مکان والے سے منہ موڑیں۔
النبی اولی — نبی جان سے زیادہ قریب ہے — جان کتنی قریب ہے —
جان پاؤں میں ہے کانٹا لگا — لنگڑا کیوں زندہ ہے — یہ نہ جان سکے۔
کہ جان کتنی قریب ہے۔ تو نبی کتنا قریب ہے — سب کی جان سے زیادہ قریب
نہیں — مگر رب نے انسانوں کو دو قسم میں بانٹا ہے — بالکافرین نہ فرمایا
الصلوۃ والسلام علیک یا نبی کہ — جو ایمان والے ہے — جو ایمان والا نہیں ہے ان سے بہت
سے کفر جیسے حرام سمجھے — نبی اس کے قریب نہیں ہے —

جب خدا نے اپنے محبوب کو ہماری جان سے زیادہ قریب بنایا ہے — تو دنیا کی
کوئی طاقت نہیں جو ہمارے زبان سے الصلوۃ والسلام چھین سکے — اس لیے ہمارا دین
ہے۔ قرآن کا دیا ہوا لائسنس ہے — اور بلوسٹنی ہے — اور اللہ کرے تم نہ پکارو۔
ہم اس سے پوچھا نہیں گے کہ تم مرشد کی لسٹ میں ہو نہیں ہو —

تمہیں نہیں پکارتا تو ٹھیک ہی کرتا ہو۔ ہمارے لئے حشر میں تمہارے لئے تا دو لیں
حضور والا یا رسول اللہ کہے گا۔ دور ہٹ الانہ کہے گا۔ ہم بھی ٹھیک تم بھی ٹھیک
تم دور میں ٹھیک ہم نور میں ٹھیک —

مثال — کہ پانی لاؤ۔ تو سب دوڑ پڑیں گے — اگر کسی کا نام لے کر پکارا ہوں —
تو وہ سب سے الگ ہو جائے گا — میں جب سب کو حرف نداء سے منتخب کروں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

تو پوری جماعت سے وہ الگ تھلگ ہو جائے گا ۔ ممتاز و منفرد ہو جاتا ہے ۔ نبی کیا ہوتا ۔
تو آدم سے لیکر عیسیٰ تک کوئی بھی مراد ہو سکتا تھا ۔ تو جب یا ایہا النبی فرمایا تو جماعت
انبیاء سے مصطفیٰ منفرد ہو گئے ۔ الگ تھلگ ہو گئے ۔ تو اس کا مطلب
یہ نکلا اے منفرد نبی ۔ اے ممتاز نبی ۔ اے بے مثال ۔ تو یا ایہا المومنون کے
سے مقابل ہے ۔ یا ایہا الذین آمنو کے ساتھ ہے ۔ تو مومن بھی منفرد ہو گیا ہے ۔
جو حضرت آدم کے بیٹے پر ایمان لائے وہ بھی مومن ۔ نوح ۔ ابراہیم ۔ داؤد و سلیمان
موسیٰ ۔ عیسیٰ کے صحابہ بھی مومن ۔ لیکن آدم سے عیسیٰ تک ایمان لانے والے مومنو ۔
تم نے نبیوں پر ایمان لائے ۔ اس لئے مومن ہو ۔ مگر یہ لاجواب نبی آیا ہے ۔ لہٰذا یہ
لاجواب امتی ہیں ۔ بے مثال مومن ۔ بے نظیر مومن ۔
ایک صاحب کہنے لگا ۔ کہ یہ لفظ تو کافروں کے بارے میں بھی ہے ۔ کہ کیا کافر بے مثال ۔
منفرد ممتاز ہیں ۔ قل یا ایہا الکافرون ۔ ارے میں نے کہلوایا ۔ فرمایا یہ کہہ دو
گے ۔ تو قیامت تک لوگ کہتے رہیں گے ۔ کہتے ہیں کافر کو کافر نہ کہو ۔ آگے چل کے
مسلمان ہو گیا تب ۔ میں نے کہا ۔ مسلمان کو مسلمان نہ کہو ۔ آگے چل کے کافر
ہو گیا تب ۔ ہو رہا ہے ۔ کیا اس پر پہلے آتش کافر تھا ۔ امام ربانی کے زمانے
سے ۔ بچانے کے لئے آگے شیخ سرہندی کا ۔ احمد بن حنبل ۔ احمد رضا ۔ امام حسین ۔
آگے کی فکر ہے ۔ جیسے بچے کھیل رہے تو ایک لڑکے نے غصے ایک لڑکی کے منہ پر دے مارا
میں نے لڑکا تو کہا ۔ میری رشتے ہیں ۔ میرے ماموں کی بیٹی ہے ۔ میں نے
کہا تیری ماموں زاد بہن ہے تو کہنے لگا آگے چل کے بیوی ہو گئی تب ۔
تو مسلمان کا استقبال ۔ بچے سے پوچھا ۔ تیرا نام کیا ہے ۔ خادم حسین ہے ۔ بڑے سوال
کہنے لگا مرشد ہے ۔ کہنے لگا آگے چل کے جاپانی ہو گیا تب ۔ صحیح بات تو ہے جب
تک کر دیا ۔ دنیا نے اسے کافر اعظم سمجھا ۔ جب انہوں نے توبہ کر لی تو ہم
نے انہیں فاروق اعظم سمجھا ۔ تم کافر ہو ۔ مگر دنیا کی جو مسلک ہے اقرار کر لو تو تم
مومن ہو ۔ اب ارباب شعور سے توجہ چاہوں گا ۔ کافر کو کافر کہو ۔

M T W T F S S
Memo No
Date / /

یہ ہمیں بدھو بناتے ہیں ۔ جب مثال ابا کو ابا نہ ہو ـــ تو کافر کو کوئی پاس نہیں چلے گا۔
تو بہتر بے مثل کہاں ـــ آگے کافروں میں ۔ وہ بھی کافر ہے جس نے آدم کو نہیں مانا ۔
نوح ۔ موسیٰ ۔ ابراہیم ۔ عیسیٰ سے دشمنی کی ـــ گزرے ابوجہل ابولہب
اور آج کے کافر ـــ وہ پچھلے کافر نبیوں کے مخالف تھے کافر ہو گئے ـــ تم بے مثال
نبی کے منکر ہو ۔ تم لاجواب نبی کے منکر ہو ۔ ان کا انکار انکارِ نبوت ہے ۔ اور تمہارا انکار انکارِ
نبوت بے مثل ہے ـــ جس نبوت کی مثال نہ ہو ـــ جس رسول کی مثال نہ ہو ۔ دشمن
وہ بے مثال ہیں ۔ فرعون نمرود بھی ۔ اے محبوب تمہارے دشمن ان دشمنوں میں بے مثال ہیں
ان کافروں میں بے نظیر ہیں ـــ تو میرے نبی کی بے مثلی کا سہرا عالم ہے ـــ کوئی مان لے ۔ تو ماننے میں
بے مثال ۔ کوئی نہ مانے تو نہ ماننے میں بے مثال ـــ اے رسول آپ خود کتنے بے مثال ـــ
یا ایہا النبی ـــ اب لفظ نبی میں سمجھتے چلیں ـــ اس کا کیا معنیٰ ہے ۔ ترجمہ
اعلیٰ حضرت نے دیا ۔ سید احمد شاہ ۔ سید محمد اشرفی جیلانی ـــ معارف القرآن ۔
غزالیٔ دوراں ـــ کاظمی ـــ تبیان میں دیکھا ـــ لفظ نبی کا ترجمہ جو
بکنے والوں سے ملا ـــ نبی کا ترجمہ نہ کیا ـــ کیا نبی کا ترجمہ جو لوگ نہیں جانتے؟
قرآن کو کیا سمجھیں گے تفہیم کیسے کریں گے ۔ جب نبی سمجھ میں نہیں آیا ـــ
وضاحت کیسے کریں گے ـــ پورے قرآن کا ترجمہ کرنے والا ـــ صرف نبی کا ترجمہ نہیں کر پایا۔
میرے وجدان نے رہبری کی ـــ ایسا ہستی جو لوگ اپنے ترجموں میں ۔ نبی کا ترجمہ نہ کریں
وہ نبی کی ترجمانی کیسے کریں گے ۔

میں اس کا ترجمہ امام احمد رضا اور محمد اشرف محدث کچھوچھوی اور کاظمی ابوالحسنات
سے نہیں کرواؤں گا ـــ بلکہ اس کا ترجمہ ابوجہل سے کراؤں گا ۔ تاکہ نہ ماننے والے
سب مان جائیں ۔ ابوبکر صدیق اس کا ترجمہ آپ نہ کریں ۔ کیونکہ صدیق کی بات ماننے کیلئے صدیق
کا مزاج چاہیے ـــ اس کا ترجمہ فاروق اعظم نہ کریں ۔ اس لئے کہ قیامت تک سمجھنے کیلئے حاکموں
کے آگے بولنے کی طاقت چاہیے ـــ عثمان ـــ حیا پر ہے کہ آپ کی بات سمجھ لیں ۔
علی ـــ آپ کی شجاعت کا دل چاہیے ـــ حسین آپ ترجمہ نہ کریں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date / /

اس لیے قرآن میں نہ صبر ہے نہ استقامت۔ اس لیے اس کا ترجمہ ابوجہل تو کرے۔ بشریٰ کی بات
کافروں کی سمجھ میں جلدی آ جائے گی — ایک ہوں گے تو دنیا سنور جائے گی۔ نیک ہو جائے تو عقبیٰ
سنور جائے گا۔ — جس چیز کی کمی ہے آقا بشر کی گلی میں۔ دنیا بشریٰ کی گلی میں عقبیٰ بشر کی گلی میں۔
ابوجہل کی مٹھی میں کنکر ہوں — تم نبی ہو۔ میری مٹھی میں کیا ہے — رسول نے فرمایا۔
کہ میں بتاؤں یا یہ مٹھی میں ہے وہ بتائے — کہ تو میرے علم کا جاننا چاہتا ہے لاؤ میں اپنی
طاقت بھی دکھا دوں — علم کی بلندی بھی دیکھ لے طاقت کی بلندی بھی دیکھ لے۔
کنکری تو میں لایا تھا — کسی کا امتحان لینے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ یہ مٹھی میں کچھ ہو —
ابوجہل دور سے آیا ہے — نبی کا امتحان مٹھی بند کر کے۔ ابوجہل جانتا ہے کہ جو
نبی ہوتا ہے اسے غیب کی بات معلوم ہوتی ہے — اس لئے مٹھی کو بند کر کے اس نے پوچھا۔
ثبوت کیلئے غیب جاننا ضروری ہے — بازار میں گیا ہوتا تو مٹھی کھول کے کہتا میری مٹھی میں کیا
ہے۔ نبی کے پاس آیا تھا تو بند کر کے — کھلی مٹھی کو بتانا یہ ملاں کا کام ہے۔ اور بند مٹھیوں کو
بتا دینا یہ رسول اللہ کا کام ہے — سرکار نے فرمایا بشریٰ کی مٹھی خالی نہیں ہے سرکار کا
اشارہ تھا — ابوجہل اگر ذہین ہوتا تو سمجھ جاتا کہ جس پیغمبر نے فرمایا ہے کہ بشریٰ کی مٹھی خالی
نہیں ہے۔ پیغمبر کو پہلے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز سے بھری ہے — رسول نے تو کہہ
کر دی کہ کنکریوں نے کلمہ پڑھ دیا — کنکری تو اندر ہے۔ کنکری کو کیا معلوم کہ باہر کون ہے —
اگر معمولی کنکر رسول کی لو کو — غائب جان گئے — تو خود رسول کتنے غیب
والے ہوں گے — جب کافر ابوجہل نے اٹھایا — غیب کی بات معلوم ہو گئی — جیسے
خدا نے چاہا — وہ مصطفیٰ ہے — ارے جب کافر کا پسند نبی نے بدل دیا۔
تو خدا کی پسند کو کون بدل سکتا ہے۔ کنکری جاندار آواز میں بولی —
حضرت عیسیٰ کا معجزہ اس لیے ہاشمی کے خیالات کو بیان۔ حضرت
عیسیٰ زندہ کرنے کیلئے روح نہیں بناتے تھے — کہ روح جو نکل گئی جو فرشتہ لے کے چلے گئے۔
اسی روح کو وہ پلٹا دیتے تھے — قم باذن اللہ فرما کر — وہ مقام مصطفیٰ دیتے ہیں۔
جان نکل ہو گئی ہو اس روح پلٹائی گئی — یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ جو کنکری میں نئی روح ڈال

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

کی گئی ۔ جو پہلے نہیں تھی ۔ (۲) جب ابو جہل کے پاس گئی کنکری تھا ۔ مصطفیٰ نے اٹھا کر
ڈال دی تو بولتا ہو گئی ۔ اور جب کسی بولتے پر ڈال ہو جائے ۔ کنکری نے جب کلمہ
پڑھا تو کس کے ہاتھ میں تھی ۔ ابوجہل کی مٹھی میں ۔ صدیق کی مٹھی میں نہیں
ہے ۔ فاروق ۔ عثمان ۔ علی ۔ خالد بن ولید ۔ والی کوفہ کی مٹھی میں نہیں تھی ۔
فاطمہ خدیجہ ۔ دوست کی مٹھی میں نہیں ہے ۔ دشمن کی مٹھی میں ۔ جب رسول کی
عزت پر حملہ ہوا تو پوری دنیا کے زمین پر ۔ ہم کنکری سے کم نہیں ہیں
ہم یہ تو دیکھیں گے کہ ہم کس کی مٹھی میں ہیں ۔

۔۔ اسلام جو اولیاء نے دیا ہو ۔ جو غریب نواز نے دیا ہو ۔ اس اسلام کے
رسول کو جب ابوجہل نے للکارا ۔ تو کنکری نے نہیں دیکھا کہ میں کس کی مٹھی میں ہوں ۔
ہم کسی کی پرواہ نہ کریں گے ۔ زندگی مانگو گے تو دے دیں گے ۔ کاروبار چھینو گے
تو چھنوا دیں گے ۔ یہ برداشت ہو سکتا ہے ۔ مگر نبی کی کالی کملی پر آنچ
نہیں آنے دیں گے ۔ یہ گنبد خضرا والے کا وعدہ ہے ۔ جس ابوجہل کی ہمت ہو
آزما لے ۔ جو کنکری کو مطالعہ تمہیں ملے گا ۔ جب کنکری والا کردار تم ادا کرو گے ۔
کیا ملے کنکری کو ۔ جیسے کنکری چپ تھی ۔ ابوجہل کی مٹھی میں تھی ۔ جب رسول کا بول
بولی تو زندہ ہو گئی ۔ تو رسول کے قدموں میں پہنچ گئی ۔ حق بات بولو گے تو
مدینے میں پہنچ جاؤ گے ۔ یا ایہا النبی ﷺ اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی ۔

جعفر

۲۳ — ۴ — ۲۰۱۷
۲۷ — ۹ — ۱۴۳۸
۱۲ — ۰۲ — ۱۲ — AM

Maulana Qari Muhammad Abbas

ہدے واقیموا الصلوٰۃ — ہر بندے کو کاروبار بنانے کے بعد بچانے کی فکر ہوتی ہے — اسی طرح نبی پاکؐ
نے امت کو بنایا۔ بڑی محنت مشقت کے بعد۔ مکے سے ہجرت کر کے — بنایا اب بچانے کی فکر تھی۔
کہ دین آ گیا۔ صابر آ گیا — اسعد آ گیا۔ کہ آگے چل کر یہ گمراہ تو نہیں ہو گی — تو فرمایا امتیو گھبراؤ نہیں
میں تمہیں دو بھاری چیزیں دے رہا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسری اہلبیت — تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔
بعض چیزیں قیمتی ہیں مگر بھاری نہیں ہوتی — سو کا نوٹ۔ قیمتی ہے۔ اس کی قیمت کا
تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ مگر بھاری کا ہیں — قرآن کی غلط تفسیر ہو جائے تو کوئی ہیرا پھیری نہیں۔
اور اہلبیت اتنے بھاری ہیں۔ کہ کربلا میں یزید کی آندھی بھی چلے تو ہلنے کا نہیں —
نماز فرض ہے۔ عبادت ہے۔ کہ فرض یا کہ تم نماز پڑھو گے۔ تو تم گمراہ نہ ہو گے۔ بنی امیہ
کے زمانے کے دور کے نمازی — حج کرو — قرآن اور اہلبیت کو پکڑو گے تو گمراہ نہ
ہو گے۔ یہ سب عبادت ہے۔ مگر اہلبیت و قرآن کو پکڑنا ضمانت ہے — کسی گمراہ کو دیکھو۔
تو سمجھ جاؤ کہ یا تو قرآن چھوڑا ہو گا۔ یا اہلبیت سے لڑا ہو گا — یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قرآن پر مکمل
عمل ہو۔ اور اہلبیت سے زبردست محبت ہو۔ آج تک تاریخ میں ایک گمراہ نہیں ہے۔
وہ بھی گمراہ ہے۔ اہلبیت کے ساتھ ہے مگر قرآن کے ساتھ نہیں۔ اور قرآن کے ساتھ تعلق اور اہلبیت
سے کٹ گئے — اللہ کا کلام سب سے بے نیاز ہے۔ جب خدا بے نیاز ہے تو اس کا کلام بھی بے نیاز ہے۔ اللہ الصمد۔
خود بھی صفت صمدیت سے متصف۔ خود بھی صفت الٰہی قدیم۔ کوئی اللہ کو پوجے
یا نہ پوجے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا — تم اللہ کے دشمنوں کے پاس جاؤ یا اللہ کے دوستوں کے پاس جاؤ۔
اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر اس کلام کی غلط کرو تو قلم کو روکتا نہیں — غلط تفسیر —
تبھی تو غلط تفہیمات چھپ گئیں — تبدیلی قرآن کے ساتھ بولتے ہوئے قرآن بھی ہیں۔ جیسے
علی ہیں قرآن کو بدل کوئی نہیں سکتا۔ جیسے کہ حسن ہیں کوئی امت کو گرا نہیں سکتا۔ جیسے کہ حسین ہیں
کوئی قرآن کو بدل نہیں سکتا — قرآن کو ساتھی کی ضرورت ہے لہٰذا کیسی بے مثال جماعت ہے۔
یہ جماعت صحابہ — خدا کی قسم کسی نے ایسی جماعت نہیں دیکھی — بے مثال جماعت بے مثال لوگ — کوئی
صداقت کا۔ کوئی عدالت کا۔ کوئی — شان صحابہ کرام۔ نبی کریم نے ایسی بے مثال جماعت کو
قرآن کا ساتھی کیوں نہ بنایا — نبی نے اپنے ساتھی بنائے۔ اور قرآن تو مسجد نبوی کے طاق پر رہے۔ کیوں۔

پر ہدایت کو بے نقاب کر دیا جائے - صحابہ کرام کی شان ---- ان کی خدمات - وہ صحابہ جو
رسول کے ساتھ آرام کریں - جو علم پر قربان ہو جائیں ---- خیبر و خندق میں کلمہ الحق بلند کریں
- جنہوں نے ریگستانوں میں اسلام کی آواز بلند کی ---- گرجا گھروں میں توحید کا رنگ ڈال دیا وہ صحابہ -
جنہوں نے 360 بتوں کو کعبے سے باہر کروا دیا وہ صحابہ ---- ایسی بے مثال جہالت کو قرآن
کے ساتھی کیوں نہ بنایا ---- اور اس میں ہر نبی کا علم غیب ہے ۔

صحابی کون ہے - جس آدمی میں دو صفت ہوں وہ صحابی ہے ---- ۱- ایک تو اس نے اپنی
آنکھوں سے رسول کو دیکھا ہو ---- موت اس کی اسلام پر ہو - دیدار مصطفیٰ امیہ بھی صلی اللہ علیہ وسلم
ابو جہل نے رسول کو دیکھا ---- اسلام پر مرا نہیں - وہ صحابی نہیں - اویس قرنی ایمان
کے ساتھ تھے - دیکھا نہیں - صحابی نہیں ---- تو صحابی بننے کیلئے رسول کی موجودگی ضروری تھی
جب تک رسول رہیں گے صحابی بنتے رہیں گے - اور رسول جانتے ہیں - کہ ایک دن میں نے پردہ کرنا ہے
اور جب پردہ کر دوں گا تو صحابی بننا بند ہو جائیں گے - جتنے بن گئے وہی رہیں گے - کسی بڑے
سے بڑے صحابی میں یہ طاقت نہیں کہ اپنے بعد والے کو صحابی بنا دے - وہ تابعی بنے گا ۔
صحابی بنانا نبی کا کام ہے - جب دنیا میں ظاہری طور پر آنکھوں کے سامنے نبی نہیں ہوگا
تو صحابی بننا بند ہو جائے گا ---- تو صحابہ کا کم ہونا شروع ہو جائے گا - دو سو سال میں سب
ختم ہو جائے گا ---- اور قرآن کا ساتھی میں صحابہ کو بناؤں - پھر قرآن دو سو سال کے بعد اکیلا
ہو جائے گا ---- اور ساتھی اسے نہیں کہتے جو اکیلا چھوڑ دے - اس لئے میرے نبی کی دور
رس نگاہوں نے دیکھ لیا ---- کہ صحابہ مقدس ہستیاں جہالت توڑتی ہیں - تو قرآن کا ساتھی
کیسے بنایا جائے ---- دو سو سال کے بعد جب دنیا میں صحابی نہیں رہے گا - تو پھر قرآن کا ساتھی
نہیں رہے گا ---- سرکار نے فرمایا میں ساتھی بناتا ہوں قرآن کا اہلبیت کو -
نہ قیامت تک کوئی قرآن کو ختم کر پائے گا - نہ اہلبیت کو ختم کر سکے گا - اور قرآن
کسی دور میں تنہا نہیں رہے گا ---- جب قرآن سمجھنا تھا تو کوفہ میں مولا علی نے سمجھایا ۔
جب عراق میں سمجھنا تھا تو غوث اعظم نے سمجھایا ---- جب ہندوستان میں سمجھانا تھا - تو خواجہ غریب
نواز نے سمجھایا - کہ قرآن کے خلاف عقیدہ نہ بناؤ ---- عمل بھی سمجھایا جا رہا تھا آج

117

بھی سمجھایا جا رہا ہے ۔ قرآن نے جو دین دیا ہے اس کے علاوہ کسی دین کا احترام نہ کرو ۔ اسلام
ایسا دین ہے جو ناسخ ادیان ہے ۔ قرآن کو سمجھانا اہلبیت کی ذمہ داری ہے ۔ اور اس
ذمہ داری کو سمجھانا اشرف کا فیضان ہے ۔ کل بھی حرام ۔ روکا گیا تھا آج بھی روکا
جا رہا ہے ۔ کل بھی سمجھا رہے تھے آج بھی ہم سمجھا رہے ہیں ۔ کل علی نے بتا رہا ہے آج اولاد
علی بتا رہی ہے ۔ کل غوث اعظم نے بتایا تھا ۔ آج اولاد غوث اعظم سمجھا رہی ہے ۔
امام حسین پشت نبی پر ۔ پہلے بھی گزر چکا ہے ۔ خواجہ غریب نواز کے علاوہ
اور کوئی نہیں ہے جس نے ۹۰ لاکھ کو مسلمان بنایا ہو ۔ جب اسلام لا کر آئے تو پرتھوی راج
کے محل میں بھی اسلام داخل ہو گیا ۔ یہ وہ ہیں ہمارے پیر صاحب جو ہندوستان میں دین اسلام
لے کر آئے ۔ اور ادیان باطلہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کی ۔ اور ایک آج کل کے پیر صاحب
ہیں ۔ ادیان باطلہ سے سمجھوتے کی بات کرتے ہیں ۔ جسم کے لئے علاج کے لئے دنیا سپیشل
ہیں مگر روح کی شفا کیلئے اولیاء اللہ کی نگاہ ہے ۔ ہم کسی گناہ کبیرہ کے مرتکب کو
روحانیت نہیں سمجھتے ۔ روحانیت کسی سڑک پر اگی ہوئی چیز کا نام نہیں ہے ۔
یہ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت میں ہے ۔ کوئی بھی غدار خدا روحانیت مآب
نہیں ہو سکتا ۔ ایک بچہ جب جلدی میں پیدا نہیں ہوتا ۔ نو ماہ انتظار کرواتا ہے (
جلدی میں کچھ نہیں ہوتا ۔

Moulana Qari Muhammad Abbas
Distt. Teh

M.Abbas

بقیہ

۲۴ — ۶ — ۲۰۱۷
۲۸ — ۹ — ۱۴۳۸
۴ — ۱۹ — ۲۰ — pm

آخرت کی کامیابی

M T W T F S S
Memo No
Date / /

۲۸۶ واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ ___ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ ___

تجھے رب نے کیا بنایا مکہ مدینہ والے — یہ کوئی سمجھ نہ پایا مکہ مدینہ والے

تیری ذات پاک والا — تو ہے رب ظلِ اعلیٰ ۔

نہیں ظل کا کوئی سایہ — مکہ مدینہ والے ۔

تیرا فیض عام جاری — تیری زندگی نرالی

تجھے ہر دل میں پایا — مکہ مدینہ والے ۔

یہ سبھی کا ہے عقیدہ — جو بقولِ اعلیٰ حضرت

تجھے یک نے یکتا بنایا — مکہ مدینہ والے ۔

نہ کوئی بتا سکا ہے — نہ کوئی بتا سکے گا ۔

تجھے رب نے کیا بنایا — مکہ مدینہ والے ۔

ہے دعائے اہلسنت کی — جہاں رنگ و بو میں ۔

رہے سیدوں کا سایہ — مکہ مدینہ والے ۔

یہ ہے فاطمہ رض کا صدقہ — میں تیرے نسب کا حصہ

تجھے ہاشمی بنایا — مکہ مدینہ والے ۔ ۴

یہ بڑی مشہور دعا ہے جواب ہم تک پہنچی ہے یہ صدقہ ہے میلاد مصطفیٰ کا ۔ اگر نبی پیدا نہ ہوتے تو قرآن نازل نہ ہوتا ۔ اور جب نہ آتا تو آیت بھی نہ ملتی ___ تو دعا کیسے ملتی ۔ ربنا آتنا اس دعا میں آپ اپنے رب سے اچھی دنیا ___ اچھی آخرت اور جہنم سے بچنے کی دعا ۔ اس میں ذکر نہیں ہے اے اللہ عالم ارواح میں ہم کو اچھا رکھ ۔ اور ماں کے پیٹ میں ہم کو اچھا رکھ ___ دیکھئے آپ شروع ہوئے ہیں روح کی دنیا سے اور ماں کے پیٹ میں آئے ___ یہ دوسری دنیا ہے ۔ ہم لوگ تیسری دنیا میں آئے ہیں ___ جب تیسری دنیا میں تو سب سے پہلے ربنا آتنا فی الدنیا ___ فی البطن حسنۃ نہیں فرمایا ___ اماں کے پیٹ میں ہم اچھے رہے یا نہیں رہا گیا ___ عالم ارواح میں اچھے رہے نہیں نہیں کہا ۔ یہ دنیا ہماری ٹھیک ہے ___ آخرۃ اچھی ہو ۔ یا کسی میں نہ کھینچیں ہو کر نہیں ۔ جہاں ذکرہ ہوتا ہے وہیں دعا کی جاتی ہے عالم ارواح میں ایمان تو کوئی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

119
۵۱

سوال: کوئی انبیاء ہوں کہ ہزاروں حور و غلماں - سب آگیت سب نے گایا — مکہ مدینہ والے -
کیا سب نے نفسی نفسی شیر حالت ہو اب مصطفیٰ کی شیر ہے یا ہے گا نہ پایا مکہ مدینہ والے -

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ____________
Date / /

خطرہ ہی نہیں — ماں کے پیٹ میں مقید رہے گا کوئی خطرہ نہیں — یہ نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ
میں کوئی جماعت ہمیں گمراہ کر دے گی - ان کی ہمت نہیں کہ عالم ارواح میں کوئی جلسہ کریں -
ان کی ہمت نہیں کہ ماں کے پیٹ میں تین (3) دن کیلئے جا کر کلمہ پڑھا دیں - کوئی خطرہ
ہی نہیں ہے - خطرہ تو اسی دنیا میں ہے - جہاں خطرہ ہوا وہاں دعا کی ضرورت ہے —
پہلے آپ اپنے سفر پہ نظر ڈالئے - روحوں کی دنیا میں آپ کون تھے — اللہ کا حکم ہوا
دنیا بدلو — تو روحوں کی دنیا سے ہم ماں کے پیٹ میں آ گئے — 9 ماہ — جب تک
خدا نے چاہا ہم ماں کے پیٹ میں رہے — حکم ہوا دنیا بدل - ہم اس دنیا میں آ گئے -
جتنا چاہا رہے — اس کا حکم ہوا دنیا بدلو — ہم قبر میں رہے جب تک خدا چاہے گا -
حکم ہوگا دنیا بدلو — ہم محشر میں چلے گئے - جب تک خدا چاہے گا ہمیں محشر میں رکھے گا -
حکم ہوگا دنیا بدلو — ہم جنت میں چلے جائیں گے - کراچی والو - یہ بتاؤ ہم ختم کب ہوں
گے - ہم تو دنیا ہی بدلتے رہے — ارے آج میں لاہور میں تھا - اب کراچی میں ہوں -
نقل مکانی ہو گئی میرا انتقال ہو گیا - کیا میں مردہ ہوں — روزانہ شہر بدلتے ہو - اپنے
کو مردہ نہیں سمجھتے — ہم روزانہ جگہ بدلتے ہیں - کیا ہم مردہ ہیں — پھول چڑھایا —
ٹھیک ہے آ کے کیا مردہ سمجھ کے چڑھایا ہے - اچھا جب یہ پھول چڑھا رہے تھے - کسی نے ثواب
سمجھا - کسی نے حرام سمجھا — میں نے پوچھا کیوں پھول چڑھا رہے ہو - بولے زندہ سمجھ کے -
اسی میں سنیوں کا نظریہ صاف ہو گیا - صرف زندوں پر چڑھاتے ہیں -
ہم صرف پھول زندہ پر چڑھاتے ہیں چاہے زندہ زمین پر ہو - چاہے زندہ زمین
میں ہو — اگر ہمارے اولیاء — زمین پر زندہ ہیں — ہم اہلسنت زمین
پر زندہ ہیں - تو ہم زمین میں بھی زندہ ہیں -
ایمان ہوگا تو بولے گا — ربی اللہ — تین سوال ہو گئے - محشر میں
اللہ نے اس کو پوچھا ہی نہیں نماز پڑھی تھی کہ نہیں — تمام اعمال کا ذکر -
کیا جو قبر کا امتحان فیل کر جاتے ہیں — حشر میں ان سے کچھ نہیں پوچھا جاتا —
— دنیا میں کسی جماعت سے منسلک ہونے والا اگلی جماعت میں گیا ہے -

Memo No

M T W T F S S   Date / /

اسی طرح قبر میں فیل ہونے والا حشر میں جائے گا — اگر اپنی نماز میں پالش کرنا ہے تو عقیدہ
سنبھالو — اور اس میں پرستش نماز ہو۔ اب لگتا ہے جب ابھی پوچھی جائے گی — اعمال
سے دیکھے گئے محشر میں۔ اور مستحق بنا دیا رحمت نے۔ تو آخرت اس کی اچھی ہے جس کی قبر۔
جس کی قبر اچھی اس کی دنیا اچھی — اس لیے اگر دنیا کی دولت کمانے سے ہم اچھے ہوتے
تو قارون خراب کیوں نکلا — تخت پر بیٹھنے سے اگر عزت ملتی۔ تو یزید پلید کیسے
ہو گیا — معلوم ہوا قبر اچھی ہے۔ دنیا اچھی ہے۔ اور اب دونوں کا مسئلہ آخر
قبر پر ٹک گیا — اسی کی دنیا اچھی ہے۔ جس کی قبر۔ اگر قبر میں جنت ہے بہار ہے۔
قبر میں انوار ہیں۔ قبر میں لیٹا ہوا قبر خاص میں ہے۔ تو چاہے زمین پر تین بھوکا ہو۔
تین دن پیاسا ہو۔ جوان لاشوں کو اٹھایا ہو۔ سجدے میں سر کٹایا ہو۔ مگر قبر اگر [illegible]
بن جائے تو حسین کی زندگی کامیاب ہے۔

قبر کے سوالات صحیح جواب دینے کے لئے اس وقت کامیاب جب دنیا میں عمل اچھے
ہوں گے۔ اور جنت میں تب جاؤ گے — جب قبر میں پاس ہو جاؤ گے۔ جہنم سے تب ہی
بچو گے جب قبر میں کامیاب رہے۔ اور ہشیار کی دنیا بھی ٹھیک تھا دیکھنا ہے کہ اگر قبر میں
پاس ہو جاؤ۔ تو قبر تو ہوگی درمیان میں۔ ایک سائیڈ دنیا کو اچھی بنائے دوسری
سائیڈ آخرت کو — تو قبر کو غور سے دیکھا جائے۔ اس میں تین سوال۔
— تین سوال کی ترتیب کیسے ہے — خدا کو ماننے والا ہے۔ دین کس پر ہے۔
یہ ہندو یہودی عیسائی وغیرہ ہیں — اسلام میں بہت فرقے۔ نبی کے
بارے میں کیا — کیا کہتا تھا — خدا دین کی دلیل محمد کی ذات ہے۔
یہ ساری گفتگو پہلے گزر چکی ہے — میرا نبی بغیر بشریت کے نبی رہ چکا ہے
اعلان نبوت کے لئے بشریت ضروری ہے — بشر بن کے جاؤ —
تاکہ میں بتا دوں — جس امر میں ایک جیسے ہیں — میں نے کہا بشر دکھاؤں
تاکہ پتہ چلے نوع کتنی خطا کر رہا ہے — جو نوع کے لائق نہیں وہ رد ہونے کے لائق ہے
جانے صنف ختم ہو جائے تو حقیقت ہے صنف ہے۔ صنف جانے ختم

سے تیری ولید دیدار ہا ہے ۔ تیرے ہاتھوں میں سب کچھ ہے ۔ چھوڑ رب نما بنایا مکہ مدینے والے ۔

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ہو جائے تو حقیقت ہے ـــــ نبی سے بشریت لے لی جائے تو نبی ختم نہیں ۔
کیونکہ وہ آدم سے پہلے نبی ہے ـــ بغیر بشریت کے وہ موجود ـــ ہماری
بشریت ہماری حقیقت ہے ۔ رسول کی بشریت رسول کی صفت ہے ـ حقیقت
صفت کی طرح نہیں ـــ صفت حقیقت کی طرح نہیں ہے ـ نبی ہماری طرح نہیں ۔
ہم نبی کی طرح نہیں ـــ محشر میں رسول کا جسم ظاہر ہو گیا ـــ کئی محشروں
ایک ہی عالم محشر سے کار تشریف لاتے ہیں ـــ

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Distt

Abbas

اتوار

۲۵ — ۶ — ۲۰۱۷
۲۹ — ۹ — ۱۴۳۸
۴ — ۴۸ — ۴۵ — PM

۳۰ بسم اللہ کی برکات

پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ — جیسی بارات ہو ویسا دولہا بھی ہوتا ہے۔
ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔ فاروق اعظم نے بسم اللہ سے دریا کے دہل
ختم کر — اولیاء کرام سے پوچھو بسم اللہ کیا ہے — عادت ڈالو کہ
ہر آنے والے کو بسم اللہ۔ جانے کے لیے انا للہ وانا الیہ راجعون — قرآن بھی
ابتدا ہے تو بسم اللہ سے۔ ب سے شروع اور سین سے ختم ہوتا ہے۔
کہ جن۔ یعنی ہے انسان — الناس پڑھو۔ تو سب ہے یہی انسان یہی سب
ہے — علماء فرماتے ہیں — سورۃ فاتحہ پوری قرآن ہے
کہ ام الکتاب ہے — مختصر کتاب ہے — سورۃ فاتحہ کو شارٹ کر دیا
جائے تو بسم اللہ — پورے قرآن کا ثواب — فاتحہ بدلتی ہے —
اللہ تو اس نہیں دینا چاہتا — جب تو اپنے گھر میں نہیں پڑھے گا تو میں اپنے
گھر میں لاؤں گا تجھے بھی نہ پڑھاؤں نمازوں کی ہر رکعت میں — اس وقت تک سونے
نہیں دوں گا — فاتحہ ہم بھی پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں مگر فرق یہ ہے۔
ہم فاتحہ مسرور ہو کے پڑھتے ہیں وہ مجبور ہو کے پڑھتے ہیں۔
ایک آدمی گالیاں دے رہا تھا۔ مرید نے کہا یہ کیا کر رہا ہے۔ میں نے کہا۔ گالیاں دے رہا ہے
میں کوئی لے تو نہیں رہا — قبر پر غلاف ڈالنے — سردی لگتی ہے کیا۔
— جاہلانہ سوچ ہے کہ سردی لگتی۔ مکہ کا لباس — ہم نے یوں کہا بزرگوں کے مزارات
کو دیکھ کر کیا سردی لگتی ہے — کعبے کو سردی لگتی — ہم سنا لوگ قبروں پر چادر
چڑھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ ہمیں چڑھاتے ہیں — ہم زیر میں وہ زبر —
قرآن مجید پر غلاف — احادیث پر غلاف نہیں ہے —
یہ حدیث ہے یہ کلام اللہ یہ قول اللہ ہے — مثال قرآن ۵ منٹ میں آیا۔
اے قرآن تجھ کو دنیا کی کتابوں کے ساتھ دیتا ہے اے حدیث اے ہم بلندوں کے گھروں
سے ساتھ رہنا — اے قول اللہ تم نے — دوسرا ولی مردوں کے
ساتھ رہنا ہے اس لئے غلاف چڑھا دو — اس لئے تو دوسری کتابوں کے برابر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ولی اللہ کی قبر پر (حضرت علی قرآن ہیں

تعویذوں کو غلط جگہ پر — قرآن پر نہ چڑھاؤ تب بھی قرآن ہی ہے — نہیں ہے
صرف پڑھا کرو۔ بعد میں چڑھایا گیا حاجی کے لیے۔ قاری کیلئے۔ کاروبار کرنے والے کیلئے۔
نہ ہو تو کیا ہو — کتاب کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ طواف نہ کرو۔ مثال۔ الماری
میں قرآن — ناپاک انگلیاں مس کریں۔ ولیوں کی قبروں پر چادر چڑھائیں۔
جاکر پاک لوگ حاضری دیتے ہوئے جائیں۔ ناپاک کتراتے ہوئے جائیں پاک وہ لوگ ہیں
جن کے ہاتھ پاک۔ زبان پاک۔ نگاہیں پاک۔ نظریہ پاک۔ عقیدہ پاک — اسلام پاک
دماغ پاک — سانس پاک۔ ذکر فکر — مرشد پاک پیر پاک۔ وطن پاک — آنا پاک
لوگو دور ہو جاؤ؟ — قبر کو چومنے کیا ہے۔ غیر اللہ کو چومنا شرک ہے —
کیا اللہ کو چومنا — بچے کو چومنا — جب وہ روتا ہے — سپین کو بند کرو۔
ایک سنی دیکھ رہا تھا — شرک کا گڑھ میں غیر اللہ ہے تو اس کو چوم رہا ہے —
وہ بولا معاملہ پر ہے جو میں نے دیکھ لیا — ہم نے عبادت کسی کو نہیں چوما — محبت
سے چومنا جائز ہے — جس سے تعلقات اچھے ہوں گے ان کو چوموگے —
اللہ والوں سے محبت ہیں تو چومنے میں شرک گھر والوں کو چومنے — باپ بچہ زوجہ
شرک پسند ہے غیر عورت خدا کی پسند ہے یا باؤ پر — معجزہ اولیاء کا ذکر
پیر اولیاء خدا کی پسند ہے — بیوی سے اچھے تعلقات — جب طلاق ہو جائے۔
چومنا شوہر کی بات ہے پھر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے — ہم نبی رسول اہل صحابہ اولیاء
کو چومیں گے۔ سب سے تعلقات اچھے ہیں —

— حضرت علی فرماتے ہیں وہ نقطہ میں ہوں۔ نقطے کو پھیلا دو تو قرآن ہے —
پورے قرآن سمجھا ہو تو علی کو دیکھو اور علی کو سمجھا ہو تو قرآن دیکھو —
ایمان جہاں ہو وہاں طاقت — مثال۔ حضرت علی جس دل میں ہوگا طاقت ہوگی۔
ولایت ہوگی — وہ کافر کے آگے جھکے گا نہیں — باللہ الرحمن الرحیم
با حرف استعانت ہے۔ با اللہ کیوں نہیں کہتے — آپ بسم اللہ
مدد مانگ رہے ہیں — آپ اللہ سے مدد نہیں مانگ رہے ہیں۔ پیارا بسم اللہ —

Memo No ________
Date / /
M T W T F S S

جلوں میں ہم نے بسم اللہ کر دیا ـــــ اللہ سے مدد مانگنا ہے تو باللہ سے ہے
بسم اللہ سے نہیں ـــــ تو باللہ سے مدد مانگ اور ہم یا رسول اللہ نہیں کہیں گے ـــــ
عبداللہ میں اللہ سے علیحدہ کوئی اور ہے ۔ اسی طرح بسم اللہ اسم اللہ اللہ تو ہے مگر بسم اللہ
کوئی اور ہے ۔ جو لوگ اللہ سے مدد مانگتے ہیں تو ان کی بسم اللہ ہی غلط ہو گی ۔

Qari Muhammad Abbas

Abbas

۲۵ — ۶ — ۲۰۱۲
اتوار
۴ — ۱۰ — ۱۴۳۸
9 — ۶ — ۷ — PM

125

۱۳۳۱ اللہ کا نور

M T W T F S S

Memo No

Date / /

اللہ ہر دن اللہ کا ہے — ہر ماہ میں خاموشی ہے مگر ۱۴ اگست میں تمام پاکستان کو
سجایا گیا ہر طرف چہل پہل ہے ۔ فوج کا پریڈ کرنا — طاقت کا مظاہرہ ۔ ہر کسی نے منع نہ کیا۔
کسی صورت سے فتوہ حرام مکروہ کا جاری نہ ہوا — کسی کیلئے دارالعلوم کی پابند
دارالعلوم کی طرف سے نہ کوئی فتویٰ — جس دن اللہ کی نعمت ملے - ۱۴ اگست
کو پاکستان آزاد ہوا ۔ جو اس دن خوشی نہ کرے وہ پاکستان کا غدار ہے ۔
۱۵ اگست کو ہندوستان انگریز کی غلامی سے آزاد ہے ۔ ان دونوں تاریخ
زیادہ اہم ۱۲ ربیع الاول ہے ۔ اس تاریخ کو سارا جہان آزاد ہوا ہے —
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد جاءکم من اللہ نور — یہ اللہ کی طرف سے میں اللہ کا طرف؟
کیا ہے — کہاں سے آئے ۔ کون ہیں کتاب کے ساتھ کیوں ۔ یہ دو سوال
ہیں — قد جاءکم من اللہ رسول و کتاب مبین ۔ نبی نہیں فرمایا ۔ بلکہ فرمایا
نور رسول فرمایا — اس لئے یہ ساتھ میں کتاب ہے — اور کتاب اندھیرے میں
نہیں پڑھی جاتی — دن کو پڑھو تو سورج کی روشنی ۔ رات کو چراغ کی روشنی —
اندھیرے میں کتاب کھولو تو کھو لئے جاؤ گے — کتاب کی عظمت کو شان کیا ہے۔
یہ دنیا کی کتاب نہیں — یہ عام روشنیوں میں نہیں پڑھا جاتا ۔ اس کیلئے خاص روشنی
کی ضرورت ہے — جس کو نور بنا کے بھیجا ہے —
پڑھو ۔ رسول انور کی روشنی میں کتاب مبین کو — سنت کی روشنی میں قرآن کی آیتوں کو
پڑھو — مثال ہے ۔ وضو کریں کہ پہلے ہاتھ دھوتے ہیں ۔ پھر کلی کرتے ہو ۔ قرآن میں تو یہ
ہے — اور جب قرآن کی دلیل نہیں ہے تو کرتے کیوں ہو ۔ — یا ایہا الذین امنوا فاغسلوا
وجوھکم — اللہ فرماتا ہے چہرہ دھو ۔ مولوی کہتا ہے ہاتھ دھو — منہ کا
دھونا اس کا معاملہ اللہ سے ہے ۔ اور ہاتھ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اس کا معاملہ رسول اللہ
سے ہے — قرآن میں وضو ہے ۔ منہ دھونا ۔ ہاتھ کہنیوں تک دھونا ۔ سر کا مسح کرنا۔
پاؤں دھونا — یہی وضو ہے پورا ہوتا ہے ۔ اس لئے اگر اس طرح سے وضو کرو تو پانی
کا ذائقہ گیا ہے ۔ بو کیسی ہے — یہ ذائقہ — رنگ — ذائقہ ۔ مٹک معلوم کرنا۔

(تحقیق)

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

یہ سنت کے مطابق اولیاء کا وضو صاف ستھرا نکلا ۔۔۔ جو لوگ وضو کریں گے ۔
تو منہ دھویا کریں گے ۔۔۔ اللہ کی کتاب کو سنت رسول اللہ کی روشنی میں پڑھو ۔۔۔
یہ کتاب گاندھی کی سمجھ میں نہ آئی ۔ تو آندھی کی صورت میں کب نظر آئے گی ۔۔۔
اللہ نے فرمایا ہے قد جاءکم من اللہ نور فرمایا ہے ۔۔۔ ماضی پر جب قد داخل ہو تو
۔۔۔ تحقیق کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں ۔ تحقیق بدلتی رہتی ہے ۔ مثلاً زمین کی تحقیق کہ
گول یا بیضوی ۔۔۔ علماء کی تحقیق کو محدث بدل سکتا ہے ۔ محدث کی تحقیق مجتہد بدلا ۔
مجتہد کی تحقیق صحابی ۔۔۔ اسی طرح تھانہ کی تحقیق کو عدالت ۔ ہائی کورٹ ۔ سپریم کورٹ
۔۔۔ مجرم ۔ ڈسٹرکٹ کورٹ کی تحقیق ۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سپریم کورٹ کی تحقیق ہائی
کورٹ میں بدل جائے ۔۔۔ نیچے والے کی تحقیق کو اوپر والا کر سکتا ہے ۔۔۔ اوپر والے کی
تحقیق کو نیچے والا نہیں کر سکتا ۔۔۔ قد جاءکم من اللہ نور ۔ یہ اللہ کی تحقیق ہے ۔
اسے وہی بدلے جو اللہ سے زیادہ علم والا ہو ۔۔۔ یا زیادہ حکمت والا ہو ۔ جیسا کہ سمیع
زیادہ طاقت والا کوئی نہیں تو اللہ کی تحقیق کو کون بدل سکتا ہے ۔
قد کے بعد دوسرا لفظ ہے جاءکم ۔۔۔ آیا ۔۔۔ آتا وہی ہے جو پہلے سے ہو ۔ اللہ نے
فرمایا کہ نور آیا ۔۔۔ یہ تو بتایا کہ اس کا بنایا ۔۔۔ مثال ۔ آپ یہاں محفل میں آئے ۔
آپ پہلے کہیں موجود تھے ۔ جاءکم من اللہ نور ۔ جو پہلے سے تھا اب آیا ۔۔۔
کب بنایا ۔۔۔ جب تک نہیں ۔۔۔ دن ۔ مہینے ۔ ہر شئے سے پہلے (تفصیلاً
اول ما خلق اللہ نوری ۔۔۔ بیٹا بعد میں باپ پہلے ہوتا ہے یہ قانون ہے ۔
ساری دنیا میں ۔۔۔ اے انسانوں ایک شخص ہو ۔ جو بعد میں ہوتے ہو ۔ باپ پہلے ۔ لیکن میرا نبی پہلے
نور سب سے پہلے ۔۔۔ اللہ نے نور کو قرب خاص میں رکھا ۔۔۔
ہر جگہ سے پہلے بنا ۔۔۔ تو رکھا کہاں ۔۔۔ جو خود ہے اس کو جگہ نہیں چاہیے
یہ مثال 2. ۔ دنیا کی ہر جگہ اس نور کی محتاج ہے ۔۔۔ چاہے نبوت و رسالت ۔ صحابیت
ولایت ۔ غوثیت کی جگہ ہو ۔ کوئی بھی ہو ۔۔۔ ہر جگہ حضور کی محتاج ۔
جب سرکار کا نور بنایا تو اللہ اور محبوب کے سوا نہ شیرانہ تھا ۔ تو نور کا گھر تھا کوئی خاص

KHURRAM PAPER PRODUCTS

(بشریت اعلانِ نبوت کیلئے)

اے محبوب تم بہت بڑے حبیب ہو - تم مجھے دیکھو میں تمہیں دیکھوں - میں اکیلا ہوں
تم بھی اکیلے - میں تجھے دیکھوں تاکہ تجھے اور کوئی نہ دیکھے - تو بھی مجھے دیکھ لے تاکہ مجھے اور کوئی
دیکھنے نہ پائے - میرا نبی سب سے پہلے - نبی ہو تے ہیں ہیں اول - آخر -
کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ۰ - پہلا انسان آدم - ابوالبشر
ہیں - کوئی انسان نہیں - جو آدم سے پہلے نبی ہیں - میرا نبی بغیر بشریت کے
نبی رہ چکا ہے - حکم نبوت کیلئے بشریت ضروری ہے اعلانِ نبوت کیلئے بشریت
ضروری ہے جب اے محبوب بشر کے لباس میں جاؤ تاکہ ان کو علم ہو جائے -
تاکہ میرے بندوں کو سبق آجائے - کربلا کے میدان میں لٹوا لو تاکہ میرے بندوں کو اسلام
پہ مرنا آجائے - ہم بھی بشریت اپنی ضرورت کیلئے - ہر کوئی بشر ہے -
اپنی ضرورت کیلئے - رسول بشر میں لوگوں کی ہدایت کیلئے - رسول اول بھی - آخر بھی -
آم کی مثال - واپس پر ٹانگ ٹوٹ گئی - تو لنگڑے نے لنگڑے کو دیکھا -
تو ہی اول تھی - تو آخر میں کیسے آگئی - شاخیں - تنا - پھول ہوئے - آم کا اینڈ
ہوا - بارہ کو دیا ظاہر - زمین میں باطن - جو پہلے والے ان کا بعد والوں پر احسان
ہے - سب پر احسان ہے - یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے - تاکہ کوئی پیر
بنی پیر احسان نہ جتائے -

مسلک الموت کا سینوں کے گھروں میں آتے ہیں سب فرشتوں کا عقیدہ ہے -
معراج کا ذکر - لامکاں کا ذکر - لامکان - لامحدود - لا مکان
میں خدا کی شان بتانے والو بھی سمجھا کر اسی لا مکان میں مصطفیٰ بھی تو ہیں -
جب بی لا مکان میں رہے تو خود بی کیا تھے - مکان میں پیدا کیا کہ تاکہ لوگ تجھے
خدا نہ سمجھیں - آمنہ کے بطن - ابوطالب - عبدالمطلب - بچپن - حلیمہ کے پاس
جوان - مرد - ماں کا رشتہ - بکریاں کو اٹھنا - پیٹ پر پتھر - دندان کو شہید - جہاد -
صدقہ - حق - صداقت - ہاشمی - انسان بنا یا - بشر آدمی ہاتھ پاؤں - شمس کم ۰ .
ستارا - شوہر - بیٹا - فاطمہ کا باپ حسین کا نانا - صدیق و فاروق کا داماد -

Memo No
Date / /
M T W T F S S

وغیرہ وغیرہ کو مکان میں بلایا تاکہ خدا نہ سمجھیں ـــــ آنحضرت جب میں نے آپ کو لامکان
میں اس لئے بلایا کہ لوگ آپ کو اپنی طرح نہ سمجھیں ـ مکان میں اس لئے پیدا کیا کہ تم خدا
نہیں ہو ـ لامکان میں اس لئے بلایا کہ تم جدا نہیں ہو ـ وہ بھی خدا سے جدا نہیں ہوگا۔
جس نے منبروں کو بھی خدا سے ملا دیا ہو ـــــ

اب آدم بنا دئے گئے ـــــ روح کو جسم میں ڈالا ـــــ آدم کے جسم میں اندھیرا ہے
اب اللہ نے آدم کے جسم میں روشنی کی ۔ نور محمد آدم میں ـــــ روح اب نکلتی نہیں ہے ـ
اللہ عالم الغیب ہے ۔ اس کو پتہ ہے کہ بغیر نور کے روح کو قرار نہیں ـ اس کو پتہ
ہے ـ روح سے پہلے نور کو داخل کرتا ـــــ اللہ کی حکمت ہوتی ہے ـ دنیا کو پتہ چلے
کہ اصل میں رونق نور کی ہے ـــ

نمرود کا مناظرہ ـــ دو مشہور لوگوں کو بلایا ـ ابراہیم نے مدد نہ مانگی ـــ
موسیٰ کا فرعون کو غرق کرنا ـ جبرائیل کا آنا ـــــ دریا کے ٹکڑوں کو کس نے بتا دیا
کہ نبی اور مقتدار کے فرق کیا ہیں ـ یہ بخاری تک پڑھ گئے نبی اور امتی کا فرق نہ کر سکے ـ
دونوں اللہ کے رسول ہیں ـ ابراہیم ـ موسیٰ ـ ایک راستہ بنائے دوسرا راستے سے منہ
موڑ رہا ـ جبرائیل سے مدد لینا یہ کوئی غلط بات تو نہیں تھی ـ اے ابراہیم جب جبرائیل
وحی لے کر آتے تھے ـ تو وحی لے لیتے تھے ـ مگر مدد کیوں نہ لی ـــ تو موسیٰ نے ڈنڈے سے
مدد لی ـــــ کلیم نے جو کیا وہ طریقہ کا تھا ـ یا میں نے جو کیا وہ طریقہ کا تھا ـــ دونوں
درست ہیں کیسے ـ موسیٰ کا معاملہ اور ہے کلیم کا معاملہ اور ہے ـــ

موسیٰ کو پتہ تھا کہ قوم کو بچانا ضروری ہے ـ ابراہیم کو پتہ تھا کہ میرا بیٹا ابھی پیدا
نہیں ہوا تھا ـ ابھی نور محمدی میرے اندر موجود ہے ـــ جسے آگ جلا نہیں سکتی ـ
قبروں پر چادر ڈالنے ـــــ بس دل لگتی ہے ـــــ 80 سال کا بلدہ ہو گیا
ہے بس ـ قبر میں بس دل لگی تو سوچا کہ چادر چڑھا دو ـــ تمہارا برزخ
گندگی سے بھرا جا رہا ہے جب جسم کی گندگی گلانے اوپر سے کیا دو گے ـــ

یہ جاہلانہ جواب ہے ـــ اب عالمانہ جواب ہے ـــ کعبے کے اوپر ـ قرآن

M T W T F S S

Memo No

Date / /

(قرآن پر پردہ)

کی اوپر غلاف ـــــ کتابوں پر پردہ نہیں ہے ـــــ یہ بات پہلے بھی گزر چکا ہے۔
کنز الایمان کو لانا ـــــ قرآن کو پانچ منٹ میں لے آئے ـــــ تمام جب
لوگوں کیلئے قرآن کو غلاف کی ضرورت ہے ۔ منبر پر اپنا ہی آئے ۔ جو ناپاک ہیں وہ دور
رہیں ـــــ یہ وہی نور ہے جو نبیوں رسولوں میں گیا ۔ آدم ـــــ عیسیٰ تک ذکر ۔
فرشتوں نے سجدہ کیا ۔ ابراہیم آگ ۔ اسماعیل گردن کٹ ـــــ وہ نور
جس صحابہ کرام خلفاء راشدین ۔ امہات المومنین کو چمکایا ۔ اب وہی نور
12 ربیع الاول کو ہمیں چمکانے کیلئے آگیا ـــــ چمک مجھ ـــــ پاتے
سب پانے والے ـــــ میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے ۔ مدد جاری ہے

Moulana Qari ... Abdul ...

بدھ
۲۸ — ۶ — ۲۰۱۷
۳ — ۱۰ — ۱۴۳۸
(۶ — ۳۹ — ۰۹ — PM)

بے مثال ۲۳۲ 130

Memo No

M T W T F S S

Date 30/5/1994

بعدہٗ الحمدللہ رب العالمین ۰

مدینے کو سب کچھ دیئے جا رہا ہے - بہار مدینہ لیئے جا رہا ہوں ـــ مدینے کی بارش مدینے کے
چرچے یہیں کام ہر دم کیئے جا رہا ہوں ـــ مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سید - مدینے سے
بس اس لیئے جا رہا ہوں ـــ ہ

یہ وہ مقام ہے جہاں سے قرآن شروع ہوتا ہے ـــ قرآن کی تلاوت سے سورۃ فاتحہ.
ہی پہلی آیت ہے ـــ مسلمان جب شکر ادا کرتا ہے تو الحمدللہ ـــ پانی پینے کے بعد
کھانے کے بعد - اچھی خبر ـــ تمام مسلمانوں کی زبان پر الحمدللہ - انڈیا سے لے کر
امریکہ تک جہاں بھی جاؤ - نماز کی ہر رکعت میں ـــ کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا -
ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے ـــ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے ـــ خواہ
مجبور سے ہو گئے ہیں اب نماز بچانا ہے تو فاتحہ پڑھنا پڑے گا ـــ

اللہ جانتا ہے - سب کو جو آگے پیچھے گزر رہا ہے ـــ عالم الغیب - عالم غیب - قائل غیب.
سورۃ فاتحہ میں سب اللہ کی صفات کا ذکر ہے - ربوبیت - واحدیت الوہیت مالکیت ـــ
ـــ ہر ملک میں فاتحہ ـــ قبرستان میں بھی فاتحہ ـــ

جب تو اپنے گھر میں نہیں پڑھتے - تو میں اپنے گھر میں پڑھواؤں گا - وہ مجبور ہو کے
پڑھتے ہیں - اب ہم مسرور ہو کر ـــ

قرآن فاتحہ سے کیوں شروع ہوا - اس لیئے ـــ جو قرآن ـــ کو چھوڑ کر فاتحہ سے
کس لیئے شروع ہوا ـــ قرآن سب سے پہلے کس کو ملا - حضور کو جبرائیل
لے کر آئے - تو اقرا ـــ مگر جب قرآن شروع کیا فاتحہ سے شروع.
محبوب کو اقرا سے بندوں کو فاتحہ سے ـــ اس کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام کو -
اس ترتیب ہی کو کیوں نہ دیا ـــ قرآن کے نزول کے وقت ترتیب اور ہے کے
قرآن کامل اکمل ہے - اس لیئے کہ قرآن حاصل کرتے ہیں ہم حضور کے مثل نہیں
ہیں ـــ قرآن پانے میں رسول کے برابر نہیں - جب قرآن میں رسول کی طرح ہم نہ ہو سکے -
تو قرآن سمجھانے میں رسول کی طرح نہ ہو سکے -

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

الحمد — تمام تعریفیں — للہ اللہ کیلئے — اللہ کرو گے تم یہ — یا زیادہ — تو کسی اور
کے لئے بھی ہے — تو نبیوں رسولوں صدیقین کی تعریف پسند کرو — اولیاء —
تو ہمارے لئے کب ہے — نور الدین کی تعریف — (حافظ آبادی)
وطن کی تعریف — محبت کی تعریف — وغیرہ وغیرہ —
والدین بھی تعریف — پیر — عقیدت مند — کیا کوئی بچا ہے — ہم بھی پسند کر
جماعت کی تعریف — اللہ نے تعریف کی نبی کی — لقد جاءکم والی کی آیات —
رسول کی تعریف بھی اللہ کی تعریف — نبی کی تعریف بھی اللہ کی تعریف ہے — اس میں کیا نکتہ ہے —
— نقطہ — جس چیز کی تعریف کرو گے اصل میں بنانے والے کی تعریف ہے۔ گھر — مکان
گاڑی — میز — کرسی — اسی طرح رسولوں کی تعریف اللہ کی تعریف —
اولیاء کا ذکر — اولیاء بنانے والے کی تعریف — جب بننے والا بے مثال ہے تو
بنانے والا کتنا بے مثال ہے — اللہ فرماتا ہے میں احد ہوں میرے لئے حمد
ہے — اللہ نے رسول کی تعریف کی — رسول نے اللہ کی تعریف کی — جب رسول حمد
کریں گے — تو رسول ہوں گے محمد — جب خدا تعریف کرے گا تو خدا ہوگا محمدؐ
اے محبوب آپ کس ملک کا الیکشن جیتیں ہاریں لوگ جانیں گے تب ہوں گے — تمہیں کوئی
جانے نہ جانے بنایا میں نے ہے — دیا میں نے بلندی میں نے دی — محبوب لوگوں سے
بتا دینا ورفعنا لک ذکرک — بلند کرنے والے خدا — بلند ہونے والے مصطفیٰ ام
جس کے ساتھ تو چند لوگ مل جائیں وہ بادشاہ ہو جاتا — جسے خدا بلند کرے اس کا
اختیار کیسے ہوگا — کسی کا کوئی بڑا افسر ہوگا دوست تو اس کا پورا علاقہ
میں چرچا ہوگا — ایک ملک کا بادشاہ اس کا اثر دوسرے ملک میں نہیں مگر
جس کا اللہ دوست ہو — اس کا چرچا کہاں تک ہوگا — اس کی ربوبیت —
کہاں ہے — ملک ہے رب العالمین کا تو چرچا ہے رحمۃ للعالمین کا —
کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں رسول کا ذکر نہ ہو — ہر ملک کا نام — ہر شہر کا نام ہر علاقہ —
زمین و آسمان فرشتوں — مکاں لامکاں — رسولوں — نبیوں — تمام لوگوں میں رسول —

132

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

قبر میں حشر میں — جنت میں — جہنم میں — ذکر کرتا تو جاتا کیوں — جنتی

تو جنت میں ذکر کرے گا — اس لیے یہ جگہ ملی — جہنم میں جگہ میں ذکر رسول —

یہ یہ کام نہ لیے ہوئے — یہ تو گنہگار رہا ہے — وہاں بھی ذکر رسول ہو رہا ہے — ہر علاوہ

میں رسول کا ذکر ہے۔ وہاں جہاں خدا کا ذکر ہے — ایک جگہ ہے جہاں اللہ کا ذکر ہے

وہاں رسول کا ذکر نہیں بسم اللہ اللہ اکبر — یہاں اللہ کا جیا رہی تھیں بھی —

یہاں رسول کا ذکر جان لینے کے لیے نہیں کرتے۔ جان بچانے کیلئے کرتے ہیں —

سب اولیاء کا ذکر کر دو گے — بسم رسول کہنا حرام ہے — اللہ کا ذکر ہو گا.

جب ذبح کرتے ہیں تو اللہ کا ہی نام لیتے ہیں — اللہ کا حکم بدل نہیں سکتا —

بننے والے کی تعریف بنانے والے کی تعریف — تو یہ ساری تعریف اللہ کیلئے ہے

Maulana Qari Muhammad Abbas ...

Abbas

جمعرات

— ۲۰۱۷

۲۹ — ۴ — ۱۴۳۸

۴ — ۱۰ — ۴۰ PM

۵ — ۱۴ —

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کہا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ صرف ایک ولی کو نہیں سب کو ولیوں کو مانو ـــ
نبی پاک ہر ولی میں نظر آتے ہیں ۔ صرف میرے دادا ولی ہیں ۔ یہ غلط ہے ۔ کیا داتا صاحب ولی
نہیں ہے ۔ خواجہ ـــ سرکار نقشبند ولی نہیں ہیں کیا ـــ آقا کے سہروردی ـــ
صرف ایک محدث سے کام نہیں چلے گا ـــ یہ ہندوستان کی زمین نہیں جس کا بٹوارہ
ہو جائے ۔ یہ نبی کا دین ہے اس کو بٹنے نہیں دیا جائے گا ـــ ہر سنی مفتی ہمارا مفتی ہے ۔
مجدد ـــ صرف مدینے والے کو رسول کہنا یہ درست نہیں موسیٰ علیہ السلام رسول ہیں ۔ عیسیٰ
ابراہیم سب رسول ـــ صرف اللہ معبود ہے ۔ کلمہ صرف ہو ایک ہی کا ۔
مدینے والے کا ـــ مانیں گے ہر نبی کو ۔ پیر بنائیں گے ایک ولی کو مگر مانیں گے ہر ولی کو ۔
سے بڑے کام کی نکلی میری پیاری پیاری کملی ـــ سر حشر جب چھپایا مکھ مدنی والے ۔
خدا کو پہچانو اور اس کی مرضی سے پہچانو ـــ اس نے مصطفیٰ کے نور کو بنایا ۔
وہ خزانہ مخفی تھا ـــ نبی ظاہر ہو ۔ اس نے چاہا ۔ نبی اس لیے آیا کہ خدا پہچانا
جائے ـــ اور جب نبی نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو ولی آئے ـــ اور ولی چھا جائیں
تو اس کے لیے سنی آئے ـــ نبی کو چھپایا کس نے نہیں ۔ آدم کی پیشانی میں رکھا ۔
چمکایا ۔ آدم جنت میں ۔ بیوی بچوں کی پرورش نہیں ۔ جنت میں بچے نہیں ہوتے
۔ پاکستان میں دیکھو کو کیوں روکتے ہیں ۔ حالانکہ اندر جنت نہیں ہے ۔ درخت
کے قریب نہ جانا ـــ صرف دو ہی رستے ـــ کھالیں تو پایا ہے ۔
جو پیچھے ہیں وہ بعد میں آگئے ـــ (کون دنیا سے دنیا کو منہ مانگتے)
مصطفیٰ سے ۔ یہ کھائیں گے نہیں تو پائیں نہیں ۔ پائیں نہیں تو بچے نہیں نبی معصوم
ہیں حکم عدولی نہیں کریگا ـــ آدم کے پاکیزہ دماغ پر غفلت کا پردہ گرا دیا
تاکہ یہ غفلتاً کھالے ۔ اور اللہ حکماً پاک کرے ۔ تاکہ معصومیت بھی محفوظ رہے اور ارادہ
الٰہی ـــ نتیجہ وہی نکلا ۔ باہر آئے تو نسلیں پیدا ہوئیں نوح ۔ موسیٰ ۔ لوط
انبیاء پیدا ہوئے ۔ یہ آدم کی خطا نہیں یہ ادا ہے ۔ یہ قربانی ہے آدم کی
یہ مہربانی ہے ـــ اگر آدم نے کھایا نہ ہوتا تو مصطفیٰ جانِ رحمت کو ہم نے پایا نہ ہوتا ۔

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

ابلیس کی پریشانی بڑھی — آدم کو نائب بنایا — سجدہ تعظیمی کرو۔ یہ طریقہ اللہ
کو پسند ہے۔ شیطان نے سجدہ نہ کیا — پہلے حکم اللہ نے دیا ہے سجدوں نے انکار
کیا ہے کوئی انکار کرے تو سجدہ جاؤ؟ ۔ لوگ تو ایسے ہیں محبت کے دعوے بڑے مگر تعظیم
کے لیے تیار نہیں ۔ قدم بوسی کرتے ہیں — اللہ کے غیر — بہوں کا ہے غیر اللہ
سے کرتے ہیں — شرک کیا ہے۔ جو اللہ کے لیے کرے نہ بندے کے لیے —
تو اللہ کی قدم بوسی کر سکتا — خدا کو چوم نہیں سکتے — اللہ والوں کی قدم
بوسی ہو سکتی ہے۔ بچے کو چومنا — ایک شخص نے پوچھا ۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
— جب باہر کا یہ عالم ہے ۔ اندر کا یہ عالم ۔ محبت کا تعلق ہے ۔ چومنا کا تعلق
محبت سے ہے عبادت سے نہیں —

...lana Qari Muhammad Abbas...

Abbas

٢٩ — ٤ — ٢٠١٧

٥ — ١٠ — ١٤٣٨

A — ٩٢ — ١١ — PM

135

۴۳۳

امام احمد رضا

M T W T F S S

Memo No

Date 1/ 8 /88

الحق زهق الباطل ان الباطل —— تم یہاں نبی کے لئے آئے ہو —— کس اور کیلئے آئے ہیں -

نبی اگر مدینے میں آ جائیں تو یثرب کی جگہ مدینہ بن —— نبی پاک تکالیف دیں ——

پتھر برسائے گئے —— گالیاں دی گئی —— ایک کلمہ پڑھنے والے نے جب صدیق کے دور

میں زکوٰۃ سے انکار کیا —— توبہ کا دروازہ نہیں کھولا۔ انشقاق کیا —— جب اسلام

بیسویں نے کا طریقہ اور سے بچانے کا اور —— بیسویں میں مال۔ بچانے میں صداقت چاہئے -

جرأت —— شہادت چاہئے —— یزید آیا۔ سب کچھ اس کے پاس۔ فاطمہ کے

لال نے قربانی —— احمد بن حنبل —— اکبر کے دور —— امام ربانی —— سکول کے نصاب

کیا —— تمام فتنوں کو اکٹھا کیا جائے۔ سعودیوں کا عشرہ —— علی کو اتنا مانا -

کہ —— ہر طرف —— نبی کی عظمتوں پہ حملے۔ کسی نے مرتد کیا - وغیرہ -

دیابنہ کے عقائد پر —— سب مسلمان خاموش تھے مگر تڑپ گئے۔ کہ ایک یزید آیا تھا۔

امام حسین نے پہچان لیا۔ وغیرہ۔ مگر اتنے فتنے آ گئے میں پیدا کر دی۔ احمد رضا دیا

سے حدود —— نے —— امام احمد رضا —— عشق مصطفیٰ کا نام ہے ——

جب محبت صحابہ اور اولیاء دل میں ہو تو کوئی فتنہ آ جائے ——

تمام خلفائے کرام صحابہ کرام اولیاء آئمہ کے غلام کا نام احمد رضا ہے —— اگر امام تو

دل میں بسا لے تو تم خارجی بنے گا۔ نہ رافضی بنے گا تم نہ کوئی بدعقیدہ بنے گا۔ ہم مقام

دیکھ کے بات کرتے ہیں امام احمد نبی کے معجزہ کا نام ہے —— ایسی محبت کرو

کہ خواجہ غریب نواز کے غلام بن جاؤ ——

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami ... Distt

Abbas

جمعۃ المبارک

۲۰۱۷ — ۶ — ۳۰

۱۴۳۸ — ۱۰ — ۵

۲۸ — ۳۱ — AM

۲۸۶ دین کی پہچان علی ہیں

؎ خاموش ہیں تو دین کی پہچان علی ہیں ۔ گر بولے تو لگتا ہے کہ قرآن علی ہیں ۔
قرآن تو دیتا ہے ہمیں دعوت ایمان ایمان یہ کہتا ہے میری جان علی ہیں ۔
احسان خدا ہیں کہ دہلیز سے باہر رب کا ہیں اُن کے احسانوں میں احسان علی ہیں
جیسے قرب الٰہی میں نظر آئے حقائق جلووں کے اجتہاد میں حیران علی ہیں
اسلام تو ہر دور میں محفوظ رہے گا ۔ اس دین محمد کے نگہبان علی ہیں ۔
جس نور محمد سے ملا سب کو اجالا ۔ اس نور محمد کا فیضان علی ہے ۔
دار دین کی ہر نعمت عظمیٰ ہے تمہاری اے ہاشمی جب تجھ پہ مہربان علی ہے ۔

ایسی کی عظمتوں کی یادگار ۔ اہلسنت کا تاجدار ۔ اعلیٰ حضرت ۔ عظیم البرکت ۔ امام عشق و محبت ۔ مجدد دین و ملت ۔ عشق کی پہچان ۔ غوث کا فیضان ۔ رب ان پہ مہربان سنیوں پہ وہ مہربان ۔ احمد رضا خان ۔

یہ کوئی ادنیٰ حضرت نہیں ۔ اعلیٰ حضرت ہیں ۔ عاشق و معشوق میں لڑائی نہیں ہو سکتی ۔ بھائی بھائی میں ہو سکتی ہے ۔ کوئی سمجھ یا در قیس و لیلیٰ کو نہیں لڑا سکی اس طرح کہ لیلیٰ کو ایسا کوئی چاہنے والا نہ ملے گا ۔ تم احمد رضا کو سیدوں سے لڑا نہیں سکتے کیوں سیدوں کو ایسا چاہنے والا نہیں ملے گا ۔

؎ بشر کا نفس جس میں ہے

قیامت کے دن گناہوں کی وجہ سے بوجھ ہو گا سب آدم کی اولاد اللہ کے پاس جائیں گے ۔ موسیٰ کے پاس جائیں ۔ ابراہیم ۔ عیسیٰ کے پاس ۔ نفسی نفسی ۔ ایک طرف سے آواز آئی یا اُمتی ۔ جب نظر اٹھا کر دیکھا ۔ گناہگاروں کی طرف دیکھ رہے تھے ۔ نہ صحابہ کی طرف امواتوں کی طرف ۔ میں بھی کچھ گناہ لے جاتا کہ محبوب کی نظر ہو جائے ۔ نبی نے سب کو بلا لیا ۔ انہیں کی نوکری کو کون غوث بنا ۔ اولیاء کا ذکر ۔ محشر میں گناہگاروں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

کسی کو بہ ـــ کاشش مجید ـــ سے قرض لیتا ہے گنہگاری کا واہ واہ ـــ
نعت کوئی لکھتا ہے ۔ اور ہے ۔ مگر نعت مدینے والا لکھواتا ہے ـــ جو خود
لکھتا ہے وہ مسلمان ہوتا ہے ۔ جسے نبی لکھواتے ہیں وہ وقت کا حسان ہوتا ہے ۔
رسول کو اتنا نہ سمجھا جتنا امام احمد رضا نے بتایا ۔ غریب نواز غوث شاہ ارشد
علی ـــ ان میں سے کوئی رسول کی حقیقت نہیں جانتے ۔ لوگ رسول کی حد
نہیں بتاتے ـــ جس کو جتنا علم ہے اتنی حد بتاتے ہیں ۔ جتنا کوئی جانتے
تھے اتنا انہوں نے بتایا ـــ صحابہ کرام ۔ صدیق اکبر ـــ یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃ
غیر ربی ـــ غیر رب رسول کی حقیقت نہیں جانتا ـــ غیر رب تو رسول بھی
ہیں ـــ جب رسول پر ان کی حقیقت عیاں نہیں ـــ تو اب نعت رسول کا صحیح حق
اللہ کو ہے ـــ یا اس کی توفیق سے محبوب اللہ کو ہے ۔

؎ شعر و سخن اسے کہتے ہیں جو بازار میں لے جائے ۔
نعت مصطفیٰ اسے کہتے ہیں جو مدنی دربار میں لے جائے ۔

شان نبی کو بڑھاؤ مت گھٹاؤ مت ۔ صرف ایک ہی خطرہ ہے بڑھانے کا تو
خطرہ ہی نہیں ـــ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا ۔ جنہوں نے بڑھانے کا کہا ہے ۔ بڑھانے
کی شکل بتاؤ ـــ بڑھانا ممکن ہو تو روکو ـــ گھٹانے کا تو امکان ہے ۔ کہ کوئی اپنی جہل
گھٹائے ـــ زبان سے کہہ دیں گھٹائے ـــ بڑھانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ۔ کیونکہ جب تک
ہم رسول کو خدا نہیں کہیں گے ۔ بڑھا ہی نہیں سکتے ـــ اور خدا کہنے کی تو جائز ہی
نہیں ـــ تو بڑھانے کا تو کوئی امکان ہی نہیں ہے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۔
اللہ کے بعد سب تو ہی ہے ۔ اور جب تک تجھے اللہ نہ کہا جائے ۔ بڑھایا کہاں ـــ
دنیا ہوتا ہے عقلا پر ـــ گھٹایا ضرور ـــ محشر کے دن پتہ چلے گا ۔ کہ مصطفیٰ
کا دنیا دار کیا ہوتا ہے ۔ غدار کیا ہوتا ہے ۔

Maulana Qari Muhammad Abbas ... Teh Pa...

Abbas

۲۰۱۷ ـ ۴ ـ ۳۰ / ۱۴۳۸ ـ ۸ ـ ۱۵

محمد

۸ ـــ AM

دین اسلام

۳۲۶

ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ (غوث الاعظم)

حضرت ابو صالح نے معاف کروایا — تکمیل — نشان رسالت ۔ در نجف درجات
— مراد کون ہے ۔ کہ حد سے والے کے سوا اور کوئی نہیں ۔ کئی لوگ ہوتے ہیں جن کو بتانا
پڑتا ہے — جیسے نہ مانو ۔ مگر اسلام کی مانو ۔ بات منوانے والے مذہبی ہوتے ۔ ذات منوانے
والے سیاسی ہوتے ہیں — سیب کھایا ۔ کہ پتہ نہیں کس کا ۔ فکر ہوئی ۔ کہ یہ مال میرا نہیں
تھا ۔ پشتاوا — دوسرے کا مال لوگ کھاتے ہیں ۔ میری باڑی میں بلڈ بنے ۔ خون کو
بچاؤ تب اولاد اچھی ہوگی ۔ خون اچھا ہوگا — دریا کی طرف چلے ۔ بوڑھے نے کہا
کہ یا اللہ لوگ ملکیت ہضم کر جاتے مگر ڈکار نہیں لیتے — یہ گری ہے — یہ نوجوان اٹھا کر رہا ہے
— ایک صورت سے معاف کروں گا شادی کرنا پڑے گی — بغیر دیکھے ہاں کر دی —
دوسرے کو دیکھ کر زندگی نہ بگاڑ ۔ ان کو دیکھ جن پر زندگی قربان ہو گئی — بوڑھے نے لڑکی
کے بارے میں بتا دیا — گمراہ پر عرض کیا یا اللہ — چہرہ دیکھا ۔ تو کہا یہ سرزندہ
گلستان سمرقند کے آگیا ہے — غلطی سے صحیح کریں تو پتہ نہیں کیا سزا ملے گی ۔
پوچھا — تو بتایا — حرام نہ دیکھا ۔ حرام نہ سنا ۔ حرام کی طرف قدم ۔
حرام نہ بولا — جب لڑکا اتنا محرم والا ہو ۔ اور لڑکی اتنی پاکیزہ ہو ۔ اور ان دونوں
کو ملا دیا جائے ۔ تب غوث اعظم کا جنم ہوتا ہے —

نبی آیا نبوت کو دروازہ بند ۔ کوئی نیا نبی نہیں آیا — شیطان نے کہا میں رحمان نے نہیں
بنایا — لیکن ہدایت کا دروازہ بند نہیں کیا — یہودیوں سے نکرانے کے لیے عیسیٰ کو
بھیجا گیا تھا — اشاعت کو بچانے کے لئے محمد ﷺ کو بھیجا گیا — السرف ولی اللہ
مونس کو بھیجا ۔ فرعون سے بچانے کے لئے — نجم الدین کبریٰ کو — ساری کائنات
کو بچانے کے لئے جب احمد اللہ بھیجے گئے — تو ان کے قدم ہر جگہ کا سکون ہوا تھا ۔ غوث
العالمین کو بھیجا گیا — جس طرح نبیوں میں حضور نبی کا جواب نہیں ۔ اسی طرح
ولیوں میں غوث پاک کا جواب نہیں — بخشش کا دودھ مانگتے — افطار
شکر ہے یہ بخشش کا غوث الاعظم — اور عمل کریں تو شر لعنت پر — جب ہم پڑھتے ہیں تو شریف

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

پر عمل — بالغ ہے تو روزہ ہے نماز - اور غوث پاک نے بالغ صورت میں کیا بولوں — مفسرین
محدثین مجددین - مومنین سارے لوگ — اس وقت عمل کرتے - مگر غوث اس وقت
عمل کرتے ہیں جب نابالغ ہیں — ہم بشریت کی فطرت پہ پیدا ہے - جن کو فطرت
شریعت - آگے چل کر مشیت پر عمل کرتے - جب ہم ماں پیٹ میں ہیں تو شریعت
سے پوچھ کے تو نہیں کہ ماں کیا کھائیں پیا نا — کھانا پینا — شریعت سے پوچھنا
مگر غوث پاک - نے اعلان کیا کہ اس وقت کھانا نہیں کھانا جب تک خدا نہ دے -
پانی - روٹی - جب خدا حکم دیتا ہے — جس کا خدا سے ایسا تعلق ہو مضبوط
ہو — اگر تیرا تعلق غوث پاک سے ہوگا تو نہ تو یہاں ہارے گا - نہ حشر میں
ہارے گا —

پوری دنیا دکھی رسول کے ساتھ ہیں - سلسلہ امامت کا چلا — مولا علی
شروع - چہارے علی — پنجتن — میں ہیں — باہر جو محو رسول کے صحابہ کرام
— اندر میں پنجتن ہیں - رسول علی فاطمہ — دنیا میں کوئی سنگل پنجتن
ہو تو نہ لڑے اس لئے کہ سنی ڈبل پنجتنی ہیں - مولا علی یہاں بھی علی ادھر بھی علی -
نبی سے چلا سیدوں کا معیار - علی تک علی — حسن تک حسن — حسین
دو دو دریا چلے — سید بنے - کوئی حسنی بنا - کوئی حسینی بنا -
یہ تمام ہوں گے تو مشکور / یہو جائیں گی لڑکیاں گے - ہر دور میں سید ہی امام - محدثین
میں — غوث ہوں — سب کے امام امام حسین حسنی — آئمہ اہلسنت
سید کی سرداری میں جینا پڑے گا — چاہے ابوبکر کے مرید ہوں —
امام مہدی آخری امام - امام حسن عسکری کے بعد کا امام نہ ہوگا —
اللہ علیم الغیب ہے - جو سب کا امام وہ غوث اعظم ہے — غوث الاغوث -
کل میں علی نور ملے کے مقدس ہو آپ 21 میں اولاد علی کے خادم ہیں - انہوں کو مارو تو
والدین برداشت نہیں کرے — وہ غوث جو صدیق و ناصر صاحب کی شان لے کے آیا
ہو - عبدالقادر جو عبدالقادر بن کے آیا — بولے تو شریعت - غوث سب کا پیر ہے

M T W T F S S   Memo No ______ Date / /

مدینے والے کا مظہر اتم ہو۔ ذات زبانی مظہر سے جن کی طبیعت سرگرمیت کے سانچے
میں ڈھل گئی ہو۔ خاندانِ رسول الثقاب کا محتاج نہیں۔ خطاب کی بھوک نہیں ہے۔
ایک نوحہ ہے جو غوث اعظم کو سید نہیں مانتا۔ وہ نہیں جانتے جو علوم دے بلکہ وہ دے
جو رب اللہ نے بخش دیا۔ سید کربلا دے۔ سرکار مدینہ دے۔
ہاشمی ہر امتی ہے ~~نانا شریک~~ اللہ والوں سے نام ہم لیں۔ دنیا والوں سے تم لو۔
بچے کو جنم لیتے ہوئے بھی ۹ ماہ لگتے ہیں۔ بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہ پڑھیں
بلکہ ہم نے امام حسین سے سیکھا ہے۔ رسول پاک جان سے کلمہ بدل لے۔
ہم دانش کے بھکاری نہیں۔ خون بھی نا بیچ بھی رسول کا

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt.

Abbas

جمعۃ المبارک
۳۰ — ۶ — ۲۰۱۷
۵ — ۱۰ — ۱۴۳۸
۴ — ۵۲ — ۳۱ — PM

سراج منیر

۳۳۵

M T W T F S S — Memo No — Date / /

ہمارا سراجاً منیرا ہے - سونا آج نصیب لیے اور آج نہ سونا حبیب لیے جاگ -
اندر روشن سورج ——— چراغ ——— پوری آیت ہے - یاایہاالنبی شاہدا ——— سراجاً منیرا -
نبی پاک کی شانوں کا ذکر ——— اللہ فرما رہا ہے - نبی ——— فرمایا ——— یاایہاالنبی -
عربی میں یا کے ای ایا + یا غوث وغیرہ ——— نماز میں بھی آ گیا ——— پکارا
جاتا ہے - آیت میں دو دو حرف ——— پکارا ——— (نبی کو پکارنا شرک ہے)
نبی کو حرف ندا ——— پکاروں گا ——— یاالمزمل مدثر رسول ——— اللہ معبود
ہو کر پکار رہا ہے بندہ ہو کر نہ پکار سکا - نبی کو نہ پکاریں - ایک ترکیب
ہے ——— بیا جلوس میں رسول کا پیچھے نہ پڑو - اللہ کے پیچھے پڑ جاؤ - اللہ نے
سب سے پہلے پکارا ہے ——— اللہ سے لڑ پڑو - جو نتیجہ نکلے گا ہم بھی
اللہ سے بڑا ہو کر پکار رہا ہے چھوٹے ہو کر نہ پکارو ——— رسول نے اللہ سے لیا ———
اللہ کی عطا ہے ——— تمام کو اللہ نے جو کچھ دیا - نبیوں رسولوں کو
دیا - اللہ تعالیٰ - ہم نے سب کچھ رسول سے لیا ——— اللہ دیا ہے کے پکارو
ہر ایک نے پکارا ——— اللہ رب العالمین - و رحمۃ للعالمین ہے ——— مسجد اللہ کا گھر
ہے ——— نبی پاک کی شانیں ——— اللہ فرما رہا ہے رسول کے بارے میں ———
اللہ نے محبوب کو فرمایا اس لیے تو میری بات سن میں تیری بات سنوں + اے اللہ نبی
کیوں فرمایا - کفار مکہ ——— (سردار رسول ہوتا ——— رسول ایسا ہے ایسا ہے)
رسول نہیں مانتے تھے ——— یاایہاالناس - نبی ——— کیوں فرمایا ———
لوگوں کی فطرت ہے نہ ماننے کی اور ماننے کی ——— کوئی بھی بات ہو کوئی انکار کریں گے
اور کوئی مانیں گے ——— سرکار نے ایسا فرمایا - یاایہاالناس قولو لا الہ الا اللہ
کچھ ماننے والے کچھ نہ ماننے والے ——— ماننے والوں ابوبکر صدیق کرنا ——— دوسرا کافر ہے.
نہ ماننے والے بھی آج بھی - ان کا کنکشن بھی پڑا نا - ہمارا جھگڑا نا ہے ——— کچھ قائل
ہوں گے - اور کچھ منکر - اللہ کو معلوم ہے - آپ حبیب میں شرح سنانا ہمارا -
کرنا چاہتا ہوں ——— نہ ادھر ——— انکار ہو نہ ادھر ——— انکار ہو -

Memo No ______
Date / /

M T W T F S S

میں بنانے والو ــــ میں حسن دینے والا ۔ نہ میرا دامن تنگ ہے نہ تیرا دامن تنگ ۔
دوسرا اُجالا منیر کے نام نے چمکتا ہوا سورج بنایا ــــ
(13) اگر محبت ہے تو یہاں بھی روشنی ہے قبر میں بھی روشنی ۔ مسلمانوں کی نظر تو شہر
مدینہ میں ہے ۔ بادشاہ مدینہ میں رہتا ہے ۔ طلب کی کیفیت ہوتی ہے ــــ جسے عشق کا بلاوا
سینے سے لگا لیا جاتا ہے ــــ
چراغ کی روشنی میں فرق ہے ۔ ایک نے سب کو جلا دیا ۔ لالٹین میں رکھو
اے محبوب تم لاکھوں چراغ جلا دو ہماری روشنی میں کمی نہ آئے گی ــــ مثال ــــ
صحابہ تابعین ۔ غوث الاعظم ۔ غریب ۔ اولیاء کرام کا نام لے کر جلا دیا ــــ
چراغ جلتے گئے مگر روشنی سرکار دو عالم کی ہے ــــ وہی روشنی سب میں ہے ۔
گھروں میں بجلی ــــ نیک اعمال سب کرتے ہیں اگر سب ناشکر ہو جائیں
نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ــــ بات کو مانتے ہیں مگر ذات کو نہ مانتے ۔
بہت سمجھایا کہ ــــ غوث الاعظم اولیاء کے ذریعے مدینہ میں پہنچے ہیں ۔
بلب کا رنگ ہوتا ہے مگر روشنی بجلی ایک ہے ۔ اولیاء کا رنگ اپنا اپنا ہے ــ
روشنی جا رہی ہے تو بلب سے ہی تعلق ہے ۔ کرنٹ سے ہی تعلق ــــ
جس بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے وہی چشتی رنگ نظر آئے گا ۔ یہ اسی طرح تمام
سلسلے ۔ یہ ہر ایک پیر مرشد کا رنگ ہے ــــ نور ملا مدینے سے رنگ ملا مرشد
سے ۔ نور ملا نبی سے رنگ ملا ولی سے ۔ رسول اعظم نے نور دیا غوث الاعظم نے
رنگ دیا ۔ نور اور رنگ میں محبت دیکھو ۔ اے نور جہاں تک تو جائے گا میں بھی جاؤں گا ۔
جہاں تک لائٹ جائے گی وہاں تک رنگ جائے گا ۔ جہاں تک فکر جائے گا وہاں تک سلسلہ
جائے گا ــ جہاں تک نبی جائے وہاں تک ولی جائے گا ــ جہاں جہاں ولی جائے گا
وہاں نبی کا نور ملے گا ــ اسی لیے بغداد میں نبی کا نور ہے ۔ اجمیر میں نبی کا نور ہے ۔
ــ سب سے بڑے بلب کا فیوز ــــ گھڑی کا درمیان والا لٹکنے والا ۔
نبی کے دور میں ہر کام ناممکن ۔ ہر کرسی کو کیا کرنا ہے ــــ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

معمولات ـــ کا ایلسنٹ کو بیان کرنا ـــ یہ بھی ذکر ہیں تو کیا ـــ کریں تو کیا۔
مرتا ہے تو مرو۔ نہ مرتا ہے تو نہ ـ نہ جنت تو تو کیا ـــ جاؤ تو کیا ـــ ڈر سے
گھر والے بڑے ہیں یا بیٹی کی بیٹی ـــ عائشہ بڑی ہے یا شیری گھر والی۔ اولاد کو کچھ
دو مگر اسلام کو سب کچھ دو۔ ـ جہنم میں سارے گھر والے جاؤ۔ یہاں دنیا میں
سزا مارا ہے تو سزا ابھی مارو ـــ T.2 کا جاگنا فائدہ مند ہے ـــ
تسبیح بھی پڑھتا ہے مگر سگریٹ بھی پیتا ہے ـــ جمعہ کے بعد کا پاجامہ بکرے بالوں کا
کرتا ـــ اونچ نیچ ملتا رہے اندر ـــ مگر مصیبت کے ہیں سخت ہے ـــ
ضیفوں کی طرح ہے۔ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں۔ کرو یوں کیا ـــ سنی نے سوال
کیا کہ لیا ہے اندر کا شاندار وقف کیا ہے ـــ بلب کو چک کر کے لگاؤ ـــ
مسلکی بلب کی فیوز تو ٹوٹ نہیں آگا۔ م بنوت کے چراغ سے چمکتے
ہیں ـ ولیوں کے چھا جاتے تو مجبور ہو کر چراغ بنا یا ہے۔

Moulana Qari Muhammad Abbas Mizan... Distt. Teh Pakpattan

یہاں تا سمجھی ہوا کہ دکھاب
ختم ہو گئے ـــ

نوٹ ختم کرتے
وقت بھی کہا ہے
جو بیان بیان
میرا ہے

Abbas

مہر

۱ — ۲ — ۲۰۱۲
۴ — ۱ — ۱۴۳۸
۲۵ — PM
۲ — ۱ —

لیے "واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما" ــــ نبیوں سے وعدہ لیا۔ کہ ایمان لانا ہوگا۔
کہ بعد دیگرے انبیاء آتے رہے۔ تم اپنی نبوت و رسالت کو چھوڑ کر ان کا امتی بننا ہوگا۔ اس
بات سے اندازہ لگائیں۔ کہ ان کا مقام کیا ہوگا ــــ صلحاء سے اولیاء اولیاء سے
نبیوں علاوہ حضرت آدم سے عیسیٰ تک سارے انبیاء اس لئے بھیجے گئے۔ کہ وہ اس محبوب کے لئے
فضا سازگار کریں۔ ان کی مژدہ سا لوگوں کو سنائیں۔ اور ان کی عظمت کے نقش لوگوں کے دلوں
میں اتار دیں ــــ ان کے کمالات لوگوں کو بیان فرمائیں۔ بھلا اس پیغمبر کی عظمت کا کون اندازہ کر سکتا
ہے۔ کہ سارے انبیاء کو ان کا ثنا خوان بنا دیا اور ان کی تعریف کیلئے ان کی پہچان کرانے کے لئے ــ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا تعارف اپنی قوم کو کرانے کیلئے۔ اپنی امت کے سامنے ان کو
فرما رہے ہیں ــ کہ میں تو ان کے سامنے اپنی راہ کو آنے والے رسول کے سامنے ہی ہموار کروں ــــ
جیسے کوئی بڑا صدر آ رہا ہو۔ وزیر اعظم آ رہا ہو۔ تو لوگوں کو خبردار کرنے کیلئے اس کے آگے
ہوٹر بجایا جاتا ہے ــــ اسی طرح یہ مہمان گرامی آ رہے ہیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا بھی
مقام و منصب یہی ظاہر کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ زندہ کرنا شروع
کئے ــ مٹی کے پرندے بنا کے پھونک مارتے۔ صد سالہ مردہ کی قبر پہ جا کر قم باذن اللہ فرماتے۔
مادر زاد اندھوں کو ہاتھ پھیرتے۔ اور شفا عطا کر دیتے ــ کبھی رش زیادہ ہوتا تو کپڑا پھیر دیتے
تو اندھوں کو بینائی مل جاتی ــــ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے خالہ زاد بھائی ہیں
یہ معجزات سنے تو کمالات سنے۔ اپنا آدمی بھیج کے پوچھا کہ کہا۔ کہ آپ وہ نبی ہیں یا ہم
اور کسی راہ تکیں ــ کہیں آخر زمان نبی تو ہی تو نہیں ــ جو تو بڑے بڑے معجزے ظاہر کر رہا
ہے ــ حضرت عیسیٰ السلام جواب میں فرماتے ہیں کہ نہیں۔ میں وہ نبی نہیں ہوں۔ میں تو اس کا
قابل بھی نہیں کہ ان کے جوتوں کے تسمے کھول سکوں ــ ہاں یہ ہے کہ اگر اللہ رب العزت
مجھے یہ سعادت بخشے تو میں بہت بڑا قدوسی بنی بن جاؤں گا ــ عیسیٰ علیہ السلام اتنے
با کمال پیغمبر کہ جن کا وجود ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے ــ میں تو اس قابل
نہیں ہوں کہ ان کے جوتے پہنا دوں یا اٹھا سکوں ــ تو اگر مجھے یہ سعادت مل جائے۔
تو میری بڑائی کی تکمیل بھی اسی دن ہوگی اللہ میرے تقدس کی تکمیل بھی اسی دن ہوگی ــ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آدمی پہنچا تو پھر آپ نے واپس بھیجا۔ کہ پوچھو کہ اگر تو وہ نبی
نہیں ہے۔ تو پھر اتنے بڑے بڑے معجزات کیوں ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ معجزہ
ظاہر کرنا۔ غلط فہمیاں پیدا کر رہا ہے۔ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ تم ہی آخری نبی ہو۔ آخر الزمان نبی
تم ہی ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر میرا کمال کوئی نہ ظاہر ہو۔ میرے بعد آنے
والا اتنا کامل ہے۔ لوگ کیا سمجھیں گے کہ وہ کامل ہے۔ کہ جب میری عظمت کا سکہ
لوگوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے گا ___ اور پھر کہوں گا کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ جو میرے بعد
آتا ہے وہ مجھ سے بہت زور آور ہے ___ تب لوگوں کو پتہ چلے گا۔ کہ آنے والے کی
شان کیا ہے۔ مثال۔ جاہل کسی عالم کی تعریف کرے تو کیا پتہ ___ عالم
جب کسی عالم کی تعریف کرے تو کمال ہے۔ جیسے افلاطون کی جاہل نے تعریف کی تو
آپ رونے لگ گئے کہ اس نے میری کوئی برائی دیکھی ہوگی اس لئے وہ میری تعریف کر رہا ہے۔
___ تو حضرات گرامی۔ قیامت کے دن انبیاء حضور ؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر
مقام حاصل کرنے کے لئے منتظر کر رہے ہوں گے ___ آپ فرماتے ہیں میرے امتیو۔ تمہیں
مبارک ہو۔ کہ قیامت کے دن جس جھنڈے کے نیچے تم کھڑے ہو گے۔ ابراہیم علیہ السلام وہاں
نسبت حضور کے جگہ حاصل کریں گے ___ اے محبوب میں نے تمہارے لئے کعبہ بنایا۔ تمہارے
لئے اللہ سے دعا مانگی ___ کعبہ بنانے کا واسطہ۔ اور دعا کرنے کا واسطہ مجھے بھی اپنے
جھنڈے کے نیچے جگہ دے ___

حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے حضور میں نے اپنی نبوت و رسالت کا سارا
پیریڈ تمہاری توصیف میں گزارا ___ تمہارے لئے فضا سازگار کرتے ہوئے گزارا۔ مجھے بھی عنایت
کر کے مجھے بھی اپنے جھنڈے کے نیچے جگہ دو ___ انبیاء بھی اپنی امتوں کو اپنے پاس کھڑا کر کے
اپنا منصب و مقام ظاہر کرتے ___ لیکن قیامت کے دن تمام انبیاء حضور کے جھنڈے کے نیچے
کھڑے ہو کر۔ یہ ثابت کریں گے۔ کہ ہمارا نبی بھی یہی ہے۔ کہ ہم ان کے جھنڈے کے نیچے کھڑے
ہیں ___ امام اہلسنت فرماتے ہے

___ انبیاء سے کر دو کہ جن کو آنا ہو آئیں۔ کہ ہمارا نبی ہے ہمارا تمہارا نبی ___

Memo No
M T W T F S S
Date / /

تو وہ بیت المقدس میں عملی طور پر ان کو اپنا امام اپنا نبی رسول مان چکے - لہذا قیامت کے دن
بھی ان کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر یہ ثابت کریں گے کہ ہم ان کے برابر کے نبی نہیں ہیں - اور ہم
بھی ان کی امت میں شامل ہیں ۔ بیت المقدس میں سرکار جا کے نماز پڑھا رہے ہیں۔
مصلے پہ کھڑے ہو رہے ہیں - اگر امام الانبیاء ہی بننا تھا - تو بیت اللہ کے اندر بھی تو یہ منصب
مل سکتا تھا - خدا بیت اللہ میں بھی انبیاء کو اکٹھا کر سکتا تھا - یہ بیت المقدس میں بھی اکٹھا
کر سکتا ہے - یہ سارے بیت اللہ میں آ جاتے - ایک اور فائدہ بھی ہو جاتا - یہاں ایک کے بدلے
ایک لاکھ کا ثواب ہے - بیت المقدس میں ایک نماز ایک پچاس ہزار کا ثواب ملتا ہے - تو ڈیڑھ
لاکھ کا جو نقصان ہو گیا یہ بھی نہ ہوتا - وہاں پچاس ہزار کا ثواب ملا ہر رکعت پڑھنے میں - یہاں دو
لاکھ کا ثواب ملتا ہے - ڈیڑھ لاکھ کا ثواب رہ گیا ۔ اور سرکار امام الانبیاء بن جاتے۔
لیکن مسئلہ یہ ہے حضرت مولانا - نظام الدین یہاں امام ہیں - اور ان کے استاد آ کر مصلے
پہ کھڑے ہو جائیں - شریعت ان کو حق نہیں دیتی - محلہ والے آبادی والے کہیں گے ۔
یہ سارے یہ امام ہیں - ان کو پیچھے کر کے خود امام بن گئے - ان کی عزت کے خلاف ہے -
ان کے مقام میں فرق آئے گا ۔ ان کی شان میں خلل پیدا ہوگا - اس لئے شریعت
حکم دیتی ہے بجائے تم ہو مگر ان کے پیچھے پڑھو - ان کے وقار میں اضافہ ہو - اگر اسی طرح مکے
میں سارے حضرات آ جاتے سرکار کے پیچھے نماز پڑھ لیتے - تو کہا جا سکتا تھا کہ مقام تو
ان کا اونچا تھا - لیکن رعایت کر دی کہ چلو یہ امام ہیں ان کی جگہ ۔ ہماری عزت میں اضافہ
ہو گا - اس لئے ہم ان کے پیچھے پڑھ لیتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے دامن مصطفیٰ پہ کسی قسم کا
گوارہ نہیں کیا ۔ زمانہ مسجد تمہاری ہوگی مصلے تمہارا ہوگا - قبلہ تمہارا ہوگا - امام میرا محبوب
ہوگا - مقتدی تم ہو گے تا کہ پتا چلے - میرا محبوب اپنے مقام کی جگہ ۔ امام بنے ہیں -
مقام جاننا آسان ہے - مگر مقام کو تسلیم کرنا مشکل ہے -
انبیاء بھی حیران ہیں کہ محبوب کا مقام کیا ہے ۔ اللہ ہی جانتا ہے محبوب کے مقام کو - آپ کو
مقام کا علم پیغمبران کرام کو نہ ہو - آپ ساتھ ہی اپنے جانشین کیسے کر سکتے تھے - حضرت جبرائیل
سدرۃ پہ جا کے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ میں آگے نہیں جا سکتا - آپ تشریف لے جائیں -

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

کہیں سرکار نے ستر ہزار حجابات تھے ہیں مگر ۔ جبرائیل سدرہ پہ بھی لرزتا کانپتا ہے ۔
مگر محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ لامکاں میں حریم قدس میں پہنچ کے رب تعالیٰ کے جلوے کو
دیکھ رہے ہیں ۔۔۔ حضرات گر امین جبرائیل امین کیا کر سکتے ہیں کہ لینے والے نے کیا
لیا ہے ۔ اور دینے والے نے کیا دیا ہے ۔۔۔ تو جب جبرائیل کو نہیں پتا کہ اللہ نے دیا کیا
ہے اور محبوب نے لیا کیا ہے ۔ وہاں کیا گفتگو کیا فیصلے ہوئے ہیں تو کس طرح ہماری
سے نا سمجھ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ اللہ نے دیا کیا ہے اور حبیب نے لیا کیا ہے ۔
تو پتا ہو کہ اللہ کا خزانہ کتنا ہے یا پتا ہو کہ محبوب کا ظرف کتنا ہے پھر تو اندازہ
کیا جا سکتا ہے ۔ نہ اس کے خزانوں کا پتا ہو نہ ان کے سینے کی وسعت کا پتا ہو کسی کو ۔
تو کیا فیصلہ دے سکتا ہے کہ دینے والے نے کیا دیا ہے ۔۔۔ ایک ولی کے دل کی وسعت
کیا ہے ۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل دریا سمندروں ڈونگھے ۔۔۔
یہ ولی کا مقام ہے کہ چودہ طبق ۔ تحت الثریٰ سے لے کر عرش العلیٰ تک یہ سب کچھ
ولی کے سینے میں ہے ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی اس کے دل کے اندر ہوتی ہے ۔ جب ایک
ولی کے دل کی وسعت یہ ہے تو پھر ان کے نبی کے دل کی وسعت کیا ہو گی ۔
بلکہ محی الدین ابن عربی ۔ بایزید بسطامی فرماتے ہیں لو ان العرش وما حولہ الف الف
مرۃ ۔۔۔ اگر عرش سے تحت الثریٰ تک جتنی کائنات ہے ۔ اس طرح کی دس
کروڑ کائنات بھی ہو ۔ عارف کے دل میں بلکہ دل کے گوشوں میں سے دل کے ایک گوشے
میں رکھ دو ۔ ۔۔۔ قطعاً معلوم نہیں ۔۔۔ اللہ کی ذات غیر متناہی کہیں بھی نہیں سما
سکتی ہے مگر ۔ سما سکتی ہے تو بندہ مومن کے دل میں ۔
نہ ارض و سما نہ عرش کی وسعت کو پا سکے ۔
مگر اس کا دل ہے وہ جہاں تو سما سکے ۔
یہ تو ولیوں کی بات ہے ۔ اپنے مجاہدوں ریاضتوں کے ذریعے ۔ اپنے دل کو اتنا وسیع کر لیتے ہیں ۔
تو جن کے دل کو وسیع اللہ کرتا ۔ اللہ محبوب اپنا احسان کرتا ظاہر کرتا ۔ الم نشرح لک صدرک
محبوب ہم نے آپ کا سینہ کو کھول دیا ہے ۔ ہر کسی سینے کو کشادہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فخر ظاہر

کر دیا ہے۔ اس کا مقام کیا ہو گا ـــــ ہم نے آپ کا سینہ اتنا کھول دیا ہے کہ غیب کا جہان
بھی اس کے اندر ہے اور اشیاء کا جہان بھی اس کے اندر ہے ـــــ آپ کا سینہ غیب و
شہادۃ کے جہانوں کو محیط ہے ـــ اور یہ سب کچھ اس کے اندر ہے ـــ تو لہذا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کی وسعت کیا ہو گی ـــــ اندازہ کسی ولی کو نہیں ہو سکتا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جو باطن ہے وہ حقیقت ہے۔ جو کمالات۔ جو بشریت کے پردوں
کے اندر پوشیدہ ہے ۔ ان کی عظمت ان کی وسعت۔ سرکار خود فرماتے ہیں ۔ جب
میرا حسن بے نقاب ہوتا ہے ۔ میرا جمال اپنے کمال پر ہوتا ہے ۔ اللہ کی بارگاہ میں اس کے اندر ۔
اپنے لباس حقیقت کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہوں ــ تو وہاں پر نہ مجھے جبرائیل امین دیکھ سکتے ہیں
نہ ابراہیم خلیل دیکھ سکتے ہیں ـــ تو آپ کے مرتبوں کا مقابلہ یہ حضرات کیسے
کر سکتے ہیں ـــ

حضرت شیخ عبد العزیز دباغ امی ولی ہیں ۔ آپ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ
جس کو ولی بناتا ہے ۔ پہلے اس کے دل میں علم حاصل کرنے کی محبت ڈالتا ہے۔ پھر اس
کا کرم اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ وہ بغیر پڑھے اسے عالم بنا دیتا ہے۔ پھر اسے ولی بھی بنا
دیتا ہے ۔ اللہ نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا ۔ جس کو ولی بناتا وہ عالم ہوتا ہے یا پڑھ کر عالم
بنتا ہے یا پہلے علم عطا کرتا ہے ۔ پھر ولایت عطا کر دیتا ہے

لوگ آتے ہیں قرآن کے ساتھ حدیث ملا کے پیش کرتے ہیں کہ قرآن کی آیت
ہے یا حدیث ہے فرما دیں یہ آیت ہے یا یہ حدیث ہے ۔ لوگ عرض کرتے حضور ہم حافظ تو نہیں
ہیں ۔ ناظرہ خوان بھی نہیں ہیں آپ کو کیسے پتا چلے کہ یہ حدیث ہے یا آیت ہے ۔ فرمایا جب تم پڑھتے
ہو تو میں دیکھتا ہوں سامنے سے نور نکلتا ہے ۔ قرآن پڑھو تو نور جلالی نکلتا ہے ۔ حدیث پڑھو تو نور جمالی
نکلتا ہے ۔ میں نوروں کو دیکھ کے فیصلہ کرتا ہوں ـــــ وہ فرماتے ہیں اگر جبریل
امین لاکھ کروڑ ضرب لاکھ کروڑ سال زندہ رہیں ۔ اور مقام محمدی کو جاننے کی کوشش کریں۔
تو چوتھائی حصہ بھی آپ کے مقام کا معلوم نہیں کر سکتا ـــــ ([illegible]).
ایک ہے مقام کو پہنچ جانا ۔ اور ایک ہے مقام کو معلوم کر لینا ـــــ مقام پہ پہنچنا تو دور کی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S | Memo No ____ Date / /

آدم کو معافی

بات ہے ۔ صرف ہمارا ہی حاصل رہا ہو گی ـــ اگرچہ جبرائیل بھی دوسرے انوار کے کمالات
مقامات کی چوٹی تک جانے کی معلومات نہ ہو سکے ۔ تو یہ حضرات کیسے حاصل کر سکتے
ہیں ۔ حضرات گرامی اگر سرکار کے مقامات کو پوچھنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پوچھیں ۔
فرمایا میں نے محبوب دنیا اور اس کے سوا پیدا ہی نہیں کیا ۔ کہ آپ کے مقام کو جان سکے ۔
اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت بھی ظاہر نہ کرتا ـــ اس سے بڑی اور کیا بات ہو سکتی ہے ۔
اللہ تعالیٰ کا خالق ہونا ۔ کائنات کا موجد ہونا ۔ لیکن یہ فرمانا کہ میں ظاہر نہ کرتا ۔ اپنے ان
کمالات کو اگر تمہاری ذات پاک نہ ہوتی تو ۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کی خالقیت
کو ۔ اپنی شان غفاری کو ستاری کو ظاہر کیا تو محبوب کریم ﷺ کی خاطر اور آپ کے غلاموں کی خاطر ۔
اگر اپنی جباری قہاری کو ظاہر کیا ہے ۔ تو محبوب کے دشمنوں کی خاطر ظاہر کیا ہے ۔
اس سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ اگر تم نہ ہوتے ۔ تو میں دنیا پیدا نہ کرتا ۔
تو دنیا میں انبیاء بھی آگئے ۔ رسل ۔ ملائکہ بھی ۔ تو پتہ چلا کہ سب تخلیق پر ـــ اگر آپ
نہ ہوتے ۔ تو یہ پیدا ہی کوئی نہ ہوتا ـــ

حضرت آدم ؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا ۔ اللھم اغفرلی بحق محمد و آلہ ۔ اے اللہ محمد ﷺ کے
صدقے مجھے بخش دے ۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش تو دینا کا فیصلہ ہو گیا ۔ لیکن یہ طریقہ تم کو کس نے بتایا ۔
عرض کیا خدایا جب تو نے مجھے پیدا فرمایا ۔ میرے اندر روح پھونکی ۔ حیات بخشی ـــ
اٹھ کے پاؤں پر کھڑا ہوا ۔ میری نظریں اوپر اٹھیں تو تیرے عرش کے کنارے پر جہاں لا الہ
الا اللہ لکھا ہوا دیکھا ساتھ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا ۔ تو میں اسی وقت سمجھ گیا کہ اگر
مخلوق میں سے کوئی پیارا ذات ہے ۔ تو محمد کریم ﷺ کی ذات ہے ۔ ان کے نام نامی
کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ ملا کے رکھا ہے ۔ اور ان کے منصب نبوت کو اپنی منصب الوہیت
کے ساتھ ملا کے رکھا ہے ـــ اللہ نے فرمایا صدقت یا آدم ۔ اگر محمد نہ ہوتے تو میں
تجھے بھی پیدا نہ کرتا ـــ پتہ چلا کہ محمد یہاں پہلے تو آدم کو پیدا کیا گیا
آدم علیہ السلام بعد میں پیدا ہو رہے ہیں ۔ نبی پاک علیہ السلام پہلے موجود ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں
کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بیٹا پہلے پیدا ہو ۔ اور باپ بعد میں پیدا ہو ـــ یہ تو اللہ سے پوچھو

Memo No ______
Date / /
M T W T F S S

کہ بیٹا پہلے پیدا ہو رہا ہے۔ باپ بعد میں ہوا۔ جیسے کہ لولا محمد ما خلقت۔
جس لحاظ سے بیٹا ہے اس لحاظ سے باپ نہیں تو اس میں کیا بات ہے کہ
بیٹا پہلے پیدا ہو جائے تو ـــــ وہ اپنے نوری وجود کے لحاظ سے حضرت آدم کی
اولاد نہیں ہیں۔ اگر اولاد ہیں تو کیا بشری کے لحاظ سے ہیں۔ وہ نور کا لحاظ
سے کسی کی اولاد نہیں۔ آدم سے پہلے ہیں بلکہ پوری کائنات سے ہی پہلے ہیں۔
تو پوری کائنات کے باپ ہیں۔ اگر پوری کائنات کے وجود کی جان ہیں تو پیارے
محمد مصطفیٰ کی ذات ہے۔ حضرت گرامی حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کیا
فرمایا۔ جب آدم نے پوچھا کہ یہ محمد رسول اللہ کون ہیں تو فرمایا۔ تو نور کا محرم
ہو آئی ـــــ اللہ نے فرمایا یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ اگر میں انہیں پیدا نہ کرتا۔ تو کائنات
کی کوئی شئے پیدا نہ کرتا ـــــ جو مضمون ہماری احادیث کی کتابوں میں موجود ہے
وہی مضمون انجیل برنباس کے اندر موجود ہے ـــــ آسمانی کتاب میں موجود جب
اللہ کو پیغمبر بیان کر رہا ہے۔ حضرت آدم کا اللہ سے مکالمہ ہے اور بیان کرنے والے اللہ کے
نبی حضرت روح اللہ ہیں ـــــ اور پھر جب اللہ کا فرمان اللہ کے نبی کی زبان سے ثابت
ہو۔ تو پھر دلوں میں کسی شک نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ـــــ عیسائی پشروں کو جھوٹ بولنے
کی بیٹا نبی کی سچی نا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے ـــــ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے فطرت کو عالم
سے علم سے سمجھا دیا ہے کہ میرا بیٹا نبی کی شان لکھو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے کائنات کی ہر چیز سے پہلے ان کی روح کو ساٹھ ہزار سال
پہلے۔ آسمانی روشنی میں رکھا ـــــ تو دونوں ہمارا عقیدہ انجیل سے ثابت ہو رہے ہیں (12
انہیں پیدا نہ کرتا تو کائنات کی کوئی شئے پیدا نہ کرتا۔ آپ باعث تخلیق کائنات ہیں۔
وجہ تخلیق موجودات ہیں۔ یہ عقیدہ بھی ثابت ہو گیا اور کائنات کی ہر چیز سے پہلے
آپ موجود ہیں۔ یہ عقیدہ بھی انجیل سے ثابت ہو گیا ـــــ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ان کی
روح کو کائنات کی ہر چیز سے پہلے ساٹھ ہزار سال آسمانی روشنی میں رکھا۔
حضرت آدم نے عرض کیا۔ اے خدا بزرگ و برتر۔ جب میں نے تو محبوب کا نام دیکھا کلمے لکھا ہوا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ہے یہ نورانی تحریر ہیں میرے ناخنوں پر بھی تحریر فرما دے۔ تب اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کا نقش
داہنے انگوٹھے پر — اور محمد رسول اللہ کا نقش بائیں انگوٹھے کے ناخن پر نقل کیا۔ حضرت آدم ؑ نے
اپنے ناخنوں کو چوما۔ اور آنکھوں پر لگایا۔ اور قیامت تک سے بیسے اب دنیا پہ ظاہر ہو جا —
حضرت آدم انگوٹھے چوم رہے ہیں۔ پہلا انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے پہلی چومنے
والا بنی حضرت آدم ؑ — جتنی انسانیت کی تاریخ پرانی ہے۔ اتنی انگوٹھے چومنے کی تاریخ
بھی قدیم ہے — یہ انگوٹھے چومنا بدعت نہیں۔ نیا کام نہیں۔ بلکہ جب سے انسان
کی ابتدا ہوئی ہے۔ اس وقت سے انگوٹھے چومنے کی ابتدا ہوئی ہے —
یہاں حضرت آدم کا بیٹا شیث ہے اب عظیم باپ کی سنت پر چلنا چاہتا ہے اس
کی مرضی ہے۔ لیکن جو اپنے عظیم باپ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ ان پر اعتراض نہ
ہونا چاہیے۔ جو ان پر ہونا چاہیے جو اپنے باپ کی سنت سے ہٹ چکے ہیں۔
یہ بڑا عجیب ہے۔ کہ اعتراض ان پر ہے جو عظیم باپ کی راہ پر ہیں —
ہمارا کیا ہے کہ جو پلید ہوتے ہیں کہ چلو جی جن کے پلید ہوتے ہیں وہ نہ چومیں —
اب ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے انگوٹھے پاک ہیں یا پلید ہیں۔ انہیں پتہ نہیں ہے — کسی عقلمند
سے پوچھیں کہ ہمارا انگوٹھا پلید ہے۔ فیصلہ دیں کہ کس کا ظلم ہے — ان کا پلید ہے
تو وہ نہ چومیں۔ نہ منہ سے لگائیں نہ آنکھوں سے لگائیں — ہمارے تو پاک ہیں ہم ہر گز لگاویں
کیوں — جن کو شیطان آ جاتا ہے۔ وہ لوگ کہ کے گندگی ہو جاتے کہ کوئی نماز نہ پڑھے۔ کہ جیسے پڑھ
آئے ہوئے ہیں — دوسرے لوگوں کیسے کیا مصیبت ہے کہ وہ کیوں نہ پڑھیں —
اگر تمہارے انگوٹھے پلید نہ چومیں مگر دوسروں کے لئے کیا مصیبت ہے — یہ کونسی دلیل ہے۔
عجیب بات ہے۔ کہ کھانا کھانے ہو کے پاک ہیں۔ دیگر دوسرے کام کرتے ہو کے پاک ہیں۔
اگر پلید ہوتے ہیں تو تمام معاملے چومنے کیلئے پاک ہوتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پلید کا
مطلب نہیں ہے پلید کا کوئی اور ہی چکر ہے — ویسے کسی دریا کا پانی ان کے انگوٹھوں
کو پاک کر سکتا ہے تو ہم بانی تسلیم کر دیں — گنگا جمنا کا پاک کر سکتا ہے۔ کسی اور ملک کا
آب سستر لگا کر پاک ہوسکے گا — پانی پاک کر سکتا ہے تو ہم اپنی ساری جائیداد ختم کر کے ان کو

Memo No
M T W T F S S
Date / /

منگوا دیں — بڑے افسوس کی بات ہے سرکار کی تعظیم و توقیر کا مسئلہ ہے ہمارے باپ آدم ان
کی تعظیم کر رہے ہیں — اس پہ ہم لڑائی کر رہے ہو اس پہ ہم جھگڑا کر رہے ہو۔ اس جگہ پہ
پلید کا نکلنا ہے استنجے سے وہ جگہ بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور یہ جگہ بھی ناپاک رہتی ہے۔
یہ اس جگہ سے بھی ان کے انگوٹھے پلید ہو گئے — کہ استنجے سے پاک کی جاتی ہے۔
بہر حال یہ جانیں ان کے انگوٹھے جانیں — ہمیں اس سے کیا غرض۔ ہمارے پاک ہیں ہمارے
لئے رکاوٹ کوئی نہیں — ہمارے باپ آدم کی بھی سنت ہے۔ ہمارے محبوب کا بھی فرمان
ہے کہ جو انگوٹھے چوم کے لگائے گا۔ میں قیامت کے دن اس کا بازو پکڑ کے جنت میں لے جاؤں گا
اس بات سے اندازہ کیجیے کہ حضرت آدم علیہ السلام آپ کے لحاظ بشری
کے لحاظ سے باپ ہیں۔ اور سب نسلِ انسانی کے باپ ہیں۔ اور اپنے بیٹے کے نور کو
~~چوم یہ~~ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پہ لگاتے۔ ظاہر ہے کہ باپ بیٹوں کی اتنی توقیر و تعظیم نہیں
کیا کرتے — مگر یہ باپ بھی ہے نبی بھی ہے۔ خلیفہ بھی ہیں۔ سب سے پہلے پیدا ہونے والے
بھی ہیں — اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی جبینیں بھی ان کے سامنے جھکائی ہیں کہ ان کو فوقیت عطا
کی ہے کہ سارے ملائکہ و جن اس کے سامنے ساجد آگئے ہیں۔ اتنی عظمتوں کے مالک ہو کر
باوجود اپنے فرزند ارجمند اپنے لختِ جگر کا نام پہ انگوٹھے چومتے ہیں — تو میلاد کا وقت
حضور آقا علیہ السلام کی نظر دل میں کتنا عظیم ہوگا — آپ بیٹے کتنا مبارک ہے وہ وقت جب
تو دنیا میں ظاہر ہوگا — تو جب ولادت کا وقت اتنا بابرکت ہے، تو بعثت کا وقت
کتنا بابرکت ہوگا — اور میلاد کا وقت جب ہر چیز قدموں کے نیچے ہوگی۔
اور پھر کہ پھر جب اللہ کے ہاں رہے ہوں وہ وقت کتنا حسین ہوگا۔ حضرات گرامی۔ قیامت
کے دن پتہ چلے گا کہ آپ کا مقام کیا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب عرش پر اس کی شان کے لائق ہے عرش
پر ہوگا۔ دائیں جانب محبوب کی کرسی بچھائی ہوگی۔ اور وہ دن کونسا دن ہے مالک یوم الدین
قیامت کے دن کا صرف میں مالک۔ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا۔
للہ الواحد القہار۔ لیکن اس دن بھی یار کی کرسی سامنے ہوگی۔ جو امتیاز کا دن ہے۔
اللہ کا — جس سے اس کی شان ملکیت پوری طرح ظاہر ہوتی تھی — اس دن بھی اس نے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

(ایک لمحہ)

Memo No
Date / /

محبوب کی کرسی کو اپنے ساتھ رکھا — اسی لئے امن کرتا ہوں۔ اگر تم نبی کو خدا سے بڑھاتے
ہو۔ تم نبی کو خدا سے ملا رہے ہو۔ ان کے منصب سے زیادہ دیا نہیں ہم بنا دیا رہے ہیں۔
وہ بیمار اور خدا سے یہ ہمارے نبی ہیں۔ اس کی شان بڑھے تو ہمیں تکلیف کوئی نہیں۔ ان
کی شان بڑھے تو ہمیں تکلیف کوئی نہیں — یہ جھگڑا اگر بنا ہے تو اللہ سے کر۔ جو انفرادی
دن تھا۔ اسی دن ہی یار کو ساتھ رکھا ہے۔ جب اللہ محبوب کو جدا نہیں کرتا۔ تو ہم غلاموں کو
کیا پڑی ہے کہ محبوب کو خدا سے جدا کریں —

اللہ نے پچاس ہزار سال کا دن بنایا ہے۔ حالانکہ جب حساب شروع کرے گا۔
تو جلدی ختم کر دیگا۔ جب حساب جلدی ختم کرنا تھا۔ تو اتنا لمبا بنانے کا کیا مقصد تھا
لوگوں کو بلا کر یار کی طرف جھکا رہا ہے۔ اب کہو یا رسول اللہ تو بات بنے گی —
یا اللہ مدد کہو۔ یا رسول اللہ مدد کہو۔ جہاں اللہ نظروں کے سامنے نہیں یہاں یا اللہ مدد
کہو۔ جب اللہ تعالیٰ بے حجاب سامنے ہوگا تو نبی کے دامن میں چھپنے کی جگہ ہوگی —
یہیں یا اللہ مدد پہ بلاوا نہیں بلکہ یا رسول اللہ مدد پہ بلاوا ہوگا — میں پوچھتا ہوں کہ جو
نعرہ قیامت کو برحق ہے کیا وہ دنیا میں برحق نہیں ہے۔ کیا قیامت میں اور اسلام
چلے گا۔ دنیا میں اور اسلام چلا رہا ہے۔ اگر قیامت کا اسلام اور دنیا کا ایک ہے
تو ماننا پڑے گا۔ اگر یا رسول اللہ قیامت کو برحق ہے تو دنیا میں بھی برحق ہے۔
اگر دنیا میں شرک ہے تو قیامت کو بھی شرک ہے۔ میں دیکھوں گا کہ کون یا رسول
اللہ مدد نہیں کہتا — کیونکہ پھر تو سب نبیوں کو کہنا پڑے گا یا رسول اللہ مدد۔
مسلم شریف کی حدیث ہے کہ اللہ نے قرآن نازل فرمایا۔ مگر ایک قرأت کی
اجازت تھی۔ سرکار نے فرمایا قرآن اس طرح آیا۔ میری امت کے قبیلے زیادہ ہیں۔ اور
ایک لفظ ہر قبیلے کی زبان پر نہیں چڑھ سکتا — سرکار نے عرض کیا۔ یا اللہ میری امت
کے لئے سہولت پیدا فرما — اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین سے فرمایا کہ جاؤ میرے محبوب
سے کہو۔ دو قرأت۔ یہاں تک کہ سات قرأتوں پر پڑھنے کی اجازت ہے۔ سرکار کو
امت کی خاطر تکلیف ملی۔ اسلئے اس کا حل فرمایا۔ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ڈانٹ

ڈپٹ فرمانا - کہ تم کون ہو - تو انہوں نے اسے فرشتہ کہا - میں جانوں میری مخلوق جانے - میں ارحم
الراحمین ہوں - میں نہیں جانتا مخلوق کی بھلائی کو کہ تم بہتر جانتے ہو - بجائے اس کے ہرہ
سرزنش کرتا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا محبوب بار بار آپ کو تکلیف اٹھانا پڑی -
جانا سات مرتبہ پھر لینے کی اجازت ہے - یہ مقام مصطفی ہے -
لوگ تو سمجھتے ہیں کہ وہ نبی تھے - تو آج ہمیں دکھا کے چلے گئے - بلکہ وہ زمین میں اللہ کے نائب
ہیں - اصل حکم تو اللہ کا ہے مگر اس سے نافذ کرتے ہیں وہ تو پیارے محبوب کی ذات
ہے - اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی رعایت کرتا ہے - ان کا لحاظ کرتا ہے اور پھر ان کی تکلیف
پھر ان کو بدلا بھی ملتا ہے - جو آپ نے کوشش ہر شب و روز کی تو اٹھانا پڑا - ہر نبی کو ایک بار
حکم تھا - جو دعا مانگو گے وہ پورا ہوگا - کسی نے بادشاہی مانگ لی - جیسے حضرت
سلیمان نے کہا - مجھے حکومت دے - جو میرے علاوہ کسی کے شایان شان نہ ہو -
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کیلئے - نبوت و رسالت مانگ لی - وہ دعا مقبول
ہو گئی - حضرت نوح علیہ السلام نے مخالفین کا بیڑا غرق کرانے کیلئے وہ دعا استعمال کر
لی - مگر سرکار نے تین میں سے دو استعمال کر لیں - اور ایک بچا لی تاکہ
اللھم اغفر لامتی - تو یہاں جا کر نبی ہیں وہ دعا ہیں مانگی میں نہ اپنی اولاد کیلئے
نہ اپنی ذات کیلئے - اگر استعمال کی ہیں تو اپنی امت کیلئے ہے -
کچھ لوگ کہتے ہیں نبی کو نہ اپنا پتہ ہے نہ اپنے انجام کا پتہ ہے - پوری حدیث کی کتابوں
اگر حدیث ملی تو بھی ایک -
اگر نبی کو پتہ نہیں تو پھر اس نبی کا کلمہ پڑھو کہ تم کون سا انعام لینا چاہتے ہو -
عیسائی بن جاؤ - کیونکہ حضرت عیسیٰ کی بشارت - السلام علی ولادت - جب پیدا
ہوا تو سلامتی ہے اس پر - جب مروں گا تو سلامتی کے ساتھ جب اٹھوں گا تو سلامتی کے ساتھ -
پھر عیسائی بن جاؤ محمدی نبی کی حدیث یہ کہی ہے - جب تمہارے نبی کو اپنے انجام کا
ہی پتہ نہیں ہے - تو ان کے دامن سے وابستہ ہو کر کیا ضمانت حاصل کرو گے
بڑا افسوس کی بات ہے - دنیا کی نسبت شفاعت آپ کیلئے ہے - وللآخرۃ خیر لک -

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ہے۔ ہر گزرتی آن آپ کے مرتبے کو بلند کر رہی ہے ۔ اور اللہ فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک ۔
محبوب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا ۔ جس میں تم راضی ہو جاؤ گے ۔ ہماری عطا کا پیمانہ تمہاری رضا ہے ۔
تو پھر محبوب کو خطرہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔ قیامت کے دن نہ محبوب کو شرمسار ہونے
دوں گا نہ ان کے ساتھ دامن میں جو وابستہ ہوں گے نہ ان کو شرمسار ہونے دوں گا ۔
صرف صحابہ کی بات نہیں کی ۔ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۔ العظیم
جو صحابہ مہاجرین اور انصار کے نقش پر چلنے والے اہلسنت مسلمان ہیں قیامت تک پیدا ہوتے
چلے جائیں ان سب سے میں راضی ہوں ۔ جیسے صحابہ کے مقتدیوں سے اللہ راضی ہے ۔
تو صحابہ سے کیوں راضی نہ ہوگا ۔ جیسے صحابہ کرام سے راضی ہے تو پھر نبی پاک کے لئے کیا
مقام ہوگا ۔ ولیوں کے بارے میں فرمایا ۔ الا ان اولیاء اللہ ۔ جب ولیوں کے خوف
و حزن نہیں ہے تو پھر نبیوں کے نبی کیلئے کیا خوف و حزن ہے ۔ یہ بات بھی بھول گئی کہ
باقی حدیث میں بھی بھول گئیں ۔ سرکار فرماتے ہیں ۔ انا اول شافع ۔ سب
سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ۔ سب سے پہلے میں جنت کی زنجیر جا کے
کھٹکھٹاؤں گا ۔ وہ بھی میری ذات ہوگی ۔ سرکار جیسے زنجیر ہلائیں گے خازن جنت
دوڑتا ہوا آئے گا ۔ حضور کون ہو ۔ فرمائیں گے انا محمد ﷺ اور دروازہ فوراً کھولے گا ۔
اور ہاتھ چومے گا ۔ یا رسول اللہ مجھے یہ حکم تھا کہ میں صرف آپ کیلئے ہی کھولوں گا ۔
قیامت کے دن ساری مخلوق انبیاء بھی ڈر کے سوالی ہوں گے ۔ حسن نے
اس دن کیلئے یہ دعا بچا رکھی ہے ۔ سرکار یہ بھی جانتے ہیں کہ بادشاہوں کی نجات بھی
میرے دست کرم میں ہوگی ۔

حضرات گرامی انبیاء کو بھی پتہ تھا ۔ کہ اپنی دعا بچا کے رکھ لیتے ۔ تاکہ اپنے لئے بھی
کام آئی اپنی امت کیلئے بھی کام آئے ۔ حالانکہ انہیں پتہ ہے کہ قیامت آنی ہے ۔
اس کی ہولناکیوں اور شدتوں کا بھی پتہ ہے ۔ اللہ کی شان قہاری اور جباری کا بھی
پتہ ہے ۔ لیکن دعا نہیں بچا کے رکھی ۔ ان کو پتہ ہے کہ لجپال کو لاج ہے ۔
ان کو پتہ ہے کہ سب انتظام کرنے والا آ رہا ہے ۔ رحمۃ للعالمین کا تاج سر پہ سجا کے

Memo No
M T W T F S S
Date / /

اور امام الانبیاء کے منصب پہ فائز ہونے والا - آرہا ہے . وہ جس طرح اپنی امت کا انتظام کرے گا
ہم سب کا انتظام کرے گا - کیونکہ وہ رحمۃ للامت نہیں وہ سب کے لیے رحمت ہے -
قیامت کے دن لوگ کھڑے ہوں پسینے میں غرق ہیں - مربوط - مدہوش ہیں -
اللہ الہام فرمائے گا وہ شفیع ڈھونڈو - کام بنے گا - کیونکہ جس مقصد کے لیے میں نے روک
رکھا ہے - وہ مقصد تو پورا ہو نہیں رہا ---- روکنے کا فائدہ کیا ہے - اس لیے اللہ الہام کرے گا کہ
شفیع ڈھونڈو - شفیع کے بغیر بات نہیں بن سکتی ---- اللہ الہام فرمائے گا -
یا شرک کا الہام کرے گا - کہ مشرک بن جاؤ ---- اگر کسی کو شفیع ماننا
شرک سمجھا ہے کیا اللہ تعالیٰ مشرک بنائے گا ---- سارے مومن مشرک بن جائیں گے کوئی موحد مومن
نہ رہے گا - اللہ شفاعت کو شرک نہیں سمجھتا - یہ جو نہیں شفاعت کو شرک سمجھو ں
سمجھتے ہیں - اللہ کو سمجھ نہیں آئی انہیں سمجھ آئی ہے ---- شفیع تلاش کریں گے پھر
سارے جمع ہو کر جب باپ کے پاس - تمام فضائل کا ذکر ہوں گے - جواب ملے گا نفسی -
حضرت نوح کے پاس ---- حضرت آدم ہم فرمائیں گے یہ کیا کر رہے - ہم شرک کر
رہے ہو ---- نوح کے پاس چلے ---- ابراہیم - موسیٰ کے پاس - عیسیٰ کے پاس --
اگر کسی کو شفیع ماننا شرک ہے - تو پہلا شرک اللہ نے کر دیا سب کو اس شرک پر مجبور کر
کر دیا - نبی اللہ کی طرف نہیں بھیجتے - کہ ہم سب کی طرف بھیج رہے ہیں - اور خواہش کرتا ہے
کہ سب شرک کا اعلان کرتا ہے پیر 3-7-2017 = 8-10-38 = 9-۱۴۳۸
(B) ایک ہی نبی کی طرف بھیج رہے - کیا انبیاء بھی شرک کر رہے ہیں - اس لحاظ سے سب
انبیاء کو مشرک ماننا پڑے گا ---- نہ خدا شرک کر سکتا ہے نہ شرک کا اعلان کر
سکتا ہے . نہ پیغمبر شرک کروا سکتے ہیں - تو ماننا پڑے گا شفاعت وہ عقیدہ ہے جس پر
سارے نبی متفق ہیں - ساری امتیں متفق ہیں - بلکہ اللہ بھی متفق ہے . کوئی مسلمان اس کا
منکر نہیں ہو سکتا - اس پر ساری نبی متفق ساری امتیں متفق - بالآخر حضرت عیسیٰ
بھی معذرت کر دیں گے - امتیں پوچھیں گی پھر آخر کوئی ہے بالآخر ایسا ---- جہاں ہماری بگڑی
بن سکے - کوئی ایسا در ہے جہاں ان سوالیوں کو خیرات مل سکے - کوئی ایسا در بھی

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ہے۔ حضرت حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بگڑی بنانا چاہتے ہو۔ تو در مصطفیٰ پہ چلے جاؤ
اگر دینی حصول میں بیڑا چاہتے تو لجپال نبی کے دروازے پہ چلے جاؤ۔ امام اہلسنت فرماتے ہیں

رسل و ملک پہ درود ہو تو جانے ان کے شمار کو۔

کوئی ایسا دکھا ہی تو دو جو شفیع روزِ شمار ہو۔

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ شفاعت تو صرف میرے یار نے کرنی ہے تو جب الہام ہو گیا تھا۔
کہ شفیع تلاش کرو۔ تو یہ بھی سارے ہی کر دیتا۔ کہ تم سارے آخر الزماں پیغمبر کے پاس چلے جاؤ۔
لیکن اللہ ذہنوں کی خلشوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ ذہنوں سے وسوسوں کو نکالنا چاہتا ہے۔
اگر پہلے ہی سیدھا حضور کے پاس چلے جاتے۔ حضور شفاعت کر دیتے تو دل میں یہ خیال ہمیشہ رہتا۔
کہ شفاعت اور بھی کر سکتے تھے۔ ہم گئے جو نہ۔ اس لئے فرمایا ہر نبی کے دروازے پہ جا کے دستک
دے لو۔ سوال پھیلا لو۔ کاسۂ گدائی ان کے سامنے کر لو۔ جب خلشیں تسلی ہو جائے۔ جب کوئی
نہیں کرنے والا تو میرے محبوب یار کے پاس آؤ۔ تا کہ تمہیں پتہ چلے۔ کہ

سنتے ہیں کہ محشر میں ان کی رسائی ہے

گر ان کی رسائی ہے تو پھر بن آئی ہے

اس لئے اس چکر میں ڈالا ان کو کہ حضرت آدم سے شروع کروایا۔ تا کہ ذہن صاف ہو
جائے۔ خلشیں دور ہو جائیں۔ اور پتہ چلے کہ کیا فقط اتنا سبب ہے ۔
یہ سارا اکٹھا کیا اللہ نے تو محبوب کی خاطر۔ ان کی شان محبوبی دکھلانے کی خاطر۔ حساب
تو آنکھ جھپکنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ جو اکٹھے محشر کے میدان میں جائے گا اس کو اپنے اعمال
کی لسٹ مل جائے گی۔ جنتی ہے تو دائیں ہاتھ ہے دوزخی ہے تو بائیں ہاتھ میں۔ وہ کاغذ
پکڑ لیں گے ہی پتہ چل جائے گا کہ ۔۔۔ پھر ٹوٹل بھی کر لیں گے۔ وہاں اگر یہاں نہیں پڑھا ہوا تو وہاں
پڑھا لکھا ہوا ہو گا۔ اس زبان میں ہی وہ لسٹ تیار ہو گی۔ تو ہر کوئی پڑھ لے گا۔ دیکھا اگر کوئی نیکی
نیکی رہ گئی تو لکھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی گناہ تو نے نہیں کیا تو ہم مٹا دیتے ہیں۔ پڑھ کر اگر

Memo No ______
M	T	W	T	F	S	S

Date / /

کر سکا کوئی نیکی یا برائی باقی نہ رہ گئی ہے ——— ہر کوئی آپ فیصلہ کر سکتا ہے۔ تو کہہ دیا
جاتا اب کچھ تمہارا پاس ہے۔ جس جس جگہ تم نے جانا ہے تم چلے جاؤ ——— تو پچاس ہزار
سال روکنے کی ضرورت کیا تھا۔ تو پتہ چلا اصل حساب لینے والے بھی جانتے ہیں دینے
والے بھی جانتے ہیں۔ نہ ترازو رکھنے کی ضرورت تھی۔ اور نہ کوئی حساب و کتاب کے جو
طریقے ہیں ان کی ضرورت تھی ——— یہ روکا اس لئے تاکہ محبوب کی شان محبوبی ظاہر ہو۔
نبی پاک علیہ السلام کے پاس امتی پہنچیں گے شفاعت کے لئے عرض کریں گے۔
آپ نہیں فرمائیں گے نفسی نفسی ——— میں تو اپنے فکر میں ہوں۔ آپ نہیں کہیں گے۔
مولویوں کو پتہ چل گیا ہے کہ سرکار کو اپنے انجام کی خبر نہیں۔ لیکن سرکار یہ نہیں
فرمائیں گے کہ مجھے اپنی فکر ہے۔

آپ کو تو پتہ ہے کہ میرے لئے ضمانت ہے سرکار کی طرف سے۔ میں تو بخشا گیا۔
اندازہ کرو کہ باقی مخلوق عدالت کے اندر کھڑی ہے اور نبی کریم۔ اللہ کے ساتھ وزارت
عظمیٰ کے ساتھ کرسی پہ بیٹھے ہیں ——— کیا جو جج کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے بھی مجرم
سمجھا جاتا ہے۔ پتہ چلا کہ ساری کائنات سے جواب طلبی ہوگی مگر سرکار سے
کوئی جواب طلبی نہ ہوگی ——— یہ آپ کو وہاں جا کے پتہ چلے گا۔ یا یہاں معلوم ہوگا۔
آپ کو یہ بھی پتہ تھا۔ اور آپ نے ہمیں بھی پتہ دے دیا ——— قیامت کو پتہ چل
جاتا کہ کون حاجت روا ہے۔ کس نے شفاعت کرنا ہے۔ پیدا کیوں ہوا بتلایا گیا۔ اس لئے
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ——— کو امت بڑی پیاری ہے۔ اس لئے جو در کے ان کا سہارا
لینے آئیں گے۔ انہیں دوسروں کے سہاروں کی ضرورت نہیں۔ تم اپنی جگہ پہ کھڑے رہنا۔
میں رحمت کا بادل بن کے تمہارے پاس پہنچ کر سایہ کر دوں گا ———

حضرات گرامی جب ساری مخلوق سوالی ہیں کہ آپ کے در پہ جائیں گے تو
فرمائیں گے انا لہا۔ شفاعت کیلئے تو میں تھا۔ دیر کر کے کیوں آئے ہو ——— یہاں پھرتے
رہے۔ جلدی کیوں نہیں آ گئے ——— اللہ تعالیٰ بڑی شان کے ساتھ دروازہ کھول کے
کہے گا ——— مرحبا اے محبوب کیسے آنا ہوا ——— نبی پاک عرض کریں گے خدایا جب

KHURRAM PAPER PRODUCTS

159

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

تو نے مجھے پیدا کیا تھا ۔ اس وقت تو نے یہ کہا تھا ۔ کہ میرا مقصود تو تیرا کا ذات ہے ۔ باقی سب کچھ
میں تیری محبت کی وجہ سے پیدا کر رہا تھا ۔ پھر اس بات کو یاد کر جس طرح تو نے سب کو
میری خاطر پیدا کیا تھا ۔ اور آج بخشش کا سامان بھی میری محبت کی وجہ سے کر دے
اللہ تعالیٰ خوش طبعی کے انداز میں فرمائے گا جس طرح یار یاروں سے خوش طبعی
کرتے ہیں ۔ محبوب خالی دعویٰ کیا ہے یا کوئی دلیل بھی ہے ۔ آپ عرض کریں گے
کہ اگر اجازت ہو تو میں گواہ پیش کرتا ہوں ۔ آپ جائیں گے تو حضرت آدم کو ۔ حضرت
ابراہیم کو ۔ حضرت موسیٰ کو ۔ حضرت داؤد کو حضرت عیسیٰ کو ۔ کہ آؤ اتنی
سی گواہی دے دو ۔ باقی کام میں آپ کر لوں گا ۔ کہ گواہی دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے
کہا تھا کہ میں نے ہر شئے کو محبوب کی خاطر بنایا ہے ۔ جب یہ حضرات اللہ کے حرم
ناز میں پہنچیں گے اللہ فرمائے گا کہ میرے محبوب نے یہ دعویٰ کیا ہے ۔ کہ میں نے کہا تھا ۔
کہ میں نے ہر شئے محبوب کی وجہ سے پیدا کر رہا ہوں ۔ اور انہوں نے تمہیں گواہ
بنایا ہے ۔ تم اس دعوے کے بارے میں کیا بیان دینا چاہتے ہو ۔ وہ سارے عرض
کریں گے جو صحیفے کتابیں تو نے ہم پر نازل کئے ہیں ۔ ان میں یہی لکھا ہوا ہے ۔ کہ تو نے
ہر چیز کو یار کی محبت کی وجہ سے پیدا کیا ہے ۔ اس وقت نبی پاک فرمائیں گے
کہ جو قرآن تو نے مجھ پر نازل کیا ہے اس میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ تو نے سب کچھ یار کی
وجہ سے بنایا ہے ۔ سرکار کی مراد کیا ہے اللہ جانے یا سرکار جانے ۔ جو بات
سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے ۔ یہ دعویٰ سرکار کا کہاں لکھا ہوا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ
— محبوب اس وقت کو یاد کر جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا ۔ میں
زمین میں خلیفہ بنانے لگا ہوں ۔ پھر حضرت آدم کو کہا جا رہا تھا ۔ خلافت کا تاج
ان کے سر پر سجایا جا رہا ہے ۔ مگر ربک کہا جا رہا ہے ۔ جب تیرے رب نے کہا تھا ۔
جب پیدائش آدم کی بات ہے ۔ جب آدم کے امتیازات و اعزازات کی بات آئے ۔
اللہ یوں فرماتا ۔ اِذْ قَالَ آدَمُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ۔ ~~اذ قال آدم لربہ~~ اِذْ قَالَ آدَمُ رَبُّهٗ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ۔
اِذْ قَالَ رَبُّ آدَمَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ۔ مگر آدم کا رب کہنے کی بجائے آکر ربک کہا ہے کہ تیرے رب

نے کہا ہے۔ تو پتہ چلا کہ مقصود آدم نہیں تمہاری ذات ہے۔ اس آیت سے یہ بات پتہ چلتی ہے۔ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ ——— اس سے پتہ چلتا ہے کہ سارے نبی پہلے آ جائیں گے۔ تو محبوب پاک کیلئے اطلاعات کریں گے۔ جب آپ آ جائیں گے تو ان کی نبوتیں ختم ہو جائیں گی ——— اور پھر وہ بھی امتی بننے کے پابند ہو جائیں گے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مقصود ان کی ذات نہیں مقصود آپ کی ذات ہے ———

اس وقت اللہ تعالیٰ محبوب کا دعویٰ مان لے گا ——— اور پھر عرش کے دائیں جانب کرسی پر بٹھائے گا ——— ہماری کتابوں میں ہے۔ کہ سرکار اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ جونہی آپ کی نظر اللہ کریم کے جلوؤں پر پڑے گی۔ تو سر بسجود ہو جائیں گے۔ چہرہ والضحیٰ کو زمین پر رکھیں گے ——— اور زلف واللیل خاک سے لپٹ جائیں گی۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہہ جائیں گی ——— جب محبوب کو اللہ اس حال میں دیکھے گا۔ اس کا قہر و غضب کرم میں بدل جائے گا۔ اس کا جلال جمال میں بدلے گا۔ اور فرمائے گا ارفع راسک ——— تم کہتے جاؤ میں سنتا جاؤں گا۔ تم مانگتے جاؤ میں دیتا جاؤں گا۔ تم چھڑاتے جاؤ میں چھوڑتا جاؤں گا ——— تو سرکار دو عالم کو وہاں سے اٹھا کر عرش کے دائیں جانب بٹھا دیا گا ——— ادھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق جلوہ فگن ہے۔ ادھر محبوب اللہ کے پہلو میں رحمت میں شان محمدی کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ کیسا عجیب منظر ہو گا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں ——

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے۔ جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے

اگر خدا کو تلاش کرنا ہو تو پہلوئے مصطفیٰ میں اور اگر مصطفیٰ کو تلاش کرنا ہو تو اللہ کے پہلو رحمت میں ——

سوالات ——

(1) یا رسول اللہ پکارنے کا ثبوت دیں ——— (جواب) شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ تاریخ صدر اول میں یہ کہنا جائز ہے (1) کوئی خوشی میں پکارے یا رسول اللہ مدد بھی جائز ہے۔ (2) کوئی غمی میں پکارے یا رسول اللہ مدد بھی جائز ہے کوئی دفعہ دیوبند کے اکابر علماء کا

M	T	W	T	F	S	S

Memo No
Date / /

والسلام علیک یا رسول اللہ تو کہنا بھی جائز ہے (۴) کوئی یہ عقیدہ رکھ کر کہ اللہ میری آواز کو آپ تک پہنچا دیتا تو کہنا بھی جائز ہے (۵) پانچویں صورت ایسا کہ جس کی جسمانی کثافتیں ختم ہو چکی ہوں ــــــ روح اس کی نورانی بن چکی ہو۔ ولایت کے مقام پر فائز ہو۔ قرب میں بدل چکا ہو ــــ اس لئے یا رسول اللہ کہنا جائز ہے ــ

پانچویں صورت پہ ذرا غور کرو۔ کہ ایک ولی ہو۔ امتی ہو۔ جسمانی کدورتیں ختم ہو چکی ہوں۔ ظلمات جسمانی ختم ہو چکی ہوں۔ روحانیت منور ہو چکی ہو۔ تو اس کے لئے یا رسول اللہ جائز ہے ــ جو سینکڑوں ہزاروں میل کی مسافت سے حضور کی بارگاہ میں اپنی عرضیں پیش کر سکتا ہو ــ اس کے لئے جائز ہے۔ میں پوچھتا ہوں حضور کا نام لینے والا تو اتنا کامل ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی جسمانی مادیت ختم ہو جائے۔ ظلمانیت کدورتیں ختم ہو جائے۔ سراسر روحانیت بن جائے۔ اور ہزاروں میل دور سے سرکار کی بارگاہ میں۔ خود عرض پیش کر سکے۔ جن کا نام لے کر امتی اس مقام پر پہنچا وہ اتنے کامل کیوں نہیں کہ ان کا امتی جہاں بھی ہو ں اس کی عرض ملکے سلام کر کے نگاہ کرم پیش پہ کر دیا ــ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں ــ جن کو سرکار کی زیارت نہ ہو رہی ہو۔ وہ یہ وظیفہ پڑھے۔ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ۔ دائیں جانب توجہ کر کے یا رسول اللہ بائیں جانب توجہ کر کے یا نبی اللہ ـــ دل کی جانب توجہ کرتا یا حبیب اللہ پڑھتا رہے تو بیداری میں نہیں تو خواب میں ضرور سرکار کی زیارت ہو گی ــ

اہل مدینہ سرکار کی تشریف آوری پہ مرد عورتیں چھتوں پہ چڑھ گئیں۔ جوان بچے غلام گلیوں میں دوڑ گئے۔ اور پکار رہے یا محمد یا رسول اللہ ـ مسلم میں موجود ہے۔ تو یہ صحابہ کرام کا انداز تھا۔ اہل مدینہ کا کا متفقہ نعرہ ہے۔ اس پہ ہی نبی پاک کی مہر تصدیق ہے کیونکہ آپ موجود ہیں آپ نے انکار نہیں فرمایا ــ اعتراض نہیں فرمایا تو آپ کی مہر تصدیق ہو گئی ــ یہ ہی تقریری بن گئی ـــــــ صحابہ کی سنت انصار کی سنت۔ طبرانی کی حدیث ہے۔ فتح الباری شرح بخاری کا میں موجود ہے۔ عمدۃ القاری کا شرح بخاری کا ــ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں موجود ہے ـ حضرت طلحہ ابن براء ؓ حضور کا صحابی ہیں۔ بچا ہیں۔

M	T	W	T	F	S	S

Memo No

Date / /

مرض میں مبتلا ہیں۔ سرکار ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ دیکھا تو موت کے آثار
نمودار ہو چکے ہیں۔ فرمایا یہ میت ہمارا رات نہیں نکال سکے گا۔ جب بھی فوت ہو غسل
و کفن دے لو۔ مجھے اطلاع کرنا۔ میں جنازہ پڑھاؤں گا۔ لیکن صحابی نے فوت ہونے سے پہلے
وصیت کی کہ رات ڈھل چکی ہے۔ اندھیرا ہے راستہ میں یہودی بستے ہیں۔ اگر
سرکار کو تکلیف دی گئی۔ کوئی یہودی تکلیف پہنچا دیا تو میرے لئے قبر میں بھی عذاب کا سامان
ہوگا۔ میری وجہ سے سرکار کو تکلیف پہنچی۔ سرکار کو تکلیف نہ دینا رات کو
جنازہ پڑھ کے دفن کر دینا۔ صبح حضور سے عرض کر دینا۔ جب دعا کر دیں گے۔
میرا بیڑا پار ہو جائے گا۔ انہوں نے دفن کر دیا۔ حضور سے عرض کیا گیا۔ فرمایا
چلو اس کی قبر پر جا کے نماز پڑھتے ہیں۔ صحابہ کو ساتھ لیا۔ قبر پہ تشریف لے آئے۔
چار تکبیر نماز جنازہ پڑھ کے دعا کی۔ خدایا میرا غلام تیری بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہے
تو اس طرح حاضر ہو کر مجھے دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ تو اسے دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔
وہ اس طرح حاضر نہ ہو جس طرح مجرم حاکم کے پاس۔ بلکہ وہ اس طرح حاضر ہو جس طرح
یار یاروں کے پاس۔ دشمن سامنے آئے تو چہرے پر سرخی آ جاتی ہے۔ آنکھیں
خون برساتی ہیں۔ ماتھے پر بل پڑ جاتا ہے۔ لیکن یار سامنے آئے تو ہونٹوں پہ تبسم
آ جاتا ہے۔ مسکراہٹ آ جاتی ہے۔ عرض کی خدایا یہ اس طرح حاضر نہ ہو جس
طرح مجرم بلکہ یہ اس طرح حاضر ہو جس طرح یار یاروں کے پاس آتے ہیں۔
ہم عینک پیش کر دیتے ہیں کتاب نہیں پاتے تو کتاب پیش کر دیتے ہیں۔ عینک لگانے
والی نہیں تو نمبر کا شیشہ مہیا کر دیتے ہیں۔ خدا کے لئے خود بھی مطالعہ کر لیا کرو۔
بنی آپ کی اجازت کے منتظر رہے میں اجازت نہ دوں تو نہیں بولتے۔

Abbas

پیر

٢٠١٢

٣ — ٧ — ١٤٣٣ — ٩١ — PM

٨ — ١٠ — ٥ — ٥

٥ — ٠٠ —

Maulana Qari Muhammad Abbas

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ہمارے محمد رسول اللہ ﷺ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محبوب کی شان رسالت کو اجاگر فرمایا ہے۔ آپ کا
نام لے کر آپ کی رسالت کا اعلان فرمایا — یہ جملہ جس طرح قرآن مجید کا جز ہے۔ اسی طرح
ہمارے ایمان کی جان ہے۔ کوئی لاکھوں سال لا الہ الا اللہ کہتا رہتا — لیکن نبی پاک کی بعثت کے
بعد یا جاننے کے بعد وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتا نہیں مانتا۔ تو وہ مومن نہیں ہو سکتا ہے۔ اور
اس کی نجات کی کوئی صورت نہیں ہے — اور یہ محمد رسول اللہ ایمان کی جان ہے۔ اقرار
توحید بھی اسی پر موقوف ہے — ما قدروا اللہ حق قدرہ — جنہوں نے محبوب کی رسالت کا انکار کیا۔
اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب کا انکار کیا — تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے میری بے قدری
کی ہے — انہوں نے مجھے نہیں پہچانا — محبوب کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار یہ جامع ایمان
ہے۔ اور روح ایمان ہے — حدیث پاک میں آتا ہے من قال لا الہ دخل الجنۃ — جس نے بھی
لا الہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا — اس سے تو یہ چلتا ہے کہ محمد رسول اللہ کہنا ماننا کوئی ضروری
نہیں ہے — صرف لا الہ کہنا کافی ہے۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ لا الہ یہ عنوان ہے۔
پورے ایمان اور ارکان کا۔ اور ارکان اسلام کا۔ کوئی قیامت کا انکار کرے۔ اس کا لا الہ کہنا نہ
کہنا برابر ہے — اسی طرح اگر کوئی تقدیر کا بھی انکار کرے تو اس کا لا الہ اللہ کہنا برابر
ہے۔ کوئی ملائکہ کا انکار کر دے رسول کریم کا انکار کرے۔ قطب کا انکار کرے۔ تو لہذا یہ عنوان
ہے۔ پورے ایمان کے ارکان کا۔ اسلام کے ارکان کا۔ اس سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کہ
لا الہ اللہ کافی ہے اس کے ساتھ محمد رسول اللہ یا کسی اور پیغمبر کے اقرار نبوت کی ضرورت
نہیں ہے۔ یا قیامت کے انکار کی گنجائش ہے کتابوں کے یا فرشتوں کے انکار کی گنجائش
ہے۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ جہاں بھی یہ حدیث پاک میں یہ لفظ وارد ہے من قال لا الہ
تمام شارحین صراحت کرتے ہیں کہ جس نے لا الہ کے لوازم اور تقاضوں سمیت لیا۔
وہ جنت میں داخل ہوگا کہ یہ لا الہ الا اللہ کہنا اسی کا قابل قبول ہے۔ جو محمد رسول اللہ
بھی کہے۔ اور مانے اور جو نہ کہے نہ مانے حضور کی بعثت کے باوجود اس کا لا الہ کہنا
نہ کہنا برابر ہے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب کریم ﷺ کے اسم کو۔ محمد کے اسم پاک یاد
فرمایا — اور رسول کی جگہ آپ کا اعلان۔ احمد کے نام نامی کے ساتھ۔ کروایا حضرت

M | T | W | T | F | S | S
Memo No ______
Date / /

اے بنی اسرائیل میں تمہاری ——— یبنی اسرائیل انی رسول اللہ۔ فرماتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام
طرف اللہ کا رسول ہوں۔ حالانکہ میں اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتاب تورات کی تصدیق کرنے
والا ہوں۔ اور اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں۔ جو میرے بعد ہی آنے والے ہیں۔ جن کا
نام نامی احمد ہے۔ نبی پاک ﷺ کے بہت سے نام پاک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں
میں سے ہی محبوب ﷺ کو نام عطا کئے ہیں۔ یہ محبوب پاک ﷺ کا بہت بڑا کمال ہے۔ کہ اللہ رب العزت
نے اپنے ناموں میں سے چند نام نبی پاک ﷺ کو عطا کئے۔ بلکہ علمائے کرام کی تصریح کے مطابق
جتنے نام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اتنے ہی نام پیارے مصطفیٰ کے ہیں۔

اور ناموں کی کثرت یہ نام والے کی عظمت کی دلیل ہے۔ اور نام نرے کھوکھلے نہیں
رکھے جاتے اور جس طرح ہمارے رواج ہے۔ کہ آنکھوں سے اندھا اور نام نور بھری ——— اس طرح
کے نام نہ اللہ کے ہیں نہ پیارے مصطفیٰ کے ہیں۔ کہ خالی لفظ بول دیا جائے۔ اس کے نیچے کوئی معنیٰ
نہ ہو۔ یہاں جو بھی لفظ بولا جاتا ہے، تو وہ بامعنیٰ ہوتا ہے۔ پہلے اس کا معنیٰ آپ کی ذات پاک
میں موجود ہوتا ہے۔ پھر وہ نام آپ کی ذات پاک پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ تو اللہ نے آپ کو
یہ نام عطا فرمایا ——— اور اس وقت عطا فرمایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام ابھی پیدا بھی نہیں
ہوئے تھے۔ آپ آدم علیہ السلام جب دانہ کھا کے زمین پہ آئے اور زمین پر سینکڑوں سال۔
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں۔ معافی کیلئے عرض کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے معافی کا اعلان نہ فرمایا
تو پھر آپ نے عرض کیا اللہ العلی ——— جیسے پہلے بھی گزرا ہے ———

اعتراض ہے۔ کہ آدم کو تو نور نظر آیا۔ ہمیں تو نظر نہیں آتا ——— تو صفا و مروہ پہ کیوں
دوڑتے ہو ——— اب لیجئے نے کنکریاں ماریاں شیطان ——— اللہ پاک کو یہ ادا پسند
آگئی۔ تو قیامت تک مقرر کر دیا ——— طواف میں شروع کے چکر دوڑنا پڑتا ہے۔ جس سبب
کا سبب ابلیس کی طرف ہے۔ اس کا رسی دوڑنا مشکل ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ صحابہ کرام کمزور ہیں۔
سر کا درد فرمایا۔ اس طرح دوڑ کر ——— اب ہم دوڑتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ محبوب کی سنت
پیاری ہے ——— سرکار نے فرمایا رب جو انگریزی چورے اکو تو ہیں قیامت اس کا
ملا تو پکڑے جنت میں لے جاؤں گا ——— تو پہلے نبی کی عملی سنت۔ ابوالبشر حضرت آدم

KHURRAM PAPER PRODUCTS

165

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

کی۔ اور آخری نبی ﷺ پر ختم کی سنت ہوگی۔ لہذا ہم قول و عمل پر عمل پیرا ہیں۔ خلیفہ اول
انبیاء میں سے حضرت آدم علیہ السلام۔ اور نبی کریم علیہ السلام کے خلفاء میں سے خلیفہ اول
حضرت صدیق اکبر رضہ۔ علی قاری الموضوعات الکبیر میں فرماتے ہیں کہ صحیح سند کے ساتھ ثابت
ہے۔ کہ حضرت صدیق رضہ نبی کریم ﷺ کے نام نامی پر انگوٹھے چوم کے آنکھوں سے لگایا کرتے تھے۔
اس خلیفہ اول کی بھی سنت۔ اس خلیفہ اول کی بھی سنت۔ نبی پاک کی قولی سنت بھی ہوگئی۔
کہ جو انگوٹھے چوم کے لگائے گا۔ میں اس کا قائد ہوں گا۔ میری سنت پر عمل کرو۔ اور میرے خلفاء
کی سنت پر عمل کرو۔ یہ صدیق اکبر کی سنت ہے۔ امام فرماتے ہیں کہ انگوٹھے پلید۔
ہیں جب گر جاتے۔ ہندو لوگ جب پلید ہوتے ہیں تو گنگا جمنا میں نہاتے۔
حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی۔
کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور یاد کرنا۔ کیونکہ۔ میں جب پہلی
مرتبہ۔ روح پھونکی گئی۔ عرش کی طرف دیکھا۔ جنت میں ہر چیز کی طرف دیکھا
نام محمد کو لکھا ہوا دیکھا۔ حوروں کے سینوں میں فرشتوں کی آنکھوں میں۔ جنت کے دروازے
ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی۔ کہ اے عیسیٰ۔ اپنے
امتیوں کو حکم دے دو۔ کہ ان میں سے جو نسا شخص بھی پیغمبر آخر الزماں ﷺ کو پائے وہ
ضرور ان پر ایمان لے آئے۔ کیونکہ حضرت آدم کو نہ پیدا کرتا نہ کسی اور شئے
اگر وہ محبوب سب میں آپ کو پیدا کرتا۔ تو نبی پاک ﷺ کا نام نامی اللہ تعالیٰ نے محمد رکھا۔
اور قرآن کی نص سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا نام نامی احمد رکھا۔ احمد و محمد
دونوں۔ تو احمد کون بہت زیادہ حمد کرنے والے۔ اور محمد کون جو بہت زیادہ
حمد کئے جانے والے۔ تو نبی پاک ﷺ کو احمد کہا گیا۔ یا آپ سب سے زیادہ حمد کرنے
والے ہیں اور محمد کہا گیا۔ کہ سب سے زیادہ آپ کی حمد کی گئی۔ آپ کی حمد کی جاری
ہے اور کی جائے گی۔ اس لحاظ سے آپ کو محمد کا نام دیا گیا۔ احمد اسم تفضیل
کا صیغہ ہے۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔
باقی جتنے بھی حمد کرنے والے ہیں تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ اصل میں حمد کرنے

کرنے والے ہیں تو صرف آپ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے بارے میں فرمایا کہ سب سے زیادہ
حمد کرنے والے ہیں۔ بہت زیادہ حمد کرنے والے کیسے ہو گئے — آپ کی نبوت کا پیریڈ
ہے ۲۳ سال۔ چالیس سال کے بعد اعلان نبوت فرمایا۔ ۱۳ سال مکے میں گزارے
دس سال مدینے میں گزارا۔ جبکہ نوح علیہ السلام کا طوفان سے پہلے کا پیریڈ ساڑھے
نو سو سال ہے۔ اور اس کے بعد تین سو سال یا دو سو سال بعض روایات کے ایک
طرف وہ حقدار ہیں۔ جن کی نبوت کا دورانیہ ہزار سال سے بھی زیادہ
ہے۔ اور وہ ساری زندگی حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے رہے۔ تو احمد انہیں کہلانا چاہیے
تھا۔ جن کی نبوت کی عمر ہی 23 سال ہے وہ احمد کیسے بن گئے۔ اور جن
کا ہزار سال کا دورانیہ نبوت ہے۔ وہ کیوں نہیں احمد بنے — باقی سب انبیاء کی
عمریں آپ کی نسبت زیادہ ہیں۔ جسمانی لحاظ سے۔ عمر احمد انہیں کہلانا
چاہیے تھا۔ تو ماننا پڑھتا ہے کہ اور عمر آپ کی ایسی ہے کہ اتنی کسی کی عمر نہ ہے۔
نہ اتنی کسی کی حمد ہے۔ اور نہیں کوئی احمد کہلانے کا حقدار ہے۔ اگر حقدار
ہیں تو صرف مصطفیٰ ہی ہیں۔ وہ عمر کون سی ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ میں اس وقت بھی نبی تھا ——
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام آدم علیہ السلام سے بہت عرصہ پہلے
موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاج نبوت پہنا رکھا تھا۔ اور کوئی نبی اللہ تعالیٰ کا
ذکر کیسے کرسکتا ہے جیسے ہو سکتا ہے۔ حمد و ثنا نہ کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو پتہ چلا۔
اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ جبکہ ابو البشر
حضرت آدم علیہ السلام کا جسم تو کجا ان کی روح بھی پیدا نہیں ہوئی تھی —
اس وقت سے آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ اس وقت حضور ﷺ کی روح
پاک کے بعد نور اقدس۔ آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے موجود تھا۔ حضرت
امام زین العابدین ؓ سے مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کا نور موجود تھا۔
اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ میں تمام انبیاء سے تخلیق

M T W T F S S
Memo No
Date / /

میں مقدم ہوں - اور بعثت اور ظہور کے لحاظ سے میں آخر میں آنے والا ہوں —
جیسے سب سے پہلے موجود ہیں - اور وصفِ نبوت بھی آپ کو حاصل ہے - کہ حالانکہ
آپ اس دور سے رب العزت کا ذکر کر رہے ہیں - اللہ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں
آپ زمین و آسمان کے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے لوح و قلم کو پیدا فرمایا۔
آسمان پیدا ہوئے پھر فرشتوں کو پیدا فرمایا — زمین پیدا ہوئی - پھر جنات
کو پیدا فرمایا - ہزاروں سال تک یہ سلسلہ جاری رہا - پھر جنات نے زمین
میں فساد پھیلانا شروع کر دیا - اور یہاں پر تباہی برپا کی قتل و غارت وغیرہ
کا سلسلہ شروع ہوا - تب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا کے حضرت آدم علیہ السلام
کے ذریعے - اس زمین کو آباد کرنے کا پروگرام بنایا — تو نسلِ انسانی ملائکہ
اور جنات کے ہزاروں سال بعد میں گزری - اور ان سے ہزاروں سال پہلے زمین
و آسمان وجود میں آئے — اور آسمان زمین کے پچاس ہزار سال پہلے لوح و قلم
وجود میں آئے - اس قلم کو اللہ نے حکم دیا "اُکتُب" لکھ - جو اب تک ہو چکا ہے
وہ بھی لکھ دے جو قیامت تک ہونا ہے وہ بھی لکھ دے - تو قلم اگر پہلی مخلوق ہے - تو قلم
سے پہلے تو شئے ہی کوئی نہیں لکھے کیا، وہاں کہاں گیا ہے - جس کو لکھا جائے -
تو پتہ چلا کہ قلم کے وجود میں آنے سے پہلے کچھ چیزیں موجود تھیں - جس کے بارے
میں اللہ فرماتا ہے کہ تو ان کو بھی لکھ - جو اس کے بعد قیامت تک ہونا وہ بھی لکھ دے -
تو پہلے کون سی چیز تھی - ملا علی قاری رح کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے نور محمدی ﷺ
کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا - اس کے بعد عرش کو پیدا کیا - پھر پانی کو پیدا کیا -
اس کے بعد لوح و قلم کو پیدا کیا - تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کا پروگرام کیا ہے - جس طرح دین کی
تخلیق کی ابتداء نورِ محمدی ﷺ سے کی ہے - لکھنے کی ابتداء ہے کہ وہ بھی دربار کے نام سے
لکھنے کی ابتداء کی ہے —
حضرت جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ نبی پاک علیہ السلام سے پوچھا گیا - یا رسول اللہ
وہ چیز بیان فرمائیں - جو اللہ تعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے پیدا فرمائی - محبوب پاک علیہ السلام نے کہا -

Memo No
M T W T F S S
Date / /

علامہ اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ جن جن چیزوں
کے بارے میں اول المخلوقات کا ذکر آیا ہے۔ ان سب کی نبی پاک ص نے بیان نفی کر دی ہے۔
کہ جس وقت اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا ——— ان چیزوں میں سے کوئی شے بھی نہیں
تھی ——— اولیت حقیقی حاصل ہے۔ جو اول کہلا رہے ہیں وہ اضافی اور نسبتی لحاظ سے
ہیں۔ مثلاً قلم پہلے پیدا کی گئی۔ عرش کو تخلیقوں میں سے پہلے پیدا کیا گیا۔ تو باقی چیزوں
میں اولیت اضافی ہے۔ نبی پاک کی جو اولیت ہے تو حقیقی اولیت ہے۔

جب نبی کا نور پاک سب سے پہلے پیدا کیا گیا ——— اور اس دور سے آپ نے
اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی ہے ——— شفا شریف میں موجود ہے۔ کہ نبی پاک کا نور پاک
سبحان اللہ کہتا تھا۔ اور فرشتے آپ کی اقتداء میں سبحان اللہ کہتے تھے۔ اس سے پہلے
کہ فرشتوں کو بھی جس حمد پر تقدس پر ناز ہے۔ ان کو یہ حمد و تقدس تحمید سکھلائی ہے
تو پیارے مصطفیٰ ص نے سکھلائی ہے۔ تو جتنی حمد میں وہ کر چکے وہ کر رہے ہیں۔ جتنی کریں گے۔
وہ ساری کی ساری نبی پاک ص کی سکھلائی ہوئی ہیں۔ تو دراصل یہ تمام حمد میں نبی
کے نامہ اعمال میں درج ہیں ——

اسی طرح نبی پاک ص اس وقت سے نبی ہیں۔ جبکہ آدم علیہ السلام کی روح بھی نہیں
تھی جسم بھی نہ تھا ——— اور نبی وہ ہوتا ہے۔ جو واسطہ کرے تبلیغ کرے۔ اللہ سے احکام
وصول کرے۔ لوگوں تک پہنچائے۔ جب سننے والے ہی کوئی نہیں۔ احکام حاصل کرنے
والا ہی کوئی نہیں۔ تو پھر نبوت دینے کا کیا فائدہ ——— آپ کو نبی بنانے کا کیا
مقصد۔ تو علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ارواح مقدسہ
کو پہلے پیدا کر کے نبی پاک کی شاگردی میں دے دیا ——— اس دلیل میں نبی کریم ص کا
یہ مشہور ہے۔ حضرت ادریس بن جابر تھے۔ اور ان کے نبی تھے۔ نبیوں کی نبوت اللہ کے علم کے لحاظ
سے تھی ——— نبی پاک کی نبوت موجود متحقق تھی۔ آپ اول نبی تھے۔ اور ان انبیاء علیہم السلام
کی تربیت فرما رہے تھے ——— جن انبیاء نے اللہ کا عرفان حاصل کیا۔ نبی پاک سے استفادہ حاصل
کی۔ اہلیت و صلاحیت حاصل کی ——— نبی پاک کی نگاہ سے آپ کی تربیت سے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

پھر جو حمدیں وہ عالم ارواح میں کرتے رہے۔ جو دنیا پر آ کے کرتے رہے۔ کراتے رہے۔ وہ بھی ساری
کی ساری حمدیں۔ نبی پاک ﷺ کے نامہ اعمال میں مندرج ہو گئیں۔ وہ ذاتی طور پر بھی آپ اللہ
کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ ملائکہ سے بھی کراتے رہے۔ ارواح انبیاء سے بھی کراتے رہے۔ تو لہٰذا
جتنی حمدیں آج تک ہو چکی یا قیامت تک ہوں گی۔ فرمایا یہ ساری کی ساری کرنے والے میں تو
پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو براہ راست بھی اور بلا واسطہ بھی حمد کرنے والے ہو گئے۔
اس لئے اللہ نے فرمایا یہ احمد ہیں ـــ اتنی کسی نے حمد کی ہے۔ نہ کوئی کر سکتا
ہے۔ نہ کوئی احمد کہلانے کا حقدار ہیں۔ اگر یہ تعریف میرے محبوب کی ذات ہے۔
فاذکرونی اذکرکم ـ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ تو جو اللہ کی حمد و ثنا کرے گا
اللہ ان کی بھی حمد و ثنا کرائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے۔ تو جو مجھے یاد کرے گا۔ تو میں
اسے یاد کروں گا۔ تو لامحالہ نبی پاک ﷺ کو دوگنی مثال سے۔ جب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
کر دیتے ہیں کر رہے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کرم کی رو سے یہ پابندی خود اس
نے اپنے اوپر عائد کی ہے۔ کہ میں بھی آپ کی حمد کروں گا بھی کراؤں گا بھی سکا۔ تو اس
لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد رکھا۔ تو جس طرح سب سے زیادہ حمد کرنے اور
کرانے والے ہیں۔ اسی طرح آپ محمد بھی ہیں۔ اتنی کسی کی حمد ہوئی ہے نہ ہو گی ـــ
جتنی اس نے اپنے محبوب کی حمد کرائی ہے ـــ محمد کو نا ہیں الذی یحمد حمدا
بعد ـــ جس کی بار بار حمد کی جائے۔ اسے محمد کہتے جس کی بار بار ـــ
وہ بہت زیادہ حمد کرتے والا ہیں۔ تو احمد ہو گئے۔ نبی پاک کی حمد ثنا اللہ بھی کر رہا ہے
فرشتے بھی کر رہے ہیں۔ ہر چیز کائنات کی آپ کی حمد و ثنا کر رہا ہے۔ اور صرف
یہ نہیں ہے کہ قیامت کو ہو گی اور قیامت کے بعد میں ہمیشہ آپ کی حمد و ثنا ہوتی رہے
گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ وملٰئکتہ ـــ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی
نبی پاک پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اللہ رحمت بھیجتا ہے فرشتے ان کے لئے دعا گو ہیں۔ اے ایمان
والو۔ تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمتیں طلب کرو سلامتی طلب کرو۔ ان کی تعظیم کرو
ان کی تکریم کرو۔ ان کی ثنا بیان کرو۔ ان کی حمدیں کرو۔ تو پتہ چلا اللہ تعالیٰ آپ بھی۔

اور اس کے فرشتے بھی نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ فرشتے بھی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ اور اس نے ہر ایمان والے کو بھی اس بات کا پابند ٹھہرا دیا ہے۔ یہ ساری مخلوق ایمان والی ہے۔ مگر کافر صورت میں تو جنوں یا انسانوں میں۔ باقی مخلوقات میں کوئی کافر یا مشرک نہیں ہوتا۔ جس طرح ہر چیز کا اللہ پر ایمان ہے اسی طرح ہر چیز کا نبی پاک ﷺ پر ایمان ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ وان من شیء الا یسبح بحمدہ۔ ہر چیز میری تسبیح بیان کرتی ہے۔ ہر چیز کو پتہ ہے میری عبادت کرنے کا۔ میری پاکیزگی بیان کرنے کا۔ جس طرح ہر چیز اللہ تعالیٰ سے آگاہ ہے واقف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والی ہے۔ اسی طرح نبی پاک ﷺ بھی فرماتے ہیں۔ ہر چیز میرے بارے میں جانتی ہے۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

مولائے کائنات۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا ——— بازار گیا تھا۔ کہ کوئی شے ایسی جو نبی پر درود نہ پڑھ رہی ہو۔ بحیرہ راہب نے دیکھا اپنے جھونپڑے میں بیٹھے ہوئے۔ کہ قریش کا قافلہ تجارت آج پہاڑی پر چڑھا ہے۔ ہر درخت سجدہ ریز ہو رہا تھا۔ ہر پہاڑ اپنی چوٹی جھکا رہا تھا۔ سر بسجود ہو رہا تھا۔ اس نے سوچا ایسا کبھی پیغمبر کی ذات کے سوا نہیں ہوتا۔ تو اس قافلے میں ہو نہ ہو پیغمبر کی ذات تو موجود ہے۔ ہر چیز سر بسجود ہو رہی ہے۔ اور اپنی چوٹیوں کو زمین پر نیاز رکھ کے سلام عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ وہ اپنے عبادت خانہ سے اتر آیا۔ قافلے میں گھل مل گیا۔ چہروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ غور سے دیکھنا شروع کیا۔ نبی پاک نوخیز جوان ہیں۔ تو وہ آپ کے پاس آیا ہاتھ کو پکڑ کے کہا۔ ھذا سید الامم۔ آپ اس امت کے سردار ہیں۔ اور اسے اللہ رحمت کائنات بنا کر دنیا میں ظاہر فرمائے گا۔

قریش کے سرداروں نے کہا تجھے کیا پتہ یہ اس امت کے سردار ہیں۔ یہ الصادق الامین نہیں لگے۔ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا۔ کہ درخت اپنی چوٹیاں زمین پر نیاز پر رکھ کے ان کی عظمت کو سلام نیاز پیش کر رہے ہیں۔ پہاڑ اپنی چوٹیاں جھکا رہے ہیں۔ سر بسجود ہو رہے ہیں۔ اور یہ نبی کی ذات کے علاوہ کسی کو سلام عقیدت پیش نہیں کرتے۔ اور تو اسے لئے میں جانتا ہوں کہ یہ نبی ہے۔ دوسرا ان کے کندھوں کے درمیان کپڑا ہٹا کے دیکھو۔ نبوت کی مہر موجود ہے۔ نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کا یہ حصہ ابھرا ہوا تھا۔ کیونکہ

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

(بدعت)

کے انڈے کے برابر۔ بعض روایتوں کے مطابق اس کے ظاہر پر لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ اور اندر نوری قلم سے یہ لکھا ہوا نظر آتا تھا۔ کلمہ شریف۔ تو اس مہر نبوت سے بھی معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ آخر الزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہی چیز کو بتایا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے (ختم) نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صدیوں پہلے لوگ تو کہتے ہیں میلاد منانا بدعت ہے۔ لیکن حضور پیدا بعد میں ہوئے ہیں اور محفل میلاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساڑھے پانچ سو سال پہلے منعقد کئے ہوئے ہے۔ اور میرے آقا و مولا کا میلاد اس رنگ میں بیان کر رہے ہیں۔ کہ وہ نبی جب پنگھوڑے میں ہو گا۔ تو چاند انہیں لوریاں دے گا۔ اور جب شباب کو پہنچیں گے تو وہ چاند کو دونوں مٹھیوں میں قابو کر لیں گے۔

تو چاند لوریاں کیوں دے گا۔ پہچانے گا۔ یا بغیر پہچانے لوریاں دے گا۔ یعنی دو لاکھ چالیس ہزار میل کی دوری پر چاند چمک رہا ہے۔ مگر نبی پاک ﷺ کے ساتھ اس کی عقیدت و محبت کیا ہے۔ معرفت جان و پہچان کیا ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ کے شکم کو دیکھ رہا ہے۔ محلے کو دیکھ رہا ہے۔ گھر کو دیکھ رہا ہے۔ پنگھوڑے کو دیکھ رہا ہے۔ چہرہ والضحیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا ہے۔ پریشانی کے آثار دیکھتا ہے۔ تو دیتا ہے لوری دے کر نبی پاک ﷺ کا دل بہلاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ نبی پاک ﷺ کا میلاد بیان کیا۔ پیدائش آپ کی بعد میں ہے۔ میلاد کی محفل پہلے منعقد ہوئی ہے اور اس محفل میلاد کا خطیب اللہ کا پیغمبر ہے اور اس میں سامعین کتاب والے ہیں

اس سے پتہ چلا۔ کہ یہ سنت امم بھی ہے۔ اور سنت انبیاء بھی ہے۔ اور یہ اتنی پرانی سنت ہے۔ کہ نبی پاک کی ولادت بعد میں ہو رہی ہے۔ اور یہ محفل میلاد پہلے سے منعقد ہو رہی ہے۔ لہذا وہ بدعت نہیں ہے تم بدعتی ہو۔ تمہارے عقیدے بدعتی ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد کا انبیاء کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ورنہ اس محفل کو بدعت کہنے کا کیا مطلب ہے۔

بہر حال چاند پہچانتا ہے۔ پرسکون ہے۔ ذرا پریشانی کے آثار چہرے پر دیکھتا ہے تو فوراً لوری دے کے آپ کا دل بہلاتا ہے۔ فتاویٰ عبدالحی میں مولانا عبدالحی لکھنوی نے

M T W T F S S
Memo No
Date / /

نے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ حضرت عباس رض نبی پاک ؐ کے پنگھوڑے کے پاس کھڑے تھے۔ دیکھا
جس طرف ہاتھ جھٹکتے ہیں ادھر ہی آسمان کا چاند جھک جاتا ہے۔ حیران ہو گئے۔ کہ آسمان کے
ہاتھوں اور چاند میں کیا راز تھا۔ کیا تار ملی ہوئی ہے — جدھر ہاتھ جھٹکتے ہیں ادھر چاند جھک
جاتا ہے — اور اب پوچھنے کا وقت نہیں ہے۔ وقت آئے گا تو پوچھوں گا — اسے
عبداللہ کے چاند اور آسمانوں کے چاند کے درمیان کیا معاملہ ہے۔ تو جب نبی پاک ؐ نے
اعلان نبوت فرمایا۔ حلقہ غلامی میں آ گئے۔ اس وقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمہارے بچپن
کا ایک واقعہ میرے دل میں بڑی خلش پیدا کرتا ہے۔ ہر وقت ذرا اس راز سے پردہ تو
ہٹائیں — وہ حقیقت تو کھول کے بیان فرمائیں — کہ چاند اور تمہارے درمیان کیا معاملہ تھا
تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا چچا۔ میری امی نے میرے ہاتھ کس کے باندھ دیئے تھے۔ رونے
کو جب میرا جی چاہتا تھا۔ تو آسمان کا چاند میرے سامنے آ کر باتیں کر کے میرا دل بہلاتا تھا
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل برنباس میں ہے۔ وہی ساری کتابوں کے
اندر۔ روایت موجود ہے۔ کہ نبی پاک علیہ السلام کو چاند لوریاں دیتا تھا۔ آپ کی بے چینی و
اضطراب دور کرتا تھا۔ آپ کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ حضرت عباس جو نئے
نئے مسلمان ہوئے تھے۔ اور مقام نبوت کا عرفان ابھی آپ کو حاصل نہیں ہوا تھا۔
اس لئے سوال اٹھایا کہ چاند وہاں بول رہا تھا۔ آپ یہاں سن رہے تھے۔ اتنے دور
سے چاند کی آواز آ رہی تھی۔ آپ سن رہے تھے۔ فرمایا چچا میں اس وقت ابھی امی کے
پیٹ سے باہر آ چکا تھا۔ جب میں امی جان کے بطن اقدس میں تھا۔ اور یہ چاند
عرش خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوتا تھا۔ تو اس کے سجدے میں جو آواز پیدا
ہوتی تھی۔ وہ بھی میں امی جان کے پیٹ میں سن لیا کرتا تھا۔

ہر چیز نبی پاک علیہ السلام کو جانتی اور پہچانتی ہے۔ ہر چیز کو اللہ نے پابند
کر دیا ہے کہ میرے نبی پر صلوٰۃ و سلام بھیجو — میرے نبی کا ذکر کرو۔ ان کی مدح و ثنا کرو
اور ان کی تعریف کے ساتھ رطب اللسان رہو۔ اور نبی پاک علیہ السلام کے جو
ایمان والے ہیں اللہ تعالیٰ نے پابند فرما دیا ہے۔ میرے حبیب کو — وصل کیا شے۔ نبی پاک ہو کے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

طفیل - یہ چیزیں وجود میں آ رہی ہیں تو جس کے طفیل کوئی وجود میں آ رہا ہو - اس محسن
کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہوتا ہے - اس لئے آدم علیہ السلام اکیلے تھے جنت میں پریشان
ہو گئے - وہ سو گئے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بائیں چھوٹی پسلی سے حضرت حوا
کو پیدا کر دیا ـــــ جب وہ جاگے تو حضرت حوا پاک موجود ہیں - انہوں نے
آگے ہاتھ بڑھایا تو اللہ نے فرمایا جب تک حق مہر ادا نہ کرو - تم ادھر ہاتھ نہیں بڑھا
سکتے - فرمایا کیا حق مہر ادا کروں تیری جنت میں ہر نعمت موجود ہے - یہاں یہ کونسا
حق مہر میں ادا کروں - میری کوئی ذاتی ملکیت تو نہیں ہے - یہ نعمتیں میسر کر
ہیں - وہ بھی کیا رہی ہیں میں بھی کیا رہا ہوں - مزے میں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا - ایک روایت
کے مطابق تین مرتبہ دوسری روایت دس مرتبہ میرے نبی کے اوپر درود پڑھو - یہی حق
مہر ہوگا ـــ حق مہر تو بیوی کو ملنا چاہیئے کہ اس پر خاوند کو ایک قسم کی حکومت
حاصل ہو رہی ہے - اس کو بدلہ ملنا چاہیئے ـــــ اور بدلے کو اور کیا کرنا ہے جب
جنت کی ہر نعمت میسر ہے - کہ جس کے طفیل تمہیں حیات ملی وجود ملا - جنت
ملی - یہ نعمتیں ملی کھانے کو ملی - خصوصی میرے نبی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میرے
نبی پہ درود بھیج دو -

اللہ رب العزت نے ایمان والوں کو پابند کیا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۵ -

تو میرے جاننا چاہیے گا - کہ نبی پاکؐ کی حمد و ثنا کی ہر چیز پابند ہے - اس لئے
اتنا کسی کا کوئی حمد کرنے والا کثرت میں نہیں ہوگا - جتنا کہ نبی پاکؐ کے حمد و ثنا
کرنے والے ہیں - حضرت حسانؓ کے بقول ہے -

اللہ محمود ہے اس نے معبود کا نام محمد رکھا ہے - جب تعریف کی جاتی ہے - تو نبی بھی
آپ کی بھی تعریف کی جائے - لیکن سوچنے کی بات یہ ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے
زیادہ ہیں تو نبی پاکؐ کی حمد کرنے والے معمور ہیں - یہودی بھی اللہ کی حمد کرتے ہیں عیسائی بھی -
ہندو مذاہب والے بھی اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں - لیکن نبی پاکؐ کو ماننے والے کم ہو سکتے ہیں -

Memo No

M T W T F S S Date / /

تو اللہ کو چاہیے تھا کہ اپنا نام محمد رکھتا - اپنے محبوب کا نام محمود رکھ دیتا - اللہ نے اپنا نام محمد
رکھتا - کہ جس کی بار بار حمد کی جاتی ہے، انجیل والے زبور والے صحیفوں والے تورات
والے آسمانوں والے زمینوں والے - سمندر کی مچھلیوں والے - ہر کوئی اس کی حمد کرنے والا ہے -
اللہ اپنا نام محمد رکھتا - یار کا نام محمود رکھ دیتا - لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا نام محمود رکھا - یار کا نام
محمد رکھ دیا کیوں - اللہ تعالیٰ خود بھی نبی پاک ﷺ کی تعریف و توصیف کرنے والوں میں شامل ہے - اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو سکتے ہیں - لیکن نبی پاک ؐ کی حمد و ثنا کرنے والوں میں جب اللہ
کی ذات آپ موجود ہے - اللہ تعالیٰ جب ازلی ہے ابدی ہے - سرمدی ہے - تو نبی پاک ؐ کی حمد
و ثنا کبھی ختم نہیں ہو سکتی - اسی لیے نبی پاک کو محمد کا نام دیا گیا ہے -

نبی پاک ؐ کتنے بڑے محمد ہیں - جب اللہ تعالیٰ اس جہان کی بساط لپیٹ
دے گا - اگلے جہان کو آباد کرنا شروع کرے گا - پہلا دن قیامت والا جو ہوگا - اگلے جہان
کے لحاظ سے اس دن بھی اللہ ساری مخلوق کو جمع کر کے حمد و ثنا کرا رہا ہوگا - جس کی اس
محمد کریم علیہ السلام کی ——— اور جس کرسی پر بٹھائے گا آپ کو وہ کرسی بھی مقام محمود
کہلانے والی ہے - گویا یہ وہ محمد ہے جس نے جان بے شعور پر بھی پائے ناز رکھ دیا ہے -
وہ کرسی بھی حمد کے لائق بن جاتی ہے - عسٰی ان یبعثک ——— محمودًا کا
تہجد پڑھا کرو محفل رات جاگا کرو - آدھی رات یاد کیا کرو - اپنے جبین نیاز کو میری بارگاہ
اقدس میں سربسجود رکھا کرو - کیا ہوگا تجھے کیا ملے گا - بس عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ کو
مقام محمود پر پہنچا دے گا - مقام محمود کیا ہے - عرش کے داہنی جانب وہ ذات عظمیٰ
والی کرسی ہوگی - جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محبوب کو بٹھائے گا - سرکار دیکھے
ہیں مخلوق جب ساری سوالی بن کے میرے در پہ آئے گی - اور شفاعت کی طالب گار ہوگی
تو میں کہوں گا انا لہا ——— شفاعت کے لیے تو میں تھا تم دیر کر کے کیوں آئے ہو اب
تک کہاں رہے - کیا کرتے رہے - تو میں ان کو اپنے دامن رحمت میں سمیٹ لے - اللہ کے
کہ ہم نماز میں حاضری دوں گا - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ناز کا دروازہ کھولے گا - انجیل برناباس
میں ہے - بڑے پیارے انداز میں ہے - اس کو بیان کیا گیا ہے - انجیل میں ہے جس طرح

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

معشوقوں سے بچھڑا ہوا دوست - کسی دوست کے دروازے پر پہنچتا ہے - کھٹکھٹاتا ہے۔
تو وہ دوست دوڑ کے آتا ہے - اور دروازہ کھولتا ہے ، اور پھر تپاک سے استقبال کرتا ہے۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ جنت میں آکر دروازہ کھول کے اپنے محبوب کو مرحبا - اور خوش آمدید کہے گا -
اور پوچھے گا کیسے آنا ہوا۔

بہرحال نبی پاک اللہ سے عرض کریں گے - کہ جیسے تو نے مجھے پیدا کر رکھا تھا —
پہلے بھی گزرا ہے ——— آگے مجھے نبی پاک کی حمد کرنے لگ جائیں گے - تو پتہ چلا کہ
آپ حمد بھی سب سے زیادہ کیونکہ اس دنیا میں بھی آپ چہرہ وضعی رکھ کر اللہ تعالیٰ
کی وہ حمدیں کریں گے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں وہیں پر بیان کر سکوں گا - یہاں میں وہ
حمد کر سکتا ہی نہیں جو اللہ تعالیٰ مجھے وہاں پہ الہام فرما دے گا - احمد ہیں سب سے زیادہ
حمد کرنے والے - اور سب سے بڑے محمود بھی ہیں محمد بھی ہیں - اللہ تعالیٰ اپنی
صدارت میں محبوب پاک کو مہمان خصوصی بنا کے ساری مخلوق کی زبان پر نبی پاک
کی حمد و ثنا اور نعت جاری کر کے پر شاباش کر دے گا - کہ بدعت کے فتوے لگانے والو۔
میں محبوب کی حمد و ثنا کی محفل خود منعقد کر رہا ہوں - لگاؤ فتوی جو لگا سکتے ہو —
نبی پاک سب سے بڑے حمد کرنے والے بھی ہیں — اور سب سے زیادہ
آپ کی حمد و ثنا کی جانے والی ہے - کی جا رہی ہے - کی جائے گی — ہر نبی اپنے
دور نبوت میں - اپنی امت کو اس محبوب کی عظمتیں شانیں - بیان کرتا رہا —
اور ان پہ ایمان لانے کا حکم دیتا رہا ——— اس لیے آپ سب سے بڑے
محمود بھی ہیں - اور سب سے بڑے حامد بھی ہیں - آپ سب سے زیادہ حمد کرنے
والے ہیں - اور حمدیں کرانے والے ہیں - تو اللہ تعالیٰ جو حمدوں کا بدلہ ہو گا - وہ
ایک پرچم کی صورت میں نبی کریم کے دست کرم میں دے دے گا ـ

قیامت کے دن حمد والا جھنڈا میرے ہاتھوں میں ہو گا - سارے انبیاء میرے
جھنڈے کے نیچے ہوں گے - تو حمد والا جھنڈا آپ کے ہاتھوں میں ہوں دیا - ہر نبی اپنے
اپنے دور میں اللہ کی حمد کرتا رہا کراتا رہا ——— تو ہر ایک کو جھنڈے دیئے جائے —

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ان حمدوں کا اجر و ثواب پرچم کی صورت میں حوالے کر دیا جاتا۔ نبی پاک کے ہاتھ میں کیوں دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ حمد کسی نبی نے شروع ہی نہیں کرائی۔ اگر کرائی ہے تو نبی پاک نے کرائی ہے۔ باقی پیغمبر ان سے سیکھ کے آگے کراتے رہے۔ تو تمام پیغمبروں کی حمدیں۔ تمام فرشتوں کی حمدیں۔ تمام امتوں کی حمدیں۔ نبی پاک کی حمدیں منسوب ہیں اس لیے فرمایا محبوب شروع کرائی تھی تم نے۔ اب میں نے اس کا بدلہ جزا دینا ہے۔ وہ بھی میں تیرے ہاتھوں تقسیم کرواؤں گا۔ لہذا یہ پرچم نور حمد والا آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ اب اس نور کو تم انبیاء میں تقسیم کرتے جاؤ۔

اس کی صورت حال اہل اللہ کی زبانی عرض کرتا چلوں۔ نبی کریم ؐ کے ہاتھ میں حمد والا جھنڈا ہوگا۔ وہ انوار جو حمد کی بدولت کسی کو بھی ملنے تھے۔ وہ سارا لپیٹ لپیٹ کے علم کی صورت بنا کر نبی کریم ؐ کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔ آپ آگے آگے چلیں گے۔ دائیں جانب پیغمبران کرام ہوں گے۔ ان کے ہاتھ میں جھنڈے ہوں گے۔ پر نور سے خالی ہوں گے بائیں جانب مرشد ہوں گے ارباب سلسلہ اولیاء کرام ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی جھنڈے ہوں گے اور وہ بھی نور سے خالی ہوں گے۔ نبی پاک کے اس لواء الحمد سے نور پھوٹے گا جیسے طرح سورج سے نور نکلتا ہے۔ زمین روشن چاند روشن تارے روشن اسی طرح نبی پاک کے لواء الحمد سے وہ نور نکلے گا۔ ادھر انبیاء کے جھنڈے روشن ہو جائیں گے۔ امتیں اس کی روشنی میں چلیں گی۔ ادھر اولیاء کے جھنڈے روشن ہوں گے۔ ان کے مرید بھی ان جھنڈوں کی روشنی میں چلیں گے۔ تو نبی پاک ؐ اس طرح نور پھیلاتے ہوں گے ان کے جھنڈوں کو روشن کرتے جائیں گے۔ اور ان کی روشنی کے اندر ہر امتی اور ہر مرید چلتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ اسی شان کو بیان کرتے ہوئے۔ امام اہلسنت نے فرمایا ہے۔ شرع ہی مانگے دیا اے جاں سراج النور کا۔

ستارا نورا۔

انگوٹھے چومنے والی حدیث کا حوالہ دیں۔ میں نے انجیل برنباس کا حوالہ دیا ہے اس کے راوی کون سے بیان کرو۔ تو آپ کے راوی کون سے ہیں۔ وہ تو آسمانی کتاب

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ہیکہ ۔ جنہوں نے لکھی ہے برنباس نے لکھی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحابی ہے ۔
باقی انجیل متی ہے لوقا ہے ۔ مرقس ہے یوحنا ہے ۔ وہ بعد میں لکھی گئیں ہیں ۔
یہ برنباس والی وہ ہے جو برنباس آپ کے سامنے بیٹھ کے لکھتا رہا ۔ اس میں
یہ روایت موجود ہے ۔ اس سے بڑا راوی میں نہیں بتلا سکتا ۔ وہاں سے
دیکھ لیں ۔ اور علامہ شامی نے اس روایت پر بحث کی ہے ۔ زیادہ یہ کہا ہے
کہ یہ روایت صحیح ہے فضائل اعمال کے اندر جو ضعیف روایت بھی ہو کہا ہے
وہ بھی قابل عمل ہوتی ہے ۔

(2) نبی پاک کا فرمان ہے کہ میری عزت کیلئے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں
بنالے ۔ اس حدیث کی وضاحت ۔ نبی پاک کا یہ فرمان ہے ۔ کہ جو لوگ
کھڑے ہوں اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہے ۔ تو یہ پسند کرے کہ لوگ میرے لیے
کھڑے رہیں ۔ پہلے بادشاہوں کا طریقہ تھا ۔ کہ بادشاہ آتے تو کھڑے
رہتے لوگ ۔ چوب دار لے کر ۔ عجمی بادشاہوں کا طریقہ تھا ۔ تو اس کا رد
فرمایا جو ایسا کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے ۔ یہ وعید ہے ۔
حضرت سعد جو ثالث چنا گیا ۔ یہود نے بھی مان لیا ۔ اہل اسلام
نے بھی ان کو ثالث مان لیا ۔ تو جب وہ تشریف لے آئے ۔ تو نبی پاک نے فرمایا
قوموا لسیدکم ۔ اپنے سردار کی طرف اٹھو ۔ قوموا الی سیدکم ۔
تو قیام تعظیمی کا مسئلہ کا رد حکم دیا ہے
اعلیٰ حضرت گولڑوی ۔ مہر علی شاہ صاحب ۔ سہارنپور میں مولوی
احمد علی سہارنپوری میں حدیث پڑھتے تھے ۔ تو جب قیام تعظیمی کا مسئلہ ۔ آگیا
تو حضرت پیر صاحب علیہ الرحمۃ نے حدیث سے استدلال کیا کہ یہ حدیث
سے ثابت ہے ۔ کہ نبی پاک نے حکم دیا ہے ۔ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ ۔
تو دوسرے یاروں نے اعتراض کیا ۔ قوموا لسیدکم نہیں ہے ۔ قوموا الی سیدکم ہے
الی کا معنی ہے استقبال کرنا متوجہ ہونا ادھر ۔ اگر تعظیم کے لئے ہوتا تو لسیدکم کہا جاتا ۔

تو ہمیشہ جلالہ ہمارا رشتے کمزور دوسرے - ان کی ایک حاجت میں اٹھے - ادھر ان کو اشارے سے گوارا کی
سے تو یہ قیام عزت کا ہے - تعظیم کا نہیں ہے - تو اعلیٰ حضرت گولڑوی نے
فرمایا کہ قوموا الیٰ سیدکم کا ایسا حکم نہیں فرمایا۔ یہ اپنے سردار کیلئے اٹھو
تو ہمیشہ جلال اٹھنے کی علامت سرداری ہے۔ تو اس سے تعظیم ثابت ہے —
تو سید الیٰ کے معنی میں دو باتیں ثابت ہوگئیں استقبال بھی کرو قیام بھی کرو یہاں جائے
ان سے ملو۔ تو دو حکم ثابت ہوئے — نبی پاک ؐ جب اپنی بیٹی کے ہاں تشریف
لے جاتے — تو حدیث پاک میں لفظ ہیں "قامت الیہ" — وہ حضور کا اٹھ کے استقبال
کرتیں - تعظیم کیلئے کھڑی بھی ہوتی — وہ آپ کے ہاتھ چومتیں۔ آپ ان کا سر ناز
چومتے — اور جب وہ سرکار ؐ کے ہاں حاضر ہوتیں۔ تو قام الیہا نبی پاک ان
کے لیے قیام بھی فرماتے۔ حضور کا استقبال بھی فرماتے۔ ان کے سر ناز پہ بوسہ
دیتے — تو نبی پاک علیہ السلام سے عملاً بھی ثابت ہے حکماً بھی ثابت ہے۔ ~~[illegible]~~ [illegible]
آپ صحابہ کرام کو فرمادیتے کہ تکلیف نہ کرو بیٹھے رہو — تو شفقت علیحدہ بات ہے- قیام
تعظیمی کا جائز ہونا اور بات ہے۔

(3) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ؐ کو نام لیکر نہیں بلایا۔ آپ کا ذاتی نام لے کر آپ کی
توہین ہے - آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر ہم یوں پکارتے ہیں — ہم یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ
کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی یا محمد ؐ کہہ دے تو اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں - ایک یہ کہ وہ
بے پرواہی سے کہہ رہا ہے۔ منصب ومقام کو نظر انداز کر کے نبی پاک کا ذکر کر رہا ہے
یہ توہین ہوگی یہ گستاخی ہوگی — یہ شخص دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا۔
لیکن کوئی محمد ؐ کے معنوی لفظ کو جو حیثیت ہے اس کو سامنے رکھ کے
اگر کوئی بولتا ہے - تو نبی پاک ؐ کے جتنے القابات ہیں - ان سب سے یہ جامع لفظ
بن جائے گا — اس لیے یہ جائز ہوگا — یا محمد ؐ کا معنی کیا ہوگا۔ محمد
محمد ہے بعد محمد — اسا وہ ذات جس کی بار بار حمد ہو رہی ہے۔ ہر زمانے میں
ہو رہی ہے۔ (... 12 - 1) ہر مکان میں ہو رہی ہے۔ ہر زبان پر ہو رہی ہے۔

(یا محمد کا جواب)

ہر وصف کمال کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اب یا محمد ؐ کا معنی بن جائے گا۔ تو سب
لقبوں سے اعلیٰ لقب بن جائے گا ـــ لہذا اس نیت سے کوئی کہتا ہے۔ تو جائز
ہے۔ علاوہ ازیں جبرائیلؑ یہ آیت لے آئے تھے۔ لا تجعلوا دعاء الرسول ـــ
اللہ کے محبوب کو اس طرح نہ پکارو۔ جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اور وہی
کہتے ہیں یا محمد ؐ اخبرنی عن الاسلام ـــ عن الایمان۔ علی الاحسان۔
وہ بھی تو نام لے کر پکار رہے ہیں ـــ جبرائیل کو ترجمہ کیوں نہیں آتا تھا۔ کہ جو میں
آیت لا رہا ہوں۔ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اور اللہ پاک نے کس بات کا حکم دیا ہے۔ اور میں
کر کیا رہا ہوں۔ تو ملا علی قاری شرح مشکوۃ مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔ جبرائیل
اس وصفی معنی ملحوظ رکھ کے اس کی معنوی حیثیت کو سامنے رکھ کے یا محمد ؐ کہا
ہے۔ وہ ذات جس کی ہر زبان پہ ہر زمانے میں ہر مکان میں ہر معنی میں وصف کمال کے
ساتھ تعریف ہو رہی ہے۔ اب یہ سب لقبوں سے بڑا لقب بن گیا۔ لہذا یہ جائز
ہو گیا۔ اسی طرح توسل کے مقام میں اگر کوئی استعمال کرتا ہے۔ تو اس صورت میں بھی
یہ بالکل جائز ہوگا ـــ جیسے کہ یا محمداہ کی توجیہ ـــ تو جو حضور کے نام
نامی کا وسیلہ پیش کر رہا ہے۔ کوئی بھی مراد ہے میں۔ آپ کی ذات کو وسیلہ بنا رہا
ہے۔ تو یہ بھی حضور کی عظمت سے، رفعت مقام اس کے دل دماغ میں ہوگی۔
لہذا یہ بھی وہ بے ادبی گستاخی نہ بنے گا۔ لیکن اگر کوئی بے پرواہی سے کہتا ہے۔ عظمت
آپ کی اس کے سامنے نہیں ہوتی ہے۔ تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔
فاسق و فاجر بن جائے گا۔

(4) یہ جو روایت انگوٹھے چومنے کی آپ نے بیان کی ہے۔ اس کا کوئی ٹھوس ثبوت
آپ ہی ٹھوس بن گئے ہو تو ملاحظہ پیش کیا جائے۔

(5) اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ السلام علیکم کی بجائے السلام علی من اتبع الہدیٰ
کہے۔ تو استدلال کرے حدیث پاک سے۔ رسول اللہ ؐ نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی
خطوط میں اسی طرح السلام لکھوایا ہے۔ لہذا مسلمانوں کے لیے یوں سلام کرنا بھی۔

Memo No
Date / /

M T W T F S S

سنت ہے۔ نجاشی کو آپ نے اسی طرح اسلام لکھوایا۔ باقی یہ جو جدید لذیذ ہے
اسلام جدید لذیذ نہیں۔ اسلام میں پرانا لذیذ ہے۔ اس لئے وہ اسلام اور جو اس
کے احکام ہیں۔ وہ پرانے ہی اختیار کرنے چاہیئے۔ رہ گیا کہ یہ بادشاہوں کی طرف:
تو بادشاہوں کی طرف اسی انداز سے آپ نے اس وقت خط لکھا۔ جب تک مسلمان
نہیں ہوئے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو پھر یہ طریقہ نہیں۔ جس وقت نجاشی
کے پاس صحابہ کرام جا رہے تھے تو فوراً تو وہ نہیں مسلمان ہوا تھا۔ بعد میں حضرت جعفر
کی تبلیغ سے وہ مشرف بہ اسلام ہوا ہے۔ اس کے بعد کی صورت حال اور
ہے پہلے وہ نہیں تھا مشرف بہ اسلام۔ اسی طرح وہ روم کے بادشاہ کی طرف
جو خط لکھا۔ اس میں بھی السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ۔ اور جو ادھر ادھر کے دنیا
میں لکھے لیکن چونکہ وہ مسلمان نہیں تھے۔ مسلمانوں کے لئے جو طریقہ نبی پاک نے
بتلایا وہ السلام علیکم والا ہے۔ اس لئے اس سے انحراف نہیں کرنا چاہیئے۔

Moulana Qari Muhammad Abbas
Distt. Teh ...

جمعۃ المبارک

٧ — ٧ — ٢٠١٧
١٣ — ١٠ — ١٤٣٨
١١ — ٠٣ — ٥٤ — AM

سبق یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ۔ قرآن مجید اسلوب انداز ——

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جامعیت پیدا کر دی ہے کہ جو کچھ لوح محفوظ میں ہے۔ اس کو کچھ سال کا بچہ بھی اپنے سینے میں محفوظ کر لے گا —— یہ اس قرآن کا اعجاز ہے۔ کتنا اختصار ہے اتنی جامعیت ہے کہ جو کچھ لوح محفوظ میں ہے اس کی تفصیل بھی اس میں آجاتی ہے۔ تفصیل الکتاب لاریب فیہ۔ اور اختصار اتنا ہے کہ چھوٹے بچے اپنے سینے میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور آپ اس کو اپنی جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے احترام کا حکم فرماتے ہوئے کیا ارشاد فرماتا ہے۔ فلا تقل لھما اف۔ ولا تنھرھما —— ماں باپ دونوں بوڑھے ہو جائیں —— تیرے رحم و کرم پہ ہوں۔ تیرے گھر میں ان کا گزر بسر ہو۔ پھر یہ سمجھنا کہ میں ان کا پالنے والا بن گیا —— میں ان کو ڈانٹ ڈپٹ کے رکھوں۔ بلکہ فرمایا اف تک تم نے ان کو کہنی —— جھڑکنا بھی نہیں ہے۔ نرم گداز لہجے کے اندر بات کرنا ہے۔ کوئی ان کو مارنا شروع کرے —— اس کا مطلب یہ نکلتا ہے جب چھوٹی چیز منع ہے تو بڑی کا کیا حکم ہو گا۔ اسی آیت سے سارے آداب سمجھ آرہے ہیں۔

جب غلاموں کا یہ شان بیان کر دیا کہ تو آقا کا مقام کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا۔ ولا تقولوا۔ —— کیا ہندو عیسائی یہودی بھی شہید ہیں۔ شہید اس وقت ہو سکتا ہے جب اس کے گلے میں ان کے پیارے محبوبؐ کی غلامی کا پٹہ ہو گا —— اس کا دل بھی نبیؐ کے کلمہ شریف سے منور ہو —— اور ظاہر اس کا بھی نبی پاک کی شریعت کے مطابق ہو —— اللہ کی راہ میں قتل ہو گا تب وہ شہید کہلائے گا۔ یہ مرنے والا شہید بھی کہلاتا ہے —— جب ان کی خاطر شہید ہونے والا قتل ہو کے بھی زندہ ہے۔ مر کر بھی زندہ ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بھی زندہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے اسے مردہ مت کہو۔ بلکہ میری بات مانو میں کہہ رہا ہوں وہ زندہ ہے۔ تو کہہ رہا ہے زندہ ہے ہم نے دیکھا۔ نبض نہیں چل رہی تھی۔ دل پہ ہاتھ رکھا وہ حرکت نہیں کر رہا —— پھر اللہ ان کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر تمام پیغمبران کرام —— اعلیٰ مرتبے و مقام کے مالک ہیں۔ نبیوں کو نبوت عطا کرنے والے ہیں —— ولیوں کو ولایت تقسیم کرنے والے ہیں مومنوں کو ایمان کی نعمت بانٹنے والے ہیں۔ جنتیوں کو جنت —— مالا مال

Memo No ________
Date / /
M T W T F S S

کرنے والے ہیں ۔ پھر اس ہستی کے بارے میں ہم سوچنے کا گمان کیسے کیا جا سکتا ہے ۔ جب
غلاموں کی یہ شان ہے تو پھر آقاؤں کے آقا کی کیا شان ہو گی ۔ پیغمبران کرام
کا منصب و مقام کیا ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ڈنڈا اپنے پاس رکھتے ہیں ۔ مگر جب
آپ نے اپنی سچائی کی معجزہ کی وضاحت کرنا چاہی تھی ۔ اسی کو میدان میں پھینکتے ہیں تو
اژدھا بن جاتا ہے ۔ لکڑی کا ڈنڈا ہے جب اللہ کے لیے پھینکا اس میں حیات
آ جاتی ہے ۔ زندگی آ جاتی ہے کہ نہیں ۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو بے جان چیزوں کو
زندگی دے سکتے ہیں ۔ اور ان کے ہاتھ لگنے کی برکت یہ ہے تو خود ان کی ذات کی برکت کیا
ہو گی ۔ جادوگروں نے جو رسے لکڑیاں پھینکی تھیں ، وہ صرف نظر بندی تھی ۔
دھوکہ تھا ۔ ان میں جان و حیات نہ تھی ۔ صرف جادو کی وجہ سے لوگوں کی نظروں
کو دھوکہ دے کر باور یہ کرایا جا رہا تھا کہ یہ سانپ چل پھر رہے ہیں ۔ لیکن موسیٰ کلیم اللہ
نے جب اپنا عصا پھینکا تو ستر ہزار ڈنڈے اور رسے جو بظاہر نظر بندی کی وجہ سے
چلتے پھرتے جو سانپ نظر آ رہے تھے ۔ وہ سب کو نگل گیا ۔ اور پھر فرعون کی طرف اژدہا
فرعون دوڑ کر اپنے محل میں داخل ہو گیا ۔ اس سانپ نے نیچے والا جبڑا نیچے رکھا ۔
محل کے تلے اوپر والا جبڑا محل کے اوپر والے کنارے پر رکھا ۔ کہ یہ محل سمیت فرعون
کو نگل جاؤں ۔ موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا کہ بس اتنا کافی ہے ۔ تو پتہ چلا کہ یہاں
حقیقی حیات ہے ۔ وہ بھاری ہے اور ستر ہزار ڈنڈا اس نے کھا لیا ۔ نگل لیا ۔
اور جب موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا ۔ وہی ڈنڈے کا ڈنڈا تھا ۔ نہ اس سے کوئی اور
ڈنڈا باہر نکلا ۔ ہر چیز اس کے اندر ہضم ہو گئی ۔ اور جو جادوگر تھے وہ سمجھ گئے
کہ جو ہم نے کیا وہ غلط تھا ۔ جو اس پیغمبر نے کیا ہے وہ درست ہے ۔ اور جادوگر
بے اختیار سجدہ میں گر گئے ۔ اور کہا ہم موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لے آئے ۔
موسیٰ نے کہا مجھ سے پوچھا ہی نہیں اجازت ہی نہیں لی ۔ انہوں نے کہا اجازت لینے کی
ضرورت ہی نہیں ہر چیز صاف ظاہر ہے ۔ سولی چڑھا دے قتل کر دے ۔ ہمیں حق
سمجھ آ گیا ہے ہم موسیٰ کلیم کا دامن چھوڑ ہی نہیں سکتے ۔ جس پیغمبر کے دل کے ارادے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

سے۔ لکڑی میں جان آ جاتی ہے۔ ہاتھ لگائے تو اس میں جان آ جاتی ہے۔ اور آپ مر کر مٹی ہو جائے۔ ہمارے آقا و مولا نے اپنی اس آنکھ کے ساتھ۔ جو حقائق کا مشاہدہ کرنے والی آنکھ ہے۔ اور غیب الغیب اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے والی ہے۔ اس آنکھ سے دیکھ کے بتلایا میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ قبر میں نماز ــــ نبی پاک علیہ السلام کی نظر پر اعتماد نہیں ہے کیا ــــ آپ نے جو زبان سے حقیقت بیان فرمائی اس پر اعتماد نہیں ہے کیا ــــ باقی باتیں مانی جا سکتی ہیں جنت ہے دوزخ ہے۔ وہ بھی تو آپ نے دیکھ کے بتلائی ہیں۔ وہ ساری چیزیں آپ کی زبانی مانی جا سکتی ہیں تو کیا یہ نہیں مانی جا سکتی ــــ

مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو تمام انبیاء کو وہاں دیکھا ــــ حضور کا ارشاد ہے نمازیں پڑھیں۔ بعد نماز کے ممبر بچھایا ہر نبی نے خطبہ پڑھا ــــ آخر میں آقا علیہ السلام نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اس خدا کی حمد ہے۔ جس نے مجھے آخری نبی بنایا ــــ یہ نبوت کا سلسلہ شروع فرمایا تو بھی مجھ سے اور اختتام فرمایا تو بھی مجھ سے جعلنی رحمۃ للعالمین ــــ حضرت سیدنا ابراہیم اٹھ کے کھڑے ہو گئے پتہ چلا کہ صرف قبروں میں نمازیں نہیں پڑھتے۔ اگر نبی پاک جیسا امام مل جائے تو باہر بھی آ جاتے ہیں اور با جماعت نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں ــــ

نبی پاک علیہ السلام نے حج کے موقع پر فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ کانوں میں انگلیاں ڈال رہے ہیں۔ اونچی اونچی اللھم لبیک کہتے جا رہے ہیں۔ فرمایا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ــــ وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے جا رہے ہیں۔ امام مسلم رح فرماتے ہیں کہ یہ اپنے دور میں حج کر چکے تھے۔ اب نبی پاک کیسے پڑھ رہے ہیں۔ کہ اس وادی میں موسیٰ کلیم جی اللھم لبیک کہتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اس وادی میں یونس ــــ کیوں فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حج تو انہوں نے کیا تھا۔ اور جب پتہ چلا کہ رب کا محبوب اس سال حج کر رہا ہے۔ قبروں سے نکل کر پھر آ گئے۔ اور رب کے محبوب کے ساتھ پھر حج ادا فرماتے ــــ

M T W T F S S
Memo No
Date / /

پہلے اکیلے کرتے رہے ہیں یہ ثواب حاصل نہ کر سکے۔ اب محبوب کی برکت سے ثواب
حاصل کریں گے۔ وہ قبروں سے نکل کر حج بھی کرتے ہیں با جماعت نماز بھی ادا
فرماتے ہیں۔ خطبے بھی دیتے ہیں۔ سرکار فرماتے ہیں الانبیاء یصلون
فی قبورھم۔ اللہ کے انبیاء زندہ ہوتے ہیں۔ اور نماز بھی پڑھتے رہتے ہیں
سرکار نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا۔ حیاتی خیر لکم
میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تمہارے اعمال
مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے۔ جب تمہارے اچھے اعمال
سرکار فرماتے ہیں میں اپنی قبر انور کے اندر صرف نماز پڑھنے میں مصروف ہی نہیں رہوں
گا۔ بلکہ تمہارے عملوں پر بھی نظر رکھوں گا۔ اچھے دیکھوں گا تو اللہ کا شکر ادا کروں گا۔ اور
برے دیکھوں گا تو بخشش کی دعا بھی کرتا رہوں گا۔ محبوب نے ارشاد فرمایا۔
اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر کھڑا کر دیا ہے۔ ساری مخلوق کی آواز میں سنتا رہتا ہے
قیامت تک میرے مزار پر کھڑا رہے گا۔ اور کوئی بھی میرا امتی درود و سلام بھیجے گا۔ وہ فرشتہ
سلام سن کر کے میری بارگاہ میں پیش کرتا رہے گا۔ اس کا نام بتلائے گا۔ اس
کے باپ کا نام بتلائے گا۔ اور میں اس درود سلام کے پاس ایک صحیفہ میں درج
کروں گا۔ نبی پاک علیہ السلام اگر قبر میں نہیں ہیں۔ زندہ نہیں ہیں۔ آپ کو
علم نہیں ہے۔ تو پھر آپ کے پاس فرشتہ پیش کرتا کیوں ہے۔ تو پتہ چلا نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم قبر انور میں زندہ ہیں۔ اور وہ فرشتہ خدمت سرانجام دے رہا ہے
وصول کر کے سرکار کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہے۔ جو میرے مزار کے پاس
درود شریف پڑھے گا۔ میں آپ سنوں گا۔ جو دور سے پڑھے گا وہ فرشتہ
میرے پاس وہ پہنچا دے گا۔ اگر زندہ ہی کوئی نہیں تو سنتے کیسے ہیں
زندہ نہیں ہے تو فرشتہ آپ کی بارگاہ دربار شریف پیش کیسے کرتا ہے۔
تو حدیث پاک سے ثابت ہوا۔ نبی پاک علیہ السلام زندہ بھی ہیں۔ سنتے
بھی ہیں۔ اور جو امتی آپ کی بارگاہ ناز میں پیش کرتا ہے۔ وہ فرشتہ جس کو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

بارگاہ میں پیش کردیتا ہے۔ آپ اسے اپنے پاس درج فرما لیتے ہیں۔
سرکار فرماتے ہیں کہ میرے مزار پر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں بھی تم ہو درود
بھیجتے رہا کرو۔ تمہارا درود مجھے پہنچا رہتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کی
زندگی کے اندر آپ کا جسم اور روح دونوں ہمارے سلام وصول کریں گے۔ پھر جب
آپ وصال کر جائیں۔ مٹی کے ساتھ مل جائیں پھر کیا ہوگا۔ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔
یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے۔ کہ ہم مٹی کے ساتھ مل جائیں گے۔ اللہ نے زمین پر حرام
کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھا نہیں سکتی۔ تمہارا درود ابھی جس طرح مجھ پر
پیش ہو رہا ہے۔ میرے وصال کے بعد بھی میرے جسم اور روح پر پیش ہوگا۔
سرکار کا ارشاد گرامی ہے کہ جس طرح اب میرا علم ہے اسی طرح میرے وصال
کے بعد بھی میرا ساتھ ہوگا۔ علم تو حیات کے تابع ہے۔ جس میں حیات
نہیں ہوگی اس میں علم کیسے ہوگا۔ لہذا ثابت ہوا کہ نبی کریم علیہ السلام
بھی زندہ ہیں اور انبیاء بھی قبروں میں زندہ ہیں۔
سرکار ارشاد فرماتے ہیں۔ جو بھی میری بارگاہ میں درود شریف کا تحفہ پیش
کریگا۔ اللہ تعالیٰ میری روح اور جسم دونوں لوٹا کر اس کے سلام کا جواب دیں گے۔
جب عشق کے عاشقوں نے یہ حدیث سنی تو تڑپ اٹھے۔ کہ یا رسول اللہ ہم جب آپ
کے درود سلام پڑھ کر آپ کے مقدس ہونٹوں کو تکلیف دیں گے تو اس کی کیا ضرورت ہے
یا رسول اللہ ہمارا سلام آپ پر اسلام کا جواب دینا آپ کے مقدس ہونٹوں کو جواب میں تکلیف
دینا ضروری تو نہیں ہے۔ پھر ایک مرتبہ کہہ دو وعلیکم السلام یا امتی۔ ہمارا بیڑا پار ہوگا
تو حضور علیہ السلام کی احادیث یہ ارشادات اس بات کی واضح دلیل ہیں۔
کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مٹی کا مجسمہ بنایا۔ پھر پھونک مارا۔ پھر جیتا جاگتا پرندہ
بنتا تھا کہ نہ۔ اڑتا ہوا لوگوں کی نگاہوں سے گزرتا تھا کہ نہیں۔ انی اخلق لکم من الطین۔
آپ نے خدا داد یہ کمال ظاہر کیا۔ میں تمہارے سامنے مٹی کا یہ مجسمہ بنا کے اس میں

Memo No
Date / /
M T W T F S S

پھونک مارتا ہوں ـــــ تو وہ اڑتا ہوا پرندہ بن جاتا ہے۔ جن کے اندر سے نکلنے والی ہوا۔ اگر مٹی
کے مجسمے پر پڑ جائے۔ اسے حیات بھی ملتی ہے۔ پرواز بھی ملتی ہے۔ جن کے جسم سے
نکلنے والی سانس کی یہ شان ہے۔ تو ان کے بدن کی شان کیا ہوگی ـــــ

یہ سانس کیا ہے۔ ناک سے ہوا کا جسم میں جانا۔ اور منہ سے باہر نکلنا۔
یہ ہوا جو باہر ہے یہ جو زندہ کرتی ہے تو کوئی مردہ نہیں ہونا چاہیے سارے زندہ رہنے
چاہییں مگر مردہ آ جا رہی ہے ـــــ پتہ چلا اس ہوا کا کمال نہیں تھا ـــــ کمال اس کا جن
کے اندر ایک لمحے کیلئے آئی ۔ ناک کے رستے اور منہ ـــــ سے باہر نکلی۔ تو صرف حیات
والی نہیں بنی ۔ حیات بخش بن گئی ہے ـــــ جس پر پڑ جاتی ہے اس کو حیات
مل جاتی ہے ۔ جس ہستی کے اندر یہی ہوا چھو کے باہر نکلے۔ وہ مردوں کو بے جان
چیزوں کو زندگی عطا کر دے۔ کیا وہ مر کر مٹی میں مل جائیں ـــــ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا دوسرا کمال ظاہر فرمایا کہ میں اندھوں کو آنکھیں عطا
کرتا ہوں ۔ ڈاکٹرز کی تحقیق ـــــ کہ آنکھ میں کوئی شئے نہیں ہے۔ پردہ
پاک ہستی ہاتھ پھیرتی ہے۔ آنکھ کی جگہ بھی بنتی ہے۔ آنکھ کا ڈیلا بھی بنتا ہے۔ نور بھی پیدا ہو
جاتا ہے ـــــ پھر آنکھوں کو نور بھی دے رہے ہیں ۔ اور ان میں حیات اور زندگی بھی پیدا
کر رہے ہیں ۔ اُحی الموتی باذن اللہ ـــــ اور میں مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں
صد سالہ مردہ کی قبر پہ جا کر کہتے ہیں قم باذن اللہ ـــــ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا ۔
.. گوشت پوست ۔ کپڑا ۔ وہ مردہ قبر کا تھوڑ پھاڑ کے فوراً کھڑا ہو جاتا ہے ـــــ
جن کی زبان سے قم باذن اللہ کا لفظ نکلتے ہیں ۔ مردہ زندہ ہو جائے ۔ جن کے ایک جملے
کی شان یہ ہے ۔ اس کلام والے کی شان کیا ہوگی ـــــ

سرکار کی بارگاہ میں صحابی قتادہ بن نعمان حاضر ہوتے ہیں ۔ آپ کو تیر لگتا
ہے ـــــ آنکھ کا ڈھیلا نکل کر ـــــ باہر آ جاتا ہے ـــــ صحابی اپنے آنکھ کے ڈھیلے کو ہاتھ
پہ اٹھا کر ـــــ یا رسول اللہ لوگ مجھے طعنے دیں گے ۔ آنکھیں بھی ٹھیک کر دو اور میرے
لئے جنتی ہونے کی دعا بھی کر دو ـــــ سرکار کا عمل ـــــ لعاب دہن ـــــ

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

ہسپتالوں میں تھوک کی رکاوٹ ہوتی ہے ۔ جراثیم پہلے ہیں ۔۔۔ کیا ہم نبی کی
عمل ہیں ۔۔۔ بیماری تھوک زردہ کو بارنے کا موجب بنتی ہے ۔ اور اس ہستی
کی تھوک ہے ۔ نکلی ہوئی آنکھ میں حیات پیدا کرتی ہے ۔۔۔ مری ہوئی
آنکھ میں حیات اور نور کو پیدا کر دیا ۔۔۔ تو جس کے منہ کا مادہ جان کی مردہ آنکھ
کو نورانی بنا دے ۔ اس کے اپنے نور ہونے میں کیا شک ہے اور جو زندہ کر دے تو اس کی اپنی
حیات کا کیا شان ہوگا ۔۔۔

جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ۔۔۔
سرکار کے لیے جب منبر شریف بنایا گیا ۔۔۔ آپ ایک کھجور کے خشک ستون کا سہارا ۔
۔۔۔ رونے کی آواز ۔۔۔ صحابہ نے دیکھا ۔۔۔ تو دیکھا سرکار منبر سے اتر
کے ستون کی طرف جا رہے ہیں ۔ اس وقت تو بچے کی طرح رونے کی آواز ستون سے آ رہی ہے ۔
نبی پاک نے اسے اپنے پہلو رحمت میں لیا ۔۔۔ اس پر ہاتھ رکھا ۔ تو جس طرح
روتے بچے کو ماں چپ کرا لیتی ہے ۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ سسکیاں لیتا چپ کر
جاتا ہے ۔ ستون نے بھی بالآخر سکون حاصل کر لیا ۔ نبی پاک نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے ۔
اب تو چاہے جس باغ سے کاٹ کر مجھے یہاں لایا گیا ہے ۔ اسی باغ میں تمہیں دوبارہ
لگوا دیتا ہوں ۔۔۔ سرسبز و شاداب بن جائے گا ۔ تو مردہ نہ رہے گا ۔ زندہ ہو جائے
گا ۔ اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگوا دیتا ہوں ۔۔۔ تو جو چاہتا ہے میں وہی کرتا
کرتا ہوں ۔۔۔ اختیار کسے کہتے ہیں ۔ یہ سائل کی مرضی پوچھی جا رہی ہے
پتہ چلا ۔ کہ وہ خدا کا یار ہے ۔ جو بھی کوئی مطالبہ کرے تو آپ اس کو پورا کر سکتے
ہیں ۔ دنیا میں چاہے تو دنیا والے تیرا پھل کھائیں گے ۔ اور اگر تو چاہتا ہے تو
جنت میں جنتی تیرا پھل کھائیں گے ۔ وہ ستون کیا عرض کرتا ہے کہ میں پہلے بھی
سرسبز تھا ۔ مجھے کاٹ دیا گیا ہے ۔ میں مردہ بن گیا ۔ پھر دوبارہ مجھے کاٹ دیا
جائے گا ۔ یا رسول اللہ مجھے وہاں بچھاؤ جہاں آدمی پا کلیا مجھ سے نہ چلیں ۔ کیا سرکار
نے فرمایا ہے کہ میں بے بس ہوں کہ میں نہیں کر سکتا ۔ جو کہتے ہیں کہ نبی کو اپنے

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

گروہوں کا نام =

انجام کا پتہ کسی کو نہیں — نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں تو آپ جنت میں جانے کا پیشگی نہیں
رکھتا میں تجھے جنت میں کیسے پہنچاؤں — نبی پاک ﷺ سے یہ ستون عرض کرتا ہے۔
= اور یاد رکھو یہ چیزیں نہ دیوبندی۔ شیعہ وہابی نہ بریلوی کسی سے تعلق نہیں ہے۔
یہ سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ اور جو سیدھا سادہ اسلام ہے اس کو بریلوی کہا جاتا
ہے۔ تو نبی پاک ﷺ کی داستان تسلیم کر دیں۔ جمادات نباتات حیوانات
کے اندر کوئی دوسرا فرقہ نہیں ہے — یہ سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ اور ستون کا
یہ معجزہ ہے کہ نبی پاک ﷺ اگر چاہیں تو جنت تو یہاں اتار لیں۔ اور کسی چیز کو چاہیں
تو جنت میں پہنچا دیں — ستون نے پیارے معجزے کا اظہار کیا۔ کہ آپ جنت میں
لگا دو — اس کا معجزہ تھا۔ کہ آپ میں خداداد اتنی طاقت ہے۔ آپ یہاں
سے جنت میں پہنچا سکتے ہیں۔ جنت کتنی دور ہے سدرۃ المنتہیٰ سے سات
ہزار سال کی مسافت چلے تو وہاں سے جنت شروع ہو رہی ہے وہاں پہنچے گا —
آگے جنت میں سو درجے ہیں — ایک درجے سے دوسرے تک زمین آسمان جتنا
فاصلہ ہے۔ اندازہ کرو وہ کتنی لمبی چوڑی ہے۔ یہ ستون عرض کرتا ہے مجھے جنت میں لگا
دو — ستون نے نبی پاک ﷺ کے اندر زندہ کرنے کی طاقت مان لی ہے — کہ یہ
مُردوں کو زندہ بھی کر سکتے ہیں۔ زمین کی بستی میں پڑے ہوؤں کو جنت کے اعلیٰ مقام
میں پہنچا سکتے ہیں — سرکار ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے جنت میں لگا دیا ہے
جنت میں اس کے پھل سے لطف اندوز ہوں گے۔

ثابت ہوا کہ درخت کٹ گیا — ستونوں نے اسے بنا کر ستون لگا دیا
نبی پاک ﷺ نے اور ٹیک لگا لی۔ اس ارادے سے یہ شخص کہ اس کو حیات ملے۔ شعور ہو عشق
پیدا ہو — علم آجائے اس ارادے پر نہیں۔ بالاتفاق — جسم مبارک لگتے ہی مردہ
ستون زندہ بھی ہو گیا — اس کو ایمان بھی نصیب ہوا — اس کو حیات بھی نصیب
ہوئی — بغیر ارادے کے طور پر جن کا جسم مَس ہو جائے — مردے زندہ ہو جائیں
انہیں ایمان کی دولت نصیب ہو جائے — ان کو عشق کی دولت نصیب

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ہو جائے ۔ انہیں پتہ چل جائے کہ محبوب نے پشت میرے ساتھ لگائی تھی ۔ جب
منہ پھیر کے بیٹھے تو پتہ چلے کہ میرا محبوب مجھ سے جدا ہو گیا ہے ۔ جن کے ارادے
کے جتنے ان کے جسم پاک سے مس ہوئے اس میں حیات آ جائے —
تو پھر نبی پاک ﷺ کے جسم کا اتنا کیا کمال ہو گا —
ہو سکتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نبی ہو کر مٹی میں ملنے والا ہوں — مٹی میں
ملنے کا کیا مطلب ہے — نہ میرا گوشت رہے گا نہ میری ہڈیاں رہیں گی —
سرکار کی منشیت کیا ہے کہ جو ستون سرکار ﷺ کے جسم کے لمس ہو جاتا ہے
اس میں بھی حیات آ جاتی ہے ۔ آپ ﷺ کا لعاب جہاں لگ جاتا ہے اس ہر ذرہ میں
بھی حیات آ جاتی ہے ۔
حضرت جبرائیل ؑ کو اللہ رب العزت نے حکم دیا ۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں
کو غرق کرنا — گھوڑی کے پاؤں — سو ان کو فرعون کے غرق کا پتہ ہو گیا —
سامری نے دیکھا — سبزہ نکلتا ہے — موسیٰ علیہ السلام نے طور پر
جا کر — سامری نے زیور کو جمع کر کے — مٹی اس کے منہ میں ڈال دی ۔
جبرائیل کے پاؤں کی مٹی کیا ہے ۔ سونے کا بنا ہوا بچھڑے کے منہ ڈالا — تو بے جان
کو جاندار بنا دیا — جبرائیل کا تعلق گھوڑی سے ہو ۔ گھوڑی کا تعلق مٹی سے ہو ۔
اور مٹی وہ چلی جائے بچھڑے کے منہ میں ۔ تو اس سے حیات مل جاتی ہے ۔ اس کی
کی شان و فضیلت پہ ذرا غور کرو — کہ غلاموں کا یہ حال ہے تو آقا کا
شان کیا ہو گا ۔ میرے دوستو — ادھر تو جبرائیل کی گھوڑی کے
پاؤں کی مٹی ہے ۔ اور یہ دل ہے جس میں اللہ کے ڈیرے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے نہ میں آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ ہی زمین — تو مومنوں کے دل
میں رہتا ہے تو جس ہستی نے مومن بنایا ہے ۔ اس کے دل میں اللہ نہیں ہے ۔ نبی پاک کے
دل میں انبیاء صحابہ کرام ۔ اولیاء کے دلوں میں اللہ کے ڈیرے ہیں ۔ اگر جبرائیل کی گھوڑے
کی پاؤں کی مٹی کی شان ہے کہ مردے کو زندہ کرتی ہے ۔ تو پھر جن دلوں میں اللہ تعالیٰ کے

Memo No ______
M T W T F S S
Date / /

کے ڈیرے ہیں — رہبر کے بغیر کیسے پار ہو جاؤ گے —

آپ حضور نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - کہ وہ لوگوں کو زندگی عطا کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو - جب میرا رسول تمہیں یاد کرے - تو پھر اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو - اور اللہ کے رسول کی بارگاہ میں حاضری دو - جب تمہیں میرا رسول بلائے — خواہ تم نماز میں کیوں نہ کھڑے ہو - نماز وہیں چھوڑ دو. پہلے میرے رسول پاک کی بارگاہ میں حاضری دو - پکارنے والے اللہ کے رسول ہیں - لیکن اللہ فرماتا ہے اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو - اور اللہ کے رسول کی بارگاہ میں — اللہ نے واضح کر دیا کہ اُن کا بلانا میرا بلانا ہے — اور ان کی بارگاہ میں حاضری میری بارگاہ میں حاضری ہے - جو نماز کو چھوڑ کے جا رہا ہے اللہ کو پیٹھ دکھا کر جا رہا ہے - اللہ سے واسطہ نہیں رکھا - بلکہ اللہ کے نبی سے واسطہ رکھتا ہے — یہ شرک ہو گیا ہے - کیوں اللہ کو چھوڑ کر ادھر جا رہا ہے - اللہ تعالیٰ اپنا ذکر سے روک گیا ہے — یہ مت سمجھو کہ ہم صرف رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے جا رہے ہیں - بلکہ یوں سمجھو کہ یہی حاضری اللہ کی بارگاہ میں بھی ہے - اور رسول کی بارگاہ میں بھی ہے —

اللہ نے تو دونوں دربار اکٹھے کر دیئے ہیں — تم الگ الگ کیوں بناتے ہو — ہاں اللہ بتلاتا ہے کہ جو اُن کا ہے وہی میرا ہے — جو ان سے دور ہے وہ میرا بھی نہیں ہے جو مجھ سے دور بھاگنے والا ہے وہ مجھ سے بھی منہ موڑنے والا ہے — نبی پاک نے پوچھا کہ دیر کیوں کی ہے — فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا — تم نے یہ ہماری بات نہیں سنی — حاضری دو اللہ کی بارگاہ میں رسول کی بارگاہ میں — تم نے اس آیت کو نظر انداز کیوں کیا — جہاں چھوڑ کے گئے تھے وہیں سے آگے شروع کر دو. نماز فاسق نہیں ہوئی — وہ قائم ہے وہیں سے آگے شروع کر دو —

وجہ کیا ہے کہ کیوں اتنا حق بنا دیا ہے ان کا اتنا مقام مراد الصلحت. کیونکہ یہ مرشد آپ سے ہر کرم میں فیض دینے والے ہیں وہ دوسروں کو بھی زندہ کر سکتے ہیں۔ جو مفلس فقیر — آپ غنی ہو گا وہ دوسرے کو دے سکتا ہے اسی طرح کوئی باطنی روحانیت میں کسی کو داتا بنا دیا ہے۔ کسی کو غریب نواز بنا دیا ہے۔ کسی کو سخی بنا دیا ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کسی کو قاسم بنا دیا ہے۔ انما انا قاسم واللہ یعطی ——— اللہ جیسے دیتا جا رہا ہے میں لوگوں میں بانٹتا جا رہا ہوں ——— اللہ نے کسی کو ڈرائنگ دے دیا تو نبی پاک بانٹیں گے کیا۔ پتہ چلا۔ اللہ سب کچھ آپ کو عطا فرماتا ہے۔ آپ اپنے دست کرم سے ساری مخلوق کو عنایت فرماتے ہیں۔ ساری زمین بھی دسترخوان ہے۔ سارا آسمان بھی دسترخوان ہے ادھر خاکی مہمان ہیں۔ ادھر نوری مہمان ہیں ———

؎ آسمان خوان۔ زمین خوان زمانہ مہمان۔

نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حیات بخش بنا دیا ہے — میرے محبوب تمہیں زندگی دیتے ہیں کلمہ پڑھا ہمارا زمین تھی پڑھ رہے ہیں کہ زندہ ہیں۔ زندگی تو پہلے تھی۔ جب ایمان لائے مسلمان بنے۔ عبادت شروع کی۔ زندگی جب پہلے ہے تو پھر زندگی دوبارہ ہوئی — وہ زندگی تھی جسمانی اس کوئی کمال نہیں تھا۔ جسمانی زندگی کا مل جانا کوئی کمال نہیں ہے۔ جانور بھی زندہ ہیں۔ درندے بھی زندہ ہیں۔ پرندے بھی زندہ ہیں۔ کتے بھی زندہ ہیں خنزیر بھی زندہ ہیں۔ یہ جسمانی زندگی کوئی کمال نہیں ہے۔ کمال ہے روحانی زندگی کا — دل کی زندگی کا روحانی زندگی ملتی ہے تو در مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے ——— دل کی حیات ملتی ہے تو در ——— وہ زندگی جو قبر میں جا کے بھی زندگی دے۔ جنت میں ابدی زندگی دے — وہ زندگی ملتی ہے تو در مصطفیٰ سے ملتی ہے ——— حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ یہ تھا۔ احی الموتیٰ باذن اللہ ——— میں مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں — مگر زندہ ناں کر کے مرنے والے مومن رہیں۔ نبی پاک علیہ السلام حیات ابدی عطا کر رہے ہیں — وہ زندگی عطا کر رہے ہیں جو ملک الموت کے مارنے سے بھی حیات ختم نہیں ہوتی ——— وہ زندگی اسی طرح رہتی ہے۔ علی قاری مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں نقل کرتے ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون ——— الی دار۔ اللہ کے ولی مرتے نہیں ہیں۔ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتے ہیں ———

(۱) اگر شہید زندہ ہے تو پھر ان کی بیویاں نکاح کیوں کرتی ہیں۔ جواب میں کسی کا قول پڑھا گیا ہے۔ یا قاری کی آنسوں کا پیش کیا ہیں۔ یہ عقل مسئلہ ہے ـ

Memo No
M T W T F S S
Date / /

اگر شہید زندہ ہو تو اس کی بیویاں آگے نکاح نہ کر سکیں۔ آگے نکاح کر رہی ہیں ثابت
ہوا کہ زندہ نہیں ہیں۔ (یہ کسی نبی کا حکم ہے۔ یا قرآن کا حکم؟)
قرآن نے تو حیات بیان کی۔ اللہ نے رزق کے کھانے کا بیان فرمایا۔
انہیں مردہ مت کہو۔ ایک طرف قرآن کی آیات ہیں۔ دوسری طرف عقلی ڈھکوسلہ
ہو۔ جو عقلی ڈھکوسلے کو مان کے قرآن کی آیات کو نہ مانے پکا بے ایمان ہے یا نہیں۔
یہ تو قرآن کی آیات ہیں۔ قیاس چوتھے درجے کی دلیل ہے۔ پہلی دلیل کتاب
اللہ۔ دوسری دلیل سنت رسول اللہ۔ تیسری دلیل اجماع امت۔ چوتھی دلیل
قیاس۔ یہ عقلی ڈھکوسلہ قیاس کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سنت رسول
اللہ کا مقابلہ کیسے کر سکے۔ پھر قرآن کا مقابلہ کیسے کر سکے۔ اگر تمہاری عقل اتنی
کامل ہوتی تو پھر نبی تمہیں بنا دیا جاتا۔ انہیں نبی بنا کے بھیجنے کی ضرورت کیا تھی۔
تمہیں امتی بننے کا پابند کیا گیا ہے کیوں۔ تمہیں ضرورت تھی راہبر کی تو وہ
آقا ارواحنا فداہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمہاری بگاڑ درست کریں تمہاری کسر دور
کر دیں۔ اگر عقل تمہاری اتنی کامل ہوتی۔

ہر بندے کا عقل حقائق کو نہیں پا سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کو
خود پڑھایا۔ پھر بھیج دیا کہ تم مجھ سے پڑھ لو۔ تربیت حاصل کر لو۔ پھر جا کر
لوگوں کو تعلیم بھی دو۔ یہاں عقل کے مطابق چلنا غلط ہے۔ اللہ فرماتا ہے جس کے اندر
شعور ہی نہیں ہے۔ تو کیا سمجھ سکتا ہے۔ شعور جانوروں میں بھی ہوتا ہے۔ گائے
نے مالک کی آواز کو سن لیا۔ اللہ نے بڑے شعور کی بھی نفی کر دی۔
تو جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

زندہ میں اگلا جہان ہیں۔ ماں کے پیٹ میں تو زندہ تھا یا نہیں۔ اب
اس پیٹ میں زندہ ہے۔ اب جوان ہو چکا ہے بوڑھا ہو چکا ہے۔ اب کوئی ٹٹولتا
اس کے پیٹ کو کہ کس طرح زندہ ہے۔ اب ادھر سے نانی کے کمرہ آ سکا ہے؟
کہ میں زندہ ہوں۔ کمرہ ہوں۔ میں اس جہان میں آ گیا ہوں۔ پہلے ماں کا پیٹ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

سیر دنیا - تیسرا برزخ ہے اور چوتھا مستقل جنت ہے۔ تو اگلے جہان میں زندہ ہے۔ جس طرح
اس جہان میں کوئی سویا ہوا ہے تو بھی زندہ ہے۔ جو بے ہوش ہے وہ بھی زندہ ہے جو
چابک رہا ہے جو مفلوج ہے وہ بھی زندہ ہے۔ جو اس دنیا میں سارے کام کاج
کرتا ہے وہ بھی زندہ ہے - اور اس ساری زندگی کے تمام مراحل میں زندہ ہے یا نہیں۔
اللہ تعالیٰ اسی لحاظ سے بیان فرما رہا ہے کہ وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ
زندہ ہے اور اس طرح سے زندہ ہے۔ قاضی ثناء اللہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں۔ یذھبون -
کیف یشاؤن — شہدا جہاں چاہیں جا سکتے ہیں - مدد کرتے
رہتے ہیں - اور پوری کائنات ان کے پاؤں کے نیچے سمٹی ہے - زمین ہر قدم تکافش
تو کم نہیں - آسمان کی بلندی پر قدم تکافش تو کم نہیں - جنت میں ڈیرہ کہیں
تو کم نہیں — (یذھبون من الارض والسموٰت والجنۃ حیث یشاؤن)
اور دوستوں کے دشمنوں کو تباہ برباد بھی کرتے رہتے ہیں -
اور ان کا عمل کیا ہے ارواحنا اجسادنا — ہماری روحیں
ہمارے جسموں کی طرح ہیں - میدان جنگ میں صحابہ کرام اولیاء شہداء کی
روحیں پہنچ جاتی ہیں — مسلمانوں کو فتح ملتی ہے -
مکان بدل گیا جہان بدل گیا — یہ اس جہان میں نہیں - وہ اس جہان میں
چلے گئے - اس جہان میں رہ کر بیویوں کے حقوق ادا نہیں ہو سکتے - اس لئے شرعی
حکم یہ آ گیا -
لیکن مولوی کی دلیل — ایک اور مسئلہ بیٹھے حل گیا یہ جو زندہ ہو۔ جو اس
کی بیوی نکاح کر رہی ہے۔ وہ زندہ نہیں ہے۔ نبیوں کی بیویاں نکاح نہیں کر سکتیں
اس لئے نبی اس جہان میں زندہ ہے — تو جا لو ہم انبیاء زندہ ہیں
اور نبی یقیناً زندہ ہیں - پیر اولیاء کاملین علماء ان کے وارث ہیں۔ یہ بھی زندہ ہیں۔
— اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لما یحییکم وہ تمہیں زندہ کرتے ہیں۔ تو پتہ چلا آپ زندہ ہوں
گے تو دوسروں کو زندہ کریں گے - تو نبی پاک آج بھی زندہ کر رہے ہیں کیا اب زندہ

Memo No ______
M T W T F S S
Date / /

ختم ہو گیا ہے آج بھی زندہ کر رہے ہیں۔ کتنے ولی عالم ہیں۔ حضور کے دست کرم

وہ حضرات اب بھی بانٹتی جا رہی ہے ــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب

عطا فرمائی ــــ اور اپنی آیات خاصہ ــــ ان کو نوازا ــــ آپ کو ان کی

ملاقات میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے ــــ وہ ملاقات کیا ہے۔ بیت المقدس

اور حشر شریف میں بھی استقبال کر رہے ہیں ــــ یصلی ــ کا معنی نماز ہے

الصلوٰۃ کا معنی نماز ہے یا کوئی اور بھی ہے۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ــــ

کیا آپ نبی پاک کی نماز پڑھتے ہیں ــ راستے میں موسیٰ نے ملاقات کی۔

ــــ اور پھر ان کی پھر ہے کر بھی کل آ رہے ہیں۔ اور نہ دیکھے والے ہیں۔ راستے

میں کھڑا کیا ــــ فلا تکن فی مریۃ الی لقائہ ــــ جتنی ملاقاتیں نبی پاک

سے موسیٰ کی ہوئیں۔ اور آسمانی کسی اور بھی ــــ ہوئی ہیں۔ تو ملاقات زندہ کی ہوتی

ہیں ــ تو ثابت ہوا کہ جس طرح اس کا ملاقات کر رہے ہیں زندہ ہونے کی حیثیت

میں اسی طرح موسیٰ کو بھی ملاقات ــــ بھی کر رہے ہیں ــــ وسئل من ارسلنا

من رسلنا من قبلک جو رسول بھیجے ہیں ان سے پوچھنے کا کیا

مطلب ہے ــــ اس سے پوچھنے کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے ــــ اس

آیت پاک نے واضح کر دیا کہ پیغمبر زندہ ہیں سنتے ہیں ــــ وسئل من ارسلنا۔

تو جبرائیل امین نے عرض کیا بیت المقدس میں کہ پوچھ لو ــــ میں کہا نہ کیوں

پوچھوں کہ مجھے کوئی شک ہے ــــ

۱۵-۱۰-۱۴۳۸
2-17
15-10-
۸-۳۲ AM

QARI ... ABBAS
Naqshbandi ... Soharwardi
11 JUL 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0304-7632...

۸۶ ۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع ___ ہر رسول کو امام بنا کر بھیجا گیا ہے
نائب ۔ قائم مقام کے طور پر بھیجا ___ منصب رسالت بیان فرمایا ___ پوری
کائنات کے اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں ۔ رسول کا بلانا اللہ کا بلانا ہے
سعید بن معلی کی نماز کا ذکر ___ نشر لعتیہ پر عمل کرنے ___ زندہ ہیں ۔
جو زندگی سرکار سے ملتی ہے وہ قبر میں کام آتی ہے ___ کافر بھی کہیں گا ۔
کہ کاش ہم بھی مان جاتے ___ کیا نماز توڑ کے جائیں ___ جہاں سے مجبوری
ہیں ___ تمام شاہ والا نے فرمایا ___ توڑ کے جانا اور ہے چھوڑ کے جانا اور ہے ۔
منہ اس کا کعبے کی طرف ہے ___ رسول کی طرف ہے ___ التحیات پڑھنا واجب ہے
خیال ہے کہ میں سرکار کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہا ہوں ___ معراج کی رات
میں ___ قرآن کی تلاوت میں قرآن قدوس کی قدرت سنگان کا بیان ہے ۔ ہم کو
تعلیمات شرعی کرتا ہیں ___ پونچھیں گے ___ کہ استاذ ہے کہ میری تمام
عمر کی عبادت و بشیرہ نہیں شک ہو ۔ طرف ہے کہ مشنی پاک ﷺ کا مکالمہ ہے ___
علیہ و سلم تک نماز مکمل ہے ___ نماز میں خلل نہیں آتا نبی پاک ﷺ کا خیال آئے ۔
لوگوں کی تو کسی بھی بیان ___ نبی پاک ﷺ کا خیال آئے ___ صبح ہو کر امام کی نماز
علی کی نماز کو ختم ۔ جو بھی ولی ہوگا اس پر علی کی مہر ہوگی ___ عصر کی نماز کی
کیفیت ___ آپ کی عصر نماز رہ گئی وہ بہ سبب ... ضائع ہو گیا ___
نماز عصر کو قربان کر دیا ___ میرا رب میری نماز قبول نہیں کرے گا کہ نیند خراب
کر دوں ___ یہ نبی کے خیال میں نماز چھوڑ رہے ہیں ___ پہلے ایمان بچانا ___
حضرت علی کی نماز قضا نہیں ہوئی تمام عمر میں ۔ صدیق اکبر کی نماز غار ثور میں ۔
جو چاہیں کر لو ۔ چاہو تو نماز کو بدل دو ۔ ___ چاہو تو شفا اٹھا کر ___
حضرت علی نے نماز اس لیے قضا نہیں کی کہ نبی پاک ﷺ سو رہے تھے اس لیے حضرت
صدیق اکبر نے جان اس لیے نذر کی کہ لعاب دہن لگانا تھا ___ دو لوگوں نے بتایا نماز اور جان
جان بھی تو جائے مگر خلل نہ آئے ___ وہ صحابہ کا مسلک ہے ___ ولیوں کا مسلک

M | T | W | T | F | S | S
Memo No ________
Date / /

کوئی ان پر جان قربان ۔ کوئی نماز قربان کر رہا ہے — حضرت بلال کو فرمایا کہ صدیق
سے کہنا کہ نماز پڑھا دے — تاکہ تمام امام تھے — صفوں میں رسول اللہ
پہلی صف میں — رسولوں کا امام آ گئے — مصلیٰ چھوڑ کر — سرکار نے پیچھے پڑھی
جا سکے — دو نمازیں پڑھی ہیں — مقتدی کی بعد میں امام پہلے — نبی حاضر ناظر
ہے تو مصلے پر کیوں کھڑے ہیں — صدیق مصلے پر — دو حاضر ناظر ہیں
شوق کھڑے — صحابہ کی نماز میں کھڑے کی — دیکھا — جنوب سے مشرق
کی طرف کر لیا — قرآن کے ورق — حسین منظر ہم نے دیکھا —
غوث پاک کا خطبہ ۔ حضرت علی بن ہیتی کو زیارت رسول ﷺ — حضور کی بارگاہ
میں کھڑا رہا — ہم — یا حاضر ہیں —
صدیق اکبر نے شکر ادا کیا — نبی پاک نے فاتحہ کو نہ دہرایا —
صدیق
اسی میں نے چوتھا کہ نماز میں کھڑے رہو ۔ عرض کی ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے جائز نہیں۔
صحابہ کی تالیاں ۔ امام مصلے کو چھوڑ رہے ہیں لیکن نماز بھی جاری ہے —
ابن عباس کو دائیں طرف کھڑے کیا ۔ ابن عباس پیچھے کھڑے ہو جاتے — حضور
برابر کھڑے ہونا اچھا نہ سمجھا — صدیق اکبر حضور کے سر پر ہیں — آپ نے
بھی ساتھ ہونا یہ برابر نہ سمجھا — ابن عباس کو دعا دی ۔ رسی کو تلاوت
میں نے بھی — قرآن کو پڑھا ہے —
نبی پاک نے لمبی سورتوں کو پڑھا — نفل کو پڑھا — صحابہ نے کہا —
عبد اللہ بن مسعود نے نماز نفل سرکار کے پیچھے پڑھی — بین یدی اللہ ورسولہ۔
نہ چلو — محبوب کی دائیں سامنے رہو ۔ اللہ نے محبوب کا نام لے کر نہ پکارا
نبیوں کو پکارا ہے — تمام نبیوں کے مقام کا ذکر دیا ۔ یا ایہا المزمل یا ایہا ۔
منصب کو نے لکھا — اب زمانہ ہے میرے محبوب کا نام لیکر نہ پکارو ۔
یہ حکم قیامت تک ہے کہ لا تجعلوا دعاء الرسول — سرکار کے وصال کے
بعد بھی پابند ہے — سر کر کے نوٹے لگاتے ہیں — صحابہ کرام نے پکارا ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

(یا محمد کہنے کا مسئلہ) =

خالد بن ولید نے یا محمداہ کو پکارا ہے ۔۔۔ مسیلمہ کذاب کے مقابلے
میں ۔۔۔ فریاد کے طور پر - استغاثہ کے طور پر - عرض کیا تھا ۔۔۔
عبداللہ بن عمر کا پاؤں سن ہونا ۔۔۔ عثمان بن حنیف کو دعا بتائی ہے -
آنکھوں کی بینائی واپس ہوگئی ۔۔۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ جب گیا تھا تو نابینا تھا ۔۔۔
سرکار نے خود توسل کو بیان فرمایا ہے ۔۔۔ مشکل دور ہو جاتی ہے ۔۔۔
عثمان بن حنیف سے پوچھا ایک آدمی نے تو آپ نے بتایا تھا ۔۔۔ ابن حضیر -
دور ۔۔۔ میں صحابہ نے پکارا - قریب ۔۔۔ میں پکارا ۔۔۔ (یا عباد اللہ احبسوا)
سواری پر دعا مانگنا - نبی پاک نے فرمایا ہے ۔۔۔ نبی پاک سب کو جنت لوکید یعنی
السلام فرماتے ہیں ۔۔۔ اللہ کے بندوں کی مدد اللہ کی مدد ہے -
(B) میدان بدر میں پانچ ہزار فرشتہ آیا - فرشتوں نے مدد فرمائی - اللہ نے من
دون اللہ کو کیوں پہچانا ۔۔۔ ابراہیم نے مدد لی - سرکار نے مدد لی ہے ۔۔۔
وما النصر الا من عند اللہ ۔۔۔ نبی ولی اللہ تک رسائی کا ذریعہ ہیں - اللہ فرماتا ہے حل ان
کنتم تحبون ۔۔۔ میری غلامی کا پٹہ تمہارے گلے میں ہوگا ۔۔۔ من دون اور ہے رسول اللہ
اور ہیں - علماء پر کفر کا فتویٰ ۔۔۔ ان الحکم الا للہ ۔۔۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر
علی فرماتے ہیں ۔۔۔ سات سو من ایک اونٹ اٹھاتا ہے - تو پوری قرآن کی
تفسیر کیا ہے ۔۔۔ یہ مولا کے علم کا کیا حال ہے تو نبی پاک کا کتنا کمال ہوگا ۔۔۔
عبداللہ بن عمر ان لوگوں کو اللہ کی ساری مخلوق سے بدتر ۔۔۔
اللہ نے محبوب کو بلانے کا پکارنے کا طریقہ بتایا ہے ۔۔۔ یا نبی یا رسول کہنا
جائز ہے ۔۔۔ حاجی امداد اللہ نے فرمایا ہے زیارت رسول الصلوٰۃ ۔۔۔
مسلمان کو زیارت نہ ہوگی - ان کے فیوض سے صحابہ پہلے مشرک نہ تھا ۔۔۔
میرے اپنے غلاموں کو زیارت عطا فرماتے ہیں ۔۔۔ یا محمد کہنے کا مسئلہ =
۔۔۔ جبرئیل امین نے مرحبا یا محمد آ جبرئیل
ابوالعباس مرسی فرماتے ہیں صبح ہیں ۔۔۔ اشارہ ستغیث من الرسول -

Memo No ________
Date / /

M | T | W | T | F | S | S

ذیشان رسول - انا ارسلنک شاھدا ـــــــ امت کی خاطر اللہ کی بارگاہ میں دعا۔
(سوال ۲) یزید کے افعال اپنے دور میں ـــــــ مدینہ پر حملہ - امام حسین کو
عراق میں شہید کر دیا ـــــــ یزید کے بارے میں احادیث - جو میرے مدینہ والوں
خوفزدہ کرے گا ـــــــ لعنت ہے۔ نیز اس کے فوراً مشغول ہو جائے گا۔

بدھ

Abbas

۱۲ — ۷ — ۳:۴۰
۱۴ — ۱۰ — ۱۴۳۸
۶ — ۹۵ — ۱۵ — PM

QARI ..UHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Ch..shti Qadri Suharverdi
12 JUL 2017
Chak 265/E.B Burewala District Vehari
Mob:0234-7632...

علامہ محمد اشرف سیالوی

۱۹۹

M T W T F S S — Memo No — Date / /

بیٹے نبی کے والدین کا مقام - جس حافظ کے والدین کو تاج پہنائے جائیں گے - تو نبی پاک کے

والدین —— حشر میں قرآن کا سایہ ہوگا —— بارگاہ رسالت میں عرض کیا

کہ حیاں ہے تیز گا وہ یہاں سے قرآن کی آواز —— انسان کو افضل

بنایا - ساری کائنات سے - لیکن انسان کھانے پینے کے لیے پاکو دے ——

جانور بھی جھکتے ہیں مگر انسان کو اپنے سامنے جھکایا ہے —— جو انسان

سرکار کی غلامی میں آجائے - پھر شریعت پر عمل کرے - پھر اس کو مقام ملتا -

تمل ان کی شکل تمہاری طرف —— میں تو اس کے اعمال یا برے ہیں کو نہیں دیکھتا - میں تو

یہ دیکھتا ہوں کہ میرا عبد ہے یا نہیں —— اللہ انسان کو عظمت عطا فرماتا ہے - یہ انسان

کو محبوب بناتا ہے خود اس کا محب بنتا ہے —— فرمایا میرے حبیب کے پاس آجا - میں کرسی

عطا فرماؤں گا - ہم شکر کیسے —— انسان کے اندر خون ہے پیشاب ہے -

براز ہے - وغیرہ وغیرہ - جب باہر نکلتے ہیں تو ناپاک ہے - جب اللہ ان چیزوں کو

نہیں دیکھتا —— کونین کی بادشاہی اس کے پاؤں میں آجاتی ہے ——

حضرت علی نے جب تک سلام نہیں پڑھا سورج نہیں اترا —— جب اللہ بندے

کو اپنا حبیب بناتا ہے تو اللہ جبرائیل سے فرماتا ہے

حضرت سفینہ اور شیر —— شیر اور شیر کا مقابلہ - ان کے پاس کمان نہیں

ہے پتہ نہیں چلتا کس سے ہے کوئی عالم نہیں گیا تھا کہ اس کو کلمہ پڑھا گیا - راستے دکھا کا

کوئی تبلیغ نہ کیا تھا —— ہر شئے نے محبوب کو تسلیم کیا —— اونٹ

کا بارگاہ میں سجدہ کیا —— صحابہ کرام نے دیکھا —— سرکار اور صدیق پیارے ہیں تشریف

—— صدیق و فاروق - عثمان ہے - ٹھہر جا —— وہ خوشی کا سے جھوم اٹھا -

شیر پہ سوار کا سانپ کا عصا —— اللہ کے ولیوں کا مقام

جب اللہ کے قرآن پر جب کوئی محبوب پاکو کہے گا —— تو کہا اللہ چاہے گا کہ یہ چیز بھی

جا چکے - وہ بے نیاز ہے —— اولیاء کرام کو دیکھو —— ان کا نام لیکر

پورے ہندوستان پر ایک عرصہ حکومت کی اس نے - وہ خواجہ غریب نواز - پھر بھی حکومت

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ....
Date / /

وہ بھی حکمت ہے۔ یہ حکمت اللہ عطا فرماتا ہے ——— دنیا کی زندگی کے لیے بھی کوشش کرتا ہے

مگر۔ آخرت کیلئے زیادہ کوشش کرتا ———

Abbas

بدھ

۱۲ — ۷ — ۲۰۱۷

۱۷ — ۱۰ — ۱۴۳۸

۸ — ۵۹ — ۳۸ pm

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Soharverdi
12 JUL 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632365

محمد رسول اللہ ﷺ ، نبی پاک کی صورت اور سیرت۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ دلیل ہے۔ اور اسی لیے
نبی کریم علیہ السلام نے اپنی زندگی پاک کے چالیس سالہ طویل دور کو کفار و مشرکین
کے سامنے۔ بطور نمونہ پیش کیا۔ اور فرمایا فقد لبثت فیکم عمرا۔ میں عمر کا بہت بڑا حصہ
تمہارے اندر گزار چکا ہوں۔ کیا تم میں عقل نہیں ہے۔ کہ تم سوچ سکو وہ جب مخلوق کے سامنے
جھوٹ نہیں بول سکے؟ تو کیا اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے اپنی صداقت و پاکدامنی۔ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں اپنے والی اس
صفت کاملہ کو ان کے سامنے بطور دلیل پیش فرمائی — کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو میں
یہ اعلان کر رہا ہوں — کوئی حکم نہ دیتا تو میں کبھی اعلان تمہارے سامنے نہ کرتا۔

ہر نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار کرتے تھے — اپنے اقوال سے بھی
اور اپنے افعال و کردار سے بھی — اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کو اجاگر کیا۔ مشرکین مکہ نے
نبی پاک کے سامنے یہ۔ مصالحت کی ایک صورت سامنے رکھی — کہ ایک سال تم ہمارے
معبودان باطل کی عبادت کرو۔ ان کو خدا مانو۔ اور ایک سال ہم تمہارے خالق و مالک کی
عبادت کریں گے۔ اور اس کو اپنے حاجات کا پورا کرنے کا حل کرنے والا سمجھیں گے —

تو محبوب پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے انہیں صاف جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
لا اعبد ما تعبدون — کافرو۔ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ میں ان کی کبھی پوجا
نہیں کروں گا — اور نہ ہی تم میرے معبود کی پوجا کر سکتے ہو۔ ولا انا عابد ما اعبد۔
ولی دین — تم اپنی راہ پہ چلو میں اپنی راہ پہ چلتا ہوں — تو نبی پاک ﷺ نے اس قسم کی
پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اور اپنے رب کی توحید کو اعلانیہ بیان فرمایا — آپ کی سرپرستی
جناب ابو طالب کیا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جا کر نبی ان کے سامنے یہ مطالبہ پیش کیا۔
اور ان کو مجبور کیا۔ کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں۔ کہ وہ ہمارے خداؤں کے خلاف باتیں
نہ کریں۔ ہمارے معبودان باطل کی توہین و تذلیل نہ کریں۔ بلکہ ہمارے ساتھ موافقت کے ساتھ کام
لیں — تو نبی پاک نے اتنے بڑے شفیق اور خدمت گزار چچا کو جو اپنے جان و مال سے آپ
مدد و حمایت کر رہے تھے۔ صاف جواب دیا کہ چچا سورج کو میرے داہنی ہاتھ پہ رکھ

M T W T F S S　　Memo No　　Date / /

رکھ دیں چاند تارے کے میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیں۔ تو میں کبھی بھی ان کے جھوٹے خداؤں کی جو تنقیص و
تذلیل ہے وہ بند نہیں کروں گا۔ تو میں ان کے ساتھ کوئی سازگاری نہیں کر سکتا۔
اپنے اقوال کے ساتھ تو ان کے جھوٹے خداؤں کی تذلیل فرمائی ۔۔۔ اور ان کا عجز اور ان کی بے بسی
اس حد تک بیان کر دی ۔۔۔ کہ تم اپنے خداؤں کو بھی ساتھ ملا لو۔ میرے قرآن کی سورتوں
جیسی سورتیں بنا کے لے آؤ؟ ۔۔۔ وادعوا من استطعتم من دون اللہ ۔ اللہ کے علاوہ جن
کو تم ساتھ ملا سکتے ہو ملا لو ۔۔۔ لیکن تم سورتیں نہیں بنا سکو گے۔ ساتھ ہی
اعلان کرا دیا۔ ولن تفعلوا۔ تم ہرگز نہ بنا سکو گے۔ اس طرح ان کے جھوٹے خداؤں کو
چیلنج کرتے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے دھمکیاں دیں کہ ہم قتل کر دیں گے۔ ہم مٹا دیں گے۔
نبی پاک کا اعلان کیا تھا۔ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ۔ تم اپنے خداؤں کو جمع کر لو۔
میرے ساتھ جو مکر کر سکتے ہو کر لو مجھے مہلت نہ دو۔ میں نہ تمہارے خداؤں سے ڈرتا
ہوں۔ نہ تم سے ڈرتا ہوں ۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ ذات پر اعتماد۔ اس کی مدد پر بھروسہ
اس قدر کامل ہے۔ کہ محبوب کریم علیہ السلام اکیلے۔ ان کو بھی چیلنج کر رہے ہیں۔
اور ان کے جھوٹے خداؤں کو بھی چیلنج کر رہے ہیں۔ کہ تم میرے ساتھ مکر کر لو۔

چنانچہ ابو طالب کی وفات کے بعد حالات بڑے سنگین ہو گئے۔ ظاہری اسباب
کے تحت جو آپ کی امداد ہو رہی تھی۔ بس یہ سپورٹ ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہو گئی۔ تو اب کافروں نے
آپ کو بہت ستانا شروع کیا ۔۔۔ آپ کو شہید کرنے کا جلا وطن کرنے
کا۔ قید کر دینے کا منصوبہ بن رہا تھا۔ کفار قریش دار الندوہ میں اکٹھے ہیں۔ اس
موضوع پر اظہار خیال ہو رہا ہے۔ کہ شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت میں وہاں پہنچ
گیا۔ اور وہ بھی ان آراء پر تبصرہ کرنا لگ گیا۔ بعض نے کہا کہ ان کو نکال دیا جائے۔
جلا وطن کر دیا جائے۔ تو شیطان نے کہا۔ کہ تم اپنے علاقے سے تو بچاتے ہو۔ اللہ کے
علاقوں کے اندر اپنا عقیدہ پھیلانے کی ان کو کھلی چھٹی دے رہے ہو۔ یہ کوئی اتنی عقلمندی کا ہے کہ
کسی نے کہا کہ ان کو جیل میں کر دیتے ہیں۔ کمرے میں بند کر دیتے ہیں۔ تو اس نے کہا
کہ یہ بھی طریقہ غلط ہے ۔۔۔ کہ ان کے جو خادم ہیں۔ مخلص ہیں۔ وہ چھڑا لیں گے۔ نکال

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ہیں گے۔ بہترین صورت کہا ہے ابوجہل بولا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی جوان ہو جائے۔
وہ یکبارگی حملہ کر کے ان کو شہید کر دیں۔ بنو ہاشم بنو عبدالمطلب کا لڑنا ناممکن
ہو گا۔ وہ دیت پر راضی ہو جائیں گے۔ وہ بدلہ دلا لیں گے۔ اس طرح بغیر کسی جانی نقصان
کے ان سے چھٹکارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ شیخ نجدی نے اس کو بڑا پسند کیا۔
لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ان تجاویز کو توڑ کر محبوب کو باخبر کر دیا۔

اور آپ حضرت صدیق کی معیت میں۔ ہجرت فرما گئے۔ غار کی طرف چلے
گئے۔ تین دن تین راتیں آپ موجود رہے۔ کھوج نکال کے غار تک پہنچ گئے۔ لیکن اللہ
تعالیٰ کی قدرت کا معاملہ ہے۔ کہ آنکھوں کے باوجود اللہ نے اُن کو اندھا کر دیا۔
وہ دیکھ ہی نہ سکے کہ غار کے اندر کون کون سی ہستی موجود ہے۔ صرف یہ دیکھا کہ انڈے
ہیں کبوتر ہیں۔ کیونکہ یہ ہے کہ کوئی جاتا یہاں کہ گھونسلہ ٹوٹ جاتا۔ انڈے ٹوٹ جاتے۔
یہ جنگلی جانور اڑ جاتے۔ یہ قیاس آرائیاں کرتے رہے۔ اندر اندر نہ جھانک سکے۔
کہ یہاں حضرت صدیق اکبر اور نبی پاک کی ذات پاک موجود ہے۔ اس طرح
اللہ تعالیٰ کی حفاظت نبی پاک کے شامل حال رہی۔

جب حضرت صدیق پریشان ہوئے تو صدیق کے سر پر دشمن پہنچ گئے۔
اب کیا ہو گا تو محبوب کبریا نے اللہ تعالیٰ کی امداد پر اعتماد کامل کا اظہار کرتے ہوئے کہا فرمایا۔
اے صدیق ان دو کے علاوہ تو تیسری اللہ کی ذات بھی موجود ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ بات آتی ہے۔ اگر نبی کوئی
طاقت رکھتا۔ کوئی چادر رکھتا۔ رات کی تاریکی میں بھاگنے کی کیا ضرورت تھا۔ غاروں
میں چھپنے کی کیا ضرورت تھی۔ پتہ چلا کوئی طاقت نہیں۔

اب اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔ اذ یقول لصاحبہ معنا۔
کسی وقت ہم اپنے محبوب کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ مصلحت فرمایا
کہ اس موقع میں اپنے ہو کے محبوب کی خاطر ہم اپنا قدرت کا معاملہ استعمال کر دیں۔
تو سر چلے والدین کر دیا کرو۔ تو یک میں اپنا سے ہو گئیں۔ بس تھا غار میں سا لوگ

M T W T F S S

Memo No
Date / /

تو بہتر چلکر رستا تو وہاں ہی تھا۔ سانپ تھا یہاں میں ہیں یہ۔ بس تو ہمیشہ کیلئے ہیں کسی وقت بھی
۔۔ نبی پاکؐ کا ساتھ نہ چھوڑنا ہیں۔ لیکن اس میں حکمت یہ کارفرما تھی۔ کہ محبوب
اگر مکے میں رہتے ہوں گے۔ تمہاری حفاظت کی خاطر میں اپنی قدرت کا پورا استعمال
کروں۔ تو پھر مکے والوں کو تباہ کرنا پڑے گا۔ تمہاری رحمۃ اللعالمینی کی چادر پر داغ لگ جائے گا۔
کہ اگلے بھی آئے تو مخالف بھی تباہ ہو گئے۔ یہ بھی آئے تو بھی تباہ ہو گئے۔ پھر یہ کون سی رحمۃ
للعالمینی رہ گئی۔ آپ مورچہ تبدیل کر لو۔ آپ مدینہ پاک چلے جاؤ۔ توحید کی
اشاعت وہاں سے شروع کر دو۔ چند دن گزریں گے کہ مکے والے تمہارے قدموں
میں ہوں گے۔ تمہاری غلامی کا طوق گلے میں ڈال لیں گے۔ اور دین اسلام کو چار چاند
لگا دیں گے۔ اس حکمت کے پیش نظر اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی پاکؐ کو ہجرت
فرمانے کا حکم دیا۔ تو آپ ہجرت کر رہے تھے۔ تو اللہ کے حکم سے۔ اگر اللہ عاجز
نہیں تو نبی پاکؐ بھی عاجز نہیں۔ اگر اللہ اس لئے نہ رہا تھا۔ کہ اس میں حکمت تھی۔
لہذا ہجرت کرنا بہتر ہے۔ تو نبی پاکؐ اپنی طاقت اس لئے نہیں استعمال کر رہے
تھے۔ کہ اس میں حکمت تھی۔ تو نبی پاک نے اس حکمت کے پیش نظر قدم
اٹھوایا۔ کہ مکہ پاک کو چھوڑ کر مدینے پاک میں جا کے ڈیرا لگا لیا۔

تو مدینہ پاک کی طرف جاتے ہوئے رستے میں کئی مشکل مراحل آئے ہر مقام
پر۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی۔ تو کافر تعاقب میں ہیں۔ اور اس کے
باوجود بے سر و سامانی کی حالت ہے۔ اور نبی پاکؐ نے بحفاظت مدینے پاک
پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ ہیں۔ اور نبی پاکؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ
کی امداد شامل حال تھی۔ پھر اس کا ایک عظیم نمونہ ہے۔ سراقہ ابن مالک مسلح
ہو کر گھوڑے پر سوار ہو کر تعاقب میں نکلا۔ ابوجہل کے انعامات کے لالچ میں حضرت صدیق
نے دیکھا کہ سراقہ قریب پہنچ رہا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ دشمن تو پہنچ گیا۔ تو
نبی پاکؐ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے سفر کر رہے تھے۔ آپ خاموش رہے۔ حضرت
صدیق نے عرض کیا۔ وہ تو بالکل ہمارے قریب پہنچ گیا ہے۔ تو آپ نے زمین کو حکم دیا

M T W T F S S　Memo No ______ Date / /

کہ اس کو پکڑ لے۔ تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے سوچا کہ انہیں کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اس سنگلاخ پتھریلی زمین میں گھوڑے کے پاؤں دھنسنے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا۔ تو منت کی کہ تم دعا کرو۔ میرے گھوڑے کو خلاصی مل جائے۔ میں تمہارا تعاقب نہیں کروں گا۔ جب آپ نے دعا فرمائی گھوڑا رہا ہو گیا۔ اس کے پاؤں آزاد ہو گئے۔ اس نے سوچا کہ اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے کہ اتفاقاً پاؤں دھنس گئے ہوں گے۔ تو پھر بدنیتی کے تحت تعاقب شروع کیا۔ تو آپ نے پھر اس کے خلاف زمین کو حکم دیا کہ پکڑ لے۔ گھوڑا سینے تک نیچے اتر گیا۔ اس وقت اسے یقین ہو گیا۔ کہ ان کے پکڑنے میں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو منت کی نبی پاک ﷺ سے معذرت کی۔ اور نبی پاک ﷺ نے ان کو بشارت دی۔ کہ سراقہ ایک وقت آئے گا۔ تو ہمارا غلام ہو گا۔ امتی ہو گا۔ اور کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں کی زینت بنیں گے۔

جب حضرت فاروق اعظم کے دور خلافت میں۔ ایران کے بہت سے علاقے فتح ہو گئے۔ کسریٰ مدائن سے بھاگا۔ اور اپنے لباس۔ تاج۔ کنگن وغیرہ۔ وہیں چھوڑ کے جان لے کے دوڑا۔ تو آپ کے پاس کنگن تاج لباس اس کا مدینہ پاک میں پہنچا۔ آپ نے حضرت سراقہ کو بلایا۔ کہاں ہیں سراقہ بن مالک۔ حضور حاضر۔ فرمایا یہ کنگن تم پہن لو۔ عرض کی یہ سونا ہے۔ مردوں کے لیے نبی پاک ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ میں کس طرح اسے استعمال کر سکتا ہوں۔ فرمایا باقی ساری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے تیرے لیے حلال ہے۔ کیونکہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ اے سراقہ تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سیدنا فاروق نے پہنائے اور میرے نبی کی غیبی خبر کو سچا کر دیا۔ بدر کی جنگ کا ذکر فرما رہے ہیں۔ مدینہ پاک میں بھی آرام سکون سے بتا دیتے ہیں۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اعجاز ظاہر ہوتا ہے۔ اور نبی پاک ﷺ کو کمال فتح حاصل ہوتی ہے۔ اور یقیناً نبی پاک ﷺ کی سچائی کی دلیل ہے۔ آپ کی نبوت کی بھی سچائی کی دلیل ہے۔ اور جس صلح کا آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ اس کی بھی سچائی کی دلیل ہے۔

M T W T F S S

(بدلہ لینا)

Memo No
Date / /

۳۱۳ اکثر نہتے ایسے تھے کہ جن کے بدن پر کپڑا بھی پورا نہیں تھا۔ ان کے مقابل ہزار آدمی جو لوہے میں غرق ہیں۔ مکمل طور پر مسلح ہیں۔ ظاہری اسباب کے تحت کون باور کر سکتا ہے۔ وہ ۳۱۳ جن کے پاس کچھ کے قریب تلواریں ہوں۔ دو چار زرہیں ہوں گی۔ کئی وہ ہیں کہ جن کے ہاتھوں میں چھڑی بھی نہیں۔ کئی وہ ہیں کہ جن کے بدن پر کرتا بھی نہیں۔ حضرت عکاشہ حاضر خدمت ہوتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ لڑنا بھی آتا ہے۔ ہاتھوں میں زور بھی ہے۔ مگر ہتھیار کوئی نہیں مہربانی کر کے ہتھیار دو۔ تو میں آپ کو لڑ کر دکھاتا۔ نبی پاک علیہ السلام کے ہاتھوں میں وہ چھڑی تھی آپ نے وہ چھڑی ان کے حوالے کر دی۔ جب تک وہ آپ کے ہاتھوں میں رہی وہ کھجور کی چھڑی تھی۔ جب حضرت عکاشہ کے ہاتھوں میں گئی تو وہ فولادی تلوار بنی۔ ساری زندگی وہی تلوار اس کے کام آتی رہی۔ زندگی میں انہیں تبدیل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

حضرت سواد صف میں کھڑے تھے سینہ آگے نکلا ہوا تھا۔ نبی پاک علیہ السلام نے ان کے سینے پر چھڑی بھی ماری اور فرمایا۔ اور سیدھا ہو۔ صف برابر کر۔ انہوں نے عرض کر دی حضور آپ زبانی فرما دیتے تو میں سیدھا ہو جاتا۔ آپ نے چھڑی ماری ہے تو کافی زور سے لگی ہے زیادتی ہوئی ہے۔ مجھے اس کا بدلہ ملنا چاہیئے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا۔ اس لئے چھڑی تو لے لے۔ اور مجھ سے بدلہ لے لے۔ عرض کیا حضور اس طرح تو بدلہ نہیں لیا جا سکتا۔ میرے بدن پر تو کرتا ہی کوئی نہیں۔ آپ کے بدن پہ کرتا ہے۔ اوپر چادر ہے۔ تو آپ کے بدن کے اوپر سے چھڑی لگے گی۔ تو کیا تکلیف ہو گی۔ مجھے تو ننگے بدن پہ لگی ہے ننگے جسم پر چھڑی لگے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے چادر اور کرتا ہٹا دی۔ کرتا ہٹا دیا۔ فرمایا اب بدلہ لے لے۔

انہوں نے چھڑی رکھ دی۔ معانقہ کر لیا۔ کبھی ادھر سے بوسہ لیتے ہیں کبھی ادھر سے بوسہ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو بدلہ لے تو یہ کیا کر رہا ہے۔ عرض کی حضور جاں نثار سے نام پر وارنے کے لئے میدانِ جنگ میں حاضر ہوں۔ میں کون ہوں جو بدلہ لینے والا۔ سوچا یہ ہے کہ کہیں زندگی کے آخری لمحات نہ ہوں۔ میں اپنے بدن کو تمہارے بدن سے ٹکرا لوں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

۲۰۷

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

اور اپنے آپ کو جنت کے لائق و حقدار بنا لوں ـــــ تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے - کہ بدر میں ہر لحاظ سے پورا
نہیں تھے - اس حال میں کہ جوتے بھی پاؤں میں نہیں تھے - فرمایا خدایا یہ بھوکے ہیں ان کو سیر فرما
یہ ننگے ہیں ان کو لباس عطا فرما ـــ یہ پیدل ہیں ان کو سواریاں عطا فرما کھجوریں بھی مل گئے -
کھانے کو بھی بہت سامان مل گیا - واپس آرہے تھے تو دو دو اونٹ حصے میں آ چکے تھے -
تو نبی پاک صلی اللہ علیہ السلام نے آج اعلان کر دیا ہے - سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ -
یہ جمع لشکر بڑے طمطراق سے جو میدان جنگ میں اترا ہے - اور توحید کی شمع کو گل کرنے
کے مذموم ارادہ سے - یہ شکست کھا جائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے - تو قرآن کی
تصدیق کر رہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے - یہ اعلان فرمایا تھا - یہ جمعیت یہ اکٹھی ہو جائے گی یہ
لشکر شکست کھا جائے گا - یہ پیٹھ پھیر کے بھاگ جائیں گے - اور اگلے دن وہی ہوا جو نبی پاک
کی زبان اقدس سے جاری ہوا تھا - نبی پاک ﷺ سے سیدنا عمر فاروق روایت
کرتے ہیں - کہ جنگ اگلے دن ہونی تھی - لیکن آپ ﷺ نبی پاک ﷺ نے ہر کافر کے بارے میں نشاندہی
کر دی تھی - کہ فلاں کافر قتل ہو کے یہاں گرے گا - ــــ ان کے مکان بھی متعین کر دیئے
اور وقت بھی متعین کر دیا کہ کل یہ قتل ہو کے یہاں گریں گے -

سننے کو تو کہتے رہتے ہیں کہ کل کون مرے گا کسی کو پتہ ہے - اللہ فرماتا ہے کہ آنکھ
مجھ سے گویا پتہ لگا کر کوئی نہیں جانتا کہ کل کون کیا کرے گا - لیکن ان اللہ علیم خبیر - اللہ خود
جاننے والا بھی ہے - اور اپنے پیاروں کو اس کی خبر دینے والا بھی ہے - علیم خبیر دونوں اسم
ہم معنی ہیں - لیکن علماء حضرات جانتے ہیں کہ تخصیص سے مقدم ہوتی ہے
تو نئے معنی پر عمل کرنا - زیادہ بہتر ہوتا ہے بنسبت دوسرے کے پہلے کا ہم معنی ٹھہرانے
کے - تو علیم کا مطلب ہے خود جاننے والا - اور خبیر کا مطلب ہے دوسروں کو خبر دینے والا
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے - کہ میں ہر شخص کو غیب کی اطلاع نہیں دیتا - ولکن
یجتبی من رسلہ من یشاء - اطلاع کے لیے اپنے پیاروں کا انتخاب کرتا ہوں -
تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو آگاہ فرما دیا ہے - اور آپ نے ﷺ یہ بھی بتلا دیا کہ جنگ کل
ہوگا - کون کون قتل ہوگا - کل قتل ہو جائے گا - کس جگہ قتل ہو کے گریں گے

تو ظاہر ہے ایک روایت ہے۔ لیکن اس میں 140 خبر غیب کی نبی پاک ﷺ نے اس قدر دیکھ
مشرک بندوں کی ہلاکت والی جگہ متعین کرنا۔ یہ تو غیبی خبر ہو گئی۔ کہ ان کا قتل ہونا کے ان
کے قتل کا وقت متعین کر دینا۔ یہ بھی غیبی خبر ہو گئی —— تو نبی پاک ﷺ کی حدیث پاک
میں ایک سو چالیس خبر جو ہے وہ موجود ہے۔

تو اگلے دن آیا جو نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ حرف بحرف پورا ہوا —— حضرت عمرؓ نے فرما
فرماتے ہیں۔ قسم بخدا —— کہ جیسا نبی ﷺ نے فرمایا اس خط والی جگہ سے ادھر ادھر نہیں
گرا —— جو نبی پاک ﷺ نے ان کے لئے متعین فرمائے ہیں۔

اسی طرح خندق کی جنگ بغیر لڑے۔ حالانکہ سارا قبائل امڈ کے آئے تھے۔ لیکن بغیر
لڑے مہینے سے زیادہ عرصہ وہاں ٹھہرے رہے —— خالی ہاتھ ذلیل خوار ہو کر ہر چیز آندھی
کے ہاتھوں برباد کر کے —— چلے گئے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آج کے بعد کافر ہم پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔
ہم ان کے خلاف حملہ آور ہوں گے۔ یہ بات بھی حرف بحرف پوری ہوئی —— اور عمر بھر کبھی
اپنے سپاہ ساتھ لے کر حملہ آور ہوتے رہے۔ ان میں جرات نہ ہو سکی۔ تو پانچ ہزار کے قریب
کافر تھے۔ اور ایک ہزار کے قریب مسلم فوج تھی —— جبکہ یہودی مدینے کے ان کے ساتھ
مل چکے تھے۔ اور سارے عہد و پیمان وہ توڑ چکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے کامیاب ہوئے۔
کیوں کہ اللہ کا وعدہ ہے۔ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں۔ میں غالب رہوں گا۔ اور میرے رسول
غالب رہیں گے —— تو اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی سچی صداقت رسالت کو بھی ظاہر فرمایا۔
اور ساتھ ہی نبی پاک ﷺ کا دعویٰ تھا وہ بھی ظاہر فرمایا ——

بدر کے میدان میں نبی پاک ﷺ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔ اور کافروں کی طرف پھینکی۔
ہزار کافر کی آنکھوں میں پڑی۔ وہ بزدل ہو گئے بزدل ہو کے۔ اور میدان جنگ سے دور بھاگے۔
یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک معجزہ ہے۔ اور نبی پاک ﷺ کی جو خارق العادت ہے۔
اس کا ایک معجزہ ہے۔ کہ مٹھی بھر مٹی ہو۔ وہ کتنے آدمیوں تک جا سکتی ہے۔ لیکن یہاں ہزار
کافر کی آنکھوں میں پڑ رہی ہے۔ اور وہ بزدل ہو رہے ہیں۔ اور بدر کے میدان میں جس طرح
ہوا —— یہودیوں کی جنگ میں ہوا۔ یہی صداقت حال جو ہے وہ پیش آئی —— وہاں مسلمان

پسپا ہونے لگے۔ صفیں تتر بتر ہونے لگیں ۔ نبی پاک ﷺ نے جب صورت حال دیکھی تو
فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب ۔ میں سچا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔
فرمایا عبدالمطلب جیسے بہادر کا بیٹا ہوں ۔ لہذا ہم جیسے بیٹے کو نہیں شیار ۔ ہم
آگے بڑھیں گے ۔ آپ نے خچر کو آگے بڑھانا شروع کیا۔ حضرت سفیان ابن حارث جو
جو آپ کے چچا زاد بھائی تھے ۔ انہوں نے آپ کی سواری کو روکا ۔ تو آپ نے مٹھی بھر
مٹی لی ۔ اور قبیلہ بنو ہوازن کی طرف پھینکی ــــ وہ بزدل ہو کر بھاگ گئے ــــ تو
مٹھی بھر مٹی کے ساتھ ان مخالفین کو نبی پاک ﷺ نے میدان جنگ سے بھگا دیا۔ تو نبی
پاک ﷺ کی رسالت کی حقانیت اور اللہ کی مدد آپ کے شامل حال ہونے
کی دلیل ہے ۔ اور آپ کا جو دعوٰی تھا صدق تھا ۔ اور اس کی یہ دلیل ہے ۔ اور حقانیت
کا ثبوت ہے ۔ اور اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ــــ وما رمیت اذ رمیت
ولکن اللہ رمی ــــ جبکہ تم مار رہے تھے تو تم نے نہیں مارا تھا ــــ وہ ہیں **اللہ نے مارا تھا**

اب یہ میں بات واضح کرنا چاہوں گا ۔ کہ دنیا میں دو طرح کی طاقتیں ہیں ۔
ایک حزب الشیطان ہے ۔ ایک حزب الرحمان ہے ۔ یہ فرق کرنا ہے کہ حزب اللہ حزب الرحمان
کون ہے ۔ حزب الشیطان کون ہے ۔ اللہ کن کے ساتھ ہے ۔ اور اللہ کن کے خلاف ہے۔ تو اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔ ومن یتول اللہ ورسولہ ــــ
ھم الغالبون ــــ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی رکھے اس کے رسول مقبول ﷺ کے ساتھ
دوستی رکھے ۔ اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھے ۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حزب اللہ تعالیٰ کی جماعت
ہے ۔ اور اللہ کی جماعت ہی غالب ہے ــــ تو اللہ رسول اور مومنین یہ ایک طرف ہو گئے ۔
اور یہ سب مل کے حزب اللہ ہو گیا ۔

اور جو لوگ اللہ کی یاد سے غافل شیطان کی کام کرنے والے اور بت پرستی کرنے والے برائیاں
کرنے والے ۔ شراب پینے والے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے گریزاں یہ شیطانی جماعت ہے
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ لا یومنون باللہ الاخر ۔ آپ نہیں پاؤ گے ایسی قوم کو جو اللہ اور آخرت
پر ایمان رکھتے ہیں ۔ کہ وہ محبت کریں ان لوگوں کے ساتھ ۔ جو اللہ کے دشمن ہوں اللہ کے رسول

کے دشمن ہوں۔ ولو کانوا اباءھم — خواہ وہ دشمنی رکھنے والے ان کے باپ کیوں نہ ہوں۔ ان کے بیٹے بھائی۔ قبیلے دار کیوں نہ ہوں۔ ان کے ساتھ کبھی دوستی نہیں رکھ سکتے۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان — ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو راسخ کر دیا — اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کردہ خاص روحوں کے ساتھ۔ ان کی تائید فرمائی ہے۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ اور اللہ کی جماعت کامیاب ہے۔ تو شیطان کی جماعت وہ ہے جو اللہ کی مخالفت کرے۔ رسولوں کی مخالفت کرے۔ ایمان والوں کی مخالفت کرے۔ اور جو اللہ رسول کی خدمت کرتا ہے۔ اطاعت کرتا ہے وہ حزب اللہ ہے۔ اللہ ان کی کامیابی ان کی فلاح اور ان کی فتح اور ان کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔ تو جب حزب اللہ میں آنے والے عام مومن ہیں تو ان کے دل میں فلاح کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے۔

رسول گرامی ﷺ کو اللہ کے مقابل کھڑا کرے۔ عجز اور بے بسی کو ثابت کرنا۔ من دون اللہ میں داخل کرنا۔ یہ آیات ثابت کرنا۔ کہ وہ مکھی نہیں بنا سکتے۔ مکھی کوئی چیز ان سے لے کر اڑ جائے۔ وہ واپس نہیں لے سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ وہ حزب الشیطان کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ کہ جو بتوں کے پجاری ہیں۔ شیطان کی تعلیم و ترغیب شریعت کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ اور اللہ رسول اور اہل ایمان کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ خود بھی کمزور ہیں۔ ان کے بت بھی کمزور ہیں۔ یہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ناکر معبودان کرام کے بارے میں۔ اللہ کا ارشاد ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ معبودان باطل کی بابت ارشاد فرمایا جا رہا ہے لہذا کان لگا کے سنو — کہ اے مشرکو — اللہ کے سوا۔ ان کی تم پوجا کرتے ہو — وہ ایک مکھی کو بھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔ اگرچہ سارے کے سارے اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں — معبود بھی کمزور ہے اور عابد بھی کمزور ہے۔ بت معبود ہے یہ کمزور ہے مشرک عابد ہے یہ کمزور ہے۔ لیکن مومن طاقتور ہے — رسول گرامی طاقتور ہے۔ کیونکہ یہ حزب اللہ ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون — ان کو حزب الشیطان پر قیاس کرنا۔ یہ کوئی اچھی سوچ کا نقطہ نہیں ہے۔ سمجھ آ رہی ہے کہ اللہ نے بھی رسول اللہ کی دل سوزی

M T W T F S S — Memo No — Date / /

طاقت سے چیزیں پیدا کرتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ کیا ہے۔ قرآن کا دعویٰ کیا
ہے۔ انی اخلق لکم ——— میں مٹی کا مجسمہ تمہارے سامنے بنا کر اس میں پھونک
مارتا ہوں۔ وہ اڑتا ہوا پرندہ بن جاتا ہے۔ کیا کوئی شئے پیدا نہیں کی۔ کہ کوئی مکھی پیدا
کر سکتے۔ وہ چمگادڑ جیسا جانور پیدا کر رہے ہیں۔ مکھی سے اتنا بڑا جانور پیدا
کر رہے ہیں۔ اعلان کر رہا ہیں۔ ذوالفقار یہ نبیوں کی بابت بیان نہیں ہو رہی۔
وہ بتوں اور معبودوں کی بے بسی بیان کی جا رہی ہے۔ مکھی کوئی چیز لے کر اڑ جائے تو
چھین نہیں سکتے ہیں۔ حضرت آصف بن برخیا نے بلقیس کے تخت کو جس
پر ہزار جن لگا پہرے دار ہیں۔ ہزاروں سپاہی انسان بھی پہرے دار ہیں۔ ان کی آنکھوں کے
سامنے سے یہاں حضرت سلیمان کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے اس تخت کو اٹھا لیا
ہے کہ ان سے چھین لیا ہے۔ اور آنکھ جھپکنے کی دیر میں۔ قدموں میں حاضر کر دیا ہے کہ
میں پوچھتا ہوں وہ کون سی مکھی ہے۔ ایسی ہستی سے کوئی چیز چھین کے لے جائے
وہ اس سے واپس نہ لے سکیں۔
علماء نے فرمایا۔ وہ تخت ۸۰ گز لمبا۔ ۴۰ گز چوڑا۔ بیس گز اونچا تھا۔
اور اس پہ کمرے بنے ہوئے تھے۔ جن میں بلقیس آرام کیا کرتی تھی۔ سونے چاندی کا ہیرے
جواہرات سے جڑا ہوا تھا۔ سات کمروں کے اندر مقفل تھا۔ ادھر جنات
اسی لوگوں کا پہرہ تھا۔ لیکن حضرت آصف بن برخیا نے یہاں سے زمین
میں دھنسا دیا۔ اور زمین کے اندر سے اٹھا کے زمین کے اس کے اندر سے
کھینچ کے حضرت سلیمان کے قدموں میں رکھ دیا۔
نہ ہوا پہ اڑ کے لے آئے تھے۔ نہ پانی پہ تیرا کے لے آئے تھے۔ بلکہ زمین کی اتنی لمبی مسافت
کو چیر کے اس کے جگر کو چیر کے اس کے اندر سے اتنے بڑے تخت کو کھینچ کے آپ
وہاں لے آئے۔ کون سی مکھی ہے جو ان ہستیوں کا مقابلہ کرے۔ اس لئے یہ کہنا کہ
نبی ولی سے کوئی چیز مکھی چھین کے لے جائے۔ تو اس سے واپس نہیں لے سکتے
ہیں۔ یہ بڑی دھاندلا اور زیادتی ہے۔ ——— حضرت موسیٰ علیہ السلام ———

M T W T F S S
Memo No
Date / /

علما کا استعمال ہوں۔ اس ارادے پہ ہیں کہ یہ سانپ بنے۔ پھر وہ سانپ بنا کر رہتے ہیں۔
اس سانپ کو ارادے کے اس سے پیدا کیا تو گیا ـــ اور وہ کتنا بڑا سانپ
بن گیا۔ کہ سینکڑوں ہزار ڈنڈا سا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کو چلتے پھرتے ہیں پھر ان میں محسوس
ہو رہا ہے۔ فریب نظر کی بنا پر اس کی ان سب کو نگل گیا ـــ نہ کوئی لکڑی کی اور رسی
کی تار باہر نکلی ـــ ہر چیز اندر ہضم ہو گئی ـــ اور پھر اس کو پکڑا تو وہی ڈنڈا کا سا
ڈنڈا ہے۔ تو پتہ چلا کہ ان کے ارادے۔ اللہ تعالیٰ کے کن کے ترجمان ہوتے ہیں۔
جس طرح اس کی شان ہے کہ انما امرہ اذا اراد ـــ تو اللہ تعالیٰ کے
یہ مقبولان بارگاہ ہیں۔ اپنے ارادے کا تعلق کسی چیز کے ساتھ کرتے ہیں۔ تو جس طرح یہ
چاہتے ہیں۔ اسی رنگ میں وہ ڈھل جاتی ہے۔ اور موجود ہو جاتی ہے۔

یہی بات حضور سیدنا غوث پاک رض کے خطوبات کی کتاب فتوح الغیب کے
اندر موجود ہے۔ اللہ نے اپنی پہلی کتابوں میں اعلان فرمایا۔ کہ اے آدم کے بیٹے۔ میں اللہ
معبود برحق ہوں۔ اور میں جس معدوم کو کہوں کہ ہو جا۔ وہ موجود ہو جاتا ہے۔ تو میری اطاعت
کرتا چلا آ ـــ میں تجھے بھی اس مقام پر پہنچا دوں گا۔ کہ تو جس معدوم کو کہے گا۔ موجود ہو جا
وہ چیز موجود ہو جاتی ہے۔ اور آپ ان زمانوں میں یہ صرف امکان نہیں بیان کر رہا ـــ
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے اولیاء کو۔ یہ منصب عملی طور پر عطا فرمایا کہ ان
کے کن کہنے سے۔ معدوم کو موجود فرما دیا۔

تو لہذا یہ حزب اللہ ہے کہ یہ غالب ہیں۔ اور جو یہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان
کی زبان پر اپنا پیغام جاری کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ کا ارشاد حدیث قدسی کے الفاظ
میں موجود ہے۔ جو لسانہ الذی یتکلم بہ۔ بندہ محبوب کی زبان میں ہوتا ہوں جس سے
وہ کلام کرتا ہے۔ تو جب یہ کن کہتے ہیں۔ تو وہ کن بظاہر ان کی زبان سے نکل رہا ہے۔ اور دراصل
وہ اللہ کی طرف سے صادر ہو رہا ہے۔ اور اس پر وہی اثر مرتب ہوتا جو اللہ تعالیٰ کے ازل
پر مرتب ہوتا ہے۔

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ نے اشعۃ اللمعات میں نقل کیا ان کا ایک بسم اللہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کی شکل میں ہی فرماتے ہیں۔ کہ عارف کی زبان سے بسم اللہ نکلے تو وہی اثر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے کن کا کلمہ اثر رکھتا ہے۔ ان کی بسم اللہ بھی وہی اثر رکھتی ہے۔ تو معلوم ہوا ان کی عجز
رلہ سے ان کی یہ بات سے یہ حزب الشیطان کے لحاظ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
قل أرأیتم ان اخذ اللہ … یا تشکیم یہ … اگر تمہارا کان لے لے۔ قوت سماعت
ختم کر دے۔ تمہاری آنکھیں لے لے۔ دیکھنے کی صلاحیت ختم کر دے۔ تمہارے دلوں پہ مہر لگا دے۔
سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ختم کر دے۔ تو کون خدا ہے جو تمہیں یہ طاقتیں عطا کرے۔
یہ اسباب وسائل علم ادراک کے تمہیں پھر عطا کرے۔ یہ تمہیں فرمایا کہ کون رسول ہے
جو تمہیں طاقت دے۔ کون ولی ہیں جو تمہیں طاقت دیں۔ من الہ غیر اللہ یاتیکم
اللہ کے علاوہ کون الہ ہے جو تمہیں یہ چیزیں عطا کرے گا۔ لیکن پیغمبر تو حزب اللہ ہے
اس کی طاقت اللہ والی طاقت ہے۔ اس لئے اگر عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد
اندھوں کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر انہیں روشن آنکھیں عطا کر دیتے ہیں تو یہ اللہ کے مقابلے میں نہیں۔
بلکہ اللہ کی دی ہوئی طاقت سے کر رہے ہیں۔ تو ان کی خداداد طاقت کی مثال
نفس ہے کی سے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے بتلایا۔ کہ تم یہاں
بادشاہ بنے بیٹھے ہو۔ تخت پہ تشریف فرما ہو۔ تاج سر پہ سروں پہ سجائے
ہوئے ہو۔ اور خلق خدا تمہارے سامنے دست بستہ عذر حاضر ہے۔ اور ابا جی تمہارے
فراق میں رو رو کے آنکھیں گنوا چکے ہیں یا کمزور ہو چکے ہیں۔ فرمایا کوئی بات نہیں
اذھبوا بقمیصی ھذا میرا کرتا لے جاؤ۔ ابا جان کے چہرے پر ڈالو بینائی فوراً بحال
ہو جائے گی۔ ادھر اللہ چیلنج کر رہا ہے کہ کون ہے خدا تمہارا جو تمہیں آنکھیں لوٹا
تو تمہیں آنکھیں دے سکے۔ اور ادھر اللہ کے پیاروں کی شان کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود
ہی بیان کر رہا ہے۔ کہ میرے اس پیارے کی شان کیا ہے۔ کہ کرتا دیا۔ اور جیسے کرتا
حضرت یعقوب کے چہرے پر ڈالا گیا۔ تو فوراً وہ بینا ہو گئے۔
تو ان بستیوں کے بدن سے جو کپڑے مس ہو جاتے ہیں وہ بھی آگے۔
اندھی آنکھوں کو بینا کر سکتے ہیں۔ کمزور آنکھوں کو طاقتور بنا سکتے ہیں۔ تو معلوم ہوا

Memo No
M T W T F S S
Date / /

چیلنج ان کو نہیں کیا جا رہا ہے۔ وہ حزب الشیطان کو چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارءیتم ان جعل اللہ ——— اگر میں ہمیشہ رات ہی رات
بنا دوں۔ دن نہ چڑھے۔ تو کون ہے اللہ کے علاوہ الہ ——— جو تمہیں روشنی مہیا کرے۔
تمہیں دن چڑھا دے گا۔ سورج طلوع کرا دے گا۔ کون ہے۔ اگر میں ہمیشہ
کے لئے دن بنا دوں۔ رات نام کی کوئی شے پیدا ہی نہ ہونے دوں۔ کون ہے علاوہ
الہ۔ جو تمہیں رات مہیا کرے۔ اس میں تم پرسکون نیند حاصل کر سکو۔
یہ چیلنج جب جھوٹے خدا بنا لئے گئے تھے۔ ان کو کیا جا رہا ہے۔ ورنہ معجزے تو ہم
ہوں۔ یا دوسرے انبیاء کرام ہوں۔ وہ لمبا کرنا چاہیں دن تو لمبا ہو سکتا ہے۔ راتیں
لمبی کرانا چاہیں تو راتیں لمبی ہو سکتی ہیں۔ چھوٹے کرانا چاہیں تو چھوٹے ہو سکتے ہیں
ان کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ حضرت یوشع علیہ السلام۔ بیت المقدس فتح
کرنے کیلئے جنگ لڑ رہے تھے۔ فتح قریب تھی مگر سورج بھی ڈوبنے کے قریب تھا۔ جمعے کا دن
تھا اگر ڈوب جاتا تو سنیچر شروع ہو جاتا۔ جنگ حرام تھی۔ تو اس لئے فرمایا سورج
مامور تو بھی ہے۔ مامور میں بھی ہوں۔ لیکن اگر تو ڈوب گیا۔ تو یہ لوگ جنگ سے فرصت
پا گئے۔ مہلت مل گئی انہیں۔ طاقت پکڑ لیں گے تو پھر مغلوب نہ ہو سکیں گے۔ تو پھر
قیامت کے دن جواب دہ تو ہو گا میں نہیں ہوں گا۔ وہ سورج ٹھہر گیا۔ جب تک آپ
نے فتح نہیں کی۔ سورج غروب نہیں ہو سکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے۔ لوگوں نے راستے کی
علامات پوچھیں۔ تمہارا فلاں قافلہ مجھے فلاں جگہ ملا تھا۔ سورج طلوع ہوتا دیکھ وہ
یہاں پہنچ جائے گا۔ اب اسے راستے میں دیر ہو گئی۔ حسب معمول وہ چلتا آتا تو پھر
پہنچ جاتا۔ لیکن دیر ہو گئی۔ تو سورج چڑھ جاتا۔ کافی وقت گزر جاتا پھر وہ پہنچتا۔ لیکن
نبی پاک کی بات پہ پھر اعتراض ہوتا۔ تمہاری بات غلط نکلی۔ وہ تمہارا فرمان پورا ہوتا نہ ہوا۔
اس لئے نبی پاک کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس رات کو لمبا کر دیا۔ صبح میں تاخیر کر دی۔
لوگ انتظار میں بیٹھے تھے۔ کہا دیکھو وہ سورج چڑھ گیا۔ جب انہوں نے دیکھا قافلہ آ گیا تمہارا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

وہ اونٹ سے اتر آرہے ہیں۔ ان ہستیوں کی خاطر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا۔ دن لمبے کرنا
چاہیں تو وہ لمبے ہو سکتے ہیں۔ راتیں لمبی کرنا چاہیں تو وہ ہو سکتی ہیں۔ انبیاء کی بات
تو بہت اونچی ہے۔ علماء کی بات ہو رہی ہے۔

حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے پوتے
خلیفہ حضرت محبوب الٰہی کے براہ راست خلیفہ۔ وہ بادشاہ کی خدمت کیا
کرتے تھے۔ نہلانا۔ کپڑے تبدیل کرانا۔ بادشاہ نے دیر کر دی۔ ان کی نماز کا وقت جا رہا
تھا۔ تو سورج کی طرف منہ کر کے فرمایا اے سورج بادشاہ کو تو خیال نہیں آرہا۔ میری نماز کا
خیال نہیں تو تجھے بھی خیال نہیں ہے۔ رک جا جب تک نصیر الدین نماز پڑھ لے تو آگے نہیں
جا سکتا۔ رک گیا سورج۔ بڑا [illegible] نہلا کے کپڑے پہنا کے فارغ ہوئے۔ تو خیال میں آئے۔
کہ میری نماز اس نے خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو فرمایا

کپڑے بادشاہ کو پہنانے میں نہیں۔ اور پیچھے جو اتار رہا تھا اس کو غسل دینے والا
بد دعا دی ہے۔ جب وضو کیا نماز پڑھی۔ اس وقت تک سورج ٹھہرا رہا۔ دیکھتا رہا
کہ نصیر الدین نے نماز کو شروع کیا یا نہ کیا۔ جب وضو ہو گیا۔ نماز شروع ہو گئی۔ اختتام
پہ پہنچ گئے۔ اس وقت سورج نے قدم آگے چلایا۔ اور بادشاہ گھوڑے پہ سوار ہوا۔
گھوڑا اچھلا۔ سر کے بل وہ گرا۔ گردن ٹوٹ گئی۔ اور وہیں لباس جو پہنا ہوا تھا انسان نے
اتار لیا ——— تو اللہ تعالیٰ کے جو مقبول ہیں حزب اللہ ہیں۔ حزب اللہ کے بارے میں اللہ کا اعلان
ہے کہ وہ غالب ہیں۔ ان کی عزت اللہ کی عزت ہے۔ ان کی جو حقارت کرے گا وہ اللہ
کی حقارت کرے گا۔ وہ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر داغ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی
عزت کی بحالی کا۔ اور ہر مقام پر ان کو باعزت با آبرو۔ اور کامیاب رکھنے کا عہد کر رکھا ہے۔
میں لکھ چکا ہوں کہ میں غالب رہوں گا اور میرے رسول ——— تو ایک وقت تھا نبی کریم
علیہ السلام رات کی تاریکی میں نکلے ہجرت کر کے چھپ چھپا کے نکل رہے ہیں۔ لیکن
ایک وہ وقت ہے کہ آٹھ ہزار کا لشکر لے کر مکے میں آئے کہ جو مکے والوں کے سر پر پہنچے
اور مکے والوں کے گھٹنے ٹیک دیے۔ ہم جائیں تو کدھر جائیں۔ اب ہم کریں تو کیا کریں

Memo No

M | T | W | T | F | S | S   Date   /   /

حدیبیہ کے موقعہ پر کافر رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ کہ ہم عمرہ نہیں کرنے دیں گے کہ ہمیں پوچھے کیوں
نہیں آئے۔ نبی پاک ﷺ کو کہا کہ اگلے سال آنا۔ اس سال واپس چلے جاؤ۔ ہماری بےعزتی نہ ہو۔ یہ تم سے
پوچھے بغیر عمرہ کر کے چلے گئے۔ آپ نے معاہدہ کر لیا۔ اللہ نے فرمایا انا فتحنا لک — مبین فتح
ہمیں کی راہیں ہم نے آپ کے لیے ہموار کر دی ہیں۔ یہ شکست نہیں کامیابی ہے۔ یہ ان
کی فتح نہیں ہے ان کی شکست ہے۔ خیبر فتح ہو گیا۔ آس پاس کے علاقے فتح ہو گئے۔ مکے
والے اکیلے رہ گئے۔ اس وقت مکے والوں پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے گھٹنے ٹیک دیے۔ تو جس کو
وہ اپنی کامیابی سمجھ رہے تھے۔ وہ دراصل نبی پاک ﷺ کی کامیابی تھی۔ اور اس مکے کو نبی پاک ﷺ نے
اپنی خداداد طاقت کے ذریعے فتح کیا۔ مشرکین کو اپنے رحم و کرم پر چھوڑا۔ بتلاؤ مکے والو۔ کیا سلوک
کروں تمہارے ساتھ۔ کہا جو کہ بھائی اپنے بھائیوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ ہم آپ سے اسی کی
توقع کر سکتے ہیں۔ تو فرمایا اگر یوسف علیہ السلام اپنے ساتھ ظلم اور زیادتی کرنے والے بھائیوں کو کہہ سکتے
ہیں۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ یاد کرو بھائیو میں نے تم کو معاف کیا۔ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں لیتا۔
مواخذہ نہیں کرتا۔ اگر یوسف علیہ السلام اتنی دریا دلی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ میں احمد
کا ثناء سے ہوں۔ میں بھی یہ مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ لا تثریب — مکے والو میں تم سے
کوئی مواخذہ نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہو گئے۔ اور نبی پاک ﷺ کی سلطنت
قائم ہوئی اور آپ کا جو دین تھا۔ وہ غالب ہوا اور اللہ کا یہ اعلان ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ
— کفیٰ باللہ شہیدا۔ حرف حرف پورا ہوا۔ کہ میں خدا ہوں جس نے اپنا رسول بھیجا۔ دین حق
دے کر۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ تو یہودیت کا صفایا ہو گیا۔ عیسائیت و مشرکین
کا صفایا ہو گیا — بت توڑ توڑ کے کعبے سے باہر پھینک دیے گئے۔ کعبے کو پاک کر دیا گیا۔
اور کعبے نے جو نعرہ ٦١ سال پہلے سرکار کی ولادت پر لگایا تھا۔ اللہ اکبر — مجھے اب نجاست
سے میرے رب نے میلے پلید بتوں سے پاک کر دیا۔ ٦١ سال بعد۔ نعرہ کعبہ کا نبی پاک نے سچا
کر دیا —

(1) حضرت یعقوب علیہ السلام بھی اللہ کے نبی تھے۔ اور یوسف علیہ السلام کے باپ بھی تھے۔ تو حضرت
یعقوب کی بینائی قمیص یوسف سے کیوں درست ہوئی اور اپنے ہاتھ سے ہی ٹھیک ہو سکتی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

سکتی ہے۔ تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جب اللہ کوئی ذہنی طاقت عطا کرتے۔ وہی ہے۔ ہمیشہ
نہیں ہوتی ہے۔ وہاں ایک معجزات تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس معجزات
کو پورا فرمایا ہے۔ اور کسی جگہ معجزات ہوتی تو آپ پورا کر سکیں گے۔ تو تم کہہ سکتے ہو
کہ طاقت نہ تھی۔ تو اور جب ایسی کوئی معجزات نہیں پیش آتی تو ظاہر ہے کہ اس کا
کا نہ ہو سکا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ستر ستر ہزار مریض روز آتے تھے۔ اندھے بینائی
لینے کے لیے۔ برص کے داغوں والے۔ اور آپ سارا کا پیٹ تک جاتے تھے۔ انہیں شفا ملتی جاتی تھی۔
اور آپ کا اعلان کیا ہے۔ ابری الاکمہ۔ باذن اللہ کے۔ ابری۔ یہ مضارع
کا صیغہ ہے۔ دوام تجدد پر دلالت کرتا ہے۔ کہ میں ہمیشہ کے لیے۔ تمام اوقات کے اندر
میں اندھوں کو روشن آنکھیں دیتا رہتا ہوں۔ کوڑھیوں کے کوڑھ دور کرتا رہتا ہوں۔
غیب کی خبریں دیتا رہتا ہوں۔ جو کھا کے آؤ۔ بتلاتا رہتا ہوں۔ جو گھروں میں چھپا کے
آؤ ان اس کی خبر دیتا رہتا ہوں۔ یہ روز کا معمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن
مجید میں ہے۔ یہ کہنا کہ ذہنی طاقت ہوتی ہے آگے پیچھے نہیں ہوتی ہے۔ یہ نہیں پر دلیل کہاں سے
آ گئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اگر آپ دعا کرتے۔ آپ اپنی آنکھوں کو دم کرتے۔ تو یہ ظاہر
نہ ہوتا۔ اس پر کیا دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ولیوں کے لیے۔ عندہ میں انبیاء کے۔ اطاعت گزار
انبیاء کے۔ ان کے بارے میں اعلان ہے۔ وان سالنی لاعطینہ۔ بندہ محبوب مجھ سے جو بھی
مانگے گا۔ میں اس سے ضرور عطا کروں گا۔

بخاری شریف میں موجود ہے۔ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں۔ کہ جو ان کی زبان سے
نکلتی ہے وہ تقدیر قضا بن کے نکلتا ہے۔ جو کچھ وہ کہہ دیں۔ اللہ اسی کے مطابق کرتا ہے۔ کیونکہ اگر
وہ بات پوری نہ ہو۔ تو لوگوں میں بے اعتبار بن جائے گا۔ لوگوں کے اندر اس کا احترام باقی
نہیں رہے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو تقدیر قضا بنا دیتا
ہے۔ پھر یہ مبتلا نامعقول تھا۔ یوسف علیہ السلام بیٹے ہیں۔ یعقوب بڑے ہیں۔ باپ ہیں
نبی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ ہر ایک اللہ کا محبوب اور پیارا ہے۔ جس ارادے پر وہ لفظ زبان سے نکالتا
ہے۔ اللہ اس کے ارادے کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ نہیں کہ بڑا ہے اگر جب لازمی ہو تو اس کی بات

Memo No

M T W T F S S　　Date / /

مانی جاتی ہے۔ اور جو نیا نیا نبی بنے تو اس کی نہیں مانی جاتی — تو اس کا بھی وضاحت
کرنا مقصود ہے۔ کہ وہ بیٹا ہے آپ باپ ہیں۔ لیکن باپ نے جرأت نہیں کی۔ کہ جیسے
کیا حضرت ہے بیٹے سے مدد لینے کی۔ میں کیوں ان کا کرتہ کو ان کی آنکھوں پر ڈالوں۔
تو نبی اپنے بیٹے نبی کے کرتے سے مدد حاصل کر رہا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے اس میں عبرت
کا سامان ہے کہ وہ نبی ہیں۔ باپ ہیں۔ وہ ان کے کرتے سے مدد لے سکتے ہیں
اور ہم نہیں کہ ہم نبی کی ذات سے بھی مدد نہیں لے سکتے۔ تو ہم اپنے آپ کو کیا سمجھے
ہیں۔ ہماری حیثیت کیا ہے۔ نبی بھی ہو۔ اور عمر رسیدہ بھی ہو۔ باپ بھی ہو۔ وہ بیٹے کے کرتے
سے مدد لے رہا ہے۔ تو پتہ چلا کہ صرف ان کی ذاتوں سے نہیں۔ ان کے ساتھ تعلق رکھنے
والے جو چیزیں ہوتی ہیں۔ ان سے مدد لینا بھی جائز ہے۔ برکات و فیوضات حاصل
کرنا بھی جائز ہے۔ نبی اس لئے مدد لے رہا ہے۔ تاکہ آنے والے لوگوں کے لئے عبرت کا سامان
ہو۔ تو پتہ چلے کہ ان کو کمتر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ پھر ان کے کرتوں کی بات نہیں ہے۔ تو ان
کی ذاتوں کی شان کیا ہو گی

(۲) گنج شکر کے پوتے کا واقعہ کس کتاب کا لکھا ہے۔ یہ میر عبدالواحد بلگرامی کی سبع سنابل
میں یہ واقعہ موجود ہے۔

(۳) نبی پاک نے کیا وراثت چھوڑی ہے۔ اس وراثت کے وارث کون ہیں۔ اگر کوئی شخص
کہے کہ نبی پاک نے تین وراثتیں چھوڑی ہیں۔ سیاسی وراثت۔ سیاسی وراثت
میں ابوبکر صدیق۔ بلا فصل خلیفہ ہیں۔ ولایت کی وراثت میں حضرت علی بلا فصل ہیں۔
علمی ادبی میں دیگر صحابہ۔ جس مال کو لیتا ہے وہ مال والی وراثت ہے۔ نبی پاک نے فرمایا
کہ کوئی وراثت نہیں چھوڑتا۔ انبیاء کسی کو درہم دینار کا وارث نہیں بنائے۔
وہ وارث بناتے ہیں تو علم کا۔ جو دین کا علم حاصل کرتا ہے۔ وہ انبیاء کی میراث
حاصل کرتا ہے۔ رہ گیا یہ کہ تینوں وراثتوں میں ایک سیاسی وراثت ہے کہ صدیق اکبر
کے پاس ہے۔ کیا ولایت حضرت صدیق کے پاس نہ تھا۔ یہ نقشبندی سلسلہ جو ہے
وہ براہ راست صدیق اکبر سے جاری ہوا ہے۔ تو ولایت کوئی نہیں۔ پہلے خلفائے اربعہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

پاک ﷺ کے بعد۔ پہلے غوث اعظم حضرت صدیق اکبر رضہ۔ بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضہ پھر حضرت
سیدنا عثمان رضہ۔ چوتھے مولائے مرتضیٰ حضرت علی شیر خدا رضہ۔ یہ کہنا کہ وہ ولایت کے وارث تھے نہیں
ہیں یہ سیاست کے وارث ہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ بعد اسلام میں سیاست اور دین
ولایت کی چیزیں الگ الگ نہیں ہیں۔ نبی پاک ﷺ میں نبوت و حکومت اکٹھی ہو گئی ہے تو بعد
والے حضرات میں ولایت اور حکومت اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام میں
نبوت اور حکومت اکٹھی ہوئی یا نہیں — اور حکومت بھی بے مثال۔ لا ینبغی لاحد —
بعدی۔ پھر کسی کو ایسی حکومت ملی نہ ملے گی۔ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملی۔ نبی بھی ہیں
اور حاکم بھی ہیں۔ اس لئے یہ تقسیم کرنا۔ الگ بات ہے۔ ہر صحابی اپنی اپنی شان کے مطابق نبی
پاک ﷺ کے کمالات کا آپ کے فیوضات کا۔ امین ہے اصحابی کالنجوم —
میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں۔ جس کے آگے جھولی پھیلاؤ گے۔ انوار و تجلیات سے تمہاری جھولیاں
بھر دیں گے۔ مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ بے شک ولایت کے لحاظ سے آپ ولی بلافصل
ہیں۔ لیکن ہر صحابی جن میں یہ صلاحیتیں موجود تھیں۔ وہ سارے ہی خلیفہ بلافصل ہیں۔ ان
میں بالفصل کونسا ہے سارے ہی بلافصل ہیں۔ اور یاد رکھو صحابی کے قدموں کی جو دھول ہے
بعد والے اولیاء غوث و قطب ہوں تو وہ تو اس دھول کو بھی نہیں پہنچ سکتے
پتہ چلا کہ صحابی کے برابر ہونا۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضہ جنہوں نے ملوکیت کو پھر خلافت
کو تبدیل کیا تھا۔ ان کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا۔ جن کا نام لے کر
بارش کی دعا کرو۔ تو اللہ دعا کو قبول فرماتا ہے۔ عظیم محدث ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ عمر
ابن عبدالعزیز افضل ہیں۔ یا امیر معاویہ افضل ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ امیر معاویہ رضہ
کہ جو حضور ﷺ کی معیت میں جہاد کیلئے جنگیں لڑیں۔ اور ان کی ناک میں جو گرد و غبار گئی ہے۔
عمر بن عبدالعزیز جیسے سینکڑوں ملک کے [illegible] کی ناک میں پڑنے والی خاک کی برابری
نہیں کر سکتے۔ اس لئے باقی ولی اور غوث قطب جو ہیں۔ ان کی حیثیت بھی کوئی نہیں۔
مرتبے اور منصب کے مقابل سے کہ نبی پاک ﷺ کے دیدار کی خاطر۔ جو صحابہ کرام رضہ کو نصیب ہوا ہے۔
(3) یہ لوگ ملکی کو [illegible] نہیں سکتے۔ یہ مرحلہ لوگوں کے بارے میں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہیں

۔۔۔ تو مردوں کو زندہ کرتے ہیں ۔ یہ ہمیں ایک بنیادی غلطی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ فرقوں
میں تقسیم ہوتے چلے جا رہے ہیں ۔ مرتا کون ہے ۔ پہلے یہ سوچنا چاہئے ۔ بدن مرتا ہے
یا روح مرتی ہے۔ روح مرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے پیدا
ہوئی ہے ۔ اور اصل کمالات کمالات روحی ہوتے ہیں ۔ روح بدن میں نہیں آیا
تھا۔ تو بدن کی کیا حیثیت تھی ۔ اور روح جب نکل جاتا ہے۔ تو بدن کی کیا حیثیت رہ
جاتی ہے۔ پھر اصل چیز انسان میں روح ہے ۔ اس کا ایک لباس یہ بدن ہے ۔ جو اس لباس
اور پھر مستوی ہو گیا ۔ یہ لباس ہیں اس کے ۔ اصل روح ہے ۔ تو جب اصل وہ ہے ۔ جو زندہ بھی ہے
طاقتور بھی ہے ۔ پہلے کی نسبت زیادہ طاقتیں موجود ہیں ۔ پھر یہ دلیل کیا کہ ہم کیا نہیں اٹھا
سکتے ۔ مکھی سے کوئی چیز نہیں لے سکتے ۔ یہ کتنی بڑی جہالت کا مظاہرہ ہوا
یا تو سمجھو کہ انسان صرف اس ڈھانچے کا نام ہے، ہڈیاں میں گوشت پوست ہے ۔ چمڑا کا ہے ۔
انسان اس کا نام ہے ۔ جب یہ انسان نہیں ہے ۔ تو اللہ نے فرشتوں کو حکم کب دیا تھا ۔
واذا نفخت من روحی ۔ تو آدم علیہ السلام میں کمال جسم نہیں تھا ۔ کمال وہ روح
تھی ۔ جو اللہ کا پیدا کردہ ۔ پھونکی گئی تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ۔ اصلی انسان وہ روح
ہے کہ جس بدن کے لباس میں ہے ۔ اور موت کا مطلب کیا ہے ۔ وہ پہلے مکان میں پابند تھی ۔
اب اسے آزادی مل گئی ہے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ روح جب مکان میں پابند ہو یا ہر
مقید ہو ۔ پھر تو وہ کار آمد ہے ۔ اور مکھیاں اڑا سکتی ہے ۔ اور مکھیوں سے کوئی چیز بھی لے سکتی
ہے ۔ جب روح ان کی آزاد ہو جائے تو اس کی طاقتیں بحال ہو جائیں ۔ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔
تو جن کی روح زندہ ہے اور وہ کارنامے سر انجام دے رہی ہے ۔ تو یہ کیا کہیں گے ۔ کہ بندہ
نہیں کام کر رہا کوئی اور کر رہا ہے ۔ اگر ایک بندہ کسی کو تھپڑ مار رہا ہے ۔ اس کے وارث تو کہے
جا رہے ہیں ۔ وہ کہے گا میں نے تو نہیں مارا ۔ [illegible] لگا ہے لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا ۔ تو یہ جواب
ٹھیک ہو گا ۔ حضرت رہبر کریم شاہ کی معیت میں ہم ایک جگہ تقریر کرنے کے لئے گئے ۔
مسجد بھی ان کی امام خطیب بھی ان کا ۔ ہم نے تقریر کی اجازت لے لی ۔ مسجد کے دروازے
پر بیٹھ کے مولوی صاحب کوئی سوال شروع کر دیتے ۔ میں تقریر کر رہا تھا ۔ میں نے کہا حضرت جی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

خلاف ادب ہے۔ تم ٹکڑے بھیج دو میں جواب دے دوں گا۔ ٹکڑے بھیجا تو میں پڑھنے لگا تو
میرا بول پڑے۔ خود پیر صاحب کا خادم بیٹھا تھا اس نے دیا تھپڑ مارا۔ مولوی صاحب کا سر
نیچے ٹانگیں اوپر ہو گئیں۔ بڑا تماشا بن گیا۔ پیر صاحب نے اسے گلہ دیا۔ بے وقوف
تو نے کیا کیا۔ بشیر ان کا۔ مسجد ان کی۔ امام ان کا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں نے نہیں مارا۔
ہاتھ میرا ضرور تھا پھر مارا میں نے کوئی نہیں ہے۔ تو کسی کی روح قدرت کو مار رہی ہے۔
زندہ کر رہی ہو۔ تو تم سمجھو اس کی روح کر رہی ہے۔ آپ کوئی نہیں کر رہا۔ عقل ہونا
چاہیے۔ بندے کو اتنا سوچنا چاہیے۔ روح بھی تو انسان کی ہے نا۔ تو وہ جب
وہ کارنامے سرانجام دے رہی ہے۔ تو وہ کیسے کہیں گے کہ وہ امداد نہیں کر سکتے۔
وہ ملکی سے کوئی چیز نہیں چھین سکتے۔
ابن قیم بھی یہ کہتا ہے۔ روح بدن میں ہو تو اس کی طاقت پوری طرح
ظاہر نہیں ہوتی۔ اور موت کی صورت میں اس روح کو رہائی مل جاتی ہے۔
اب روح کی طاقت پوری طرح اجاگر ہوتی ہے۔ اور ایک دو روحیں اگر میدان جنگ
میں مسلمانوں کی امداد کریں۔ ان کے میدان کا جو نقشہ ہے۔ وہ تبدیل کر کے رکھ
دیتے ہیں۔ کتنی جگہ میدان جنگ میں دیکھا گیا۔ مسلمان کمزور ہو رہے تھے۔ بے سروسامان تھے۔
کافر زیادہ تھے۔ کسی بزرگ کی روح مدد کو آگئی۔ صدیق دنیا والوں کی آگئی۔ مومنین
کی مدد کی تو جنگ کا پانسہ بدل گیا۔ فوت شدہ کی روح آزاد ہوتی ہے۔ اس کی طاقت
زیادہ ہوتی ہے۔ وہ امداد زیادہ کر سکتا ہے۔
حضرت شیخ ظہوری رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ صوبیات نے پوچھا۔ زندہ کی امداد قوی
ہے یا فوت شدہ کی۔ لوگ تو کہتے ہیں زندہ کی قوی ہے۔ میرے نزدیک فوت شدہ کی قوی
ہے۔ انہوں نے زبانی طور پر ٹھیک کہا ہے۔ تو جب نیک بندے اللہ سے کام کروا سکتا ہے
وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کے عرض کرے کہ اے اللہ۔ تو اللہ کیوں نہ کرے گا
تو آج لوگ بہادری کہتے تھے کہ فوت شدہ کی امداد زیادہ موثر ہے۔ یہ نہیں کہ
کہ جو زندہ ہے وہ مدد دے سکتا ہے۔ فوت شدہ مدد دے ہی نہیں سکتا۔ یہ بات یاد

M | T | W | T | F | S | S
Memo No ______
Date / /

کہ جب ولی فوت ہوتے ہیں۔ تو اس دنیا سے انتقال کرتے ہیں۔ جو دو ہستیاں ان کے
جبرائیل میکائیل اسرافیل کی لگا رکھی ہیں۔ اسی طرح اولیاء کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی شامل
کر کے۔ کائنات کا نظام ان کو سپرد کر دیا جاتا ہے۔ فالمدبرات امرا۔ اللہ فرماتا ہے کہ مجھے
قسم ہے ان پاک روحوں کی۔ جو میری کائنات کا نظام چلاتے ہیں۔ اب شیخ
اسماعیل حقی نے روح البیان میں لکھا ہے کہ زندگی میں اتنے وسیع اختیارات نہیں دیئے جاتے
جتنے کہ وفات کے بعد دیئے جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ روح بدن
کے اندر رہے۔ تو جتنے بھی مجاہدے کرے ریاضتیں کرے۔ فرائض پڑھے نوافل پڑھے۔ نفلی نماز
پڑھ لے۔ نفلی روزے رکھے۔ نفلی صدقے کرے۔ نفلی حج کرے عمرے کرے۔ بدن پھر بھی کچھ نہ کچھ حجاب
بنا رہتا ہے۔ پردہ رکاوٹ بنا رہتا ہے۔ لیکن جب موت کی صورت میں جب یہ مکمل
طور پر حجاب ہٹ جاتا ہے۔ اب روح کی طاقت پوری طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس کی
حقیقت وہ ہے۔ جو جبرائیل میکائیل کی حقیقت ہے۔ اس لئے اب جو کام وہ کر سکتے ہیں
وہی کام یہ کر سکتا ہے۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ سورج دوپہر کا ہو۔ بارش کا موسم
ہو۔ اتنا چمکتا۔ اتنی تپش حرارت اس کی۔ لیکن بار ایک سفید بدلی آ جائے۔ تو تپش
نہ حرارت۔ نہ وہ شعاعیں۔ نہ وہ دھوپ۔ نہ روشنی۔ لیکن جونہی بدلی ہٹے گی۔ پھر وہ
آب و تاب سے چمکے۔ روح بھی کا ولی کا سورج سے بھی زیادہ پاورفل ہے۔ لیکن ظاہراً
حجاب جسم بنا رہتا ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ۔ موت کی صورت میں جب حجاب ہٹتا ہے
اصل روح کی طاقت اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ تو جب اصل طاقت روح کی ہے۔
مرنے کے بعد غائب ہے۔ روح پہلے کی نسبت زیادہ طاقتور ہے۔ تو پھر وہ کیوں نہیں عملاً
کام کرا سکتے۔ فوراً سے کوئی چیز دے کیوں نہیں دے سکتے۔ یہ بات یاد رکھیے۔
طاقت استعمال کرنا اور چیز ہے۔ طاقت ہونا اور چیز ہے۔ اللہ اگر طاقت استعمال کرے
تو سب کافروں کو مومن بنا سکتا ہے یا نہیں۔ طاقت ہے مگر استعمال نہیں کرتا۔ اگر جبراً میں
سب کو مومن بنا دوں تو۔ خوشی سے مومن بننے والے۔ اور جبراً گمراہ سے مومن بننے والے کا فرق کیا
رہے گا۔ اس نے راستہ واضح کر دیا۔ دلائل بیان کر دیئے۔ جبر کرتا نہیں ہے۔ طاقت ہونا اور

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No — Date / /

یہ چیز ہے یہ علامت کا استعمال کرنا ہو اور چیز ہے۔
ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیھا ۔۔۔۔ قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اس کو چھپا دوں
آیا کہ تو فرما سکیں کہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تو قیامت کا علم چھپانا چاہتا ہے۔ اللہ ہم دعوی کریں
کہ اللہ نے آنے والے۔ کل کا یعنی قیامت کا علم دے دیا ہے۔
اللہ اگر چھپانا چاہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ قیامت قائم ہی نہ ہوگی۔ اب جو یہ علیحدہ الگ۔
کہ قیامت قائم ہی نہ ہوگی۔ یہ کہ اب ایمان ہے یا نہیں۔ جب یہ علیحدہ ہے تو اس کا مطلب
ہے۔ کہ اللہ چھپانا چاہتا ہے۔ یہ تو نہ ہوا۔ بلکہ اللہ لانا چاہتا ہے۔ ان الساعۃ لاٰتیۃ۔ یہ قرآن
میں بیس جگہ ہے کہ قیامت آنے والی ہے۔ لہذا یہ دعوی کرنا۔ کہ اللہ قیامت کو چھپانا چاہتا
ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ ہاں چھپانا چاہتا ہے غیب کی چیزیں ان سے جو اس قابل
نہیں ہوتے۔ جن کو غیب کی باتیں بتلائی جائیں۔ آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ میری بھینس
کل مر جائے گی۔ آپ آج سودا کر دو گے۔ میرے تو ان کے پاس جا کر۔ مجھے پیسے مل جائیں۔
اس لیے آپ جیسے لوگوں کو غیب کی باتیں نہیں بتلائی جاتی۔ جو راز نہ پڑھنا نہ الہی ہوں۔
یہ باتیں انہیں کو بتلائی جاتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ سے سوال کیے گئے کہ میری اونٹنی کے
پیٹ میں کیا ہے۔ میں بیج بو رہا ہوں بارش ہوگی یا نہیں۔ میں تجارت جا رہا ہوں نقصان
ہوگا یا نفع۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ چپ ہو گئے۔ یہ راز کی چیزیں ہیں۔ آپ لوگوں
کے سامنے بیان کرنا درست نہیں ہے۔ یہ اور بگڑ کے جوش میں آگئے دیکھو ہم نے نبی کو
لاجواب کر دیا۔ نبی کو بند کر دیا۔ کہ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے۔
اللہ نے اجازت دے دی۔ کہ محبوب میں اپنے رازوں کی حفاظت میں آپ کراؤں گا۔ مگر
تمہاری ذات کو تنگ نہ ہونا کہ میں اپنے رازوں کی حفاظت کرنے کو تیار نہیں ہوں۔
تم مکمل کر کے اعلان کر دو کہ جس نے جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ نبی پاک ﷺ منبر پر تشریف
لائے۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ جن لوگوں نے میرے علم پر اعتراض کیا ہے۔ ان کا برا
حال ہوگا۔ واللہ لا تسئلونی عن شیء۔ خدا کی قسم اب سے لیکر قیامت تک
جتنا چاہو پوچھو میں بیان کروں گا بتلاتا ہوں۔ یہ روایت بخاری مسلم میں کم از کم بیس دفعہ

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

جگہ پر موجود ہے۔ اگر یہ صحیح نہیں تو بخاری مسلم کو سمندر میں غرق کر دو۔ وہ قابل اعتبار کتابیں
نہیں ہیں۔ تو نبی پاک ﷺ چشم اٹھا کر مسجد میں داخل ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ اب سے لیکر
قیامت تک جو چاہو پوچھو۔ میں بتلاتا ہوں۔ تو میں دو لفظوں میں یہ پوچھنا چاہوں گا۔ تو آپ کو
علم نہیں تھا۔ تو اعلان جھوٹا ہو گیا ــــ جو مسجد میں بیٹھ کے چشم اٹھا کے۔ جھوٹے ہو بتا سکتا
ہے۔ اعلان سچا نہیں تو کلمہ چھوڑ دو۔ اعلان سچا ہے تو میرے نبی کے علم پر اعتراض چھوڑ دو۔
ایک عام آدمی پر یہ الزام ہو۔ کہ بیماری پیسہ چرائی ہے۔ گو وہ ثبوت کوئی نہ ہو۔ وہ وضو کر کے مسجد
میں۔ مصلے پہ جا کے چشم دے دے تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ بس حق پہنچ چکا ہے۔ کیونکہ یہ تو بری بات ہے
ہم تو اس سے مطالبہ نہیں کرتے۔ ظلم کی بھی حد ہے۔ کہ نبی کو مسجد میں داخل ہو کے مسجد میں نبی
نے چشم اٹھا کے بھی امت کو آج تک اعتبار نہیں آ رہا ہے کس امت نے یہیں
سمجھ نہیں آتی ــــ اس امت کے کوئی امتی ہونے کا کوئی مطلب ہے ــــ وہ
نبی پاک ﷺ کے امتی ہیں یا شیطان کے امتی ہیں۔ تو آپ نے قیامت کا نام لے کر پکارا۔ پھر نہ
فرمایا کہ قیامت تک پوچھو۔ مہربانی کرنا۔ قیامت کے علاوہ جو پوچھنا ہے پوچھ لینا ــــ اب سے
لے کر قیامت تک جو پوچھو میں بتلاتا ہوں گا۔ اب بات یہ پوچھنا تو ان کا مقصود ہے نبی پاک ﷺ نے جو چشم
اٹھا کے اعلان کر دیا ہے۔ اور یقیناً آپ کو پتہ تھا۔ تو آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ ہدایت
نصیب ہو جائے۔ معتبر لوگوں بارگاہ کا ادب نصیب ہو جائے۔

M Abbas

١٧ — ٧ — ٢٠١٧ پیر
٢٢ — ١٠ — ١٤٣٨
١٢ — ٣٦ — ٤٠ PM

— ٥ —

(بیان علامہ اشرف سیالوی کا خطاب مکمل)

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Suharverdi
17 JUL 2017
Chak 265/E.B Burewala District Vehari
Mob: [illegible]

ابتدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ حسن ہے بے مثل صورت لاجواب — میں فدا تم آپ ہو اپنا
جواب۔ حضور علیہ السلام بے مثل ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام۔ چہرہ کو دیکھ کر
سرکار کا کلمہ۔ منہ سے موتی جھڑنا — سرکار فرمان سنا رہے تھے۔ کہ آپس
میں سلام پھیلاؤ — صلہ رحمی فرماؤ۔ کھانا کھلاؤ — نماز پڑھا کرو جب لوگ سو رہے ہوں —
ہم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے — یہی کلام سن کر مسلمان ہوا —
انبیاء کرام کے چہرے حسین۔ حضور کا تو جواب نہیں — انبیاء کو حسین ہوتا ہیں
دشمن لعنة ولرسولہ۔ جیل میں رہنے کے لائق حاکم — بخت نصر کا خواب۔ تعبیر والوں
سے پوچھا — قید میں کیوں رکھا ہے۔ اس کو آزاد کرو۔ بڑی عزت کے ساتھ رہا کر دو۔
درباں تو بادشاہ کو سجدہ کرو۔ دنیا میں بادشاہ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ ورنہ میں
جیل میں جا رہا ہوں۔ اللہ والے اللہ کے سامنے جھکتے ہیں مگر بادشاہوں اور بڑے لوگوں کے
سامنے اکڑتے ہیں — تبلیغ کرنے کا حق عالم کو ہے۔ جب حکیم حکمت کرتا ہے۔ ڈاکٹر
وہ جو دوسروں کا علاج کرتا ہے۔ جو سند یافتہ نہیں وہ علاج کیسے کر سکتا ہے۔ اس
طرح جو عالم نہیں وہ تبلیغ کیسے کر سکتا ہے ۔

(B) نبی کا معنیٰ ہے غیب کی خبر دینے والا — ابوجہل کنکریاں لے کر آیا — (خصائص کبریٰ)
ابوجہل بھی جانتا تھا کہ جو نبی ہوتا ہے وہ غیب کی خبر جانتا ہے۔ اگر تو رسول ہے تو بتا میری
مٹھی میں کیا ہے۔ مٹھی میں ہے وہ بتائے کہ ہم کون ہیں — چھ (6) کنکریاں ہیں —
مٹھی کے اندر سنگریزوں نے کلمہ پڑھا — زمین پر پھینک دیا۔
سیدنا غوث کے علم و فضل کے جلال نے بند کر دیا۔ چور رہا تھا مگر اس کی قسمت جاگ
رہی تھی — قرآن کی تعلیم سب سے بہتر ہے — دنیا میں کوئی اولاد دیکھا دیا گا
تو قبر میں بھی مادر زاد ہوگا — حضور کی نعت، قرآن عبادت ہے — مولانا جامی فرماتے
ہیں میں ابتدا ہی نعت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے محبوب کی ثنا کرتا ہے — ہم والدین کیلئے
سر جاتے ہیں — یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا —
حضور کی شان تو وہ بیان کرے جو جانتا ہوں۔ حضور کی شان تو کما حقہ جبرائیل بھی نہیں

Memo No
Date / /
M T W T F S S

جانتا ہے۔ معراج کی رات سدرۃ پر جبرائیل نے عرض کیا۔ کہ میں آگے نہیں جا سکتا۔

ہے بشر کی کیا بیاں انتہا ہے۔ ہماری ابتدا ہو رہی کہاں ہے۔ حضور کی شان تو اللہ ہی

جانتا ہے۔ صدیق اکبر کو سرکار نے فرمایا۔ بے شک قسم ہے اس ذات کی میرے رب کے سوا

یا ابا بکر والذی بعثنی بالحق لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی۔

نہ حلیہ بھیس ہے کملہ پہ ہے — نہ مکان میں چون و چرا ہے یہ

تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے جو شہر کی بکریاں جو چرا گئے۔

حضور کی شان جو بیان کرتا ہے۔ وہ خود عظمت و شان والا بن جاتا ہے۔ حسان بن

ثابت نے فرمایا۔ مسجد میں منبر بچھوائے۔ اللہ حمد و ثنا اور اپنی نعت سنتے ہیں

ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں ہم ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس اوصاف حمیدہ بیان فرمائے ہیں۔ گلدستہ

میں رنگ برنگ کے پھول ہیں — یا ایھا النبی امام اہلسنت نے فرمایا۔ اے غیب

کی خبر دینے والے محبوب۔ مگر کسی نے نبی کا ترجمہ نہ کیا — امام اہلسنت کا ترجمہ

پڑھنے سے بد عقیدگی قریب بھی نہیں آتی — علماء لغات فرماتے ہیں۔ المنجد مصباح

النبی المخبر عن الغیب — نبی فعیل کا وزن ہے —

نبی وہ ہوتا ہے جو خالق کی خبر دے — اللہ غیب ہے تو اس کی خبر بھی غیب غیب کی

خبر نبی ہی دے گا — خبر وہی دے سکتا ہے جو خود غیب کی خبر رکھتا ہے۔

سرکار اللہ کی خبر رکھتے ہیں — وما ھو علی الغیب بضنین۔ بخل نہیں کرتا۔

شبیر احمد عثمانی نے لکھا۔ یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے —

اور کوئی غیب تم سے کیا نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اللہ کی عطا سے جانتے ہیں — نبی پاک والدہ کے شکم میں ہیں۔ والد کا وصال۔

چھ سال کی والدہ۔ آٹھ سال کے دادا۔ چچا ابو طالب نے بکریاں — جنگل۔

نبی پاک نے دنیا والوں سے نہ پڑھا۔ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ سب کچھ بیان۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

227

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

بن غیب سے نوازے جاتے ہیں ۔ بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء کو بھیجا
دانیال علیہ السلام ۔ ذوالقرنین نے حکومت کی ۔۔۔۔ سو بادشاہ مسلمان ہوئے ۔
دو کافر ہوئے ۔ فرعون ۔ نمرود ۔ بخت نصر ۔ دانیال کا زمانہ ہے ۔ :
نبیوں کے چہرے بڑے نرالے ہوتے ہیں بڑی روحانیت ہوتی ہے ۔ ہمارے علاقے میں کوئی نبی نہیں
ہوا ۔ ایک ہوا وہ بھی جھوٹا ہی ہوا ہے ۔ وہ بھی دجال و کذاب ہوا ہے ۔
اللہ والوں کے چہرے بڑے نورانی ہوتے ہیں ۔ اللہ والے چہرے پہچان جاتے ہیں ۔
حضرت عبداللہ بن سلام نے چہرہ دیکھا ۔۔۔۔ عبداللہ بن رواحہ فرماتے ہیں اگر حضور
کا کوئی بھی معجزہ میں ظاہر نہ ہوتا ۔ حضور کا چہرہ ہی کافی تھا ۔ کہ لوگ دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا
جاتے ۔

[signature]

پیر
۱۲ - ۲ - ۱۲ ۔ ۱۴۴۸ ۔ ۴۲ - PM
۱۲ - ۱۰ - ۶
۲۳ - ۱۰

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Suharverdi
17 JUL 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632384

۱۸۷ الذین امنو وھاجرو وجاھدو ـــ !! مکہ میں نبوت کا دعویٰ ـــ کیا۔ جو ایمان
لائے ان پر اذیت کی تکالیف۔ مکہ ـــ سے ہجرت ـــ مدینہ میں گئے۔ مہاجرین۔
مدینہ میں رہنے والے انصار ہیں ـــ (۱) سابقون الاولون ہیں ـــ جنہوں نے پہل کی ـــ
پیروی کرنے والوں کو والسابقون من المھاجرین ـــ سب سے اللہ فرماتا ہے۔
راضی ہو گئے ـــ جنت کا وعدہ دے دیا۔ بڑی کامیابی ہے۔ اللہ سب سے
فرماتا ہے۔ رضی ماضی کا صیغہ ہے۔ اللہ ان ـــ سے راضی ہو گیا ـــ دنیا میں اپنی
رضا کی سند عطا کر دی ہے۔ کوئی ناراض ہو تو ان کا کیا نقصان ہے۔ اللہ کی مخالفت
کی ان ـــ سے ناراض ہو کر ـــ جو اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ وہ ان ـــ سے خوش ہو جاتا۔
اللہ ان کے جنتی ہونے کی خبر دے رہا ہے۔ قطعی جنتی ہیں ـــ ان کی خبر کوئی مولوی نہیں
دیگا ـــ مہاجرین اور انصار ـــ سے درجہ کس کا ہے ـــ مہاجرین نے جہاد کیا مال
و جان ـــ سے۔ اللہ کے نزدیک بہت بڑا درجہ ہے۔
صحابہ پر تکالیف مکے والوں نے دی ـــ انصار نے ہجرت نہ کی ـــ انہوں نے ہجرت
کی ہے۔ سید المہاجرین ابوبکر صدیق ہیں ـــ رضوان مل جائے یہ اللہ کی بہت بڑی
نعمت ہے ـــ جو ایمان لائے ـــ
ایک اونٹ پر ہجرت کرتا ہے۔ حضور رسول کو کندھے پر بٹھا کر ہجرت کرتا ہے
ـــ لوگ کافر مکان کا محاصرہ کر کے کھڑے ہوئے۔ دشمن قتل کرنے کی کوشش۔
اور لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس ہیں ـــ مٹھی بھر سب چپکے سے نکل جانا۔ قرآن
پڑھتا ہوا نکل ـــ رسالت کا ذکر کرتا ہوا نکل۔ سورۃ یٰسین ـــ تاکہ لوگ یونہیں
بنے ڈر کے گیا ـــ خاک لوگوں نے نہ پھینکی ـــ ولکن اللہ رمیٰ ـــ اللہ اکبر
ـــ دست احمد عین دست ذوالجلال۔ آمدہ در بیعت الذر حمال
جاتو اس ـــ سے نکل رہا ہے جو نہ جانا رسول اللہ کا اعلان تھا ـــ رسول اللہ چلے جا رہے ہوئے۔ علی حضرت ابوبکر
صدیق کی طرف جانا ہی جدا کو مسئلہ ہے ـــ صدیق جاگ رہے ہوئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا
آپ نے اندر بلا لیا تھا ـــ جس دن سے آپ نے فرمایا تھا۔ اس دن سے ابوبکر رات

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

کوئی نہ سو پایا — میرے نبی کو دیر لگ جائے۔ جبل نور کی طرف جا رہی ہے —
صدیق اکبر نے کندھوں پر اٹھا کر چڑھے پیش میں چڑھے — نبوت کا بوجھ — اللہ نبی
کا جسم پسینے سے تر ہو گیا رہے۔ اور منزل دور رہی ہے
دیکھئے تو غار کا منظر کون ہے بیٹھا
یار کے نام پہ مرنے والا — سب کچھ قربان کرنے والا —
منزلِ صدق کا رہبر — رضی اللہ تعالیٰ عنہ —
خدمت کی — جان قربان کی — صلہ دیا۔ فرمایا وہیں بیٹھ۔ تو جنت میں میرے ساتھ غار
میں بھر بنا کے میں ساتھ تیرے لئے مزار — مزار میں تو لے کے سو پایا۔ مزار میں میں لے کے سو گیا
کعبے میں علی کا پیدا ہونا شان والا ہے — مگر صدیق و فاروق کا گنبد خضرا میں ایسا۔
پہلو نظر نہیں آتا — یہ شرف علی — سے بھی افضل ہے۔ قیامت تک سرکار
کے ساتھ — علی نے وارد تھے — قیامت کے دن سب سے پہلے میں اٹھوں گا۔
دائیں طرف صدیق اکبر بائیں طرف عمر فاروق — نیکی کا حکم کرنے والوں کو بھی ثواب
ملتا ہے۔

منگل
۱۸ — ۷ — ۲۰۱۷
۲۴ — ۱۰ — ۱۴۳۸
۱۱ — ۴۵ — ۹ AM

QARI ... Burewala District Vehari

بیان والسابقون الاولون — در حضرت امام الائمہ۔ سراج الامۃ۔ کاشف الغمہ
ان کا نام کیا تھا — ہمیں نام نہیں پتا۔ (بخاری طحاوی شریف) حنفیوں کو مسلم
امام بخاری کے درس میں امام طحاوی کی بخاری کے مقابلے میں طحاوی کا شریف لکھی — ہم تمام
حدیثوں کو دل و جان سے مانتے ہیں — ہم حنفی ہیں ہم مقلد ہیں ان کا احترام کیا تھا۔
آیت — خدا میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے — والسابقون الاولون — کی پیروی
کرے — دو جماعتوں کا ذکر۔ مہاجرین کی — انصار — پیروی کی —
تابعین نے کی تھی — مصداق ہیں آیت کا قیامت تک جو لوگ بھلائی کے ساتھ
پیروی کریں گے — امام اعظم تابعی ہیں۔ صحابی کو دیکھنے والا ایمان سے — صحابی کون
ہے۔ اسم گرامی نعمان — ابو حنیفہ کنیت ہے۔ ثابت۔ دادا زوطی —
عجمی ہیں فارسی النسل ہیں۔ قوم کے رئیس تھے۔ مسلمان ہوئے تو دادا کا نام نعمان۔
ثابت کو امیر علیؓ کی خدمت میں لائے گود میں لیا۔ دعا کے طور پر — ثابت کے
گھر میاں نعمان پیدا ہوئے — ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ وصال ہے ۷۰ سال بعد۔
چند صحابہ کرام کو دیکھا — ان سے روایت بھی کی ہے۔ امام جلال الدین سیوطی۔
شافعی المذہب ہیں۔ لیکن بڑے کامل ہیں۔ انہوں نے امام اعظم کی شان میں پوری کتاب
لکھی — تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ۔ اسی طرح امام ابن حجر شافعی مکی نے
رسالہ لکھا۔ الخیرات الحسان — سیدی امام عبدالوہاب شعرانی جو شافعی المذہب ہیں
مہ ائمے مسلمات ہیں۔ کہ آپ ان کی تصانیف پڑھا کر دیکھیں۔

آپ کے تابعی ہونے کے امام دارقطنی جو صاحب سنن ہیں۔ حدیث کی کتاب کا
مانا ہیں — امام ابن سعد جن کی کتاب طبقات ابن سعد — خطیب بغدادی علامہ ابن
ذہبی — ملا علی قاری — امام یافعی۔ ان سب نے اپنی کتابوں میں تصریح فرمائی ہے۔
کہ حضرت امام ابو حنیفہ تابعی ہیں —

ابو معشر امام عبدالکریم الصمد طبری یہ بہت شافعی ہیں۔ وہ اپنی کتاب میں ائمہ کا ذکر
کرتے ہیں جہاں — انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ذکر کیا وہاں لکھا — وہ فرماتے ہیں کہ خود امام ابو حنیفہ نے

M T W T F S S　　Memo No ____ Date / /

بیان فرمایا کہ میں نبی کریم ؐ کے اصحاب سے ملا ۔ انس بن مالک ۔ عبداللہ بن انیس ۔ عبداللہ
بن جزء الزبیدی) جابر بن عبداللہ انصاری ، معقل بن یسار
واثلہ بن الاسقع ، حضرت عائشہ بنت عجرد رضی ۔ ملاقات فرمائی ہے
انس بن مالک سے تین حدیثیں (1) جو نیکی کا راستہ بتائے اس کو اتنا ہی ثواب
ملتا ہے ۔ جتنا نیکی کرنے والے کو ثواب ملتا ہے ۔ (انس بن مالک سے امام ابوحنیفہ)
(2) طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ۔ (3) کوئی غم زدہ آدمی اس کی فریاد رسی کرنا ۔ اللہ کو
محبوب ہے ۔ ہمارے امام نے انس بن مالک سے روایت
(4) حضرت واثلہ سے حدیث کو سنا ۔ جو چیز تجھے شک میں ڈالے ۔ اس کو چھوڑ دے ۔
اس چیز کی طرف آجا جو تجھے شک میں نہ ڈالے ۔
ہمارے امام کوفہ میں پیدا ہوئے ۔ چودہ سال کی عمر کوفہ میں عبداللہ بن انس کو ملا ۔
کسی چیز کی محبت جو ہوتی ہے محبوب کا عیب دیکھنے سے اندھا کر دیتی ہے
۔ محبوب کے چہرے پر چیچک کے داغ ۔ لوگوں نے کہا ۔ اس نے کہا میرے محبوب
کا چہرہ چاند ہے ۔ چیچک کے دانے ستاروں کی مانند ہیں (B) بعض لوگ حضور کے
اندر عیب تلاش کرتے ہیں ۔ مگر محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ۔
ہمارے زمانہ کے لوگ ۔ تابعی ہیں ۔ امام اعظم پر نظر کرے
بخاری اور مسلم میں حدیث پاک موجود ابوہریرہ روایت کرتے ہیں اگر علم ثریا
آسمان کے آخری کنارے پر لٹکا ہوا ۔ فارس میں پیدا ہونے والے چند مرد اس
تک پہنچ سکیں گے اگر علم ثریا پر لٹکا ہو ۔ وہاں پر جا کر اس کو لے آئیں گے ۔ لو کان
الایمان ۔ ایمان کو بھی پالیں گے ۔ اور علم اس کا مفید ہوتا ہے جو صاحب ایمان
ہو ۔ بے ایمان کے پاس جتنا بھی علم ہو وہ مفید نہیں ۔ علم ہو اور وہ حق کا راستہ
نہ بتائے وہ جاہل ہے ۔ شیطان سے بڑا عالم کون ہوگا ۔ فرشتوں کا استاد
لاکھوں سال تک اس نے نمازیں پڑھیں ۔ وہ تو سجدہ کا قائل تھا ۔ آدم کی تعظیم نہ کی ۔
جس نے تمام آدم کو نہ سمجھا اس کا یہ حال ہوا ۔ تو پورے مقام مصطفیٰ کو نہ سمجھے

Memo No

M T W T F S S Date / /

بڑا عابد ہو، عالم ہو اللہ کو توحید کے دعوے کرتا ہو۔ وہ کبھی مقبول نہیں ہو سکتا۔ مقبول کا معیار یہ
ہے جو تمام مسلمان اس کو سمجھیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔
اہلسنت نماز کے پابند نہیں۔ وہ لوگ نماز کے بڑے پابند ہیں ۔۔۔ نماز امتیوں کا فریضہ ہے۔ شیطان
ان کو نماز سے نہیں روکتا۔ ان کو روکتا ہے حضور کی تعظیم سے۔ وہ جانتا ہے کہ رجب
میں کیا چیز۔ اللہ کو سال کی کام نہیں آئی ان کی [illegible] سال کی کس کام آ سکتی ہے کہ
میں تمہیں نماز سے روکوں گا۔ بس تم تعظیم نہ کرنا ۔۔۔ اور سنیوں کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ تعظیم نہیں
چھوڑتے۔ میں نے اللہ ہو کر زور لگا لیا ہے۔ جتنا میں زور لگاتا ہوں۔ اتنی یہ تعظیم زیادہ
کرتے ہیں۔ چلو نماز میں چھڑوا دوں ۔۔۔ وہ سنیوں کو روکتا ہے نمازوں سے اور ان
کو روکتا ہے حضور کی تعظیم سے۔ جس طرح تعظیم کے پیارے ہیں اسی طرح نماز کے پابند بن جاؤ گے
تم اللہ کے پیارے بن جاؤ، اللہ کے محبوب بن جاؤ۔ نماز کبھی بغیر عذر کے نہ چھوڑ کر۔
پیارے امام نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز باجماعت پڑھی ہے کہ
امام اعظم نے درس قرآن شروع کیا۔ فجر کے بعد۔ عشاء کے نماز کے بعد۔ رات
کیسے گزارتے ہیں۔ دو رکعت میں پورا قرآن پڑھتے۔ عثمان غنی ۔۔۔ تمیم داری۔
سعید بن جبیر ۔۔۔ جرجیج نے پورا قرآن ختم کیا۔ فجر کے بعد پھر قرآن کا درس۔
شروع دن دیکھا ۔۔۔ چالیس سال تک آپ نے [illegible] ہزار بار قرآن پڑھا۔
۔۔۔ رمضان میں اکسٹھ۔ تراویح خود پڑھا کرتے۔ یہ [illegible] کا معمول ہے۔
تجارت کرتے تھے۔ نقصان میں نقصان ۔۔۔ چالیس ہزار کو صدقہ کر دیا۔
امام کی شان نہیں [illegible] زمانہ ۔۔۔ مولوی بارک اللہ کی عمر چالیس سال کی
بندہ مدنی کو کفن میں مبتلا نہ ہوا ۔۔۔ حدیث ہے عنقریب ہر امت میں آ رہا
ہو گا۔ مولانا بارک اللہ کی کتاب۔ انواع الانوار۔ اس کے حاشیے پر چھاپا ہوا
ہیں ۔۔۔ تو مولوی بارک اللہ نے اس کتاب کے حاشیہ پر ایک جلیل القدر امام کا لکھا ہوا
رسالہ۔ انتصار الامام فی مناقب النعمان۔ اس رسالے کے اندر یہ حدیث لکھی ہے۔
اور کئی مسندوں نے لکھی ہے۔ اور امام کبیر لکھتا ہے کہ اس حدیث کو سب سے پہلے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

تعصب کی وجہ سے ابن تیمیہ وغیرہ نے ضعیف اور موضوع قرار دیا ہے ۔ پہلے سارا زمانہ
کے نزدیک ۔ یہ حدیث مسلم تھی ۔ اور سب اس کو مانتے تھے ۔ حضور علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا ۔ سَیَکُونُ فِی اُمَّتِی رَجُلٌ عنقریب میری امت میں ایک مرد ہوگا ۔
اِسْمُہٗ نُعْمَانُ وَ کُنْیَتُہٗ اَبُو حَنِیْفَۃ اس کا نام نعمان ہوگا ۔ اور اس کی کنیت ہوگی
ابو حنیفہ ۔ یُحْیِی اللّٰہُ بِیَدِہٖ سُنَّتِی ۔ اللہ اس کے ہاتھ پر میری سنت کو زندہ کرے گا ۔
میرے حضور نے ارشاد فرمایا ۔ وَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِی ۔ وہ میری امت کا آفتاب
ہوگا ۔ وہ روشن چراغ ہوگا ۔ سرکار کا یہ فرمان ثابت ہوا ۔ کہ دنیا کے کونے
کونے میں اس آفتاب کی روشنی پہنچی ہوئی ہے ۔

پنجاب میں اسلام پھیلانے والے حضرت سید علی ہجویری کا ہے جن کے قدموں میں بیٹھ
کر حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی نے چلہ کیا ۔ گنج بخش
حضرت داتا علی ہجویری سے پوچھا کہ حضرت آپ کا مذہب کون سا ہے ۔ کہتے ہیں
حنفی ۔ خواجہ غریب نواز 95 لاکھ کو مسلمان کر گئے ۔ فرمایا حنفی ۔
قطب الدین بابا فرید ۔ نظام الدین ۔ خواجہ محمد نصیر چراغ دہلوی ۔ پاکستان
ہندوستان کے تمام اولیاء سے پوچھا تو فرمایا حنفی ۔ افغانستان حنفی ۔ ترک
سے لے کر جہاں میں اس آفتاب کی روشنی پہنچی ہوئی ہے ۔

مزار ستر لیٹے ہیں اور ہر ایک میں پیار ہیں ۔ وہ حضور سراج امتی ۔ نبی پاک نے بشارت
دی ہے ۔ جس طرح آفتاب سے ستارے روشن ہوتے ہیں ۔ ہزار علماء ہیں کہ احناف
ہیں ۔ چار ہزار استاد جو تابعی ہیں ۔ آٹھ اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا ۔
سیدنا امام ۔ لیکن نبی پاک تک تعلق اساتذہ میں سیدنا امام دیکھا صحابہ کرام کو ۔
تابعین نے صحابہ کرام سے ۔ صحابہ نے نبی پاک سے ۔ یہ حدیث کی کتابیں
کوئی اٹھا کر سو سال کے بعد ۔ کوئی تین سو سال کے بعد ۔ اس کی سند میں ضعف ہو سکتا ہے ۔
امام صاحب کی سند میں کوئی ضعف کا سوال ہی نہیں ۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے ۔ سرکار کا فرمان

M T W T F S S

Memo No

Date / /

جو حدیث ہمارے امام نے بھی بیان فرمائی ہے۔ امام کرخیؒ اس کو نقل کیا ہے۔ ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے۔ بڑا لطیفہ ہے ذرا غور سے سنیں۔

ایک جگہ میں نے حدیث پڑھی تو ایک طالب علم آ گیا جو ہری پور خاص کا رہنے والا ہے۔ کہنے لگا۔ ابن ماجہ کی جو حدیث ہے۔ اس حدیث کی سند میں مدلس ہے۔ ایک راوی ضعیف ہے۔ میں نے کہا ابن ماجہ کب ہوئے ہیں؟ اس نے بتایا کہ 200 سے اوپر ہجری کے ہیں۔ میں نے کہا تو وہ حوالہ پیش کر رہا ہے۔ جو 200 ہجری کے بعد ہجری میں پیدا ہونے والے امام نے لکھا ہے اور میں اس کا حوالہ پیش کر رہا ہوں۔ جو نبی پاک کے وصال کے 80 برس بعد پیدا ہوا۔ اس وقت امام ابن ماجہ تو پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ تو تو تو ان کی کتاب کا حوالہ دے رہا ہے جو کتاب بھی سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں جو روایت ہے اس کا سند میں ضعف ہو گا۔ مگر میں تو امام اعظم کی روایت پیش کر رہا ہوں۔ اور وہ تو اس وقت کے ہیں۔ امام ابن ماجہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ تو امام ابن ماجہ کی روایت کو لینے کے بعد میں تو امام اعظم کی روایت کو پیش کر رہا ہوں۔ اور امام اعظم تو 80 ہجری کے ہوئے ہیں۔ اور ابن ماجہ جو ہے وہ کئی سو سال بعد ہوا۔

تو حنفیو! اپنے مذہب میں بالکل شک نہ کرو۔ کیونکہ ہمارے امام کا جو مذہب ہے وہ تو یہ ہے۔ جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے تابعین حضرات کو کرتے ہوئے دیکھا۔ اور تابعین نے صحابہ کو۔ اور صحابہ نے سرکار ﷺ کو۔ اس واسطے ہمارے مذہب میں کسی قسم کا ضعف نہیں ہے۔ یہ تو ظاہر روایت کو لیتے ہیں۔ یہ تو ظاہر حدیث کو لیتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارے امام کی روایت میں تو کسی قسم کا ضعف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبی پاک ﷺ کے بعد پیدا ہوئے۔ چار امام ہوئے۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام اعظم، احمد بن حنبل۔ ان چاروں میں سے ہمارے امام تابعی ہیں۔ باقی حضرات آئمہ تابعی نہیں ہیں۔ لیکن ہم ان سب کو مانتے ہیں۔ ہمارے نزدیک چاروں مذہب حق ہیں۔ لیکن ہم حنفی ہیں۔ کیونکہ ہمارے امام بڑے ہیں۔

امام شافعی بعد میں پیدا ہوئے۔ کسی نے امام مالک سے پوچھا۔ کہ آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No
Date / /

ہے۔ انہوں نے کہا ہاں دیکھا ہے۔ ان کے علم وفضل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ امام مالک نے فرمایا۔
امام ابو حنیفہ وہ عالم تھا۔ جو تو پتھر کا ستون کہے۔ اگر وہ کہہ دیں کہ یہ ستون سونے کا ہے۔ وہ اپنے دلائل سے اس کا
ثابت کر سکتا ہے کہ یہ سونے کا ہے۔ یہ اس کے علم وفضل کا حال ہے۔ امام شافعی سے
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سارے فقہہ امام کی اولاد کی نسبت ہیں۔ امام سارے فقہاء کے باپ ہیں۔
امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک ۔ امام بخاری مسلم کے استادوں کے استاد۔
وہ فرمایا کرتے تھے کہ امام ابو حنیفہ کا قیاس نہ کہو۔ اجتہاد نہ کہو۔

امام شافعی جب امام صاحب کے روضے پر آتے تھے۔ اور فاتحہ پڑھتے تھے۔ کہ اس کے مزار پر حاضر
ہونے سے میری مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ جب تک وہ یہاں رہتے اپنے اجتہاد پر عمل
نہ کرتے۔ امام صاحب کے فتوے پر عمل کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا حضرت فتوای تو آپ کا یہ ہے۔
لیکن یہاں آکر آپ مذہب حنفی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں نفسانیت نہ تھی۔
خلوص ہی خلوص تھا۔ امام شافعی فرماتے۔ میں اس کے مزار پر آکر اگر اپنے مذہب
کو چھوڑ کر اس کے مذہب پر عمل کرتا ہوں تاکہ اس کی روح خوش ہو جائے۔

میں اپنے اجتہاد اور مذہب کو چھوڑ دیتا ہوں۔ ہمارا مسلک ہے کہ چاروں مذہب
حق ہیں۔ ہم چاروں آئمہ کا نام لے کر کہتے ہیں رضی اللہ عنہم۔ اس لئے کہ ان کا اختلاف فروعات
میں تھا۔ اصول میں نہیں تھا۔ اور ان میں کوئی وہابی نہیں تھا۔ بلکہ سب کے سب سارے
ماننے والے۔ ادب اور تعظیم کرنے والے تھے۔ بلکہ اتنا ادب وتعظیم کرتے تھے۔
سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ۔ ساری زندگی کبھی مدینے کی حد میں پیشاب نہ کیا۔ انہوں نے کہا شہر
کے اندر بول وبراز کرنا یہ ادب کے خلاف ہے۔ کبھی گھوڑے کی سواری نہ کی۔

Abbas منظور
18-7-2017
24-10-1438
9 — PM

QARI [illegible] ABBAS
Naqashbandi Soharverdi
[illegible] Vehari
Mob

ومن عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ ——— جو عمل صالح کرے۔ وہ مرد ہو یا عورت۔
پاکیزہ زندگی کے ساتھ۔ اور اس پر غور کیا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ
میں۔ تین جہانوں کا ذکر ہوا ہے۔ ایک ہے عالمِ دنیا۔ اور ایک ہے عالمِ برزخ۔ اور ایک ہے عالم
آخرت ہے۔ اللہ فرماتا ہے ہم اس کو زندہ رکھیں گے۔ پاکیزہ زندگی کے ساتھ۔ اتنے حصے
کا تعلق ہے عالمِ برزخ کے ساتھ۔ اور ان کو بہت اچھا اجر و ثواب دیں گے۔ ان کے بہت
اچھے اعمال کا۔ اتنے حصے کا تعلق ہے آخرت کے ساتھ۔ معلوم ہوا۔ کہ جو اس دنیا میں۔
نیک عمل کرتے ہیں۔ نیکی کی زندگی گزارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زندہ رکھتا ہے۔ وہ وفات
پانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ہم ان کو زندہ رکھیں گے۔
اور ان کی زندگی دنیا جیسی زندگی نہیں ہوگی ——— بلکہ دنیا کی زندگی کے مقابلے میں بہت بلند
ارفع بہت اعلیٰ۔ اور پاکیزہ زندگی کے ساتھ ہم ان کو زندہ رکھیں گے ——— اور آخرت
میں بہت اچھے اعمال کا بدلہ بہت اچھے اجر و ثواب کی صورت میں عطا فرمائیں گے۔
قرآن سے ثابت ہوا کہ جو نیکی کی زندگی گزارتے ہیں۔ وہ وفات کے بعد بھی زندہ رہتے
ہیں اور اس زندگی کا نام ہے برزخی زندگی وہ اس زندگی سے بہت پاکیزہ۔ اور بہت بلند زندگی
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقولوا ——— وہ بظاہر چلتے پھرتے نظر نہیں آتے
تم ہمارے فرمان پر یقین رکھو کہ وہ زندہ ہیں۔ جیسا کہ زندہ ہیں۔ وہ کھاتے پیتے بھی ہیں۔ ولا تحسبن
——— مردہ گمان ——— دل میں خیال بھی نہ کرنا ——— بل احیاء عند ربہم یرزقون۔
قرآن کریم کی ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ شہدا زندہ ہیں۔ نہ زبان سے ان کو
مردہ کہنا چاہیے۔ اور نہ دل میں ان کو مردہ ———
کافروں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے جان دے دینا۔ یہ جہاد اصغر ہے۔ اور نفس کے ساتھ جہاد
کرنا۔ نفس کی خواہشات کی مخالفت کرتے ہوئے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری
پر قائم رہنا۔ یہ جہاد اکبر ہے ——— چنانچہ حضور پیارے آقا جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے
اور مسجد نبوی میں بیٹھے تو صحابہ بھی موجود تھے۔ تو سرکار نے فرمایا رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد
الاکبر۔ یعنی صحابہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

M | T | W | T | F | S | S — Memo No ____ Date / /

اگر کافروں کے ساتھ جہاد کرنا چھوٹا جہاد ہے۔ تو وہ بڑا جہاد کون سا ہے جس کی طرف ہم لوٹے ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہو کے۔ نفس کے ساتھ لڑنا یہ جہاد اکبر ہے۔ نبی پاک کے ارشاد سے ثابت ہوا۔ جب جہاد اصغر کرنے والے زندہ ہیں۔ تو جہاد اکبر کرنے والے زندہ کیوں نہیں ہیں۔ وہ بھی زندہ ہیں اسی طرح مفسرین کرام نے فرمایا۔ کہ اولیاء کرام سبھی شہید ہوتے ہیں کیونکہ وہ جہاد اصغر کرتے ہوئے جان دیتے ہیں۔ تو یہ جہاد اکبر کرتے ہوئے جان دیتے ہیں واقعی نفس کے ساتھ جہاد کرنا یہ جہاد اکبر ہے۔ مثلاً کافروں کے ساتھ لڑنے کا موقعہ کبھی کبھی کسی کسی کو ملتا ہے۔ بعض اوقات سو سو برس تک جنگ نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی ہے کافروں کے ساتھ جنگ۔ تو اس جنگ میں سب لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ وہ حصہ لیتے ہیں جنہوں نے جنگی ٹریننگ حاصل کی ہو۔ یا مالی طور پر مالداروں نے مال دے کر اس جنگ میں حصہ لیا ہو۔ تو جو مالدار بھی نہیں ہیں۔ اور میدان جنگ میں جا کر لڑنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔ وہ تو حصہ نہیں لے سکتے۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کافروں کے ساتھ جو جنگ ہوتی ہے۔ اس میں کسی کسی کو حصہ لینے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور بعض اوقات سو سو سال تک جنگ نہیں ہوتی۔ لیکن نفس کے ساتھ تو ۲۴ گھنٹے جنگ جاری رہتی ہے۔ ایک دشمن تو وہ ہے جس سے کبھی کبھی پالا پڑتا ہے۔ اور ایک دشمن وہ ہے جس سے ۲۴ گھنٹے ہی لڑائی ہوتی ہے۔ تو کون سا بڑا دشمن ہوا۔ اسی واسطے نفس کے ساتھ جہاد کرنا جہاد اکبر ہے۔

کافر جو ہے وہ ظاہری دشمن ہے۔ اور نفس جو ہے وہ باطنی دشمن ہے۔ ظاہری دشمن کو شکست دینا آسان ہوتا ہے۔ اور جو باطنی دشمن ہو۔ نظر بھی نہ آئے۔ اور شکست دینا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ جو اوپر سے دوست ہو اندر سے دشمن ہو۔ اس کے دھوکے سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ تو یاد رکھیے کافر ظاہری دشمن ہے۔ اور نفس باطنی دشمن ہے وہ تو کھلا دشمن ہے۔ یہ اوپر سے دوست ہے اندر سے دشمن ہے۔ تو اس قسم کے دشمن کو شکست دینا۔ واقعی بڑی ہمت کی بات ہے بڑی مشکل بات ہے۔ اسی واسطے

Memo No ____
M T W T F S S   Date / /

نفس کے جہاد کو جہاد اکبر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کس طرح کیا جاتا ہے۔ شاید کوئی اس پر عمل کرلے۔ تو اس کی زندگی پاکیزہ زندگی ہو جائے۔ اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا ثواب عطا کر دے۔

ہم لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں جب صبح کی اذان ہوتی ہے۔ موذن کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ آؤ نماز کی طرف حی علی الفلاح آؤ فلاح کی طرف۔ الصلوٰۃ خیر من النوم۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ تو ایمان اور روحانیت کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اٹھے۔ نرم و گرم بستر کو آرام کو اپنی راحت کو چھوڑ دے۔ اور نفس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ سویا رہے۔ آج دیر سے سوئے ہیں۔ اگر نیند پوری نہ ہوئی۔ تو کام اچھی طرح نہ ہو سکے گا۔ طبیعت بہتر نہ ہوگی۔ نفس کہتا ہے سویا رہے تو اگر ہم سوئے رہے۔ یہاں تک کہ جماعت ہوگئی یہاں تک کہ نماز کا وقت بھی نکل گیا۔ سورج نکل آیا۔ تو بتائیے کس کی فتح ہوئی۔ نفس کی۔

ایمان اور روحانیت کا تقاضا پامال ہوا۔ اور نفس کی خواہش وہ پوری ہوئی۔ تو یہ جہاد ہے۔ بتانا یہ ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کیسے کیا جاتا ہے۔ جب نفسانی خواہشات کی تکمیل ہوگئی۔ خواہشات نفسانی تو پوری ہوگئی لیکن ایمان اور روحانیت تقاضے پامال ہوگئے۔ تو فتح ہوگئی نفس کی۔ اور روحانیت کی شکست ہوگئی۔ اٹھے اٹھ کر گھر بار زندگی سے فارغ ہوئے۔ اب جانا ہے دفتر میں۔ یا جانا ہے اپنے کاروبار دکان میں۔ تو منہ پر ہاتھ پھیرا۔ بال نکلے ہوئے ہیں۔ خیال کیا کہ شیو کرنے والی ہوگئی ہے داڑھی مونڈنے والی ہوگئی ہے۔ اور آپ بیٹھ گئے شیو کی ریزر لے کر۔ یا حجام کو بلا لیا۔ اور داڑھی منڈوا دی۔ تو بتائیے یہ داڑھی منڈوانا اللہ رسول کا حکم ہے۔ ایمان اور روحانیت کا تقاضا ہے یا خواہش نفس ہے۔ ہمارا نفس یہ چاہتا ہے کہ ہم داڑھی صاف رکھیں۔ تو جس وقت ہم نے داڑھی منڈوا دی۔ تو ایمان اور روحانیت کی شکست ہوگئی۔ اور نفس کی خواہش کی تکمیل ہوگئی۔ پھر ہم ناشتہ کرکے باہر نکلے۔ آج کل زمانہ ہے عریانی کا۔ عورتیں بے پردہ پھرتی ہیں۔ تو نفس کہتا ہے دیکھ۔ ایمان کہتا ہے مت دیکھو۔ ایمان اور روحانیت کا تقاضا یہ ہے۔ بلکہ غیر محرم عورتوں کو مت دیکھو۔ نفسانی خواہش یہ ہے کہ دیکھو۔ تو جب ہم نے دیکھا۔ ایمانی روحانی تقاضا تو پامال ہوگیا۔ اس کی شکست ہوگئی۔ اور خواہشات

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کی تکمیل ہو گئی۔ اسی طرح جھوٹ ہے، غیبت ہے، بیہودہ گوئی ہے، ملاوٹ ہے۔ جتنی بھی برائیاں ہیں۔ اگر ہم ان برائیوں کو کرتے رہیں۔ ایمانی روحانی تقاضوں کو پامال کرتے رہیں۔ تو نتیجہ کیا نکلے گا۔ کہ ہماری روحانیت پے در پے شکستیں کھا کھا کے کمزور ہو جائے گی۔ اور ایک دن آئے گا کہ یہ مردہ ہو جائے گی۔ کیونکہ جب روح کو روح کی غذا نہیں ملے گی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ کمزور ہو جائے گی۔ اور ایک دن آئے گا کہ وہ مر جائے گی۔ تو جس کی روحانیت مر جاتی ہے۔ یا بہت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کو دینی کاموں میں لذت نہیں آتی۔ لطف نہیں آتا۔ کیونکہ روحانیت مر گئی۔ روحانیت زندہ ہوتی تو اس کو روحانی ایمانی کاموں میں لطف آتا۔ اب ہماری یہ حالت ہوتی ہے۔ پہلے تو مسجد میں جانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ اور اگر چلے جائیں تو سوچتے ہیں کسی طرح جلدی نکلیں۔ اسی طرح قرآن پڑھنے بیٹھیں گے تو ایک دو صفحے پڑھیں گے تو نیند آنی شروع ہو جائے گی۔ یا طبیعت اکتا جائے گی۔ فلم لگی ہوئی ہو گی یا کوئی اور تماشا بیٹھی کا مسئلہ ہو گا۔ تو تین تین گھنٹے ہماری آنکھ نہ جھپکے گی۔ وجہ کیا ہے۔ پہلی بات تھی جس کا تعلق ہے روحانیت کے ساتھ۔ اور روحانیت مردہ ہو چکی ہے۔ دوسری بات کا تعلق ہے نفسانیت کے ساتھ۔ اور نفسانیت زندہ ہے۔ بلکہ بڑی قوی اور توانا ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس کو نفسانی کاموں میں تو لذت آئے گی۔ لیکن روحانی کاموں میں لطف و لذت نہیں آئے گی۔ جس شخص کی روحانیت مردہ ہو جائے۔ بہت کمزور ہو جائے۔ اور اس کے اوپر نفسانیت کا غلبہ ہو جائے۔ پھر اس شخص کے خیالات بھی نفسانی۔ تقاضے بھی نفسانی۔ کام بھی نفسانی۔ ایسا شخص شکل و صورت کے اعتبار سے تو انسان ہی رہتا ہے۔ مگر حقیقت میں حیوان سے بھی بدتر ہے۔

اسی واسطے اللہ فرماتا ہے۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل۔ یہ لوگ حیوان سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ حیوان میں تو عقل نہیں ہے۔ وہ تو بے عقل و بے شعور ہے۔ اور اس طرح کی حرکتیں کرتا ہے۔ اور انسان کو تو اللہ نے عقل و شعور سے سرفراز کیا ہے۔ یہ باعقل اور باشعور ہو کر حیوانوں جیسے کام کرے۔ تو پھر حیوانوں سے بدتر ہوا یا نہیں۔

(درود شریف)

M T W T F S S

Memo No ________

Date / /

(۲) جو اللہ والے جو سوتے ہیں چاہے سردی ہو یا گرمی ہو۔ سفر ہو یا حضر ہو۔ سے

سو رات ہوئے تے سب درداں نوں سنیندا پیار نال آکھیا۔

درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوسا۔

ہو ساری باتیں لگن کی ہیں۔ محبت کی ہیں۔ جب محبت ہو جاتی ہے۔ تو محبت بڑے بڑے
مشکل کام بھی کروا لیتی ہے۔ اور محبت والے کے نزدیک بڑے مشکل کام بھی بڑے
آسان ہو جاتے ہیں۔

ادھر آدمی درود شریف پڑھتا ہے۔ اور لے جانے والے فرشتوں کی قطار لگ جاتی ہے۔ ہو یا یوں ہے
کہ ادھر ایک آدمی درود شریف پڑھنا شروع کرے گا۔ اور فرشتہ بیٹھا ہے کہ اٹھا کے تو میں
اٹھا کے جاؤں گا ـــــ فرشتہ حاضر ہوتا ہے کہ یا رسول اللہ آپ کے فلاں امتی نے فلاں جگہ پہ
رہنے والے نے آپ کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا ہے۔

جس کا ذکر بادشاہ کے دربار میں ذکر ہو تو بڑا خوش ہوتا ہے۔ جس کا ذکر
نبی پاک کے دربار میں ہو ـــــ بادشاہ تو ان کے نام لینے والے ہیں
دربار میں لوری۔ فرشتے بھی لوری۔ جب ہمارا ذکر ہوتا ہے ـــــ

نبی کی جماعت کے بعد نماز استخارہ پڑھ لے تو عمرہ اور حج کا ثواب ملتا ہے۔ یہ کتنی
دولت ہے۔ یہ سارا دن گناہوں کی حفاظت کرتے ہیں آنکھوں۔ کانوں ہاتھوں
پاؤں ـــــ جب یہ اللہ والے نفس کی خواہشات کو کچلتے رہتے ہیں۔ ایک وقت
آتا ہے۔ کہ خواہشات ختم ہو جاتی ہے ـــــ وہ نفس امارہ جو برائی کی طرف کھینچنے والا
وہ مر جاتا ہے۔ اور روحانیت شروع ہو جاتی ہے۔ نفس مر گیا تو بتاؤ موت
کس چیز کو آتی ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت ـــــ جس نفس کو موت آنی تھی۔
اس کو تو انہوں نے پہلے ہی مار دیا ـــــ اور باقی روح رہ گئی ـــــ روح کو کیا موت آتی
ہی نہیں ـــــ لہذا اللہ والے ہمیشہ زندہ ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جہاد کرو نفس کے ساتھ۔
اللہ رسول کی اطاعت کرو۔ اور نفس کی مخالفت کرو۔ جب نفس مر جائے گا تو ہم سراپا
روح بن جائیں گے۔ اور روح کو کبھی موت نہیں آتی ـــــ لہذا ہم زندہ رہیں گے۔ اور ہم نہیں

پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے۔ ثابت ہوا کہ یہ اولیاء اللہ جو نفس کا تزکیہ کیا کرتے ہوتے۔
اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کیا کرتے ہوتے۔ اپنی جانیں دیتے ہیں۔ یہ زندہ ہوتے ہیں۔ یہ مرتے نہیں۔
بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتے ہیں۔ اگر کوئی کراچی چھوڑ کر لاہور
چلا گیا تو نہیں کہتے کہ مر گیا ــــ تو اس دنیا کو یہ چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن دوسری
دنیا جس کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ یعنی وہاں یہ زندہ ہوتے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ یہ زندہ
ہوتے ہیں کھاتے پیتے ہیں۔ مگر ہمیں شعور نہیں ہوتا ــ چونکہ پردے میں ہوتے ہیں۔ اس
واسطے اس برزخی زندگی کو پردے کی زندگی کہا جاتا ہے۔

بعض لوگ اس کو نہیں مانتے جو نہیں مانتے وہ بھی سچے ہیں کیونکہ ان میں اس درجے کا
کوئی نہیں ہوتا ــ ان میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوتا۔ کہ جس کو یہ زندگی نصیب ہو۔ وہ
بھی سچے۔ اور ہم بھی سچے کیونکہ جتنے اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ وہ سب ہم میں ہوئے ہیں۔ تو
یہاں گھر والوں کی بات گھر والوں سے پوچھی جاتی ہے۔ بات ہو گھر والوں کی پوچھنے
پھرو باہر والوں سے۔ دوسروں کو کیا خبر ہے۔ گھر والوں کی بات گھر والوں سے پوچھو۔
اولیاء اللہ کی بات ان سے پوچھو۔ جن میں اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ زندہ ہیں ــ اب جو لوگ مخالف ہیں۔ یہ تو ٹھیک ہے۔
کہ یہ بڑے درجے والے ہیں۔ اللہ کے دوست ہیں انہوں نے بڑی عبادت کی۔ اللہ کو راضی
کر لیا۔ جنت کے حقدار بن گئے۔ مگر یہ جو تم ان کو پکارتے ہو۔ مدد مانگتے ہو۔ تم تو
بیٹھے ہو کراچی میں۔ اور وہ ہیں لاہور میں۔ بغداد میں۔ اجمیر۔ پاکپتن۔ جتنے بھی
اولیاء اللہ ہیں بڑے بڑے وہ سب تو ہیں ــ وہ تو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ قبروں
سے نکل کر تمہاری مدد کیسے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو بندہ ہمارا محبوب بن جاتا ہے۔ تو کیسے محبوب بنتا ہے وہ ہمارے مقام پر آکے کر۔
اس کو یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے اس کا دیکھنا ہمارا دیکھنا ہو جاتا ہے۔ سننا۔
بولنا۔ تصرف۔ آنکھ اس کی ہوتی ہے دیکھنا اللہ کا ہوتا ــ وہ خدا نہیں بن جاتا بلکہ
خدا کی صفتوں کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس کا معنی ہے ظاہر ہونے کی جگہ۔ اب میں اس

M T W T F S S
Memo No
Date / /

درشتا لیں دیتا ہوں ۔ اس لوہے کے اندر ذاتی طور پر جلانے کی صفت نہیں ہے ۔
لیکن اس لوہے کو آپ اگر آگ کے اندر رکھ دیں ۔ اور یہ لوہا اپنی ذات کو آگ کی
نذر کر دے ۔ آگ میں فنا کر دے ۔ تو پھر کیا ہوگا آگ اس کو اپنے رنگ میں رنگ لے گی ۔
یہ سرخ ہو جائے گا ۔ یہ پھر زبان حال سے کہے گا انا النار ۔ میں آگ ہوں مجھے
ہاتھ نہ لگانا ۔ ورنہ جلا دوں گا ۔ تو بتائیے اس لوہے کے اندر جو آگ کی صفت پیدا
ہوگئی ۔ وہ کیسے ہوگئی ۔ وہ صفت اس کی اپنی ذاتی صفت نہ تھی ۔ جب اس نے اپنی
ہستی کو آگ کی نذر کیا ۔ تو آگ نے اس کو اپنے رنگ میں رنگ لیا ۔ آگ نے اپنی صفت
کو اس کی صفت پر غالب کر دیا ۔ اب یہ بھی آگ بن گیا ۔ جو صفت آگ کی ہے
وہ اس کے اندر اب ظاہر ہو رہی ہے ۔ یہ بھی جلا دے گا ۔

اسی طرح اللہ والے اپنی ہستی کو رب کی ذات میں فنا کر دیتے ہیں ۔ اور فنا فی اللہ کے
درجے پر پہنچ جاتے ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ پھر ان کو اپنے رنگ میں رنگ لیتا ہے ۔
صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ ۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری اوصاف
کو مغلوب کر دیتا ہے ۔ اور اپنے اوصاف کو غالب کر دیتا ہے ۔ پھر شکل و صورت
کے اعتبار سے تو وہ بندہ ہی رہتا ہے ۔ مگر اس کے اندر خدا کی صفتوں کا جلوہ نظر
آتا ہے ۔

(2) بعض لوگوں پر جن کا اثر ہو جاتا ہے ۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار کرنا جہالت ہے
کہ یہ حقیقت قرآن سے ثابت ہے ۔ حدیث سے ثابت ہے ۔ اور اب تو
اس کو یورپ نے بھی تسلیم کر لیا ۔ جب کسی پر جن کا اثر ہوتا ہے ۔ تو وہ بندہ بولتا
ہے ۔ تو منہ بندے کا ہوتا ہے ۔ زبان بندے کی ہوتی ہے ۔ آواز بندے کی ہوتی ہے ۔ لیکن جاننے
والے کہتے ہیں کہ جن بول رہا ہے ۔ تو کیا وہ بندہ جن بن جاتا ہے ۔ جنات اپنی نسب
سے نکل کر بندوں میں چلا جاتا ہے ۔ یا جن جو ہے وہ بندہ بن گیا ۔ نہیں جن تو جن
ہے ۔ بندہ بندہ ہے ۔ مگر ہوا کیا ۔ بندے کے اوپر جب جن کا اثر ہوا ۔ تو جن نے بندے
کے اوصاف مغلوب کر دیئے ۔ اور اپنے اوصاف اس کے اوصاف پر غالب کر دیئے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

پھر اس بندے کا بولنا جن کا بولنا ۔ حالانکہ منہ بندے کا زبان بندے کی ۔ آواز بندے کی ۔
مولانا روم فرماتے ہیں ۔ کہ جن تو اللہ کی مخلوق ہے ۔ جب مخلوق کے اثر اور غلبے کا
یہ حال ہے ۔ تو خالق کے اثر اور غلبے کا کیا حال ہوگا ۔ جن بندوں پر خالق کا اثر اور غلبہ
ہو جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے بشر کی اوصاف کو مغلوب کر کے اپنے اوصاف کو غالب کر دیتا
ہے ۔ پھر ان کا سننا ۔ رب کا سننا ۔ دیکھنا ۔ بولنا ۔ وہ رب نہیں ہوتے رب کی صفتوں
کے مظہر بن جاتے ہیں ۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ سنتا ہے یا نہیں ۔
ہر جگہ دیکھتا ہے یا نہیں ۔ تو یہ اللہ والے جب اللہ کی صفتوں کے مظہر ہو گئے ۔ ان کا دیکھنا
اللہ کا دیکھنا ہو گیا ۔ تو پھر یہ اللہ کی صفتوں کے مظہر بن کر ہر جگہ دیکھنے لگ جاتے ہیں ۔
یہ ہر جگہ کی آوازوں کو سننے لگ جاتے ہیں ۔ جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا ہے وہ ہی
کچھ ہو جاتا ہے ۔ پھر ہاتھ ان کے ہوتے ہیں ۔ قوت خدا کی ہوتی ہے ۔

جیسا کہ جب حضرت علی شیر خدا نے جب قلعہ خیبر کا دروازہ اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا ۔
تو بعد میں چالیس آدمی اس دروازے کو اٹھاتے تھے تو وہ اٹھتا نہ تھا ۔ تو انہوں نے کہا
اے علی ہم سے تو اٹھتا نہیں ہے تو نے اکیلے کیسے اٹھا لیا ۔ تو حضرت علی نے فرمایا ۔
خدا کی قسم میں نے اس کو قوت جسمانی سے نہیں قوت روحانی سے اٹھایا ہے ۔
ہاتھ میرے تھے ۔ قوت خدا کی کام کر رہی تھی ۔ پھر یہ بغداد میں بیٹھے بیٹھے ڈوبتے
جہازوں کو پار لگا دیتے ہیں ۔ تو لوگ کہتے ہیں انہوں نے دیکھ کیسے لیا جہاز ۔ کہاں تھے
وہاں سے سن لی ۔ ہم کہتے ہیں اس میں کوئی تعجب نہیں ہے ۔ کہ ان کا دیکھنا رب کا
دیکھنا ہے ۔ ان کا سننا رب کا سننا ہے ۔ ہاتھ ان کے ہوتے ہیں قوت خدا کی کام
کرتی ہے ۔ تو وہ بغداد میں بیٹھے بیٹھے ڈوبتے ہوؤں کو پار لگا دیتے ہیں ۔ اللہ فرماتا ہے ،
تعجب نہ کرو ۔ ہاتھ ان کے تھے مگر قوت ہماری کام کر رہی تھی ۔

ہمارا جو عقیدہ ہے کہ سنتے ہیں ۔ دیکھتے ہیں ۔ اور تصرف کرتے ہیں ۔ یہ عقیدہ کوئی
بناوٹی نہیں ہے ۔ خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے ۔ اور تمام صوفیاء
کا اس پر اتفاق ہے ۔ سارے صوفیاء کرام سب کے حالات پڑھ کر دیکھو ۔ وہ اپنے

پیرو مرشدوں کے پاس جاتے تھے۔ نذر نیاز بھی کرتے ہیں۔ ختم درود بھی کرتے تھے۔ پھول بھی
کھللتے تھے۔ چادریں بھی چڑھاتے تھے۔ اور مصیبت کے وقت اپنے پیروں سے استمداد
بھی کرتے تھے۔ تو اگر یہ چیزیں شرک ہوتیں۔ تو شرک کرنے والا ظالم ہے۔ شرک کرنے
والے کی تو نجات نہیں۔ تو یہ باتیں شرک ہوں تو شرک کرنے والے اللہ کے پیارے
کیسے بن گئے۔ اللہ کے محبوب کیسے بن جاتے ہیں۔ تو جب یہ اللہ کے محبوب ہیں تو
ماننا پڑے گا۔ کہ یہ عقیدے اور باتیں شرک نہیں ہیں۔ چنانچہ ہمارا سلسلہ
نقشبندیہ مجددیہ ہے۔ اس سلسلے کے آفتاب و ماہتاب امام ربانی
امام مجدد الف ثانی — خود اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مجدد فرماتے ہیں میری
ایک روحانی منزل اٹک گئی۔ میں نے بڑا مجاہدہ کیا۔ بڑی ریاضت کی۔ تو یہ منزل طے نہ ہوئی۔
آخر میں نے خواجۂ خواجگان۔ حضرت بہاء الدین نقشبند کی روح سے مدد مانگی
پھر میں نے حضرت غوث اعظم رح سے مدد مانگی۔ تو مجدد صاحب فرماتے ہیں
ان دونوں بزرگوں کی روحانی مدد سے میری منزل طے ہو گئی۔ تو معلوم ہوا یہ
سلسلہ ہم نے ایجاد نہ کیا۔ شروع سے چلا آرہا ہے۔ اللہ والے اپنے پیرو
مرشدوں سے مدد مانگتے ہیں۔ ان کی مدد ہوتا ہے۔ اللہ والے سنتے ہیں۔
مدد کرتے ہیں۔ سیدھے سادے بھولے بھالے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ایک
بات کرتے ہیں۔ کہ جب یہ لوگ زندہ تھے۔ اس وقت سنتے تھے۔ مر گئے اب نہیں
سنتے۔ یہ دور سے سن لینا۔ دور سے دیکھ لینا۔ دور تک تصرف
کر لینا۔ یہ جسمانی کمال ہے یا روحانی۔ جب روحانی کمال ہے تو روح تو مرتی
ہی نہیں۔ جب روح باقی ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ روح کے کمالات بھی باقی ہیں۔
یہ نہیں ہو سکتا کہ روح تو زندہ ہو۔ اور روح کے کمالات مر جائیں۔ جب روح
باقی ہے۔ تو روح کے کمالات بھی باقی ہیں۔ روح جسم کے پنجرے کا اندازہ کر کے
تصرفات کرتی تھی۔ تو اب وہ جسم کے پنجرے سے آزاد ہو گئی۔ آزاد ہونے کے بعد اب اس
تصرفات میں۔ کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں دلیل پیش کرتا ہوں۔

M T W T F S S
Memo No
Date / /

حدیث پاک میں آتا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر پر جا کر کہتا ہے۔ کہ السلام علیکم یا اہل القبر۔ یغفر اللہ لنا۔ ولکم۔ اے قبر والے تجھ پر سلام۔ اللہ ہمیں بھی بخشے اور تجھے بھی بخشے۔ انت سلفنا تو ہم سے پہلے آ گیا ہے۔ ہم بھی تجھے ملنے والے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے بھائی کی قبر پر جا کر سلام کرے۔ تو وہ قبر والا سلام کو سنتا بھی ہے۔ دیکھتا بھی ہے پہچانتا بھی ہے۔ کہ یہ میرا بھائی ہے۔ وغیرہ۔ اور اگر کوئی تعلق نہ ہو تو جس طرح ہم لوگ ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں تعارف نہیں ہوتا۔ کہ کوئی ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ اسی طرح وہ سمجھتے ہیں۔ تو مرنے کے بعد قبر والا سلام کہنے والے کو دیکھتا بھی ہے۔ اس کے کلام کو سنتا بھی ہے۔ اس کو پہچانتا بھی ہے۔ یہ عام مسلمان کی شان ہے۔

تجربہ کر کے دیکھ لو۔ ایک زندہ آدمی کو دفن کر دو پھر پوچھو کہ زندہ نہیں سنتا۔ حضور فرماتے ہیں۔ وفات پانے والا سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ پہچانتا بھی ہے۔ مرنے کے بعد سننے دیکھنے کے ادراک میں کمی نہیں ہوتی۔ بلکہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب عام مومنوں کی یہ شان ہے تو اولیاء اللہ کی کیا شان ہوگی

جب بھی کسی مزار پر جائیں تو یہ عقیدہ رکھو کہ یہ مزار والا مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں جو سلام کہہ رہا ہوں وہ سن رہا ہے کیوں اس لیے یہ حضور کا فرمان ہے۔ کہ یہ قبروں والے دیکھتے اور سنتے ہیں۔

شریعت میں سلام کہنا اس کو جائز ہے۔ جو سنتا بھی ہو۔ اور جواب بھی دیتا ہے۔ جو سنتا نہ ہو جواب نہ دے سکتا ہو۔ اس کو سلام کہنا ہی جائز نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ آپ جب اپنے گھر جاتے ہیں۔ تو سب سے پہلے گھر کا دروازہ آتا ہے۔ آپ نے کبھی کہا ہے کہ گیٹ صاحب السلام علیکم۔ کمرے میں سلام کیا جاتا ہے۔ کہ صوفہ صاحب السلام علیکم قالین صاحب السلام علیکم۔ کبھی آپ نے سلام نہ کیا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں سنتی نہیں ہیں۔ جواب نہیں دے سکتیں۔ لہذا ان کو سلام کہنا بھی جائز نہیں ہے اگر کوئی آدمی مزار پر بیٹھا ہو۔ یا گدی والے بیٹھے ہوں۔ تو آپ جا کر کہتے ہیں السلام علیکم

Memo No
Date / /
M T W T F S S

آج کل رواج ہو گیا ہے۔ کہ گھر والوں کو سلام نہیں کہتے کہ گھر والوں کو بھی سلام کہنا چاہیے۔ بیوی بیٹی ہو تو اس کو بھی اسلام کہنا چاہیے۔ آج کل میاں سلام نہیں کہتا میری عزت گھٹ جائے گی۔ اور بیوی آ گئے میاں بیٹھا ہو تو بیوی بھی سلام کرے۔ یعنی جو بھی گھر میں بیٹھا ہو۔ اللہ فرماتا ہے جب کبھی گھر میں داخل ہوئے۔ و تسلموا علی اھلھا تو گھر والوں کو سلام کرو۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ سلام سنتے بھی ہیں جواب بھی دیتے ہیں۔ سونے والے کو سلام کہنا جائز ہے۔ سونے والا سنتا نہیں جو سنتا نہیں اس کو سلام کہنا جائز نہیں ہے۔ باتھ روم میں سلام نہیں کہنا کرنا چاہیے۔ نماز کے دوران کسی کو سلام کہنا۔ خاموش کو سلام کرنا جائز ہے۔ لہذا اسلام کہنا ہی جائز نہیں ہے۔ ان مثالوں سے آپ حضرات سمجھ جائیں گے۔ کہ شریعت میں اسلام میں۔ سلام کہنا ہی اس کو جائز ہے۔ جو سنتا بھی ہو۔ اور اس کا جواب بھی دیتا ہو۔ جو سنتا نہیں جواب نہیں دیتا اس کو سلام کہنا ہی جائز نہیں ہے۔ تو یہ جو ہم قبرستان میں جا کر کہتے ہیں۔ السلام علیکم۔ اگر وہ سنتے نہیں تو ہم کہتے کس کو ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ وہ سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ یہاں ایک مسئلہ اور بھی حل ہو گیا۔ آپ پانچوں وقت نماز میں کہتے ہیں السلام علیک ایہا النبی سلام ہو تجھ پر اے نبی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ اگر نبی کریم سنتے ہی نہیں تو سلام کہتے کس کو ہیں۔ اور جو سنتا نہ ہو۔ اس کو تو سلام کہنا ہی جائز نہیں ہے۔ یاد رکھو ہمارے نبی پاک ﷺ سنتے بھی ہیں اور اس کا جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ کیونکہ یہ سننا روحانی صفت ہے۔ یہ تصرف کرنا روحانی تعلق ہے۔ روح کو موت نہیں آتی۔ یہ زندہ ہوتے ہیں۔ سنتے ہیں دیکھتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کے یوم وفات کو یوم عرس کہا جاتے ہیں۔ عرس کے معنی شادی کے ہیں۔ اسی واسطے دولہے اور دلہن کو بھی عروس کہتے ہیں۔ تو جس وقت یہ اللہ والے مومن۔ صالح انتقال کرتے ہیں۔ روح اس بندے کی لوٹا دی جاتی ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

فرشتے انکار کر بیٹھا دیتے ہیں۔ قبر کے سوال ——— جونہی وہ سرکار کا نام لیتا ہے تو
قبر والے کی آنکھوں سے پردے ہٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ سرکار سامنے نظر آتے ہیں۔ تو
فرشتے کہتے ہیں ما کنت تقول فی حق ھذا الرجل ۔ یہ مرد کامل جو تیرے سامنے جلوہ
افروز ہے۔ ان کو پہچانتا ہے۔ ان کے بارے میں کیا کہتا ہے ——— قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔
نم کنومۃ العروس ——— کو دلہن کا دولہا ملتا ہے۔ جیسے اسی واسطے خوشی کا دن ہے
کیونکہ محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہوتا ہے۔ آخرت کی منزل میں کامیاب
ہوتا ہے۔ اس کی قبر گلزار بن جاتی ہے، جب ہمارے آقا وصول کے واسطے خوشی کا
دن ہو۔ وہ مقدموں کے لیے خوشی کا دن ہوتا ہے۔

بادشاہ کے لیے خوشی کا دن ہو۔ آپ اس کے لیے جاتے ہیں یا نہیں ——— ہاں دشمنوں
کو اس دن خوشی نہ ہوگی۔ تو ہمارے آقا وصول ہیں۔ ہمیں ان سے محبت ہے ———
ان کے لیے جو خوشی کا دن ہوتا ہے وہ ہمارے لیے بھی خوشی کا دن ہوتا ہے۔

ان کے لیے یہ ہو گیا ہے آپ قرآن پڑھیں۔ ذکر اذکار کریں صدقہ خیرات کریں۔
اور ان کی روح کو ثواب ہدیہ کریں۔ ہمارے جتنے بھی معمولات ہیں یہ سارے
قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ——— جو لوگ منع کرتے ہیں ان کا منع کرنا شریعت
و طریقت کے خلاف ہے۔

بیعت کا سلسلہ ہے۔ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ نیکی کا عمل کرنا۔ حضور ان کو وصیت
فرماتے تھے۔ ایک ہوتی ہے بیعت جہاد ——— بیعت کرتے ہیں کہ ہم لڑیں گے۔ جان
دے دیں گے پیچھے نہ ہٹیں گے۔ ایک ہے بیعت ارشاد۔ یعنی رشد و ہدایت کے واسطے
بیعت ہوتا ہے۔ کسی کامل پیر کے ہاتھ بیعت کرے۔ نیک بن جائیں۔ ان کے سہارے
ہمارا تعلق ہو جائے۔ اور ان کے ذریعے سے ہمارا رسول اللہ تک تعلق ہو جائے۔ ہمیں
رشد و ہدایت حاصل ہو۔ بیعت کا سلسلہ نبی کریم سے شروع ہوا۔
حضور علیہ السلام کا جب وصال ہوا۔ تو خلیفہ کون بنا۔ سیدنا ابوبکر صدیق۔
ان کا حضور کے ساتھ کیا رشتہ تھا۔ حالانکہ حضور کے چچا زاد بھائی حضرت علی موجود

Memo No ______
M T W T F S S Date / /

تھے۔ اور حضور نے ہی ان کو پالا تھا ۔ جب وہ بچے تھے۔ حضور ان کو اپنے گھر میں لے آئے تھے۔
کیونکہ حضرت ابو طالب کی مالی حالت کمزور تھی۔ حضرت جعفر نے بات کی کہ
ان کی مالی حالت کمزور ہے ایک بچہ تم لے لو۔ ایک میں لے لیتا ہوں۔ تو حضرت علی
کو نبی پاک نے لے لیا۔ حضور نے جب نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وقت ان کی عمر دس
سال کی تھی ۔۔۔ تو وصال کے وقت کتنی عمر ہے۔ ۳۱ سال۔ ۳۳ سال۔
ان کو حضور نے خلیفہ نہیں بنایا ۔۔۔ بلکہ ابو بکرؓ کو اپنی ظاہری حیات میں ہی اپنا
امام اپنی جگہ پر کھڑا کر کے مسلمانوں کا امام بنا دیا۔ نبی پاکؐ کے بعد حضرت ابو بکر خلیفہ
بنے۔ حضور کی برادری میں سے نہ تھے۔ حضور کی برادری تو بنی ہاشم ہے۔ اس وقت
امام حسنین بھی تھے۔ تو حضور نے خود ۔۔۔ کو بنایا کیا خلیفہ ۔۔۔
تو جب حسنین جب نواسے خلیفہ نہ بنے۔ تو آج اگر کوئی کہے کہ
کہ نواسے کا ہی حق ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
یہ اہلیت و صلاحیت کی بنا پر ہوتی ہے۔ کیا عمر فاروق ان کی اولاد میں
سے تھے ۔۔۔ ابو بکرؓ نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہ بنایا ۔۔۔ آپ نے دیکھا کہ عمر اہلیت
رکھتے ہیں ۔۔۔ عمر نے عرض کیا اے ابو بکر مجھے خلافت کی ضرورت نہیں ہے۔ فرمایا
اے عمر مجھے خلافت کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر خلافت کو تمہاری ضرورت
ہے۔ عثمان کو خلیفہ نہ بنایا ۔۔۔ عبداللہ بن عمر کو خلیفہ نہ بنایا۔ بڑے فاضل۔ بڑے
محدث ۔۔۔ حضرت علی نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا۔ جن میں
صلاحیت ہو ۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا اہل امانت کے سپرد کرو۔ لہٰذا اس کو چلانا چاہیے۔
مولوی صاحب کشتی میں ۔۔۔ ملاح سے پوچھا ۔۔۔ ہر ایک فن کے لئے کچھ
لوگ۔ جو ماہر ہو اس کے سپرد کرنا چاہیے ۔۔۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ ۔ درجات

٢٠-٧-٢٠١٧
٢٦-١٠-١٤٣٨
٩-٠٥-٣٩-PM

KHURRAM PAPER PRODUCTS

249

۳۴۸

M T W T F S S

Memo No
Date / /

یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم — اے لوگو - تحقیق آ گیا تمہارے پاس
تمہارے رب کی طرف سے برھان - وانزلنا الیکم نورا مبینا - اور اتارا ہم نے تمہاری طرف نور مبین - ایک برھان
اور نور مبین — علیہ السلام نبی علیہ السلام — برھان سے مراد نبی پاک ہیں - نور مبین سے مراد
قرآن مجید — روشن دلیل — یہودیوں اور عیسائیوں نے دعویٰ کیا۔ وقالوا لن
یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصٰری — عیسائیوں کا دعویٰ - تلک امانیھم - قل ھاتوا برھانکم
— کوئی دلیل لاؤ — قرآن نے زبانی قیل و قال کے مقابلہ میں دلیل — خدا نے محبوب
کو دلیل بنا کر بھیجا — دلیل دعویٰ کی ہوتی ہے - مثال میں بہت بڑا عالم ہوں - اس
کی دلیل کیا ہے - تفسیر کو دیکھو - خطاب کو سنا — اللہ نے دعویٰ کیا ہے
میں اللہ ہوں — میرے سوا کوئی بادشاہ نہیں - میرے سوا کوئی الہ نہیں - اس کی دلیل کیا ہے
اس جہان رب کی دلیل - لا الہ الا اللہ دلیل ہے محمد رسول اللہ ہے - اللہ کا دعویٰ - اللہ علیم
— حلیم - کریم - رحیم - اللہ کے کمالات کا دعویٰ - محمد اس کی دلیل ہیں -
جو سرکار کے کمالات کو نہیں جانتے - رب کے کمالات کی دلیل سے عالم ہو گا
— جس کی مخلوق کیا بے مثال ہے - اور اس سے خالق کا کیا مقام ہے - اللہ تعالیٰ بلند
ہے ہم دیکھ نہیں سکتا - زبان - تاکہ اس کو چھو نہیں سکتے - محسوس سے بھی
بلند ہے - اللہ کی سچائی کا پتہ چلا کہ محمد کی ذات سے ہے - جس کے
رسول کے کمالات کا یہ عالم ہے — ڈاکٹر اقبال —

مصطفیٰ آئینۂ روئے خدا — منعکس در وے ہمہ خوئے خدا

اللہ کی ذات و صفات کا آئینہ ہے - اگر تم اللہ کی صفات کو دیکھنا چاہتے ہو سرکار کو دیکھو
نبی پاک خدا نہیں - حق آئینہ - آئینہ حق نما ہیں — اللہ کی ساری صفات کے جلوے
نظر آتے ہیں — زمین پر رکھا ہوا آئینہ اس میں آسمان کا چاند نظر آتا ہے کیا آسمان
کا چاند نیچے آ گیا ہے - چاند نہ ہے آئینہ زمین پر ہے - چاند اوپر ہے آئینہ
آئینہ اپنے اندر رسائی رکھتا ہے - چاند کا نظر بن گیا - خدا مصطفیٰ نہیں - مصطفیٰ خدا نہیں
خدا اللہ کا مکان - سرکار اپنے اندر اس صفات کی ہے - اس کا اسم

M T W T F S S — Memo No — Date / /

ذاتِ مصطفیٰ میں ذاتِ خدا کے جلوے نظر آتے ہیں — محمد رسول اللہ اس کی دلیل
ہیں۔ مثال۔ تفسیر میں غلطیاں ہوں ۔ وغیرہ تو دلیل غلط ہو سکتی ہے ۔
دعویٰ غلط ہو گیا۔ اگر دلیل کمزور ہو گی تو دعویٰ کمزور ہو گا ۔ دعویٰ کو ثابت کرنے
کے لئے دلائل کو پیش کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ — دلیل اس کی کمزور ہو گی
جو خود کمزور ہو۔ کامل کی دلیل بھی کامل ہو گی۔ سرکار خدا کی دلیل بن کر آئے ۔
کیا اللہ میں کوئی نقص ہے — محبوب کو پاک بنا کر بھیجا ۔ میں بے عیب ہوں تو آپ کو
بھی ۔ کامل ہوں ۔ آپ کو بھی کامل — جو لوگ عیب تلاش کرتے ہیں ۔ وہ دعویٰ
کے بارے میں — دلیل بھی کامل ہے۔ بے عیب تو خدا کی ذات ہے ۔
جب نبی پاک کو بے عیب مان لیا تو شرک ہو گا — بے عیب جاننے سے برابری
نہیں ہوتی ۔ اللہ خالق ہو کر ۔ نبی پاک مخلوق ۔ اللہ معبود ہو کر ۔ نبی عابد ہو کر —
سبحان اللہ کا معنیٰ — اللہ پاک ہے ۔ سمیعاً بصیراً کا بندے کے لئے آیا ہے ۔ وجعلناہ سمیعاً
بصیراً کہ ۔ اللہ ازلی طور پر — بندے حادث طور پر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت بغیر فانی
کسی کے قبضہ و کنٹرول میں نہیں — تو شرک نہ ہوا — حقیقی برابری —
کوئی مسلمان اللہ کے برابر نہیں سمجھتا — مجھے اپنی امت کا شرک کا خوف نہیں ہے
دنیا کی طرف مائل ۔ راہ حق سے غافل — سرکار کا زبان غلط ہو گیا .
اگر ان وہابیوں کی بات کا مان لینا —

مصافحہ کریں ۔ ہاتھوں کو چومنا — ہاتھ چوم لیں تو معانقہ کا سوال — صحابہ کرام
نبی پاک کے ہاتھ بھی پاؤں بھی چومتے تھے — سجدہ رب کے سوا کسی کو جائز نہیں ۔
المفرد میں موجود ہے — حضرت علی حضرت عباس کے ہاتھ کبھی پاؤں بھی —
ہاتھ پاؤں چومنا عملی کی سنت ۔ نبی پاک کی سنت ہے — المنتقی خلفائے راشدین ۔
جس طرح نبی کی سنت لازم ہے — امام مسلم امام بخاری کے پاس آئے —
در مختار میں لکھا ہے کہ عالم کے والدین کے پاؤں کو چومنا ۔ جنت کی چوکھٹ کو چومنا — سجدہ ہوتا تو منع
کرتا — صحابہ بھی چومتے تھے کہ منہ جھکائے لے جاتے تھے — والدہ کے پاؤں ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ماں کو کہا کہ ماں پاؤں اٹھا کر ___ ماں کو کہنے والے کو بدتمیز کہا جائے گا۔
سجدے کی نیت سے جھکیں گے تو گنہگار ہو گئے۔ عبادت کی نیت سے انما الاعمال بالنیات۔
بندہ مسجد میں آیا۔ نماز پڑھنے۔ چوتھا ارکان کی نیت۔ ایک ۷ ان ثواب حکم سے
کا گناہ ___ عبادت کی نیت ثواب بعد گناہ ___
خانہ کعبہ کے اندر مشرکوں کے ۳۶۰ سالہ بت رکھے ہوئے تھے۔ قبلہ کی طرف منہ۔
مکہ فتح کے وقت توڑا ___ صحابہ اور نبی پاک بیت اللہ کی طرف کیا بھی بتوں
کی طرف سجدہ ___ بتوں کی نیت نہ تھی ___ خانہ کعبہ کے اندر نبیوں کی
قبریں ہیں۔ حطیم کعبہ کے اندر۔ بڑے انبیاء کی قبور۔ ۷۰ انبیاء (شمار روح کر)
خانہ کعبہ کے اندر قبریں ہیں تو کیا نیت بدل دیں ___ نیت کو دیکھنا پڑے گا۔
مسلمانوں پر فتوے لگاؤ ___ سجدے کے لائق صرف اللہ کی ذات۔
ہم علماء دستے ہی نہیں کرتے ہم تعظیم کرتے۔ تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر واجب
ہے۔ (B)
اللہ ہی سمیع البصیر ہے۔ بندہ بھی سمیع بصیر ہے۔ اسا شان کی روف الرحیم۔ پوشیدہ
چیزوں کو جاننا اللہ کی سنت ہے۔ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ آنکھوں کا علم۔
آنکھیں نہ ہوتیں تو بے علم۔ اللہ نے ان آنکھوں میں کمال دیا ہے۔ جو بھی جانتا ہے۔
اللہ کی عطا سے جانتا ہے۔ صحیح بخاری کے اندر حدیث قدسی موجود ہے۔ بندہ
نوافل کے سبب مقرب ہو ___ یہ کوشش بھی نہیں پڑھتے ___ نوافل تو ہیں۔
فرض کے بعد دعا بھی نہیں مانگتے ___ فاتحہ پڑھی تو پانی کیوں پڑھتے ہو۔ دعا تو فاتحہ
ہے۔ مشکوٰۃ۔ ہم فرضوں کے بعد دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ سکھانا تو چاہتا
ہے کہ دعا نہ مانگا کرو۔ انہوں نے نبیوں ولیوں سے رکا دیا ان سے اپنی بارگاہ
سے ہٹا دیا ___ اللہ والے رات کو نماز پڑھتے ہیں۔ ___ رات ہوتے ہی دراں
اللہ فرماتا ہے والذین یبیتون لربهم سجدا ___ امام اعظم غوث اعظم نے چالیس سال۔
___ قرآن ختم کیا کرتے تھے ___ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اس کے سارے اعضاء

M T W T F S S | Memo No ______ Date / /

پھر بندے جو بھی مانگتے ہیں ویسا ان کو عطا فرماتا ہے — کیا اعضاء جسمانی اللہ بن جاتا
ہے۔ کیا کانوں کے اندر اللہ آ جاتا ہے — اللہ کی صفت کا غلبہ بن جاتا ہے۔
بعض لوگوں پر جن کا اثر ہو جاتا ہے۔ پاگل کر دیتے ہیں — پہلے بھی گزرا ہے — شانِ ولایت
ہیں — بعض بزرگوں نے حکم باقی ہے کہ مردے زندہ کیا۔ اللہ کے بندے کا بولنا —
ہے جو اللہ کا محبوب ہو گیا — اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ حضرت سلیمان
کا وزیر آصف بن برخیا — اس کا کمال — یہ میرے رب کا فضل ہے
سلیمان نے پوچھا کہ اس لئے لوگ کہتے ہم بن کر کرامت کی حقیقت نہ جانتے رہے۔
جس کے عقیدہ کی درستگی نہ ہے ترقی کی کیا شان ہوگی — جو رب کے فضل
کا منکر ہو جائے وہ رب کے فضل کو نہیں مانتا — ہمارے نبی سارے انبیاء کے سردار
آپ کی امت کے اولیاء سردار ہیں۔ غوث الاعظم سمندر میں جہاز کو پار لگا دیں
—

جمعۃ المبارک

۲۰۱۷ — ۷ — ۲۱
۱۴۳۸ — ۱۰ — ۲۶
۴ — ۴۴ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Suharverdi
21 JUL 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632365

۲۸۶ گھر گھر بتی کے نور کی روشنی ظاہر ہو جائے — اس لئے درس بنایا ہے — سورۂ اخلاص ۔

جو قرآن و حدیث میں نہیں وہ اسلامی عقائد نہیں — اللہ جو پہلے سے ایک

ہے اس کو ایک کیا کریں گے — اللہ کو آدھا نہیں کر سکتے — لکڑی الگ ہے ۔ لوہا الگ

چیز ہے — اللہ واحد عددی نہیں — واحد حقیقی ہے — واحد جنسی نہیں —

دوسرا ہی اس کا شریک نہیں — وہ ایسا ایک ہے اس جیسا کوئی ایک نہیں ۔

— اللہ ہی رحیم — اس نے محبوب کو رحیم بنایا — واغفرلنا ۔ مولانا

اسماعیل ہزاروی ہے — مولانا — توبہ ھو مولانا — دوسری مثال

کپڑا پاک ہے — اللہ پاک ہے ۔ کیا یہ شرک ہے ۔

— سبحن اللہ کا معنی کیا ہے — انت مولانا — مولانا نبی تو کیا شرک

نہیں ہے — کہ تا خذہ سنۃ ولا نوم — درس دیتے ہوئے مولانا سوتے

احمد یار خان نے تفسیر نعیمی نے — حضرت موسیٰ بیدار سے نے فرمایا

کیا یہ سوتا ہے ۔ کیا اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں تو اللہ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں گلاس ہے ۔

— اگر میں سو جاؤں تو یہ زمین و آسمان کیسے باقی رہیں گے — اللہ کو بھوک

نہیں لگتی — وہ کھلاتا ہے — عبدالقادر جیلانی کو اللہ فرماتا ہے ۔ کہ کھاؤ پیو

— تمہیں دیا دیا کھلاتا پلاتا ہے مجھے ۔

پیارا پیارا میرا اچھا ہے والا میرا ۔

پہلے بزرگ کافروں کو مسلمان بناتے آئے اور یہ مسلمان کو کافر بناتے ہیں ۔

عقائد ۔ محمد اسماعیل تقویۃ الایمان کا — اللہ کو پہلے پتہ نہیں ہوتا کہ بندے

کیا کریں گے — یک روزہ — براہین قاطعہ ۔ تذکرۃ الخلیل ۔ اللہ جھوٹ

سکتا ہے — جتنا علم اللہ کو ہے اتنا حضور کو ہے یہ عقیدہ نہ ہے

— ان العزۃ للہ جمیعا کا — ہر کوئی عزت مانگ رہا ہے —

— وتعز من تشاء وتذل من تشاء — وللہ العزۃ ولرسولہ — وللمومنین ۔

۱۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ ۔ ہم ایمان والے مانتے ہیں کہ قرآن پاک اول سے
آخر تک ہمارے نبی پاک ؐ کی نعت ہے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سارا قرآن ہی اللہ
کا ہے اور اس میں سے پارہ ۲۱ میں ایسے نبی پاک ؐ کی نعت بیان کی ہے۔ اس آیت میں بھی
نبی پاک ؐ کی نعت بیان ہوئی ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لیے نبی پاک کی سیرت نمونہ ہے۔
سیرت پر عمل کرنے میں بھلائی ہے۔ نبی پاک ؐ نے جو عمل فرمایا ہے وہ ہمارے لیے بہترین
ہے۔ اللہ سے امید۔ اللہ کا ذکر کرنا بہت زیادہ۔ جس کے اللہ سے رشتے جڑنے کی خوبیاں
پائی جائیں اس کو دنیا و آخرت میں کامیابی ملے گی۔

اللہ کو عبادت کی ضرورت نہیں وہ بے نیاز ہے۔ بڑے لوگ اللہ کو نہیں مانتے
مانتے اور پہچانتے ہے کون ہے۔ ماں باپ اپنے لیے بھلائی کرتا ہے۔ احسان مانتے
بڑے ہیں۔ جنہوں اللہ انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ تمام
نیکیوں کی اصل کہ اللہ راضی کر لیں۔ چاہے ساری دنیا کو راضی کر لیں تو کوئی فائدہ نہیں
اللہ راضی کب ہوتا ہے۔ اللہ کچھ لینے سے پاک ہے کہ اس کے لیے کچھ دے جائیں
وہ ساری چیزوں سے پاک ہے۔ ہر بندہ ہر عمل کرتا ہے اللہ کو راضی کرنے کے لیے۔
اللہ فرماتا ہے کہ مجھے راضی کرنا ہے تو اپنے محبوب کو دیکھو۔ جو ہمارے لیے نمونہ ہیں۔ جو
محبوب کی تابعداری کرتا ہے وہ اللہ کو راضی کرے گا۔

ہر انسان دیکھے جو اللہ سے امید رکھتا ہے۔ اپنے آپ سے پوچھیں۔ آپ کو امید اپنی دولت
سے ہے۔

بتوں سے تجھ کو امید خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے۔

تم نے اپنی ضروریات کو خدا بنا دیا ہے۔ آج مسلمان کہتے ہیں۔ کہ یہودیوں نصاریٰ کے کیا کریں
وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے امید باندھ لی ہے تا وہ اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں ان کا ضمیر ان کا
پورا کرے۔ جو بندہ چاہتا ہے کہ اللہ مجھے بخش دے تو بندہ اس کا سچا غلام بن جائے۔
وہ لوگ جو انسانیت کی شکل میں اللہ سے ہو۔ جو شکل و صورت میں انسان لگتے۔ مگر لڑکیوں کو زندہ
دفن کرتے تھے۔ فسق و فجور عام تھی۔ جہالت کو شکست کر کے کامیاب ہوئی۔ جو حدود سے ...

جو غلامی میں ان درندوں کو تہذیب دی ـــ انسان بنا دیا ـ سرکار تشریف لائے ـ چلے گئے ـ
آ گئے وہ آشفتہ مسلموں کے امام بن گئے ـــ آج دنیا ان کی مثال نہ بنا سکی ـ یہ اسلام کا نظام
حکومت جو فاروق اعظم نے عمل کر کے دکھایا ـ آج یہودیوں عیسائیوں نے اپنا لیا ہے ـ ترقی ملک ہے لیکن سارا
تعلیمات ہماری ہے ہم نے ان چیزوں کو چھوڑ کر کیا حاصل کیا ہے ـــ
بس لوگوں نے شاید سنت کو نہیں مانا ـ وہ تو سپر پاور ہیں ـ کیا امریکہ کا صدر موت سے بچ سکتا
ہے ـ وہاں بھی طوفان آتے ہیں ـــ بڑی آفتوں کو روک نہیں سکتے ـ سپر پاور وہ نہیں ہیں
اگر کوئی سپر پاور ہے تو اللہ کی ذات ہے ـ وہ چاند پر پہنچ کر کیا کر لیں گے ـ میرے نبی نے ایک اشارہ
کیا ہے تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے ـ سورج کو واپس ـــ کیا دنیا میں کوئی ایسا کر سکتا ہے ـ کیا یہ سپر پاور
ہے ـ اگر ایسا کو چاہیے پیغمبر ـ نبی کے قدموں میں آ گئے ـ جو نبی کے قدموں میں آتا ہے وہ صدیق اکبر
فاروق ـ کوئی امام اعظم ـ غوث اعظم ـ داتا ـ غریب ـ جو نبی کے غلام ہیں وہ
اللہ تعالیٰ کی خدائی میں تصرف کرتے ہیں ـ اولیاء کی کرامات کو دیکھو ـ لعل دیکھو پنجاب کو
جس کے بندے ایسے کمال والے ہیں ـ ان کا رب کتنے کمال والا ہوگا ـــ یہ اسوۂ حسنہ کا
درس ہے اسی کو سوچو ـــ کامیابی کا کیا مطلب ہے ـ سب سے پوچھو کسی کا کوئی جواب
کسی کا کوئی جواب ـــ یہ اللہ کا فرمان ہے اس سے کوئی انکار نہیں ہے سرکار کا
فیصلہ مانتے ہیں کہ سرکار نبی کے علاوہ کوئی اچھا انسان ہوا نہیں ہے ـــ تو پھر اس کے غلام
بن جاؤ دنیا بھی کامیاب آخرت بھی کامیاب ـــ صحابہ نے سرکار کو وسیلہ بنا لیا اللہ تک پہنچنے
کے لیے ـــ وہی کامیاب ہوا ـ تاریخ آپ کے سامنے ہے ـــ چودہ سو سال کی تاریخ میں کیا کیا
ہوتا رہا ـ لوگوں نے علماء کو بھی معاشرے میں ـــ اصل حکمرانی کس کی ہے
علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل ـ علماء وارث ہیں ـ مثال مولانا شمس تبریز کا رہا ہے ـ شیر کی
طرح بہادر ـ ان سے وہ کلام ظاہر ہوا ـ (امداد المشتاق) میں مرشد سے ملاقات
امام غزالی کی روح ـــ موسیٰ پر اعتراض ہزار سال قبل ہوئے ـ نبی مرتے نہیں سب
نبی سلسلہ بنا رہے ہیں ـ جب ... ہمارے نبی کا ظاہر ہوگا ـ ... ظاہر ہوگا ـ
ان سے نبی حضرت کا ظاہر ہوگا ـ ہم ہیں ـ کوئی عالم ـــ دلا دیجیے نے ـــ موسیٰ جانتے ہیں ـ

M T W T F S S　　Memo No ______　Date / /

کہ نبی علماء کو بھی جانتے ہیں ۔ نبی ایک عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہوتے ہیں ۔ کچھ بھی چھپا ہوا نہیں —
نبی پاک سے تجھ پر سواری ہے ۔ — قبر میں کیا ہوتا ہے — اس سواری پہ سوار ہیں ۔ اس کو برا
بیان نہیں کر سکتا ہے ۔ میرے نبی کی شان کتنی ہوگی — جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی ہمارے جیسے ہیں ۔
دن بھر بستر پر کھڑا کر دو — نبی پاک کو ستانا چاہیے ۔ یہ جھٹلانا ہے ۔ وہ خود جھوٹا ہو جاتا ہے
نبی کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا —

عالم ارواح میں گناہ ہیں — عالم کو تلاش کو ڈھونڈ رہے ہیں — امام غزالی کی روح نے مرنے کیا حضور
کیسے بلا لیں — امام غزالی جانتے ہیں کہ نبی کیوں دیکھ رہا ہے ۔ پانچ سو سال کے بعد پیدا ہوں گے ۔ نبی
کے علموں کو پرکھنا ہے — امام غزالی نے سلام کیا ۔ (سلام کے مسائل)
نبی کو سلام کرنے کا کتنا ثواب ہوگا — نام کیا ہے ۔ موسیٰ نے فرمایا ۔ نبی کو پتہ ہے کہ ان کا نام کیا ہوگا ۔
اللہ نے جن کو رب دینے کے بیان دے دیے ۔ نبیاں طرف ظہور ہوتا ہے ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ پانچ سو سال
کے بعد ۔ امام غزالی کو — میں ان کا علم کا پتہ ہے تو نبی پاک کی کتنی شان ہوگی —
امام غزالی نے قرآن پڑھا نہیں ۔ موسیٰ نے کب کہا — رہبر کی امی ما اترا — میرے لیے عزت
جن کے علوم کو پرکھنا ہے ان کے آقا کی کیا شان ہوگی —
— مدرسہ کے چادر گر دو ۔ غریب نواز کو چادر گر — وہاں جو سونا موسیٰ کے پاس نبی پاک
کے علموں کی شان ظاہر ہے — نبی پاک کے علوم بن جاؤ ۔ کامیاب ہو گے —
— لوگ کہتے ہیں پہلے دنیا اندھیرا ۔ بجلی فونوں کا دور آیا ۔ ایک موبائل فونوں کا دور ہے ۔ دنیا میں چھ
چار کونے گھومیں — اس سے بہتر ہمارا عقیدہ کیا ہوتا ہے ۔ موبائل کا تعلق سگنل سے ہو جائے
تو جیب میں بھی کام کرتا ہے ۔ مصطفیٰ سے تعلق ہو جائے بندہ قبر میں بھی کام کرتا ہے
مثال جس طرح بجلی کا تعلق — مین پاور سے ہوتا ہے ۔ اس طرح جس کا تعلق نبی سے ہو ہمیشہ
ایمان والا نہیں ہو سکتا — اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہونا چاہیے تو میں نے حبیب کو نمونہ بنا کے بھیجا ہے —
تم — اسوہ رکھنا کامیاب ہو جاؤ گے ۔ اب ہم اس نمونے کے بغیر صحیح نہ سمجھیں گے — بیساکھ
ہم اس کو بھیج دے کہ جائیں — نماز کا طریقہ کیا ہے ۔ کیسے نماز پڑھیں ۔ نمونہ بھیج دیا ۔ میرے
نبی کا — پیروی نہیں کرتا ۔ کوئی عمل قبول نہیں — کیا نماز میں بات کر سکتے ہیں ۔ کوئی کلام

KHURRAM PAPER PRODUCTS

257

M T W T F S S — Memo No — Date / /

نماز میں بھول جاتے ہیں یا قرآن بھی ۔۔۔ کیا نماز میں بھول ہوتی ہے ۔۔۔ جو ہر کام کا مسئلہ

ہر بندہ سے پوچھو ۔۔۔ سب کو دیکھو ۔۔۔ جیسے کہ قرآن کے حکم 2.

رہیں ۔۔۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ۔

(1) جو چیز نمونہ ہو ۔ اس کو ہر طرح کامل و مکمل ہو ۔۔۔ 2. بہترین نمونہ ۔ ہر عیب سے پاک ہو ۔ یہ تعریف کرو

سو بتانے والا ۔۔۔ 3. بتانے والا عیب کو ۔۔۔ 5. چھپایا نہ جاتا ۔۔۔

تمام انسان ہو گا ۔۔۔ سب کمال والے ۔ میرا نبی ان سب کمال والے ۔۔۔ اعلیٰ صفات

سب سے اعلیٰ و ارفع ۔۔۔ انبیاء بڑی شان والے ہیں ۔ مگر جو شان نبی کی

ہے ۔ اس لیے سب مانتے ہیں ۔۔۔ صورت سیرت علم ، حلم جمال کمال ۔ جو شان

موسیٰ کی ہے وہ کسی کی نہیں ۔ انبیاء کے معجزات و کمالات کی بات ۔ جو شان سے دیکھو

میرے نبی جیسا اور کوئی نہ ہو گا ۔۔۔ کامل مکمل اکمل ہوتا ۔۔۔ (4) ہر عیب سے پاک ۔ کبھی ان کو

گرد و غبار سے دور رکھتے ہیں ۔۔۔ میرے نبی کو ہر عیب سے ۔ اللہ ہر عیب سے ذاتی طور پر ہے

جب برابر نہیں تو ۔۔۔ نبی اللہ کی عطا سے بے عیب (حب یا بن ثابت)

خلقت مبرأ من کل عیب ۔۔۔ کما تشاء ۔

کوئی عیب بیان کرتا ہے ۔ اپنا عیب بیان کرتا ہے ۔۔۔ ابو جہل اور صدیق اکبر نے دیکھا ۔

۔۔۔ میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔۔۔ وہ چمک جاتا ہے ۔۔۔ اعلیٰ حضرت ۔

وہ چمک سمجھ سے پاتے ہیں سب ۔۔۔ میرا مال بھی چلا دے نعمات والے

(B) وہ ایسے محبوب چمک والے ہیں ۔ جو ان سے لگ جاتا ہے وہ چمک جاتا ہے ۔ اعلیٰ حضرت زبان

میں محبوب کے بارے میں شک کرتا ہو ۔ جو چمکتا ہے وہ آپ ہی سے چمکتا ہے ۔ سورج چاند ستارے اجالا

آ . 2 کس کو چمک لینی ہے تو لیا ان ۔ حدیث مشکوٰۃ ۔ دو صحابی ۔ اسید ۔ عباد ۔ عشاء

کے بعد جانے لگے ۔۔۔ بارش آگئی ۔ قدرت کا نظام کیا ان کا ۔۔۔ سب کا راستہ ڈوب گیا ۔ کہیں پتا گرے

کون دیتا ہے دینے کو منہ ۔۔۔ چھڑی کو ہاتھ ۔۔۔ لاٹھی کو ہاتھ میں ۔ لے لیا ۔ کسی لئے ہر

میں کام آتی ہے ۔۔۔ وہ صحابی تو دیا بنے ۔۔۔ لاٹھی کو لاٹھی سے ۔۔۔ چمک گئی

جاتے ہیں ۔۔۔ سرکار روشنی عطا فرماتے ہیں مشکلات حل فرماتے ہیں یا نہیں ۔۔۔

Memo No ______
Date / /
M T W T F S S

پہلے نبی بن بن کر چلتے تھے۔ اب ولی بن بن کر چمک رہے ہیں۔ پہلے لوگوں میں بھی نبی کا نور تھا۔ اب ان میں بھی میرے
نبی کا نور ہے۔ اللہ نے سراجاً منیرا فرمایا۔ (۳) بشیر بنی ملفوظ ہوا اس کو چھپایا جاتا ہے
پہلی کو اوجھل رکھا جاتا ہے۔ ان کو سب بشارتیں دے کر بھیجا ہے۔ وہ نبی بھی میرے نبی کا ذکر کرتے تھے۔
آدم کی مشکل۔ نوح۔ ابراہیم اسماعیل۔ ہر نبی نے ذکر کیا۔ اب اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کر رہا ہے
وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ ہر نبی کسی زمانے کے لیے۔ کوئی بستی کے لیے رسول بن کر آئے۔
اعلیٰ حضرت سے کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے نہ چھپایا ہمیں ہر آنکھ والے
سے نظر آتے ہیں ہر ذرے میں نظارے محمد کے مشرق میں شمس میں ہر گل میں جلوے محمد کے۔
اتنا غلو کیا کرے ساری کائنات انہیں کے نور سے بنی ہے۔ (۵) نذیر ہوتے
(۴) بنانے والا خوش ہو رہا ہے جس کو رب نے بے عیب بنایا ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے۔ کہ غزوہ
احد میں دانت ٹوٹا تو عیب دار ہو گئے۔ پورا دانت شہید نہ ہوا۔ یہ جس کتاب میں لکھا
ہے کہ پورا دانت نکلا تھا۔ دانت کا کنارہ شہید ہوا تھا۔ جس طرح ہیرے کو تراشیں تو
چمک بڑھ جاتی ہے۔ کنارہ ٹوٹنے سے تو حضور کے دانت کی چمک اور بڑھ گئی تھی۔ ان میں کوئی عیب
نہیں۔ عیب بندے کی سوچ میں ہے۔ نظر میں ہے۔ میرے نبی میں عیب نہیں ان جیسا حسین کوئی اور
نہیں ہے۔ ان جیسا جمیل کوئی اور نہیں ہے۔ پوری مخلوق میں ان جیسا کمال والا کوئی نہیں ہے۔
آپ کاریگر ہیں تو کوئی چیز بنائیں تو کوئی آ کر کہے گا کیا چیز بنائی ہے کمال ہے۔ اولاد پیدا ہو
لوگ آتے ہیں بچے کو دیکھ کر عورتیں تعریف کرتی ہیں۔ اسے اس کا ناک کیا دیکھو۔ ناک دیکھو
وہ تعریف کریں گی تو ماں خوش ہو گی یا نہیں۔ حالانکہ ماں نے پیدا نہ کیا۔ پیدا تو ماں نے کیا ہے
ماں نے تو جنا ہے۔ سب سے بالا و والا ہمارا نبی
دنیا کے جلسوں میں گلے پھاڑتے ہیں تو ثواب ملتا ہے۔ جتنی ان کی تعریف کرو
رب خوش ہوتا ہے۔ کتاب کا نام ہے حلیۃ الاولیاء۔ امام ابن نعیم اصفہانی کی اس کو ثبت کیا۔
حضرت موسیٰ کے زمانے سو سالہ کا مجرم نے۔ بار پھینک دیا۔ اس لائق نہ تھا۔
موسیٰ کو وحی فرمایا۔ راز کیا ہے۔ بہت پیارا ہے۔ یا اللہ جس کو بار بار سوا نہ کر
وجہ کیا۔ حبیب کا نام چومتا تھا۔ میرا حبیب پیارا کیا ہم نے اس کو بخش دیا۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

نمرود - ابراہیم کا دور والا — گستاخی کی اللہ نے پکڑا - مچھر سے مروایا - جوتے پڑواتے -

— جو خدائی کے دعوے کرتے ہیں - تو خود اپنے آپ کو مارتے ہیں -

فرعون - موسیٰ سے ٹکرائی تو نہ بچ سکا — اپنے آپ کو خدا کہنے والا خود دیکھو کس حال میں ہے - جب کسی اللہ کے پیارے کی گستاخی کا تو رعایت نہیں جب اللہ کے حبیب کی گستاخی کرے تو — جو تعریف کرتے ہیں اللہ ان سے خوش ہوتا - صدیق اکبر نے تعریف کی - تابعی - علی علی - صدر احمد سعد اہلبیت - امام الکلم حاہوں امام. غوث اعظم تمام اولیاء — ان کا نام کیوں زندہ اس لیے کہ نبی کی تعریف کرتے ہیں - ان کا نام زندہ - جنہوں نے عیب کیے برا کیا ان کا - کوئی دن مناتا ہے - کسی نے کہا ہو کہ میں آج نمرود کا دن مناؤں گا — فرعون — یزید کا دن — مسلمانوں سے پوچھو - غوث پاک سے کوئی رشتہ داری نہیں پوری دنیا میں گیارھویں ہو رہی ہے - داتا صاحب - جنہوں نے نبی کی تعریف کی اللہ ان سے خوش ہو گیا - جس سے رب راضی ہو گیا - اس سے سب راضی ہو گئے — جنہوں نے نبی کی گستاخی کی کوئی راضی ہوا — جو نبی میں عیب نکالے آپ اس سے راضی ہوں گے - جس پر ہر ایک ناراض ہے اس کی اپنی بہتری نہیں اس کے پیچھے کسی اور کی گیم ہو گی -

عشق کا ان پر جو لیبل — کے شیرا ہے - آخرت کی امید ہے - عمل کا زیادہ سے اللہ کی یاد - نبی کی یاد اللہ کی یاد ہے — لوگ کہتے ہیں یہ خار مولانا فلاں ملک سے آیا ہے. سب کو سمجھو اور ہمیں جو کچھ ملے گا مصطفیٰ کے قدموں میں ملے گا - ؟ اللہ فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم —

آپ کو اچھا شوہر دیکھنا ہو کہ کیسا ہونا چاہیے - شوہر باپ - بیٹا [illegible] دیکھنا ہو تو میرے محبوب کو دیکھو — سپہ سالار دیکھنا ہو - استاد - جس روپ سے دیکھو گے نبی سے اچھا کوئی نہیں ہے — اگر ان کی غلامی کریں گے تو بیڑا پار ہو جائے گا - جس کو رب نمونہ فرمائے اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا — سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جب - [illegible] سے اچھا ہمارا نبی -

— فکر آخرت کریں — یاد رکھیں کہ ایک دن مرنا ہے. قبر میں فرشتے پوچھیں گے - کام کیا کرتے تھے — دیگر سوالات کریں گے — رب کا بارہا [illegible] دین - نبی کے بارے میں کیا کہتے ہے — [illegible] چلا - بات بنے گی تو نبی کی بدولت حشر میں بھی بات بنے گی تو نبی کی بدولت —

260

M T W T F S S

Memo No
Date / /

۔ سنی کا کیا سوال کا جواب ہو گا ۔ کہ میں قوان کا نام لے چوتا تھا ۔ درود پڑھتا ۔ نعت پڑھتا ۔
دوسرے کہیں گے ہم تو سوتے تھے ۔ ان کے سامنے سیکولان کا نام لو گے تو تکلیف نہ ہو گی ۔ نبی کا نام
لو گے ۔ نبی کے بارے میں درست بات کریں گے تو بات بنے گی ۔ جنت میں جانے کا نسخہ نبی کی محبت
۔ جو نبی کا ہے وہ ہمارا ہے ۔ جیتیں گے تو اللہ کی مرضی ہے ۔ مریں گے ۔ الحمد [illegible] ۔ سب سے اعلیٰ ۔

دشمن نے بجری کا سر کاٹ کے رکھ دیا ۔ ضمیر الدین احمد [illegible] ۔
ہم یہاں پکار رہے آقا مدینے میں سیں ۔ ان کی اعلیٰ سماعت پر اللہ کا سلام

Abbas
اتوار
۲۳ — ۷ — ۲۰۱۷
۲۹ — ۱۰ — ۱۴۳۸
۸ — ۴۳ — ۴۸ PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Suharvardi
23 JUL 2017
Chak-365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632365

ہلدے وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا کا - ترجمہ -
اس میں حقوق اللہ کا بھی بیان ہے - اور حقوق العباد کا بھی ہے — محبوب کو فرمایا میرا رب
نے — محبوب کی نسبت — اللہ اپنا ہوتا — وہ تو ناز کرتا ہے کہ میں اپنے محبوب کا رب ہوں -
ساری کائنات میں اللہ کے جلوے نظر آتے — زمین و آسمان — پھول - چاند سورج — جسے یاد کرو -
تو صرف رب حبیب ہے - دوسری مثال دے سکتے ہو - اس رب کی قسم جس نے مصطفیٰ کو بنایا ہے -
— ہم اللہ کی تعریف کرنا چاہیں تو اس کے حبیب کی تعریف کریں - زمین سے ایک کونپل نکلا ہے
تو درخت بڑھتا ہے - انسان کو دیکھیں - پیدائش - بوڑھا - ہوتا - اعضا کی قوت
سے جن جن مخلوق کا حال ہو تغیر و تبدل آتا ہے - لیکن حبیب کے لیے فرمایا وللآخرۃ خیر لک من
محبوب کو زوال نہ آئے گا — رب تو سب کا ہے - مگر حبیب پر ناز ہے - نہ خدا کی مثال
ہے - نہ حبیب کی مثال - عقیدہ - اگر رب چاہے تو ہزاروں محمد پیدا کر سکتا ہے —
آج کا انسان کہتا ہے - کہ ایک انسان دوسرے کا بدل نہیں ہے - باپ کا بدل نہیں ہے - جو نبی کے
بارے میں کہتے ہیں — اللہ فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین — اگر دوسرے پیدا ہو گئے -
تو نبی پاک آخری رہیں گے — لا مبدل لکلمات اللہ — رب یکتا یگانہ ہے — کوئی اس کا
شریک نہیں - مگر اس کی مخلوق نے جن کو اپنا حبیب بنایا - مخلوق ان جیسا نہیں —
اگر کوئی نہیں جانتا تو کلمہ پڑھیے — محمد اللہ کے رسول ہیں — پتے نہ — اللہ نے اپنے نام کے
ساتھ حبیب کا نام رکھا — دعا ختم ہوتی ہے تو نبی پاک کے نام کی میم سے شروع ہوتی ہے -
درمیان میں واؤ نہیں ہے - واؤ عاطفہ بھی نہیں ہے - کیوں - اللہ بتانا چاہتا ہے جتنا میرے
قریب ہوں حبیب ہے اتنا کوئی اور نہیں — کتنا قریب ہے ہم نہیں جانتے - ہم نے تو واقعہ
معراج سنا ہوا ہے - کہ اللہ نے محبوب کو عرش پر بلایا — پردہ ہٹایا - حبیب کو دیدار کرایا -
کتنے قریب ہوئے - اللہ فرماتا ہے ثم دنا فتدلیٰ - فکان قاب قوسین — اللہ جانتا ہے
یا وہ جو قریب ہوا جانتا ہے - سو نہ وہ خدا ہے نہ خدا سے جدا ہے -
جو جدا کرتے ہیں خود جدا ہو جاتے ہیں - اور جو جدا ہوا مانتے ہیں وہ خود مل جاتے ہیں - ہم اس کا
کہ اللہ سے ملتے نہیں ہیں - برابری نہیں کرتے شریک نہیں مانتے - مگر اللہ سے جدا بھی نہیں مانتے

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

سے وہ خدا نہیں وہ خدا بھی وہ مگر خدا نہیں ہے جدا نہیں ۔
وہ یہیں کہا مگر وہ نہیں کہا نہیں یہ محب و محبوب کی بات ہے ۔

وہ لوگ جو ہم پر اعتراض لگاتے ہیں ۔ کہ تم لوگ نبی کو خدا سے ملا دیتے ہو ۔ ہم
کون ہیں نبی کو خدا سے ملانے والے ۔ نبی تو اس لیے آیا کہ مجھے اور آپ کو خدا سے ملا
دے ۔ وہ تو ہمیں خدا سے ملانے کے لیے آئے ۔ ہم ان کو خدا سے ملانے والے
نہیں ۔ لوگوں نے نبی کی شان نہیں سمجھا ۔ بھٹک گئے ۔ اور بھٹکنے کی وجہ
وہ خود ہیں ۔ اور الزام ہم پر دیتے ہیں ۔

ہم حضور کا میلاد مناتے ہیں ۔ ہم میلاد منا کر ساری دنیا کو یہ بتاتے ہیں کہ ہم
نبی کو خالق نہیں مانتے ۔ مخلوق مانتے ہیں ۔ میلاد منانا شرک نہیں ہے تو شرک کو
ختم کرتا ہے ۔ اب وہ مناتے ہیں سیرت ۔ ان کو سمجھ نہ آئی کہ سیرت منانے کی
چیز نہیں اپنانے کی چیز ہے ۔ ہم نبی کو خدا نہیں مانتے ۔ خدا کا بندہ مانتے ہیں ۔
مگر اپنے جیسا بندہ نہیں مانتے ۔ بے مثل مانتے ہیں بے مثال ۔ مثل نہیں ان جیسا ۔
اللہ رب ہے سارے جہانوں کا ۔ مگر اس کو ناز ہے اپنے حبیب کا رب ہونے پر ۔
وہ رب جو محمد مصطفیٰ کا رب ہے ۔ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے ۔ الا تعبدوا الا ۔
اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تم قبر پوجا کرتے ہو ۔
طواف کرتے ہو ۔ ولیوں کو برابر ٹھہراتے ہو ۔ سجدہ [illegible] قرآن کی حدیث کی چیز
کوئی کہے کہ بات کو مانو تو ہم قرآن و حدیث کے مطابق مانیں گے ۔ وما ینطق
عن الھویٰ ۔ محبوب کے ہونٹ ہیں اس وقت ہلتے ہیں ۔ نبی کے منہ سے خدا
بولتا ہے ۔ پردہ آ جائے تو کیا دیکھیں گے ۔ شیشے میں نظر آنے والا اپنی مرضی
سے ہونٹ ہلا سکتا ہے ۔ ادا کریں گے تو [struck out] اصل ہونٹ ہلیں گے
سے ۔ نہ وہ شیشہ ہے نہ وہ مستقل ہے ۔ ہلتے ادھر ہیں نظر ادھر آتے ہیں فرمایا میرے حبیب کے
ہونٹ اس وقت ہلتے ہیں جب وحی ہوتی ہے ۔ اعلیٰ حضرت
وہ بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

جو ملیاں سے ہو پہنیں آئے ہو۔ جو پیالیاں ہیں ان میں تو وہاں نہیں۔
جو لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کی بات کرو حدیث کی بات نہ کرو۔ میں پوچھتا ہوں کہ جس
قرآن کہاں سے ملا۔ اسی نبی کی زبان سے۔ جس نبی کی زبان نے ہم تک قرآن پہنچایا ہے۔ حدیث
بھی اسی زبان سے ملی ہے۔ قرآن بھی اسی زبان سے ملا ہے۔ اگر شک کرو تو قرآن کے صحیح
ہونے کا کیا ثبوت پیش کرو گے۔ یہ لوگ آج حدیث کو چھوڑ کر قرآن پر عمل کرنا چاہتے
ہیں۔ حدیث کو چھوڑ کر قرآن پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔
اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز قائم کرو۔ نماز کے بارے میں تفصیل کہاں پائیں گے۔ کس وقت پڑھیں
رکوع کیسے کریں کیا پڑھنا ہے۔ کیا نماز کی ساری تفصیل قرآن میں ملتی ہے۔ نہیں۔
اللہ چاہتا تو ایک ایک بات کھول کر بیان فرماتا۔ مگر اللہ نے یہ ساری تفصیل کھول کر بیان نہیں
فرمائی۔ اللہ یہی چاہتا تھا کہ جب تک لوگ قرآن کے محتاج رہیں گے۔ میرے نبی کے بھی محتاج رہیں
گے۔ کیا نماز میں سلام کیا جا سکتا ہے۔ ہاں۔ ادھر ادھر دیکھنا۔ تاکہ لوگ
اس کے حبیب سے بے نیاز بے پرواہ نہ ہو جائیں۔ تو پتہ چلا کہ ہم نبی کے بغیر قرآن پر عمل نہیں کر
سکتے۔ نبی پاک کا ارشاد اور قرآن یہ ہمارے عقیدہ کی بنیاد ہے۔ عقیدہ کیا ہے۔
اسلامی نظریہ کے مطابق جو عقیدہ پکا ہو جائے مضبوط ہو جائے۔ وہ عقیدہ کہلاتا ہے۔ مثلاً
اللہ ایک ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اس کو ہم نے پختہ کر لیا تو یہ عقیدہ بن گیا۔ عقیدہ
قرآن حدیث کی طرح بنتا ہے۔ کسی کے قول سے نہیں بنتا۔ ہمارے عقائد
کی بنیاد قرآن و حدیث کی تعبیریں ہیں۔ قرآن و حدیث میں کہیں عبادت کا ذکر نہیں۔ حقوق
اللہ کی جب بات ہوتی ہے۔ اللہ کا سب سے پہلا حق یہ ہے۔ اس کی ذات و صفات میں
اس کے کاموں میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ قرآن میں فرمایا۔ انہ ھو السمیع البصیر۔
اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ دیکھتا بھی ہے سنتا بھی ہے۔ یہ اللہ کی شان ہے۔ کیا آپ
دیکھتے ہیں یا نہیں۔ تو یہ کیا برابری ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتا اور سنتا ہے اپنی ذاتی
طاقت سے۔ اس کو یہ کمال کسی نے نہ دیا۔ جیسا اللہ دیکھتا سنتا ہے اس طرح کا کوئی سنتا
دیکھتا نہیں۔ اللہ کا ہر کمال حقیقی ہے ذاتی ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ مگر بندے

دیکھتے اور سنتے ہیں مگر اللہ کی دی ہوئی طاقت سے — جب برابر نہیں تو شرک کیسا
ہوگا — اللہ قرآن میں فرماتا ہے و جعلناہ سمیعا بصیرا ہ — ہم نے انسان سننے دیکھنے
والا بنایا ہے۔ حالانکہ دیکھنا سننا اللہ کی شان ہے۔ لیکن اللہ کی برابری تو نہیں ہو گی — اسلئے
کوئی شان نہ دی۔ جس طرح اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ اس طرح کوئی سنتا دیکھتا نہیں ہے۔
(۲) لوگ کہتے ہیں۔ کہ تم یہاں سے پکارتے ہو یا رسول اللہ — تم پکارتے ہو یا علی
مدد — تم پکارتے ہو یا غوث اعظم دستگیر — تو غوث پاک بغداد میں۔ حضرت علی
نجف اشرف عراق میں۔ اور ان کی وفات کو چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے — غوث
پاک کی وفات کو ۹ سو سال ہو گئے — تم پکارتے ہو۔ تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ سنتے اور دیکھتے
ہیں — اور دور سے سننا تو اللہ کی شان ہے — اور تم نے یہ شان بندوں کی مان
لی اور شرک کس کو کہتے ہیں — وہ فوراً فتویٰ لگا دیتے ہیں اور آپ بھی پریشان ہو جاتے ہو۔
کہ بات تو صحیح کر رہا ہے کہ دور سے سننا تو اللہ کی شان ہے۔
(جواب) کیا اللہ کسی سے دور ہے (نہیں) تو پھر دور سے سننا اللہ کی شان کیسے
ہو گئی — پہلے اس کا دور ہونا تو ثابت کرو۔ ہم اس سے دور ہو سکتے ہیں۔
وہ ہم سے دور نہیں ہے — وہ خود فرماتا ہے میں قریب ہوں شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں
تم جہاں کہیں ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ دور سے ثابت کریں —
سنو — ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ نبی ولی خود سنتا ہے۔ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کو سننے
کی طاقت اللہ نے دی ہے — بے سبب فرق ہو گیا تو شرک ہوا —
مثال — فوجی پریڈ کرتے ہیں لفٹ رائٹ کرتے ہیں۔ تو ان کو بھی مدرسے دینی
لفظ سکھاتے ہیں — انہوں نے عشق کا نام شرک رکھ دیا محبت کا نام بدعت رکھ
دیا — ان کو شرک اور بدعت کے معنی بھی آتے نہیں ہیں۔
ارے جو دنیا میں سچا مسلمان ہے وہ اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں کرتا — ہم کسی نبی
ولی کی پوجا نہیں کرتے۔ جو ہم پر الزام لگاتے ہیں وہ ظالم ہیں — کیونکہ کسی کے بارے
میں بات کرنا بڑا ظلم ہے — کیونکہ علم نہیں ہے کہ کسی کو تکفیر لگا دینا — قرآن کا ادب

نہ کریں۔ پاؤں رکھ دیں یہ ظلم ہوگا — ٹوپی سر پہ رکھنی ہے تو پاؤں پر رکھ دینا — چوری
کوئی کرے۔ کسی کا نام لے دینا۔ یہ ظلم ہے — اللہ کی شان بیان کرے۔ اور بت کی شان تو ظلم ہے ہی۔
ہم شرک نہیں کرتے۔ اور یہ ہم پر الزام لگاتیں — تو یہ ظلم ہے۔ اور ظالم کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔
اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔ واللہ لا یہدی القوم الظالمین — ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں
کہ ہم اللہ کے سوا کسی عبادت نہیں کرتے۔

حال اور استقبال — جس کو آپ مستقبل کہتے ہیں۔ یعنی زمانہ حال موجود
آپ کہتے ہیں کہ عبادت کرتے ہیں تو یہ زمانہ حال ہوگا۔ مستقبل کا کدھر گیا۔ تو ترجمہ
یہ ہونا چاہیے کہ عبادت کرتے ہیں کریں گے — مجھی — مدد مانگتے ہیں مانگیں گے یعنی
دو زمانے ہوں گے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت نے ایسا لفظ چنا ہے۔ دونوں زمانوں کو شامل
ہے۔ کہ تجھی کی عبادت کریں۔ تجھی سے ہی مدد چاہیں زمانہ کوئی بھی ہو۔ یہ عالمانہ شان
ہے۔ ان کو آج تک ترجمہ کرنا ہی نہیں آیا۔ مستقبل کدھر — بھول گئے۔

تو قرآن میں پڑھتے ہیں ہم تجھی کی عبادت کریں اور تجھی سے مدد مانگیں چاہیں تو ساتھ ہی کہہ
دیتے ہو۔ یا علی مدد — یا غوث المظہر المدد — پہلے کہا۔ کہ اللہ سے — مدد مانگیں
اب کدھر سے — بھی مانگ رہے ہیں — وہ یہ کہیں گے شرک ہے۔ کیونکہ اس سے
کم تو کوئی گناہ نہیں ہے — چھوٹا موٹا تو کوئی ہے نہیں۔ بڑا — مشین گن چلاتے ہیں شرک۔
میں آپ کو اس کا جواب دے دوں۔ کیونکہ اس کے سوا ان کو اس سے چھوٹا کوئی نہیں ملتا
ہم اللہ کے سوا کسی کو حقیقی مددگار سمجھتے نہیں۔ مجازاً بھی مدد کرتا ہے۔ نہیں
تو پھر لوگ کیوں کہتے ہیں کہ یار میری مدد کرنا — یہ پکڑانا مجھے — قرآن میں اللہ
فرماتا تھا۔ وتعاونوا علی البر والتقویٰ — نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔
اگر اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا تو قرآن میں یہ حکم کیوں دیا ہے — حضرت عیسیٰ نے
اپنے حواریوں سے پوچھا۔ قال من انصاری الی اللہ — کون ہے اللہ کے لیے میری مدد کرنے والا۔
تو اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا تو اللہ نے کیوں کہا — یہ حکم کونوا انصار اللہ —
اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ انصار کسے کہتے ہیں۔ وہ انصار کیوں تھے۔ مدینہ میں رہنے والوں

انصار کہتے تھے ۔ اور مکہ سے ہجرت کر کے آئے تھے ۔ وہ کہتے مہاجرین ۔ جنہوں نے
ان مہاجرین کی مدد کی ۔ مکے والوں کی مدد کی ۔ تو اللہ نے قرآن میں ان کا نام ہی انصار
بیان کیا ۔ انصار مدد کرنے والوں کو کہتے ہیں ۔ اگر اللہ کے سوا کوئی
مدد نہیں کر سکتا تو یہ انصار کیا چیز ہے ۔

اگر اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا تو ان کے جو بینر جو چھپتے ہیں پوسٹر ۔ ہم اسلام
بنا رہے ہیں ۔ دل کھول کر امداد کرو ۔ لکھتے ہیں یا نہیں ۔ اللہ کے سوا کوئی مدد کر نہیں سکتا ۔
مسئلہ ان کی سمجھ میں آ جائے گا ۔ بیمار ہو جاتے ہیں ۔ ڈاکٹر سے مدد مانگتے ہیں ۔
مقدمہ پڑ جائے تو وکیل سے مدد مانگتے ہیں ۔ چور آ جائے تو پولیس سے مدد مانگتے ہیں
اور یہ جس سے مرضی مدد مانگ لیں ان کی توحید میں فرق نہ آئے ۔ ہم یا رسول اللہ مدد
کہہ دیں تو ان کو پسینے پڑ جاتے ہیں ۔ سوچنے کی بات ہے نا ۔ یہ جس سے چاہیں مدد
لے لیں ۔ ہم اللہ کے نبی سے مدد مانگ لیں تو کہتے ہیں شرک ۔ اور یہ انگریز سے مدد
مانگ لیں تو جائز ۔ ابھی امریکہ اور کویت اور عراق و مشرق کی جنگ ہوئی تھی ۔ ان سب مسلمان
کہلانے والوں نے یا رسول اللہ مدد کو شرک کہتے تھے ۔ امریکہ سے مدد مانگی یا نہیں ۔
المدد یا بُش سے وہ سب جائز ہے ۔ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ۔ حالانکہ
اللہ کے پاس جانا چاہیے ۔ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ۔ ارے اللہ کے پاس جانے
سے بچا لے ۔ الٹا معاملہ ہے ۔ دوسروں کو کہتے ہیں ۔ کہ اللہ کے پاس جاؤ ۔ خود
ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ۔ ان کا عقیدہ درست ہے یا ان کا عمل درست ہے ۔
نہ ان کا عقیدہ درست نہ ان کا عمل درست ۔ جس کو یہ شرک کہتے ہیں خود کرتے ہیں ۔
اگر اللہ کے سوا مدد مانگنا جائز نہیں تو پھر ڈاکٹر سے مدد کیوں مانگتے ہو ۔ کہتے ہیں جی وہ دوا
لکھتا ہے ۔ دوا میں شفا اللہ نے رکھی ۔ ہم تو صرف اس کے پاس جاتے ہیں ۔ کہ وہ ہمیں دوا
لکھ دے گا ۔ دوا میں شفا اللہ ہی دے گا ۔ ڈاکٹر شفا نہیں دے گا ۔ پھر کیوں کہتے ہو ڈاکٹر صاحب
مجھے ٹھیک کر دیجیے ۔ ہم بھی جب بیمار ہوتے ہیں ۔ اللہ والے کے پاس چلے جاتے ہیں
وہ اللہ کا کلام پڑھتا ہے ۔ کلام میں شفا رکھنے والا بھی اللہ ۔ اگر دوا میں شفا اللہ نے رکھی ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No 267

Date / /

تو کلام میں بھی شفا اللہ نے رکھی ہے۔ اگر وہ مشرک نہیں تو وہ بھی مشرک نہیں مانتے۔
ان کی کھوپڑی میں شرک ہے۔ حقیقت میں شرک نہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ حقیقی مددگار صرف اور صرف اللہ ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں
کہ اللہ کے سوا مدد مانگنا شرک ہے۔ کہتے ہیں۔ بیوی سے ایک گلاس پانی تو دینا۔
وہ بھی مشرک ہو گئے۔ ان نے کیا مانگی مدد۔ کسی نے پانچ روپے مانگتا ہے۔ تو کوئی
مسلمان رہے گا۔ اور کہتے ہیں مردوں سے تو بالکل ہی نہ مانگو۔ مردہ مدد کر سکتا
نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں مردہ مدد نہیں کر سکتا۔ اس کیلئے جواب دیتا ہوں۔ اچھی
طرح یاد کر لیں۔ آپ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ دن میں پانچ نمازیں۔ فرض کتنی
ہوئی تھیں۔ پچاس۔ اللہ نے محبوب کو پچاس نمازوں کا تحفہ دیا۔ چھٹے آسمان
پر روک لیا موسیٰ نے۔ 2 ہزار سال پہلے۔ وفات پا چکے تھے۔ موسیٰ نے
پوچھا۔ اللہ نے فرمایا محبوب پانچ پڑھیں لیکن ثواب پچاس کا ہو گا۔ 45 نمازیں
معاف ہو گئیں۔ وفات پائے ہوئے۔ جو لوگ کہتے ہیں مردہ فائدہ نہیں دیتا۔ ان سے
کہو کہ پچاس نمازیں پڑھا کرو۔ میں تو کہتا ہوں کہ پچاس پڑھو۔ نہ ان کو وقت ملے نہ ہم پر
اعتراض کریں۔ مرتے ہوں گے ان کے ہمارے نبی تو زندہ ہیں۔ نبی کی تو بڑی شان ہے۔
جو نبی کا کلمہ پڑھ لے اللہ فرماتا۔ فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ۔ جو مومن ہو ہم اس کو پاکیزہ زندگی
کے ساتھ زندہ رکھیں گے۔ اللہ کہتا ہے زندہ رکھیں گے۔ اور یہ کہتے ہیں مردہ۔ ان کی مانیں یا
اللہ کی مانیں۔ ہم تو قرآن و حدیث کی خبر پر عقیدہ رکھیں گے۔ ہم انکار نہیں کر سکتے۔
ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ جو مدد کرتا ہے تو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے کرتا ہے۔
اگر اللہ نہ چاہے تو کوئی زندہ یا مردہ مدد نہیں کر سکتا۔ جیسے کہ روح جسم
کے پنجرے میں مقید ہے۔ جب اس کی اتنی طاقت ہے۔ تو پنجرے سے آزاد ہو کر طاقت
بڑھتی ہے۔ کم نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ۔ (B)

وہ ان کے ہوں گے جن کی طاقت ختم ہو گئی۔ اللہ والوں کی طاقت ختم نہ ہو گی۔ اللہ طاقت
دینے والا ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کوئی بندہ راستہ قبول جائے۔ الخ

کوئی مدد گار نظر نہ آتا ہو۔ تو پکارے یا عباداللہ اعینونی - اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے بہت سے بندے ہیں۔ جو نظر نہیں آتے۔ زمین میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تم ان کو پکارو وہ تمہاری مدد کرتے ہیں ۔ اگر اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا تو یہ حدیث میں کیوں آیا ہے۔ کہ بندوں سے مدد مانگو۔ اگر یہ سمجھ کر مدد مانگو گے کہ یہ خود سے مدد کرتے ہیں۔ اپنی طاقت سے کرتے ہیں۔ تو یہ خود کمال رکھتے ہیں تو یہ شرک ہو جائے گا۔ اور اگر یہ عقیدہ رکھو گے کہ ان کو طاقت اللہ نے دی ہے۔ مدد کرنے کی قوت اللہ نے دی ہے۔ تو یہ ایمان ہو گا۔ ہم کسی نبی ولی کی ذاتی طاقت نہیں مانتے۔ اللہ کی عطا کی ہوئی مانتے ہیں۔ تو اب شرک کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

حقوق اللہ کی یہ ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کو عبادت کے لائق نہ سمجھا جائے۔ ہم کسی قبر کو سجدہ نہیں کرتے۔ اگر قبر کو چوم لیتے ہیں۔ چوم لینا عبادت نہیں۔ اگر کسی کا چومنا عبادت ہے تو کسی کسی کو چومتے ہیں تو کیا سب کی عبادت کرتا ہیں۔ کیا باپ بیٹے کو چومتا ہے تو کیا بیٹے کی عبادت کرتا ہے۔ آپ کو کسی دوست کی چٹھی آئی تو کیا آپ عبادت کر رہے ہیں۔ چومنا عبادت نہیں۔ چومنا محبت ہے۔ اگر چومنا عبادت ہے۔ تو سارے حاجی حجر اسود کو چومتے ہیں۔ تو کیا حجر اسود کی عبادت کرتے ہیں۔ کعبے کے غلاف کو چومتے ہیں تو کیا عبادت کرتے ہیں۔ یہ محبت ہے تعظیم ہے۔ تعظیم اور چیز ہے عبادت اور چیز ہے۔

ہر عبادت میں تعظیم ہے۔ ہر تعظیم عبادت نہیں ہو گی۔ تو ہم قبروں کو سجدہ نہیں کرتے۔ اگر قبر کو چومنے کیلئے جھکتے ہیں۔ تو جھکنا سجدہ نہیں ہے۔ بلکہ چومنے کیلئے جھکتے ہیں۔ فرق کرنے والی چیز نیت ہے۔ سجدے میں بھی جھکتے ہیں۔ چومنے کو بھی جھکتے ہیں۔ دونوں میں فرق کرنے والی چیز نیت ہے۔ میں نے پہلے بتا دیا ہے انما الاعمال ـــــ عمل نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور جب نیت سجدے کی نہیں ہے تو اس کو سجدہ کیسے کہو گے۔ ورنہ میں پوچھتا ہوں والدین کے قدموں کو چومنا جنت کی چوکھٹ کو چومنا ہے یا نہیں فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار میں لکھا ہے۔ اور اس کے خلاف روایت ہی موجود نہیں۔

M T W T F S S Memo No Date / /

ماں کے قدموں کو چومنا ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ کو چومنا۔ تو بتا ہے۔ چھ فٹ کا نوجوان
بیٹا ماں کے قدم چومنا چاہے گا۔ تو کیا ماں سے کہے گا کہ ماں ذرا چھ فٹ کے قدم تو اوپر اٹھاؤ۔ میں
چوم لوں۔ اگر میں جھک گیا تو کہیں شرک نہ ہو جائے۔ ایسا ہو سکتا ہے وہ۔ اگر ہے گا تو
کتنی گستاخی ہوگی۔ ماں کا قدم چھ فٹ اونچا اٹھے گا۔ نہیں تو اس کو جھکنا ہوگا۔ کیا
وہ چومنے کے لئے جھکتا ہے۔ کیا اس کو سجدہ ہو گا۔ تو دونوں میں جھکنا پایا گیا سجدہ میں بھی ہم اللہ
چومنے میں بھی۔ مگر دونوں میں فرق کرنے والی چیز نیت ہے۔ اور ان کو نیت معلوم نہیں ہوتی

ہم کسی قبر کو سجدہ نہیں کرتے۔ سجدہ تو بہت دور کی بات ہے۔ جب میت سامنے رکھی ہو
نماز جنازہ میں سجدہ نہیں کرتے۔ تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو جائے۔ یہ سجدہ میت کو نہیں اللہ کو
ہے۔ تو جب میت سامنے رکھی ہے۔ سامنے ہم سجدہ نہیں کرتے۔ تو ہم مرنے والے کو سجدہ
کیسے کر دیں گے۔ سوچنے کی بات ہے ہم کسی قبر کو سجدہ نہیں کرتے۔

اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کیا جائے عبادت کی نیت سے۔ تو یہ شرک ہے۔ تعظیم
کی نیت سے کیا جائے تو یہ حرام ہے۔ ہم اللہ کے سوا نہ کسی کو عبادت کا سجدہ کرتے ہیں۔
نہ تعظیم کا سجدہ کرتے ہیں۔ ہم ایسا نہیں کرتے۔ اور مدد کیلئے پکارتے ہیں تو یہ سمجھ کر کہ اللہ نے
انہیں سننے اور مدد کرنے کی طاقت دی ہے۔ اللہ فرماتا ہے جب کوئی بندہ میرا پیارا بن جاتا
ہے۔ تو اس کا ہاتھ میں بن جاتا ہوں ۔ تو وہ بندہ خدا نہیں ہو جاتا۔ آنکھ بندے کی ہوتی
ہے۔ قوت خدا کی ہوتی ہے۔ ہاتھ بندے۔ قدرت خدا کی۔ پھر اس بندے میں اللہ کی
قدرت و قوت کے جلوے ہوتے ہیں۔ وہ دور و نزدیک سنتا بھی ہے مدد بھی کرتا ہے۔

یہ جواب میں نے اس لئے دیا۔ کہ وہ لوگ جو ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ ان کا بھی جواب
ہو جائے۔ اللہ فرماتا وقضیٰ ربک الا تعبدوا — آگے ہے تیرے رب نے فیصلہ
کر دیا کہ اللہ کے سوا اس کی کسی عبادت نہیں ہوگی۔ وبالوالدین احسانا۔ اور ماں باپ
کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ یہ مسئلہ آ گیا حقوق اللہ کا۔ حقوق جمع ہے حق کا۔ آپ
سوچ رہے کہ فلاں چیز پر ہمارا حق ہے۔ آئیے آپ کو حق کے معنی بتا دوں۔ انسان اللہ کی مخلوق
ہے۔ اور یہ سارا کائنات بھی اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ کسی اور کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی

Memo No

Date / /

M T W T F S S

چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان میں فائدے اور نقصان ہیں۔ صحیح استعمال کریں تو فائدہ ہے۔ غلط استعمال کریں تو نقصان ہے۔ جتنی چیزیں پیدا کی ہیں جن چیزوں سے نفع کا تعلق ہے آپ کو اس سے لگاؤ ہوتا ہے۔ پتہ چل جائے کہ فلاں چیز میں فائدہ ہے۔ آپ کو تعلق ہوگا۔ لگاؤ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بنایا ہے۔ تو میں اس چیز سے نفع اٹھاؤں گا۔

جو فائدہ اس میں قدرت نے رکھا ہے۔ وہ مجھے مل جائے۔ مثلاً۔ ایک چیز ہے جس کو آپ گندم کہتے ہیں۔ جس سے روٹی بناتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ روٹی سے طاقت ہوتی ہے۔ کہ اگر فصل جل جائے۔ تو روٹی نہیں پک سکتی۔ جس میں اللہ نے نفع رکھا ہے آپ کا جی چاہتا ہے کہ اس سے نفع اٹھائیں۔ تو اب اس چیز کی ترقی اور حفاظت کی کوشش کرنا۔ تاکہ اس چیز سے آپ کو نفع مل جائے اور اس موقع پر استعمال کر سکیں۔ صحیح طریقے سے اس کو استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہو۔ اور اس کو نقصان سے بچانا۔ یہ ذمہ داری ہے اس کی حفاظت کرنا۔ اس کا صحیح استعمال ہو۔ نقصان سے اس کو بچانا۔ اس ذمہ داری کا نام حق ہے۔ کون سی ذمہ داری۔ نفع بخش چیز کی حفاظت کرنا۔ صحیح استعمال کرنا اور نقصان سے بچانا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وفی اموالھم حق للسائلین والمحروم ۔ اور ان کے مالوں میں سائل کا مانگنے والے کا۔ اور اس کا حق ہے جس پر مال نقصان یا مصیبت آ گئے۔ اس آیت سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ حق کے معنی کیا ہیں۔ کیا مطلب اللہ نے ایک شخص کو دولت دی۔ اس نے کاروبار کے ذریعے کھیتی باڑی کے ذریعے محنت کے ذریعے دولت حاصل کی۔ اب جو دولت اس کے پاس آ گئی ہے تو اس دنیا کی ساری دولت اس کی نہیں ہے۔ اس پر اس کا حق ہے جس نے اس کے ساتھ محنت کی ہے۔ کھیتی باڑی کی ہے مزدوری کی ہے۔ اور وہ شخص جس کے پاس دولت نہیں ہے۔ اللہ نے اس کے لیے اس کا حق رکھ دیا۔ کہ لوگ اس مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے خیرات دیتا ہے۔ تو یہ جو خیرات دینے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اس کا حق ہے۔ وآت القربیٰ حقہ۔ جس کا حق ہے اس کو ادا کرو۔

اب حق کیا ہے۔ اللہ کا حق ہے۔ کہ اس کی عبادت کرے ساتھ کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

اس کا کہنا ماننا چاہئے اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ بندے کا حق کیا ہے۔ آپ خود ہیں۔ آپ کے والدین ہوں گے۔ بہن بھائی ہوں گے۔ اولاد ہوگی۔ پڑوسی ہوں گے۔ شہر والے ہوں گے۔ ملک والے ہوں گے۔ آپ کی انسانی برادری ہوگی۔ ان سب سے آپ کا تعلق ہے۔ ہر ایک کی حالت ایک جیسی نہ ہوگی۔ کوئی تندرست ہوگا۔ کوئی بیمار ہوگا۔ کوئی طاقتور ہوگا۔ کوئی کمزور ہوگا۔ کوئی ظالم ہوگا۔ کوئی مظلوم ہوگا۔ آپ نے ہر ایک کا حق ادا کرنا ہے۔ اگر آپ نے حق ادا نہیں کیا۔ تو وہ آپ کے ذمے رہے گا۔ اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں۔ ایک دوسرے کا حق ادا نہیں کرتے۔ اپنا حق سب مانگتے ہیں۔

مزدور سب نعرے مارتے ہیں جو میں نے محنت کی ہے۔ فوراً حدیث پڑھتے ہیں۔ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔ ہر مزدور نے یہ حدیث یاد کی ہوئی ہے۔ مالک کہتا ہے اس کو پسینہ تو آئے۔ جب پسینہ ہی نہیں آیا تو پھر اس کو مزدوری کہاں سے دوں۔ آپ نے اپنے مطلب کی باتیں تو یاد کی ہوئی ہیں۔ ماں باپ اولاد سے کہتے ہیں بیٹا ہمارا ادب کرو۔ ہماری عزت کرو۔ ہمارا حق ہے۔ آپ اپنا حق تو مانگتے ہیں کیا آپ نے اپنے والدین کو عزت دی۔ جب آپ اپنے والدین کی عزت نہیں کرتے تو آپ کی اولاد آپ کی عزت کیوں کرے۔

تو حق مانگنے سے پہلے ہم یاد رکھیں کہ ہم پر بھی حق ہے۔ اور ہمارا بھی دوسروں پر حق ہے والدین کے اولاد پر حقوق ہیں تو اولاد کے والدین پر حقوق ہیں۔ پڑوسیوں کے حقوق میاں بیوی کے حقوق۔ آج کل عورتیں اپنی آزادی کی بڑی بات کرتی ہیں۔ آزادیٔ نسواں۔ ہم قید نہیں رہنا چاہتی۔ تم نے ہمیں قید کیا ہوا ہے۔ ہماری نگرانی کرتے ہیں۔ صبح سے شام تک کام کاج کرتے ہیں۔ صبح سے شام تک خون پسینہ ایک کرتے ہیں۔ کما کے لاتے ہیں کہیں نہیں اکیلا جانے نہیں دیتے۔ فل ٹائم جوب ہے۔ مشغلہ ڈھونڈو۔ جاؤ جان چھوڑو۔ سب عورتوں کی بات نہیں کرتا۔ اور عورتوں کی بات کرتا ہوں۔ اتنے بڑے ناخن بڑھائے ہوتے ہیں۔ ہم جب چھوٹے چھوٹے تھے سنتے تھے چڑیلوں کے بڑے بڑے ناخن ہوتے ہیں۔ اب عورتیں ایسی ہیں۔ اور مشہور تھا کہ جس کا بال مر جاتا ہے اس کا سر ننگا ہو جاتا ہے۔

اب تو لگتا ہے کہ کسی کا بھی میاں زندہ نہیں ہے سارا ہی ننگے سر ہیں ۔

عورت اپنا حق مانگتی ہے ۔ اس کے بھی حقوق ہیں ۔ شوہر کے بھی حقوق ہیں ایک دوسرے کے حق کو پہچاننا چاہئیے — تاجر کے حقوق گاہک کے حقوق ۔ ہمسائے کے حقوق ۔ اسلام تو وہ دین ہے جس نے ہمیں جانوروں کے حقوق بھی سکھا دیئے ہیں لیکن افسوس کہ ہم نے اپنے دین کو سمجھنا جاننا سننا پسند نہیں کیا ۔ اور اب ہم غیروں کی بات کرتے ہیں ۔ امریکہ دیکھو ۔ برطانیہ دیکھو ۔ وہاں پر انسانی آزادی دیکھو ۔ ارے جب تم خود اپنے دین پر عمل نہیں کرو گے ۔ پھر تمہارا مقدر ہے دوسروں کا کوئی قصور نہیں —

اسلام نے کتنا حق دیا ۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق مال غنیمت تقسیم کیا ۔ چادریں تقسیم کی — دو چادریں تھی — ایک عورت نے کہا ۔ جب تک یہ نہ بتاؤ گے ۔ کہ دو چادریں کہاں — آ گئیں ۔ جب تک یہ نہ بتاؤ گے ۔ ہم منبر کی بات نہ سنیں گے ۔ عبداللہ بن عمر نے جواب دیا — اب کوئی وزیر اعظم سے کوئی کہہ سکتا ہے اس لیے کہ آپ خود عمل نہیں کرتا ۔

بخاری میں حدیث ہے ۔ تیری بیوی کا حق ہے — جو ملاقات کرائے ۔ گھر والوں تیری جان کا بھی حق ہے — بدن و آنکھوں کا بھی حق ہے ۔ بدن کا حق کیا ہے ۔ جان کا — سر پہ بال ۔ نبی پاک کی سنت — 3 طریقے ۔ مانگ نکالتے تھے — سیدھی مانگ — دل کھیر دیتے — تیل لگاتے تھے — جوتے پہنتے ہیں ۔ حالانکہ سر کی جلد ہے ۔ ناک سے لیکر سر تک باریک جلد ہے ۔ جو موٹی ہے اس پر آپ جراب پہنا دو — جو باریک ہے اس کو ننگی رکھتے ہیں — کیا بالوں کا حق ادا کرتے ہیں تو قیامت کے دن بال سوال کریں گے ۔ ہم گواہی دیں گے تو اللہ — اس لیے کہ ایک دن مرنا ہے — ناجائز چیزوں کو نہ دیکھو — ماں باپ کو دیکھو — محبت سے آپ ان کو گھور کے دیکھتے ہیں — تو کیا آپ نے آنکھ کا حق ادا کیا — زبان کا حق ۔ ناجائز کلام نکلے — اور آپ جو گالیاں نکالیں جملہ پورا نہیں ہوتا — زبان کی وجہ سے مشکلیں ہم پر آتی ہیں ۔ کیا ہم زبان کا حق ادا کر رہے ہیں — اس زبان سے اچھا جملہ کہیں گے تو ثواب ہوگا ۔ گناہ ہوگا —

M T W T F S S
Memo No
Date / /

تو ہم اس کا بھی حق ادا نہیں کر رہے - کانوں کا حق یہ ہے کہ اچھا کلام سنیں - اور آپ کیا سنتے
ہیں - سبق نعت شریف پڑھنے کا شوق ہوا - تلاوت کا شوق ہوا پھر کانوں کا حق
ادا کیا - ہاتھوں کا حق یہ ہے - کہ ضرورتمندوں کی مدد کریں - ہاتھ سے مدد کریں - اور ہاتھ
سے دوسروں کو مارنے لگ جائیں - اچھی بات کی بجائے بری بات لکھنے لگ جائیں تو
کیا آپ نے حق ادا کیا ہے - پیسوں کو حق سمجھتے ہیں - جی اس نے میرا حق مارا
ہوا ہے - ایک مدرسے کے لڑکوں نے مرغی کے لیے شکار - اور ہم بدن کا حق بھول گئے - بےزبانوں
کا کیا حق ہے ہم بھولے ہوئے ہیں - انسان تو بڑی چیز ہے - درخت گئے ہیں ان
کا بھی حق ہے - بلاوجہ آپ اس درخت کو کاٹیں جس پر پرندے گھونسلہ بناتے ہیں -
جس سے پھل پھول ملتے ہوں - یا جس سے سایہ ملتا ہے - لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے -
اس کو کاٹ دینے سے تو گناہ ملتا ہے - اس کا بھی ہم پر حق ہے - راستے کا حق
ہے - دیوار کا حق ہے - نہیں نہیں جن لوگوں نے عمل کر کے دکھایا - ان کا حال سنیں تو
پتہ چلے - اللہ نے جو بنایا ہمارے لئے بنایا ہم کسی چیز کو بےکار نہیں کہہ سکتے - آپ
جانتے ہیں آپ کو پیاس لگی ہو تو کیا حال ہوتا ہے - بخاری شریف پڑھیں - ایک عورت
بدکار جس نے کتے کو پانی پلا دیا ——— کتے کو پانی پلا دیا - اس کی روح کو نکال
لو - اس لئے ہم نے اس کو بخش دیا ہے - عبادت گذار نے بلی کو مارا تو -
عورت کو جہنمی بنا دیا - حالانکہ عبادت کرتی تھی - اس نے جانور کو مار دیا -
اندازہ کریں کہ مخلوق کی کتنی اہمیت ہے -

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وبالوالدین احسانا - اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر
وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین - رشتہ دار کے ساتھ یتیموں کے ساتھ مسکینوں کے ساتھ
رشتہ پڑوسی کی - بیگانہ پڑوسی - ——— پڑوسی کا حق کتنا ہے صحابہ فرماتے ہیں - ہمیں ڈر
ہو گیا - نبی پاک کہیں یہ نہ فرما دیں کہ وراثت میں ان کا بھی حصہ ہے - اور آج 20 پڑوسی کا کیا
حال ہے، آپ کے سامنے ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ووصینا الانسان ——— ہم نے انسان
کو تاکید کی - اس کے ماں باپ کے بارے میں - (لقمان) ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر - 21 پارہ

میرا شکر کر اور رشتے والدین کا شکر کر ۔ اللہ نے اپنے ساتھ ماں باپ کا شکر ادا کرنے کو فرمایا کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں پالا ہے لوگوں سا بڑا احسان کیا ہے ۔ ان کے ماں باپ نے بھی تو ان کو پالا تھا ۔

حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک شخص آیا ۔ سب سے زیادہ کون مستحق ہے کہ میں اس سے اچھا سلوک کروں ۔ ماں ۔ تین مرتبہ سوال ہوا ۔ تین مرتبہ ماں کے بارے میں چوتھی مرتبہ باپ کے بارے میں فرمایا ۔ کیا مسئلہ نکلا ۔ آپ کے پاس ایک روپیہ ہے ماں بھی مانگ رہی ہے باپ بھی مانگ رہا ہے ۔ کس طرح دیں گے ۔ مسئلہ جانتے ہیں ۔ کسی کو بہتر ہے شریعت کی تعلیم کیا ہے ۔ آپ ایک روپیہ کس کو دیں گے ۔ جب بہتر ہی نہیں ہے تو سلوک کیا کریں گے ۔ 75 پیسے ماں کو دیں گے ۔ 25 پیسے باپ کو دیں گے ۔ دونوں کہہ رہے ہیں میرے پاؤں دباؤ ۔ ماں بھی کہہ رہی ہے ۔ باپ بھی کہہ رہا ہے ۔ کس کے پہلے دباؤ گے ۔ پہلے باپ کے دبائیں گے پھر ماں کے دبائیں گے ۔ حق تعظیم باپ کا زیادہ ہے ۔ حق خدمت ماں کا زیادہ ہے ۔

ماں باپ میں کسی بات پہ جھگڑا ہو گیا ۔ کسی کے طرف دار نہیں ہو سکتے ۔ ایک کی سائیڈ لے کے دوسرے کو ناراض کر دیں کہ آپ کا حق نہیں ہے ۔ اگر ایک غلط ہے سمجھانے کی کوشش کریں ۔

۔ ہمیں معاشرے لڑکے لڑکیاں کیا کرتے ہیں ذرا غور سے سنیں ۔ ایک صحابی نبی پاک کی خدمت میں آئے ۔ کہنے لگے ایک پتھریلی زمین ہے ۔ اتنی گرم ہے کہ اگر گوشت ڈالو تو کباب بن جائے اس پتھریلی زمین پر اپنی ماں کو اپنے کندھے پر میں چھ میل چلا ہوں ۔ تو کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ۔ نبی پاک نے فرمایا اگر تو نے ایسا کیا ہے ۔ تو سن ۔ تو پوچھتا ہے کہ تو نے حق ادا کر دیا ہے جیسے تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا ۔ تیری وجہ سے اس کو جھٹکے لگتے تھے شاید کسی ایک جھٹکے کا حق ادا ہوا ہو ۔ ماں کا حق شناخت ماں کی ممتا سمجھانا بیان نہیں ہے ۔ زندگی موت کا سوال بن جاتا ہے جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے ۔ کتنے تکالیفوں کے مرحلے سے گزرتی ہے ۔ پھر اپنا خون اس کو پلاتی ہے ۔ یہ دودھ کہاں سے نکلتا ہے خون اور گوبر کے درمیان سے ۔ یہ اللہ کی قدرت ہے دیکھ پیشاب کر دیتا ہے ناراض نہیں ہوتی ۔ خود گیلی جگہ پر بچے کو سوکھی جگہ پر ۔ کوئی کچھ جب بڑا ہو کر اس کو تنگ کرے تو اس پر کیا گزرتی ہوگی ۔ باپ سے اور ماں کا حق زیادہ ہے ۔ حضور علیہ السلام

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

سر کی ہاں ہاں ہونے کی بات ۔ جان کنی کا عالم طاری ہے ۔ نزع کا عالم ہے لوگ کہتے ہیں کلمہ جاری نہیں ہوتا ۔
——— مرنے والے سے نبی نے کلمہ پڑھتا ——— سرکار کو بلایا گیا ——— کشتا ادب ہے ۔
حضور تشریف لا رہے ہیں ۔ ایک بوڑھی عورت آئی ۔ نبی پاک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ۔ تحقیق دیکھ گئیں
کہ ماں کہہ دیا ——— یہ میری دائی حلیمہ تھی ۔ علمائے فقہ کہتے ہیں حضور اپنی دائی کا اتنا احترام کرتے
اگر سگی والدہ ہوتی تو کتنے احترام کرتے ۔ شیما اسی حلیمہ کی بیٹی آئی تو حضور ﷺ مال غنیمت
جمع ہوا ۔ حضور نے کو بلایا ہے ۔ شیما نے کہا ——— میں تمہارے نبی سے بات کرنا چاہتی ہوں
سارا خاندان کو چھوڑ دیا گیا ۔ صرف اس بہن کا خیال کیا ۔ جس کا آپ نے اور اس بہن نے
دودھ پیا تھا ۔ ہم سگے بہن بھائیوں سے کیا سلوک کرتے ہیں ۔ جائیداد مال کے لیے قتل کو تیار
ہو گئے ہیں ۔ عزت کو بھولا ہے اخلاق کو ——— ایمان کو ———

اب اولاد کا حق سنیے ۔ یقیناً ماں باپ احترام کے لائق ہیں ۔ اولاد ماں باپ کا حق ادا
نہیں کر سکتی ۔ ہمیں جو خود وجود ملا ہے تو ماں باپ کی بدولت ملا ہے ۔ اگر وہ نہ ہوتے تو ہمارا
وجود نہ ہوتا ۔ میں تو کمپیوٹر جنریشن ہو گیا ہوں ۔ میرا ماں باپ کو مرتبہ تھا کہ کمپیوٹر بنا ہے تو باپ کی
وجہ سے اگر وہ نہ ہوتا تو ہمارا وجود بھی نہ ہوتا ۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ نچلی قوم میں شادی نہ کرو ۔ اولاد کی تربیت اچھی نہ ہو گی ۔ نہ ہو گا بس
صرف چمڑی دیکھنے والا نہیں ہونا ۔ صرف اس کی باتیں چکنی چپڑی سننے والا نہیں ہونا ۔ یہ دیکھو کہ مومن ہے
یا نہیں ۔ عقیدہ درست ہے یا نہیں ۔ تربیت ہوئی ہے یا نہیں نیک ہے یا نہیں ۔ آپ کہتے ہیں نہیں جی
چھنے بال کیے ہوئے ہوں اتنی اچھی ہے ۔ جو خود ٹھیک نہیں ہے تو اولاد کی کیا تربیت کرے گا کہ
کسی برے خاندان میں نچلے پن والے جس کی عادتیں گھٹیا ہوں ۔ ان میں شادی نہ کرو ۔ اور شادی کے لیے جلدی
نہ کریں ۔ بہشتی زیور پڑھو ۔ مسئلے میں میاں بیوی کو کس طرح ہونا چاہیے ۔ خلوت میں کس طرح جلوت میں
کس طرح ۔ محفل میں کس طرح ۔ ایک ایک بات تعلیم اسلام میں کیا نہیں ہے ۔

میری بیٹی آیا سب کچھ کر کے دکھایا ہے ۔ ایک ایک بات سکول کے ... ۔ زیادہ شادیاں بھی
ہمیں لے گئی ۔ کہ عورتوں کو عورتوں کے مسائل معلوم ہوں ۔ لیکن ہماری عورتوں کے پاس ڈائجسٹ
کا ٹائم ہے ۔ ناول کا ٹائم ہے ۔ میگزین کا ٹائم ہے ۔ ٹی وی کا ٹائم ہے ڈرامہ انشاء ۔ وی سی آر کا ٹائم ۔

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

ہے - قرآن حدیث کا نام نہیں آتا ہے -

سنت سیدہ کے حالات سے ہم سو - ان کا نام تو بڑے پیار سے سنتی ہیں۔ مگر ان کی تعلیمات پر عمل نہیں ہے - خواتین کو کس طرح گھر میں رہنا ہے۔ کس طرح پردہ کرنا ہے۔ کس سے نہیں بات کرنا۔ کس بات کس طرح کرنی ہے۔ والدین کے لیے کہ وہ اولاد کی تربیت کریں۔ جب بچہ بولنا شروع کرے سب سے پہلے اللہ کا نام سکھاؤ - اور آپ کیا سکھاتے ہیں - A فار ایپل B فار بال - سارا عمر جانوروں میں گزر جائے گا - سارا عمر کتے بلیوں میں گزر جائے گا -

اپنی اولاد کو سب سے پہلے اللہ کا نام سکھاؤ - ان کی تربیت کرو - ان کو حرام غذا نہ کھلاؤ سود کی کمائی رشوت کی کمائی - میرا سیاست سے کوئی تعلق نہیں - لوٹ مار کا مال بچوں کو نہ کھلاؤ - کیونکہ اثر ہوگا - ایمان نکل جائے گا بے غیرت ہو جائیں گے -

کس بچے سے محبت زیادہ ہے - جو گورا اچھا ہو - نہیں اس بچے سے محبت کرو جو دین میں زیادہ اچھا ہے - جو عبادت زیادہ کرتا ہو - جو نیکی زیادہ کرتا ہو - اس سے محبت کرو - اور ہوتا کیا ہے - ماں ایک کو محبت کرتی ہے باپ دوسرے کو - باقی سب مارکیٹ اٹھا کر لوٹتے ہیں - ماں باپ جیسا سلوک کرنا چاہیے - صحیح تعلیم کرنی ہے - لڑکی کو پہلے بازار سے لا کر دیں گے لڑکے کو بعد میں دیں گے - اس لیے کہ بیٹیاں گھروں میں ہوتی ہیں - باپ کے انتظار میں ہوتی ہیں - بیٹا تو باہر چلا جائے گا ——— آج کل کیا ہوتا - بیٹے کے لیے الگ بوٹیاں نکال لیتی ہے بیٹی کو شوربا دے دیتی ہیں - آپ سیگریٹ پیتے ہیں اولاد کو منع کر سکیں گے؟ آپ اپنا کردار نمونے کے طور پر پیش کرنا ہے اگر خود نماز نہیں پڑھتے بچے کو کیسے کہیں گے -

سات سال کا بچہ ہو جائے - اس کو نماز پڑھنے کا کہو - دس سال - مار کر پڑھاؤ -

کھانا کھا لیا - سکول کا کام کر لیا - سو جاؤ - پوچھا ہے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں - ہر آدمی سے پوچھا جائے گا - غوث الاعظم تک سے پوچھا جائے ہر کسی انسان کے عمل - زبان بچے بولنے کا برکت سے جھوٹ - غیبت ——— مردہ بھائی کا گوشت ——— جو لوگ صحیح تربیت نہیں کرتے وہ ان کا حق ادا نہیں کرتے - نگرانی کرو - ماں باپ کی اطاعت - اور ان کے لیے دعا کرو - حقارت سے، ادب سے جواب دینا ——— اگر گناہ کا حکم کرتے ہیں تو نماز کے وقت ہم نمازی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

گشت کر رہے تھے ۔ جا کر سن سکتے ہیں حکومت کے خلاف ۔ بادشاہ کے خلاف ——
حضرت موسیٰ —— امریکہ نے اپنے باپ کو تھپڑ لگا دیا ۔ دودھ میں پانی ڈال دیے —
کی والدہ کی دعا ۔ جب طور پہ جاتے تھے —— جنت کا ساتھی کون ہے —
موسیٰؑ نے پوچھا —— ماں نے دعا دی —— ماں کی خدمت نے نبی کا ساتھی ۔ حضرت
بایزید بسطامی کا واقعہ —— ماں کی دعا —— ولیوں کا بادشاہ بن گیا ۔ جو خدمت
نہ کر سکے ۔ دعا کرو ۔ صدقہ خیرات کرو ۔ معافی مانگیں ۔ گناہ معاف ہو جاتے —
ہے ۔ دل —— زندگی بنتی ہے ۔ جنت بھی جہنم بھی ۔

جمعۃ المبارک
۲۸ — ۷ — ۲۰۱۷
۴ — ۱۱ — ۱۴۳۸
۶ — ۵۰ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi ... Suharverdi
Chak 365/E.B ... hari
Mob:

وما نھٰکم ___ فانتھوا ۔ = اسلام میں کس شخص کو اہمیت حاصل ہے تو ایمان کی
وجہ سے ہے ۔ اگر ایمان نہیں ۔ یا جس کا ایمان درست نہیں ۔ ہواؤں میں اڑ کر دکھا دے ۔
پانی پہ ___ وہ دنیا کو اپنے قابو میں کرنے کا گر سکھا دے ۔ ہمارے دل میں عزت والا نہیں ہو سکتا ___
حضرت مولود کائنات کا جشن منایا جاتا ہے لوگ کہتے ہیں جشن مولود کعبہ ___
یہ وہ ہستی ہے جو کعبے میں پیدا ہوئے اور مسجد میں شہادت پائی ۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں ۔
مگر جب حضرت علی کی ولادت ہوئی تھی ۔ ایمان والے نہیں تھے ۔ شرف ہوتا ہے ایمان
کے ساتھ ۔ حضرت علی کا شرف یہ نہیں کہ وہ کعبے میں پیدا ہوئے ۔ ان کا شرف یہ ہے ۔
کہ ساری دنیا کعبے کا طواف کرتی ہے ۔ وہ ولیوں کے شہنشاہ ہیں کعبہ ان کا طواف کرتا ہے
لفظ ___ بندیوں کا سلسلہ چلتا ہے حضرت سیدنا خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ وسلم ۔ امیر المومنین عاشق مصطفیٰ ۔ امام ربانی امام مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی
سرہندی نے فرمایا ۔ کہ اس کا ثبوت ہیں ۔ نبی پاک ۔ جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا ۔ صدیق اکبر
جیسا کوئی مرید نہیں ہوا ۔ ہم سب کو مانتے ہیں ۔ جو مرتبہ نبی کا ہے وہ ہمارا ہے ۔ اور جو ان کا
نہیں اس پہ ہمارا گذارا نہیں ہے ۔ ایمان والے عزت پاتے ہیں ۔ شرف پاتے ہیں ۔
ہم دنیا بھر میں بہت سے نام سنتے ہیں ۔ بادشاہوں کے نام ۔ لیڈروں کے نام ۔ سرمایہ
داروں کے نام ۔ بڑے بڑے لوگ اپنے دور کے شمار ہوتے ہیں بہت بڑا نام ہے ۔ مگر ہمارے لیے
عزت والا وہی ہے جو ایمان والا ہے ۔ تو بنیاد ایمان ہے ۔ اب ایمان کس کو کہتے ہیں ۔
وما آتٰکم الرسول فخذوہ ___ اور جو تم کو دے رسول وہ لو ___ لوگ تو کہتے ہیں کہ اللہ کے
سوا کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے ۔ اگر واقعی بات درست ہے تو ڈاکٹر کے پاس دوائی لینے کیوں
جاتے ہو ۔ ___ شفا تو اللہ دیتا ہے ۔ بلکہ دوسروں کو کہتے ہیں کہ غیر اللہ کے پاس نہ جاؤ کہ
اور خود ڈاکٹر کے پاس جا کر کہتے ہیں اللہ کے پاس جانے سے بچا لے ۔ اور دوسروں کو کہتے ہیں
کہ غیر اللہ کے پاس نہ جاؤ ۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے ۔ وما آتٰکم الرسول ۔ قرآن کی آیت فرمایا کہ اللہ
کا رسول بھی اللہ کی عطا سے آگے عطا کرتا ہے ۔ رسول نے ہم کو شریعت دی ۔ اب کوئی
کیسے کہ شریعت اور چیز ہے طریقت اور چیز ہے ۔ تو بس اسے کہو ان کا شریعت اللہ نے دیا

M T W T F S S Memo No Date / /

رکھے۔ طریقت اسی سے نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہم اس کو الگ کر کے شریعت کو چھوڑتا
یا ثانوی کا سمجھا جا سکے ہو تو ہم بار بار کی یہ بات ہم نہیں مان سکتے۔ وہ طریقت جو شریعت
سے جدا ہے۔ وہ بیمار راستہ نہیں ہے۔ اور شریعت ہی طریقت کی بنیاد ہے۔ جو
طریقت شریعت سے جدا ہے۔ وہ کسی صوفی کی نہیں ہے۔ وہ کسی پیر کی نہیں ہے۔
وہ کسی ولی کی نہیں ہے۔ اور وہ روحانی راستہ نہیں۔ وہ کوئی شیطانی راستہ ہے۔ اور
جو راستہ مدینے کو نہیں جاتا۔ وہ کسی صوفی کا راستہ نہیں ہو سکتا۔ یہ صوفیا اسی
کی روحانیت ہے جو ہم صوفیوں کو مانتے ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جن کے لیے عام حکم
ہے۔ ایک وہ لوگ ہیں جن کے لیے خاص حکم ہے۔ علماء کا تقویٰ یہ ہے۔ ان کو جو کہا جائے
وہ کرو۔ جس سے بچنے کو کہا جائے اس سے بچے۔ خاص لوگوں کا تقویٰ یہ ہے۔ جس
سے شبہ ہو اس سے بھی بچیں۔ یہ ہوا۔ آئیے میں آپ کو ایک سوال سناتا ہوں
کہ خاص لوگوں کا تقویٰ کیا ہوتا ہے۔ ایک خاتون امام مالک کے پاس آئی۔ چاروں امام
میں سے ایک کا نام ہے۔ چاروں امام سنی ہیں۔ ان کے ایمان کا کوئی فرق نہیں ہے۔
مسائل میں کبھی کہیں تعبیر و تشریح کا تھوڑا سا اختلاف ہے عقیدے کا کوئی
اختلاف نہیں ہے۔ بڑے محترم امام ہیں۔ ساری عمر مدینے میں گزار دی۔ مدینے کی حد کے
اندر کبھی بول و براز نہیں فرمایا۔ پیشاب بھی مدینے سے باہر جا کر کرتے تھے۔ کتنا آسان
ہے مگر کرنا مشکل ہے۔ آج بھی بقیع شریف مدینے کے قبرستان میں۔ جن مزارات پر خاص طور
پر سلام کیا جاتا ہے۔ ان میں ایک امام مالک کا مزار ہے۔ عورت ان کے پاس آئی ذرا
دل کے کانوں سے اس کا سوال سنیے گا۔ آ کر کہا حضرت صاحب میرا جو پڑوسی
ہے وہ گورنمنٹ کا افسر ہے۔ سرکاری ملازم ہے۔ اس کے گھر کے صحن میں جو روشنی
ہے۔ وہ روشنی میرے صحن میں آتی ہے۔ حضرت صاحب میں اس روشنی میں اپنا کام کر سکتی
ہوں۔ یہ طریقت ہے۔ ہم تو کہتے ہیں سرکاری کنڈا لگا کے لائٹ لے لو پروا نہیں۔
جو مرضی کر لو۔ وہ مسئلہ پوچھ رہی ہے۔ یہ تقویٰ کا وہ مقام ہے۔ جو طریقت کی بنیاد ہے۔ اگر اس
سے الگ ہو جائیں تو پھر شریعت کے سوا۔ جو طریقت شریعت سے الگ ہے ہم اس کو نہیں مانتے

Memo No
M T W T F S S
Date / /

(دانش بینش)

اور نقشبندیت کس چیز کا نام ہے۔ پوچھو صحابہ کرام سے۔ بنی پاک نے حضرت اسامہ بن زید رضہ کو امیر لشکر بنا کر روانہ کرتے ہیں۔ وہ روانہ ہو جاتے ہیں۔ بنی پاک وصال فرما جاتے ہیں۔ صحابہ کہتے ہیں اتنا بڑا لشکر باہر چلا گیا ہے۔ بنی پاک کا وصال ہو گیا ہے۔ چاروں طرف دشمنوں کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ مدینہ پر حملہ نہ کر دیں۔ تو اس وقت لشکر کا مدینے میں ہونا ضروری ہے۔ حضرت ابوبکر سیاسی فیصلہ نہیں کرتے۔ ابوبکر رضہ ایمان اور شریعت کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ذرا سوچو صدیق کا طریقہ کیا ہے۔ نقشبندیت کیا ہے۔ فرمایا جس لشکر کو میرے بنی نے روانہ کیا ہے۔ میں اس کو واپس نہیں بلا سکتا۔

میں بنی کے فیصلے میں اپنا فیصلہ نہیں ڈال سکتا۔ اس کا اثر کیا ہوا۔ باہر والوں نے دیکھا۔ جب مسلمانوں نے ایسے حال میں باہر اتنا لشکر بھیجا ہے۔ اندر کتنا ہو گا۔ ان پر رعب پڑ گیا۔ کسی کو کوئی کاروائی کرنے کی کوئی جرات نہ ہوئی۔ پتہ چلا جو بنی کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ جو بنی کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کا ایک لشکر جنگ پر گیا۔ حملہ کیا کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ سوچتے ہیں ہم نے جو حملہ کیا ہے ہمیں کامیابی کیوں نہیں ہوئی۔ تلواریں بھی ٹھیک ہیں۔ تیر کمان بھی ٹھیک ہے۔ نیزے بھالے بھی ٹھیک ہیں۔ مجاہد بھی بیمار نہیں ہیں۔ گرمی کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ کامیابی نصیب کیوں نہیں ہوئی۔ ظاہری حالات بھی ٹھیک ہیں۔ کسی نے کہا کہ باطنی طور پر اندر تو کوئی گڑبڑ نہیں آگئی۔ ایک شخص نے کہا کہ تین دن ہو گئے ہیں ہم نے مسواک کرنا چھوڑ دیا ہے۔ سفر کی وجہ سے ہم مسواک نہیں کر رہے۔ ہم نے بنی کی اس سنت کو چھوڑا ہوا ہے۔ جرنیل ان کا پریشان تھا کہ مسواک کا جنگ سے کیا تعلق ہے۔ کامیابی کا کیا تعلق ہے۔ اس نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ ہم بنی کی سنت کو چھوڑ رہے ہوئے ہیں۔ سب مسواک کرو۔ درختوں سے ٹہنیاں کاٹی۔ سارا لشکر بیٹھ گیا۔ مسواک کرنے کے لیے۔ ادھر دشمنوں نے دیکھا انہوں نے شور مچا دیا۔ کہ مسلمان دانت تیز کر رہے ہیں۔ اب یہ تلوار سے نہیں لڑیں گے۔ ہمیں دانتوں سے کاٹیں گے۔ سارے بھاگ گئے۔ اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا کر دی۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S   Memo No ____ Date / /

جن کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں جن کی نسبت مضبوط پختہ ہوتی ہے یا ان کو کوئی دشواری
نہیں ہوتی۔ آج بھی ہم ایمان میں کامل ہو جائیں۔ تو ہمیں کسی اور کا کوئی ڈر وغیرہ
نہیں ہوگا۔ اللہ فرماتا ہے جو رسول تمہیں دے وہ لو۔ پتہ چلا رسول بھی عطا کرتا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے

دینے والا کہ ہیں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں منہ چاہیے — اور اللہ فرماتا ہے جو رسول دے
وہ لے لو۔ قرآن نے بتایا رسول دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کون دیتا ہے دینے کو منہ
چاہیے — اس کے دو معنی۔ دیتے تو ہیں تو — ہیں منہ چاہیے — حدیث کہتی
ہیں۔ فرمایا اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ اپنی حاجتیں مانگو تو
اچھے چہرے والوں سے مانگو۔ جن کے چہرے اچھے نہیں ہیں وہ حاجتیں بھی پوری نہیں
کریں گے — اچھے چہرے ہونے چاہئیں۔ آپ بھی کہتے ہیں (یہ منہ ہے) اور مسور
کی دال — اور دوسری بات ایسا منہ ہو کہ جو اس سے نکلے وہ
ہو جائے — کون دیتا ہے سچا ہمارا نبی

(B) — جیسے بتائیں صدیق ہمیں کہاں سے ملے۔ بارگاہ مصطفیٰ سے۔ فاروق۔ عثمان علی۔
حسنین امام اعظم۔ غوث اعظم۔ ایمان کہاں سے آگئے — رمضان۔ بلکہ جیسے بتاؤ رحمان
اور اس کا عرفان کہاں سے ملا — نعرہ ہر کسی زبان میں نہیں لگا اللہ اور اس
کے رسول کا نام لے رہے ہیں۔ آواز یہاں سے مدینے جانی چاہیے —

اگر نبی پاک نہ ہوتے کہاں ہمیں رب ملتا۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ
الدُّنْیَا۔ اے محبوب اگر میں تجھے نہ بناتا تو دنیا کو ہی نہ بناتا — ایک ارشاد میں
ہے لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِیَّة۔ اے پیارے اگر تجھے نہ بناتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔
وہ رب تو تھا۔ یہ اشارہ اولیاء کی طرف نہیں ہیں۔ اللہ ہر جگہ ہے یہ اشارہ غلط کیا
وہ رب ہو کر ظاہر نہیں تھا۔ وہ رب ہو کر ظاہر ہوا تو ہمارے نبی پاک ﷺ کی برکت سے ہوا۔
اس کو کسی کی حاجت نہیں ہے۔ وہ خود فرماتا ہے اے پیارے تجھے پیدا نہ کرتا لیکن اپنا
رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

Memo No
Date / /

M T W T F S S

ے وہ جو نہ تھے۔ تو کچھ نہ تھا۔ اور جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو۔

جب تک وہ کائنات نہ تھا۔ تو کچھ بھی کائنات نہ تھا۔ آج بھی وہ نہ ہوں تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ درخت ہوتا ہے جڑ سے اگر جڑ سلامت ہے۔ تو درخت باقی ہے۔ جڑ نہ ہو تو درخت نہیں رہ سکتا۔ وہ اس کائنات کی اصل ہیں۔ جڑ ہیں۔ بنیاد ہیں اگر وہ نہ ہوں تو یہ جہاں قائم نہیں رہ سکتا۔

ے وہ جو نہ تھے ———— جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

پیٹ بھلا ہو سب فیضان حضور کا ہے۔ نبی کے بغیر کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ اسلام کو دین کو جو مانتے ہو۔ تو وہ ہے قرآن سے تو قرآن کہاں سے ملا۔ کوئی ہے اسلام سے اسلام کس سے ملا۔ جو نبی نے بتا دیا وہ اسلام ہے۔ جو کر کے دکھا دیا وہ اسلام ہے۔ اصحاب صفہ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں صوفی کا لفظ وہاں سے نکلا۔ حالانکہ صوف عربی زبان میں گرم اون والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو مل گیا پہن لیا۔ جہاں جگہ ملی بیٹھ جانا۔ حالانکہ صوفی کے معنی ہے صفا۔ جس کا اندر باہر صاف ہو۔ جتنی اس میں ایمان کی صفائی ستھرائی ہوگی۔ اتنا اچھا ہوگا۔ اصحاب صفہ 70 صحابہ تھے جو نبی پاک کے۔ حضور کے دروازے کے سامنے بیٹھے ہوتے تھے۔

ے تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں۔ بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں۔

بیٹھے ہیں در وار سا پر۔ سرکار کو دیکھنا ہی ان کی عبادت ہے۔ انہوں نے کبھی کسی سے کچھ نہ مانگا۔ ستر میں کچھ تھے جن کے پاس دو کپڑے تھے۔ ورنہ ایک کپڑا۔ دن میں پہن لیا۔ رات کو وہی اوڑھ لیا۔ تین کپڑے کسی کے پاس نہ تھے۔ اصحاب صفہ 70 صحابہ۔ انہوں نے بھی قرآن پڑھا ہوا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ قرآن میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نبی پاک کی سنت کو۔ حضور اتارتا ———— بغیر حساب۔ محبوب یہ ہماری عطا ہے جس پہ چاہو احسان کرو۔ جس سے چاہو روک لو۔ کوئی حساب و کتاب نہیں ہے۔ انہوں نے نبی پاک کا ارشاد سنا ہوا تھا۔ ازنیست مصطفیٰ نے خزائن الارض۔ اللہ نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی ہیں۔ اور مسند احمد میں حدیث ہے کل کی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

اللہ نے مجھے ہر رشتے کی چابی دے دی ہے - ایک جملہ بتاتا ہوں آپ ذرا سمجھنا - تالہ - لاک
یہ چابی والے کے اختیار میں ہوتا ہے - کھولے نہ کھولے اس کی مرضی، جس کو چابی دے دی
اس کو اختیار بھی ---- اللہ نے ہمیں آنکھیں دی ہیں اختیار ہے یا نہیں۔
دائیں دیکھیں بائیں دیکھیں - اوپر نیچے - گھور کے دیکھیں پیار سے - اختیار ہے،
ہاتھ دیئے ہیں اس کو محبت سے کسی سے ملا لو - یا گھونسہ دکھا دو - اس
ہاتھ میں قلم لے کر نبی کی تعریف لکھ لو - یا کوئی گالی لکھو - اختیار ہے یا نہیں -
بتا دیجئے - اب عقل ملی ہے انسان ملا ہے آدمی کو سوچنا ہے کہ کیا کرنا چاہیے۔
ہمیں آنکھیں ملی اختیار ملا - زبان ملی --- کان --- اللہ نے نبی کو چابی دی کہ اختیار دیا
یا نہیں - کوئی دوست آپ کو پانچ روپے دے کر کہتا ہوں رکھنے کے لیے دے رہا ہوں یا
خرچ کرنے کے لیے نہیں - میں اس کو کنویں کا اچار ڈالتا ہوں نہیں تو ان کا ---
میرا دل چاہے کوئی چیز لینے کو پیسے بھی پاس ہوں - لے نہیں سکتا تو میں کس کام کے
اگر دے رہا ہے تو مجھے اختیار کیا ہے مالک بنا - وہ شخص کہتا ہے نہیں میں رکھ لو -
تو میں لوں گا --- بلا تشبیہ بات صرف سمجھانے کے لیے ہے - اللہ اپنے حبیب سے
کہے کہ چابیاں رکھ لو - کھولنے کا اختیار نہیں ہے - بتائیے - کہ یہ دینا ہوگا - اللہ نے
فرمایا محبوب یہ چابیاں ہیں تمہارا کیا خزانے بھی تمہارے - ہم بھی تمہارے - تم ہمارے
ہم تمہارے - تم ہمارے تابع - ہمارا سارا خدائی تمہارے تابع ---
حضور فرماتے ہیں - اللہ نے مجھے ہر رشتے کی چابی دی - قرآن میں ہے جو رسول دے
دے لو - صحابہ نے جھولیاں پھیلا دی - اور کیا کہا ---
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے - تمہارے در سے ہی لو لگی ہے -
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ
صرف میں نہیں کہتا جبرائیل امین سے پوچھو وہ بھی کہتے ہیں کملی والے آقا - آپ کے
قربان جاؤں - آپ پر قرآن نہ اترتا مجھے اپنا انجام کیا ہوتا نہ پتہ چلتا - [illegible]
سے پوچھو - آقا نہ ہوتے تمہاری توبہ قبول نہ ہوتی - حضرت نوح سے پوچھو - وہ کہتے ہیں [illegible]

M T W T F S S

Memo No

Date / /

نہ ہوتا - تیسری کی کشتی پار نہ لگتی - پوچھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے دیکھی کیسے ہیں
اگر یہ نہ ہوتا تو مجھ پر آگ گلزار نہ ہوتی - حضرت اسماعیل سے ہیں چھری کی تیز
دھار سے نہ بچتا - یہ سب تمہارا کرم ہے آقا -
پوچھو صدیق اکبر سے آپ کو صداقت کہاں سے ملی - فاروق - عدالت - عثمان -
سخاوت - علی - شجاعت - حسین سے سیادت کہاں سے ملی -
امام اعظم - امامت فقاہت ان کی روح کہتی ہے یہ سب تمہارا کرم ہے آقا -
پوچھو اعلیٰ حضرت بریلوی سے - آپ کا جو جواب دیتا ہیں - اتنی شہرت مقبولیت
کہاں سے ملی - آپ کو نماز روزہ قرآن کس نے سکھایا - آپ کو اللہ کا بندہ کس
نے بنایا - ہر مومن یہ کہتا ہے سب تمہارا کرم ہے آقا -
اصحاب صفہ کی بڑی مشہور شخصیت حضرت ابو ہریرہ ؓ نام ہے عبدالرحمن - مگر آپ کو
نام یاد نہیں ہے کوئی لیتا بھی نہیں ہے - یہ ابو ہریرہ کنیت مشہور ہے - یہ نام ان کو سرکار نے دیا ہے
میں حضرت عبداللہ کہوں تو آپ کہیں گے اس نام کے تو بہت بندے ہیں - میں صدیق اکبر
کہوں گا تو فوراً - کیونکہ یہ لقب ان کو سرکار نے دیا ہے - حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ ہے
یہ کنیت ہوتی ہے عرب میں پکارا جانے والا نام - صدیق کا خطاب سرکار نے عطا فرمایا ہے
خواجہ غریب نواز کا نام کوئی بتائے - حسن - لیکن اس نام سے دنیا ان کو پہچانتی نہیں
حسن کہتا رہوں خواجہ حسن آپ نہیں پہچانیں گے - خواجہ معین الدین کا نام لوں گا سب
پہچان لیں گے کیونکہ یہ معین الدین کا لقب ان کو سرکار نے دیا ہے - جو نبی سے ملتا ہے وہی
مشہور ہوتا ہے - وہی مقبول ہوتا ہے - نبی دیتا ہے یا نہیں -
حضرت ابو ہریرہ ؓ سرکار کی بارگاہ میں آتے ہیں - عرض کی یا رسول اللہ ﷺ - مجھے نسیان
ہو گیا ہے - نبی نے نسیان کا علاج نہ بتایا مگر گولی کھلائی - دودھ کا کس استعمال
کرو (نہیں) آئے ابو ہریرہ اپنی چادر پھیلاؤ - پیروں کی نشانیاں بتائیں - نہ بتایا
ہو - جنگ نہیں - جو شخص عقیدہ کا پابند نہیں - سکھاتا ہے -
قرآن میں نشانیاں ہیں الذین امنوا وکانوا یتقون - ان کے عقیدے بھی درست ہوں گے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ان کے عمل بھی درست ہو جائیں گے۔ سلطان العارفین سیدنا طیفور رحمۃ اللہ علیہ نام ہے ان کا۔ آپ بسطام
میں پیدا ہوئے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت ہے بایزید۔ نام ہے طیفور۔ نقشبندی
سلسلے کے بڑے اونچے بزرگ ہیں۔ نام ہے سلطان العارفین عارفوں کے بادشاہ، پہچاننے
والوں کے بادشاہ۔ جو لوگ اللہ کو پہچانتے ہیں ان میں آپ کا بڑا مقام ہے۔ نقش
بندی کا دم کشا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میری روح نے عالم ارواح میں ستر ہزار سال
پرواز کی۔ مجھے شانِ مصطفیٰ کی حد نہیں ملی — اور آج کوئی کہے کہ ہم سب جانتے
ہیں۔ اس کو مانیں یا اس کو مانیں گے — حضرت صاحب کے پاس ایک
شخص آیا بارہ برس رہا۔ بارہ برس کے بعد کہنے لگا جی میں جا رہا ہوں —
فرمایا کہاں جا رہے ہو — اس نے کہا میں نے آپ کی بڑی شہرت سنی تھی۔ بڑی
دور سے آیا آپ کے پاس رہنے۔ آپ کی کرامت دیکھوں گا بارہ برس یہاں
رہا۔ میں نے کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا ذرا بتا کرامت کیا ہے،
اللہ کا کام بندے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ولی سے ظاہر ہو تو کمال ہے۔ اب کام
کیا ہے۔ دو وقت ہیں تو کیا تین ایک ایک بچ سکتے ہیں۔ اور اگر میں چابی گھما دوں تو —
بس اللہ نے اللہ والوں کو چابی دے دی ہے — حضرت میاں محمد بخش —
ہر مشکل دی کنجی یارو اہناں مرداں دے ہتھ آئی۔ آپ میں سے کون کون
مرد ہے۔ بتاؤں مرد کس کو کہتے ہیں — داڑھی مونچھیں ہوں تو۔ نہیں نہیں
تصوف طریقت کیا بتاتا ہے کہ مرد کون ہے۔ طالب الدنیا مخنث۔ و طالب
العقبیٰ و طالب المولیٰ مذکر — جو ~~طالب کو~~ دنیا کو پسند کرتا ہے وہ عورت
کی طرح ہے۔ جو آخرت کو پسند ہے وہ درمیانہ — رب کو چاہنے والا مرد ہے —
اللہ کا طالب مرد ہے — اگر رب کو چاہتے ہو تو پھر رب کی رضا کے خلاف نہیں کرنا۔
آپ اپنے محبوب کے خلاف کریں تو آپ کو اپنا دوست رکھے گا — یہی طریقت سکھاتی ہے
جس کی رضا سے دنیا میں آئے ہیں۔ یہ چار دن بھی اس کی رضا کے مطابق گزاریں۔
ان کم دوں کو اللہ نے چابی دے دی۔ قریب کو دور کرتے ہیں، دور کو قریب کر دیتے

M | T | W | T | F | S | S
Memo No
Date / /

قرآن میں ہے۔ ملک سبا کی ملکہ کا تخت کتنا بڑا تھا۔ اللہ کے نبی سلیمان کا امتی ولی آنکھ جھپکنے سے پہلے لایا یا نہیں — وہ مرد تھا — ہر مشکل دی کنجی یارو —

مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی —

نہ نگاہ کر دیتے ہیں مشکل رہتی نہیں — حضرت عبدالعزیز دباغؒ — نہ پیسے ٹکے بنگلا، نہ تھے۔ رنگ ساز تھے رنگریزوں کو رنگتے تھے۔ لیکن امی تھے۔ بڑے ولی اللہ تھے۔ اس علاقے کا بادشاہ نے کاریگروں کو بلایا۔ محل بنایا — کاریگروں نے بنوائی تو ٹیڑھی ہو گئی۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا کیا ہے۔ دوبارہ بناؤ۔ ورنہ تم سب کو سزا دوں گا۔ بادشاہ کا مزاج ہے کیا سزا دے گا کیا حشر کرے گا — آج کل کا دور تو نہیں تھا۔ عدل کا دور تھا۔ — انہوں نے پھر دیوار اٹھائی — ٹیڑھی ہو گئی۔ گھبرا گئے۔ کانپ گئے کہ بنے گا کیا بڑے پریشان بادشاہ نے آنا ہے آکر دیکھے گا — کسی نے کہا دریا کے کنارے جو بابا ہے نا اس کے پاس چلے جاؤ — تمہاری مشکل حل کر دے گا۔ سارے گئے حضرت جی دیوار بناتے ہیں درست نہیں ہوتی — بادشاہ سزا دے گا۔ ٹیڑھے کو کہو ٹیڑھی بنی ہوئی دیوار سیدھی ہو گئی — جن کے غلاموں کا یہ کمال ہے۔ ان کے آقا کی شان کیسی ہو گی — نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی —

حضرت بایزید بسطامی کے پاس میں بارہ سال رہا۔ کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ یہ فضل اللہ کا ہے کہ کوئی ولی ہوتا ہے۔ فرمایا میرے نزدیک کرامت کیا ہے۔ ہوا میں اڑنا کرامت ہے کہ چڑیاں اڑ رہی ہیں — پرندے — ان کو ولی مانیں — اگر میرے نزدیک پانی پر چلنا کرامت ہے۔ تو مینڈک چل رہے ہیں مگر مچھ — بطخ۔ ان کو ولی یہ بتاؤ بارہ برس میں یہاں رہا۔ تو نے کبھی صبح دیکھا، شام دیکھا۔ دن دیکھا رات دیکھا۔ جب کوئی کام شریعت کے خلاف کرتے دیکھا — اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اس سے بڑی کرامت اور کیا چاہتا ہے — حقیقت میں شریعت پر قائم رہنا ہزار کرامتوں سے بہتر ہے

اَلْاِسْتِقَامَۃُ عَلَی الْحَقِّ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ کَرَامَۃ —

کربلا میں کیا ہوا۔ لوگ کہتے ہیں امام پاک اتنے بڑے ولی اللہ۔ ولیوں کے بادشاہ۔ کیوں کر ہارے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date / /

تو چشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ ہوا کو حکم دیتے آندھی آتی یزید کی فوج کو اڑا کے لے جاتی۔ نیچے پانی
کو تو ڈسں گئے — اتنے بڑے ولی اللہ۔ حکم دیتے بادلوں کو آ کے برستے۔ تو یہ بھی سیدھا سا
جواب ہے۔ اور جہاں قانون کی حفاظت کا مسئلہ ہوتا ہے۔ وہاں کرامت نہیں کردار دیکھا جاتا
ہے۔ امام چاہتے تو چشمے بھی ابلتے — بادل بھی برستے۔ آندھیاں بھی آتیں۔ مگر
بتانا چاہتے تھے۔ کہ میں اس رسول کا نواسہ ہوں۔ جس نے طائف کے میدان میں۔ اپنے آپ
کو لہو لہان کروا لیا تھا۔ جس نے اپنے آپ کو زخمی کروا لیا تھا۔ ہنس نہیں جب طاغوتی
طاقتیں جمع ہو گئی تھیں — تو اسی نبی نے کہا تھا۔ میرے دائیں ہاتھ پہ لا کر سورج اور چاند
رکھ دو۔ میں تب بھی ایسا نہیں کروں گا۔ جو کلمہ حق ہے۔ میں اس کا نواسہ ہوں۔ کٹ تو
سکتا ہوں۔ شریعت کے پیچھے قدم نہیں ہٹا سکتا۔ انہوں نے استقامت
دکھائی ہے حق پہ ثابت قدمی دکھائی ہے ہزار کرامتوں سے بہتر ہے —
جعلی پیروں کے دو نمبرات۔ وظیفہ پوچھا۔ صدیق بس نام آیا — کہ جتنا مرا میں
جائے۔ بیوی کو طلاق دے دیا۔ ہو جاتا ہے۔ کہ بس نہ پیا نا دیں۔ لوگوں نے پیروں
کو اس لیے رکھ لیا — پیر تو اس لیے نہیں۔ کہ پیر کا کام تو تو اس لیے پکڑا جاتا ہے
کہ پیر جو ہم نے مدینے جانا ہے۔ ہمیں رستہ نہیں بھٹکا نہ سکے۔ ہم جا نہیں تو ادب
جانیں۔ ہمیں مدینے پہنچا دو۔ ہمیں مدینے والا مل جائے۔ تو پکڑو تو سیدھے راستے
پر چلنے کے لیے پکڑا تھا — ایک ہوتی ہے بتاتے جائے۔ ایک ہوتی پہنچا دیتے۔ پیر ہاتھ پکڑ کے
پہنچا دیتے ہیں — ہم تو اس لیے پیر پکڑتے ہیں۔ لیکن آج لوگوں نے حال اکھاڑ دیا ہیں —
آج کل پیر کچھ ہو گئے مشکل زیادہ ہو گئے — دکانیں لگی ہوئی ہیں۔ محبوب آپ کے
قدموں میں — جو اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہیں وہ شریعت و سنت کے پابند ہوتے
ہیں۔

حضرت ابوہریرہ نبی پاک کے پاس آئے۔ فرمایا چادر رکھنا۔ ابوہریرہ نے چادر پھیلا کر
جس کا دامن جتنا ہوگا اس کو اتنا ہی ملے گا — اللہ والوں کے پاس جاؤ تو دامن کشادہ کر لو۔
پیچھے رکھ کر پر اللہ کی عطا سے آگے بانٹتا ہے۔ اس کو بانٹنے والا کس نے بنایا۔ اللہ نے

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ہمارے داتا بنائے ہیں - ہمارے غوث بنائے ہیں - ہمارے لیے ولی بنائے ہیں - مددگار ولی کا معنیٰ.
حدیث میں ہے کہ حضور نے اپنے مدنیوں یا کپڑوں کی لپیٹ بنائی۔ تکیہ بنایا کہ کچھ نہیں نکلا آتا
اعلیٰ حضرت رضی =

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

کیا بات ہے امام کی - فرمایا کونین کے مالک ہیں لیکن دنیا کو پسند نہیں کرتے - کھجور کی چٹائی
پر لیٹے ہوئے ہیں - حضرت فاروق اعظم آئے بارگاہ کے پاس . تو آپ کے جسم پر چٹائی
کے ہوئے ہوئے نشان بن گئے - فاروق اعظم رونے لگ گئے - حضور یہ کافر یہودی یہ محلوں فرش
پر بیٹھتے ہیں کیا آرام سے [illegible] شاہانہ انداز آپ کونین کے مالک ایسا اس طرح - فرمایا انہوں
نے دو دن کی دنیا کو اختیار کیا ہے میں نے ہمیشہ کی آخرت کو اختیار کیا ہے -
ان کے لئے دو دن کے عیش میں ہمارے لئے ہمیشہ کے ہیں - کونین کے والی ہیں لیکن
میں تو تکیہ بھی اینٹ کا کبھی تکیہ کا - ہمارے پاس نرم نرم گدے ہیں - ان بستروں
پر سونا منع نہیں - اگر یہ بستر تمہیں رب کی یاد بھلا دیں - تو تمہارے لئے عذاب ہے -
حضور ﷺ کا بستر بچھاتے تھے - ایک دن مائی صاحبہ نے اس کو دوہرا کر دیا -
فرمایا میرا بستر کس نے ڈبل کیا تھا - عرض کی کیا ہوا حضور فرمایا اس کی وجہ سے مجھے اٹھنے
میں تکلیف ہوئی - نرم ہو گیا تھا - آرام مل رہا تھا - اٹھنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا - آج بستروں پر
سو کر تمہیں خدا یاد نہ آئے تو یہ بستر تمہارے لئے عذاب ہے -

مجھے کتنے آرام سے رہو مگر خدا یاد رہنا چاہیے
عجز تو دیکھو اللہ اکبر تکیے کے بدلے اینٹ یا پتھر
اللہ سرور عالم کا اسم اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں - دو دو مہینے ہمارے گھر میں چولھا گرم نہیں ہوتا تھا - کھجور کھا لیا کی -
پکانے کو کچھ ہوتا نہیں تھا - یہ اضطراری غربت نہ تھی - اختیاری غربت تھی -
انہوں نے کبھی دنیا کو پسند نہ کیا -
سے ہیں تھوڑی کھجوریں کھانا پانی پی کر گزارہ دو دو مہینے یوں ہی گزارہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ نہ جن کے قدموں کو عرش خدا ترستا ہے —
سے قیمتی ہیں جن کے ساری خدائی اس کا بچھونا ایک چٹائی ہے۔
ٹکڑوں میں بٹتی ہیچ ہے دنیا صلی اللہ علیہ وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں صحن میں ڈال رہا ہیں کچھ تل نہیں آتا — سے
ے مالک کونین ہیں کچھ پاس کچھ رکھتے ہیں۔ بظاہر دنیا کو کچھ جمع نہیں کرتے اپنی اولاد
لیے صدقہ حرام کر دیا۔ کھجور ریں ایک تھی حضرت امام حسن۔ عمر کے لحاظ سے کم سن تھے۔
اٹھا کے منہ میں ڈال لی۔ نبی پاک ﷺ نے ان کے منہ سے نکال لی۔ فرمایا میری اولاد کے لیے
کے صدقہ جائز نہیں ہے۔ آج تو لوگ پہلے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ گھر والوں کا بھرتے
ہیں۔ لیڈر بن جائے وزیر بن جائے۔ امیر بن جائے۔ کہتے ہیں اول خویش بعد درویش
پہلے اپنا معاملہ پھر دیکھا جائے گا — اور حضور نے کیا فرمایا میری اولاد کیلئے صدقہ جائز نہیں۔
ایک رات نیند نہیں آرہی فرمایا لگتا ہے گھر میں کچھ رہ گیا ہے۔ صدقہ نہیں کیا۔ آج ہمارا کیا
حال ہے۔ ہم میں سے کوئی شخص بالفرض ۱۰۰ روپیہ کماتا ہے۔ کیا اس نے ایک روپیہ نبی کی راہ میں
لگایا۔ سوچو۔ ہو سکتا ہے آپ کو کل قیامت میں نبی پاک ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ منبر میں بھی
منہ دکھانا ہے۔ ۹۹ اپنے روپیہ لگایا ایک ان کے نام و دین پر لگایا — مجلس کرو میلاد کرو۔
مگر ساتھ میں اپنے مدرسوں کی بھی امداد کرو۔ اپنے محلے کو دین بھی لگاؤ — امداد مسلک کو عام
کرنے پر۔ شاہوں پر طرز یارت میں بھی خرچ کرو۔ سب کا ذمہ دار کا ہے۔ اگر دس ۱۰ میں
دیگیں پکانے پر۔ ۲ دیگوں کا پیسہ کسی دینی مدرسے کو دو۔ وہاں حدیث کی کتابیں
لے کے دو تاکہ ان کو بھی پروان چڑھیں۔ یہ درس شروع کئے ہیں انہوں نے کس لیے۔ اسی
لیے کہ امام کو معلومات ملے۔ آپ سکیمیں امداد کریں۔ آگے مدرسوں کو بتائیں۔ تاکہ روشنی پھیلے
اور ہر طرف گلزار مدینہ کا فیضان ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضور ڈال رہے ہیں سے تل کچھ نہیں آتا تھا۔
ے مالک کونین ہیں کچھ پاس کچھ رکھتے نہیں۔ دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کا خالی ہاتھ ہیں۔
ظاہر کچھ تل نہیں آتا — جب ڈال دیا حضور نے فرمایا ابوہریرہ اپنا چادر کو اکٹھا کرو۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

ارشاد سننے سے گفتگو سے دماغ سے تعلق ہے یادداشت کا بھول کا۔ فرمایا سننے
سے گفتگو سے ۔ ادائیں نرالی ہیں یا نہیں ۔ آپ کو سمجھ آتی ہیں یا نا ۔ مگر رب کو اتنی
پسند ہیں ۔ کہ میرا حبیب کہ یہ جس حال میں ہوتا ہے ۔ اللہ اسی طرح پکارتا ہے ۔ یا ایھا المدثر ۔
المزمل ۔ نبی پاک سے جو فرماتے ہیں اللہ صرف یاد فرماتا ہے ۔ وہ مثلہ ۔ محبوب
تیرا اس طرح آنے کی قسم ہے ۔ یہ محبت کی باتیں ہیں کہ دشمنوں کو سمجھ نہیں آتی ۔
اللہ تعالیٰ بے مثال ہے کہ اس نے اپنے حبیب کو بھی بے مثال بنایا ہے ۔ فرمایا سینے
سے لگا لو ۔ صحابہ آگے سے یہ نہیں کہتے کہ یہ کون سا طریقہ ہے ۔
جیسے کوئی گولی دیں کھا لے کوئی معجون دیں ۔ کوئی دوا بتائیں ۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ چادر
سینے سے لگا لو ۔ وہ صحابی تھے ۔ (منافق نہیں تھے)
انہوں نے وہ سینے سے لگا لی ۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ چادر کو سینے سے
لگانے کی دیر تھی ۔ مجھے بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آ گئیں ۔ مانیں تو قبول
اس کے بعد میں کچھ بھولا ہی نہیں ۔ حضور نے شفا اور قوت حافظہ ڈال دی تھی ۔
اس کی ساری بھولی ہوئی باتیں بھی ڈال رہے ہیں مانتا ہے ۔ اگر سینے سے لگائے ہیں
فرماتے ہیں میرا سینہ روشن ہو گیا ۔ (رسول دیتے ہیں یا نہیں)
جو رسول دے وہ لے لو ۔ حدیث کس نے دی ۔ نبی پاک نے صحابہ سے ۔ اہلبیت سلام ۔ اللہ
فرماتا ہے جو رسول دیں وہ لے لو ۔ آج جو حدیث کا انکار کرتے ۔ یہ منکر ۔ جو صحابہ کرام ۔ اہلبیت
علیہم السلام ۔ اللہ فرماتا ہے جو رسول دے وہ لے لو ۔ اپنا رسول کا ماننے والا وہ جو رسول
کے پاس آتے رہتے ہیں ۔ ۔ ۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ روکنے والے ۔ ہیں
در سے روکنے والو ہم شریعت بھی مانتے ہیں ۔ طریقت بھی مانتے ہیں ۔ ولایت بھی
مانتے ہیں حقیقت بھی مانتے ہیں معرفت بھی مانتے ہیں ۔ ہم تو نبی کو کیا کہتے ہیں ۔ حضور
جو دیا ہے وہ ہم نے لیا ہے اور کیا کریں گے ۔
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے ۔ نہ حاجت اگر کا ہے ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date /

ہم مانگتے آئے ہیں مانگتے رہیں گے - اور ہم اقرار بھی کرتے ہیں - ہمیں انکار نہیں ہے - کیونکہ اللہ دیتا
ہے جو اس سوال کو ٹالنے والو ـــ اور صحابہ والا ـــ پوچھو - ایک ہی پیاری بات ہے -
بڑی مشہور حدیث ہے - بخاری شریف میں ہے - حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ حضور کو
تہجد کا وقت وضو کراتے - یہ بھی شہریت کا مسئلہ آگیا - حضور نے انکی ڈیوٹی نہیں لگائی -
وہ کر رہے ہیں محبت سے - پتہ چلا - اللہ کے پیاروں کی خدمت کرنا بھی غلط بات نہیں ہے -
پیروں کے ماننے والو ذرا غور سے سنو - ایک ہوتا ہے جا کر کہنا پیر جی دعا کر دو - یہ تو ایک
طریقہ - کیونکہ اللہ کے پیارے ہیں اللہ ان کی سنتا ہے - ان کی دعا میں اثر رکھتی ہیں دعا کریں گے قبول
ہو جائے گی - ایک ہوتا ہے دعا کروانا - دوسرا ہوتا ہے دعا لینا ـــ ایسا کام کرو کہ پیر
خود دعا کر دیا - حضرت ربیعہ نے یہ مسئلہ سمجھا دیا خود خدمت لے لی - رات کے وقت
اٹھے تہجد کے وقت حضور کو وضو کرواتے - کیا مقصد ہے دعا لینا ـــ حضور خوش ہو جائیں -
گے خود دعا دیں گے - اللہ والا خوش ہو گا خود دعا دے گا - دنیا والے نہیں تحفہ دے کے
واپس لے لیں - پلاٹ دے کے واپس لے لیں - یا نوکری اور چیز واپس لے لیں - میرے نبی کی بارگاہ
سے جو ملتا ہے ہمیشہ کے لئے ملتا ہے - داتا صاحب ایک ہزار سال پہلے بھی دلاتے تھے - آج بھی
داتا ہیں - کبھی کسی نے سابق داتا کہا - وزیر کو تو سابق وزیر کہتے ہیں - داتا پہلے بھی
داتا تھا آج بھی داتا ہے - غوث پاک پہلے بھی غوث تھے آج بھی غوث ہیں - کیونکہ
نبی کی بارگاہ سے ملا ہے - وضو کراتے ہیں - ایک دن دریائے رحمت جوش میں آیا - میرے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - یا ربیعہ سَل - اے ربیعہ مانگ - ان کو پتا چاہئے تھا -
آپ سے کیوں مانگیں ایسا ـــ مانگو گا - ایسا کہ لفظ وارا ـــ فورا آیت
پڑھتے وہ کہ اللہ سے مانگیں غیر اللہ سے مانگنا شرک ہے - وہ صحابی بولے -
سرکار فرماتے ہیں مانگ ، اگر ـــ یہ نہیں کر رہے حضور آپ نے تو حد لگا دی ہے یا اللہ سے
مانگنا چاہیئے - نہیں حضور فرما رہے ہیں مانگ - یہ ~~مطلقاً~~ سَل کا لفظ ہے جس میں قید
نہیں - جو چاہو مانگو - اتنا بڑا مجمع ہے میں اعلان کروں مانگو کیا مانگتے ہو - ایک شخص اٹھا کر
کہے کہ مولانا صاحب ملان صیدی کا ہے جو بازار کے نکڑ والی دکان لے دو - میں کہوں یہ تو

نہیں دے سکتا - تو وہ کہیں گے پیر اعمدی کیوں کیا گیا تھا - مانگو کیا مانگتے ہو - جب دے نہیں سکتے
تو مجھ کو کہا کیوں رہے ہو - تو جو دے سکتا ہے وہ بھی نہیں سکتا ہے کہ مانگو کیا مانگتے ہو - وہ بھی جانتے
ہیں کہ یہ اللہ کی عطا دینے والا ہے - فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ یعطی - صحابی جانتے
ہیں وہ آپ سے کہتے ہیں - اس سلسلے میں آپ سے مانگتا ہوں - یہ نہیں کہا کہ اللہ
سے - یہ مانگنا بھی ہر کسی کو نہیں آتا - آسان بھی نہیں ہے اور آنا بھی نہیں ہے
نمبر افقتک فی الجنۃ - حضور جس طرح آپ کے ساتھ دنیا میں آپ کی غلامی میں رہتا
ہوں - جنت میں بھی آپ کا ساتھ مانگتا ہوں - ایک جملے میں اس صحابی نے کیا کیا
مانگ لیا ذرا اس کی جھلک دکھاؤں - (۱) خاتمہ بالخیر مانگ لیا - کتنا عرصہ زندہ رہنا ہے
کیا کیا ہونا ہے پتہ نہیں وقت ایمان رہتا ہے یا نہیں - وہ بھی خاتمہ ایمان پر وہ بھی لے لیا
۲ - قبر کے عذاب سے چھٹی - برزخ کی ساری تکلیفوں سے چھٹی - حشر
میں جو کچھ ہونا ہے اس سب سے بھی فراغت - جنت میں سو درجے ہیں - سب سے
اعلیٰ درجہ فردوس ہے - انہوں نے جنت بھی مانگی تو جنت میں نبی کا ساتھ بھی مانگ
لیا - ایک ہی جملہ ہے - حضور آپ کا ساتھ مانگتا ہوں - دنیا میں بھی آخرت
میں بھی - سب کچھ ایک جملے میں مانگ لیا - ہر ایک کو مانگنا نہیں آتا - او غیر
ذلک - اے ربیعہ جو کچھ تو نے کہا ہے - وہ تو ہو گیا کچھ اور مانگ - تین بار دہرایا -
کسی شخص نے سوال کیا حاتم طائی سے - نبی پاک ﷺ سے پہلے ہوا ہے بلکہ حضور
نے زمانہ جاہلیت کی بات میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے - مگر اس پر آگ
اثر نہیں کر رہی تھی - جس طرح تفسیر روح البیان میں ہے - کیونکہ دنیا میں بڑا سخی
تھا - لیکن عقیدہ اس کا درست نہیں تھا - حاتم طائی بڑا سخی - ایک عیسائی نے سوال
کیا - تم مسلمان بڑے شوق سے جھوم جھوم جاتے ہو -
کہ سب سے اعلیٰ و افضل ہمارا نبی تھا - تم کیسے کہتے ہو ہمارا نبی جیسا کوئی
نہیں ہے - سب سے افضل سب سے اعلیٰ - سب سے بہتر و بالا -
حاتم طائی کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کا محل تھا جس کے سو دروازے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

تھے۔ وہ درمیان میں اسی طرح تکیہ لگا کے بیٹھ جاتا تھا۔ پاس تھیلیوں کا ڈھیر۔ ان دنوں دو روپے
ہوتے تھے۔ اس زمانے میں نوٹ نہیں تھا۔ سونا چاندی کے سکے تھے۔ ایک فقیر مانگنے والا پہلے دروازے
سے آیا۔ حاتم نے اس کو ایک تھیلی ڈال دی۔ وہ چلا گیا۔ دوسرے دروازے سے پھر آ گیا۔ حاتم نے اس نے
کہا کہ تو ایسا لگتا ہے ۔۔۔ آپ کیسے ہیں۔ بیٹے کیسے ہو کام کیا کرو۔ اگر آپ نے دینا چاہیں تو فقیر
کو ڈانٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ گھوم کے پھر پھیر کر آ گئے آپ اس کو ڈانٹ نہیں
سکتے۔ اس کا ہاتھ تو پھیلا دینا ہی سب کچھ ہے ۔۔۔ وہ ذمہ دار ہے اگر آپ جانتے ہیں کہ
وہ نشہ وغیرہ کرتا ہے۔ اس کی اصلاح کریں۔ مگر ڈانٹ سکتے نہیں۔

آپ سب اللہ کے چاہنے والے ہیں ۔۔۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔

۸ اجازت ہے تھوڑا سا امتحان لے لوں۔ ایک فقیر آئے گا آپ کے پاس اللہ کے لئے کچھ
دو۔ آپ پہلے تو تھوڑا سا اس نے کیوں ہاتھ پھیلایا ہے میرے سامنے۔ کسی اور کے پاس کیوں
نہیں چلا گیا۔ ہو سکتا ہے کچھ اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہاں مہنگائی کا دور ہے۔ غریب آدمی ہے۔
آپ جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں ایک روپے کا نوٹ دیتے ہیں۔ سکہ دے دیا۔ اس نے
دیکھا کہ ایک روپے کا آتا کچھ نہیں۔ روٹی تو آتی نہیں۔ اس نے کہا کچھ اور۔ اب آپ کو
اس کا دوبارہ مانگنا اچھا نہیں لگے گا۔ لیکن آپ سوچتے ہیں کہ چلو کوئی بات نہیں۔ ایک
روپیہ اور دے دیا۔ اگر اس نے تیسری بار مانگ لیا۔ اب آپ چپ نہیں رہیں گے۔ ایسا
دے دیا۔ جتنا دینا تھا چلے جاؤ۔ مانگ رہے ہیں۔ دے دیا بس۔ ڈانٹ دیں گے کچھ نہ کچھ
ضرور کہیں گے۔

آپ کا بیٹا آپ سے مانگ رہا ہے ابو آئس کریم کھانی ہے۔ لو بیٹا دس روپے
کا نوٹ۔ اس نے آئس کریم لی۔ لا کے لائے گر گئی۔ ابو گر گئی۔ لو بیٹا اور لے لو۔
صبح کر رہا ہوں۔ اللہ زیادہ پیارا ہے یا بیٹا۔ اس نے اللہ کے نام پہ مانگا تھا۔ ایک ادھم
دینا مشکل۔ یہاں نہیں دے دیتے۔ یہاں بیٹا زیادہ پیارا لگ رہا ہے اللہ تو پیارا نہیں۔
میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیٹے کو نہ دو۔ فقیر کو سب کچھ دے دو۔ آپ پہلے سے (اللہ) چھوٹی
در تک۔ کھلے دل سے دو۔ مگر دل میں تنگی نہیں ہونا۔ ڈانٹ سکتے نہیں۔

Memo No
Date / /
M T W T F S S

حاتم طائی نے کہا تو پھر آ گیا ہے۔ دوسری تھیلی دے دی۔ وہیں دوسرے دروازے سے پھر آ گیا۔
پھر ایک تھیلی دے دی۔ یہاں تک کہ سو دروازوں سے آیا۔ حاتم بار بار دیتا رہا۔
اس نے ایک بار بھی نہیں کہا۔ تو اشی ... سمجھ گیا ہے۔ دے رہا ہے۔ وہ سو دروازے سے ہو کے
کر سکا پھر پہلے دروازے سے آ گیا۔ حاتم نے پھر دے دیا۔ یہ واقعہ سنا کے ہمارے
نے کہا تم مسلمان کہتے ہو ہمارا نبی سب سے اعلیٰ۔ ہمارا نبی سب سے بہتر۔
تم اپنے نبی کی کوئی سخاوت کی کوئی ایسی بات سناؤ جس سے حاتم کی سخاوت
چھوٹی ہو جائے۔ تو اس کو جواب دیا کہ سن۔ کہ حاتم بار بار دیتا رہا۔ اس کی
ضرورت ... رہا وہ۔ بلکہ ... ہو گئے۔ سو دروازوں سے آیا ہزار ہو گئے۔
مگر اس کی ضرورت پوری نہیں ہوئی وہ پھر آ رہا ہے۔ بار بار دے رہا مگر وہ بار بار مانگ
رہا ہے۔ اس کی ضرورت پوری نہیں ہو رہی۔ یہ ہمارا حاتم کی سخاوت ہے۔
یہاں دیکھو میرے نبی پاک خود کہہ رہے ہیں۔ مانگ وہ جا رہے ہیں۔ دے کے نبی کہہ رہا
اور رہا ... جس کی ... چھوٹی ... ہے سے
سے کچھ مانگ لیا مجھ کو مانگ کر ہمیشہ نہیں ہاں ... اس دعا کے بعد۔
حضور نے ایک ... چھوٹی ... ہے ... اور طلب نہیں ہے نے
سے کون دیتا ہے دینے کو ۔۔۔ لاؤ تو کوئی ایسا ... ہو جانے۔
جو سمجھیں۔ پوری کا ثبات ... کوئی لاؤ۔ ایسا ہے سے
سے خود ہیں دیں اور خود ... مانگنے کا معاملہ ہو ۔۔۔ کون دیتا ہے
اب اس حدیث کا آخری ٹکڑا بھی تو سنو سجدوں کی کثرت۔ کہا یا رسول
ربیعہ جو تو نے مانگ لیا وہ ہو گیا۔ یہ نہیں ہے کہ اب مل گیا ہے تو نماز چھوڑ دینی ہے۔
اب اسے کہ زیادہ کرنے ہیں۔ چونکہ ملا ہے تو شکرانہ کرنا ہے۔ پہلے تو طرف ...
تھا اب زیادہ کرنے ہیں۔ آج ہمیں مل جائے کہ ہم کہتے ہیں ہمارا تو معاملہ ہی الٹا ہے۔
ایک پیر صاحب اتفاق سے ٹرین میں وہ بیٹھ جاتے تھے۔ ادھر ایک مولوی صاحب
بھی جا رہے تھے۔ جس طرح ہوتے ہیں۔ مولوی اور پیر ہیں اور پیش۔ دونوں ایک ہوتے نہیں۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

علماء اور اولیاء دو الگ چیزیں نہیں ہیں - جو جاہل ہے وہ ہرگز ولی ہو نہیں سکتا
سکتا ہے - بے علم نتوان خدا را شناخت - جو عالم نہیں ہے وہ خدا کو پہچانتا نہیں -
دوسروں کو کیا سکھائے گا - علماء اولیاء کے پیر ہوتے ہیں - اولیاء علماء کے شاگرد
ہوتے ہیں - دونوں کا تعلق ہے - دونوں کی ڈیوٹی الگ الگ ہیں دونوں کا ایک -
- ایک کا کام پڑھانا ہے دوسرے کا کام کر کے دکھانا ہے - عمل کرانا ہے -
سنیں - مولوی صاحب بھی بیٹھ گئے - مولوی صاحب بڑے خوش ہوئے کہ ساتھ
جا رہے ہیں - چلو باتیں بھی اچھی ہوں گی - نماز بھی اکٹھے پڑھیں گے - سفر اچھا گزرے گا -
بہت سارے مرید آئے تھے - چھوڑ کے چلے گئے - گاڑی چل پڑی - گاڑی چل رہی ہے
نماز کا ٹائم آگیا - مولوی صاحب نے کہا پیر صاحب نماز پڑھائیے ہم آپ کے پیچھے نماز
پڑھتے ہیں - پیر صاحب نے ذرا گھور کے دیکھا مولوی صاحب کو - (ہیں) ہماری
نماز اور ہے - یہ سب رکوع والی نماز تمہاری ہے - ہماری نماز اندر اندر ہو جاتی ہے -
مولوی صاحب نے سمجھا کہ شیطان نے اس کو فٹ بال بنا لیا ہے - ادھر
کک مارتا ہے ادھر پھینکتا ہے یہ سمجھتا ہے میری منزل طے ہو رہی ہے - شیطان نے اس کو
کھلونا بنایا ہے - میری نماز اور ہے اندر اندر ہو جاتی ہے - نماز نبی پاک کو معاف نہ ہوئی -
امام حسین نے میدان کربلا میں - نہ چھوڑی - غوث پاک نے نہ چھوڑی یہ کدھر سے آگیا - مولوی
صاحب ایسے اندر [illegible] گاڑی میں علماء کہتے ہیں کہ نماز نکل جائے - پڑھ لے - ورنہ پیچھے
پڑھنا صحیح طریقہ ہے - مولوی صاحب نماز پڑھ کے سوچنے لگے کہ موقع ملے تو میں اس کو سمجھاؤں -
تھوڑی دیر تک پیر صاحب [illegible] ہوا تھا - ادھر چلے چھوٹے کمرے کی طرف - اور مولوی صاحب کی
رنگ [illegible] موقع آگیا ہے - پوچھا پیر جی کدھر جا رہے ہو - کہا پیشاب کرنے - کہا نماز اندر
اندر پڑھ سکتے ہو - پیشاب اندر اندر نہیں کر سکتے - اگر تمہاری نماز اندر اندر
ہو جاتی ہے تو یہ بھی اندر اندر ہونا ہے - جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں وہ ہرگز پیر نہیں ہیں -
شیطان بھی [illegible] کر کے دکھاتا ہے - صرف یہ نہیں ہے کہ کہتا ہے - سارا [illegible]
ہوئے ہیں - ناک مبارک کو ڈھانپتے ہیں - کس لئے - تمہارے لئے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

آج بھی ہم دنیا میں مست ہیں آقا آج بھی ہمارے لیے دعا کر رہے ہیں

حدیث شریف میں روایتوں میں ہے۔ امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ فرمایا نیک عمل دیکھ کے خوش ہوتا ہوں۔ یہ نہیں فرمایا گناہ دیکھ کے ناراض ہوتا ہوں۔ رحمۃ للعالمین ہیں — فرمایا نیک اعمال دیکھ کے خوش ہوتا ہوں۔ گناہ گاروں کے گناہ دیکھ کر ان کیلئے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ ہوگا کوئی ایسا بھائی کوئی کرم ایسا ہوگا۔ ہم میلاد منا کر ان پر احسان نہیں کرتے۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ اس نے جس حبیب کی خاطر کائنات بنائی وہ حبیب ہمیں عطا فرما دیا۔

میرے نبی کی امت کی علما جیسا کسی اور کی نہیں ہے — نقشبندیوں کی بات سنو — لکھنے والے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور مجددیہ سلسلہ ہیں یہ ان کو زیادہ مانتے ہیں۔ ان کو سراج الہند کہتے ہیں۔ ہندوستان کا چراغ۔ انہوں نے درباب لکھا ہے۔ سلسلہ عالیہ کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ رضی الدین محمد الباقی۔ المعروف خواجہ باقی باللہ — دہلی میں پہاڑ گنج کے پاس آپ کا مزار شریف ہے۔ انہی کے مرید اور خلیفہ ہیں حضرت مجدد الف ثانی — وہاں سے نقشبندیوں کی مجددی شاخ بنی — حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کو بھی حضرت باقی باللہ کی خلافت حاصل ہے۔ ۶۰۰ سال ادھر بھی قادریوں سے بھی فیض ہے نقشبندیوں میں بھی فیض ہے۔ بہت سارے بزرگ ہوئے لیکن بہت تھوڑا عرصہ رہے ہیں۔ بہت تھوڑی عمر پائی ہے حضرت نے۔ اکبر کا زمانہ جس کو مغل اعظم کہتے ہیں۔ حضرت صاحب کام پر آئے رات کے وقت ملنے کیلئے اس وقت دہلی کا پرانا نام شاہ جہان آباد تھا۔ اتنا آباد نہیں تھا جتنا آج ہے۔ آج جہاں حضرت کا مزار ہے وہ قبرستان تھا اور چار دیواری قبرستان کی۔ اس وقت باقی علاقہ ویران تھا۔ راستے میں ہوٹل چھوٹا سا کھانے کا جیسے طرح آج بنے ہوئے ہیں — لنگر گزرا حضرت کو ملنے والے مہمان آ گئے شام ہو گئی اس کے بعد وہاں پر کوئی لائٹس نہیں۔ جگنو چراغ نہیں کوئی بتی کا انتظام نہیں۔ اس ہوٹل میں جو شخص تھا اس کو پتہ نہیں تھا — وہ حضرت کا مرید تھا معتقد تھا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

اس نے جانے والوں کو دیکھ لیا - پہچان لیا کہ میرے پیر بھائی جا رہے ہیں - کیسے پہچانا - یہ بھی اس میں شامل تھا - شکل و صورت ایسی بنا لو - ہمیشہ رنگ جاؤ کہ کس کے ملنے والے ہیں - پیر کے رنگ میں رنگ جاؤ - کیونکہ وہ اللہ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے - تم اس کے رنگ میں رنگے جاؤ گے بیڑا پار ہوگا ـــ

دور سے آ رہا ہے پھولوں دار قمیض پہنی ہوئی ہے - بال بڑھے ہوئے ہیں نہ پتہ چلے کہ آ رہی یا آیا ہے ـــ مرد بنو مرد ـــ اگر کسی کے مرید ہو تو پتہ چلنا چاہیے - کہ صورت شکل سے یہ کہ کس کے مرید ہیں ـــ ورنہ مرید کا لفظ کیوں استعمال کر رہا ہے - مرید کے معنی ہی چاہنے والا ـــ جس کا ارادہ پیر کے تابع ہو جائے - اس کو مرید کہتے ہیں - بیعت کے معنی بک جانا - جو اللہ کی رضا کیلئے خود کو بیچ دے - آج کل بیچتے تو نہیں لو آپ پیر کو خرید لیتے ہو - تو جو پیر سچا ہو اس کو چاہیے کہ پیر کے رنگ میں ـــ یا تو کسی کو پیر نہ بناؤ - جب کسی کو سچا پیر بنا لیا ہے تو جو کہے وہ مانو گے ـــ

نابینا نے پہچان لیا - ہمارے فقہ حنفی کے مشہور ادیب امام ہیں - امام محمد جو وہ کسی علاقے میں گئے تو کسی عیسائی شخص تھا - وہ آیا - نام سن کر کہ حضرت صاحب آئے ہیں - وہ آیا آکر ملا ـــ تو یہ بھی محمد مسجد کے آیا - اس نے تو وہی نام سنا ہوا تھا - حضرت صاحب کا نورانی چہرہ دیکھا خطاب سنا مسلمان ہو گیا - آگے آ کے کہنے لگا - میں نے آپ کا بڑا نام سنا تھا - بڑا چرچا سنا تھا - میں بزرگوں سے بھی سنتا تھا - آپ کا نام بہت سنا ہوا تھا - تو آج آپ کو پہلی بار دیکھا ہے - تو میں مسلمان ہو گیا ہوں - لوگوں نے کہا یہ بھی محمد نہیں ہیں - آقا نہیں ہیں یہ ان کے غلام ہیں - ابھی وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہے - اس کے منہ سے بڑی پیار کی بات نکلی - اس نے کہا جب غلام احمد کی یہ شان ہے - آقا احمد کی کیا شان ہو گی -

ہر اک سے یہ آنا کہ تمہیں دیکھ کے ہی پتہ چلے کہ تم کس گلشن کے پھول ہو - گلزار مدینہ ہو - اور آپ میں گلزار مدینہ کی مہک نہ آئے تو بات بن نہیں سکتی

Memo No

Date / /

M T W T F S S

نانبائی نے پیما لایا۔ گھڑی دیکھی رات کا وقت ہے۔ مغرب کے بعد لنگر شریف ہوتا ہے۔
کھانا اکٹھا ہو جاتا ہے۔ مگر تو آدھی رات کا وقت ہو رہا ہے۔ کھانا ختم ہو چکا ہوگا۔ یہ پیر
بھائی آئے ہیں۔ آج پیر صاحب کو خوش کرنے کا موقع ہے۔ اس نے کھانا تیار کروا کے
روٹیاں لیں اور حجرے میں پہنچ گیا۔ ادھر مہمان آ بیٹھے۔ ادھر نانبائی آ گیا۔ جب آیا آ کر عرض کی
حضرت جی۔ پیر بھائی آئے ہیں۔ میں نے ان کو آتے ہوئے دیکھا۔ لنگر تو بند ہو گیا تھا اس
وقت۔ اور خادمین سو رہے ہوں گے۔ ان کے لئے یہ سفر سے آئے ہیں۔ ان کو ضرور بھوک
لگی ہوگی۔ میں ان کے لئے کھانا لایا ہوں تو پیر صاحب خوش ہو گئے۔ پیر کے لئے کوئی
تحفہ نہیں لائے تھے۔ کہ پیر جی یہ جوڑا لایا ہوں آپ کے لئے لایا ہوں کھانا بھی پیر بھائیوں
کے لئے لایا۔ خوش ہوئے پیر صاحب ہو گئے۔ کیونکہ مرید روحانی اولاد کی طرح ہوتے ہیں۔ تو پیروں
کو بھی مریدوں کا جتنا خیال ہوتا ہے۔ اندازہ کر تو کس کو ہوگا۔ یہ لوگ ہیں اللہ کی مخلوق
کے لئے۔ درد رکھتے ہیں دل رکھتے ہیں۔ مریدوں کی خاطر پیر خوش ہو جاتے ہیں
خوش ہو گئے نانبائی کو۔ تو نے ہمیں خوش کیا ہے ہم بھی خوش کریں گے۔ مانگ کیا مانگتا ہے
نانبائی نے کہا بڑا اچھا موقع ہے۔ حضرت جی جو مانگوں گا ملے گا۔ فرمایا کہہ دیا ہے مانگ ——
ہو بہو حضور کے مقدس کی بات حضور کے ہزار سال بعد۔ آپ بھی کیسے لگو ہیں
منظر نے بڑا حملہ کر دیا ہے۔ چلو نبی کی شان تو ہم جانتے ہیں۔ پیر کیسے کہہ سکتا ہے
حدیث قدسی بخاری میں۔ اللہ فرماتا ہے جب کوئی میرا پیارا بن جاتا ہے۔ میں اس کی زبان بن
جاتا ہوں اس سے مولانا روم نے فرمایا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود۔

یہ کہنا عبداللہ کا کہنا نہیں حقیقت میں اللہ کا کہنا ہے — کیونکہ بانسری سے کی
بولنے والا حضرت ہے — بانسری خود بولتی ہے یا اس میں کوئی اور بولتا ہے — بانسری
نہیں بولتی کس کا دم بولتا ہے — وہ پھونک مارنے والا نہ ہو تو بانسری میں سے آواز
آئے گی ——— خلفشار رہ گیا ———

حضرت نے فرمایا مانگ۔ حضرت کیلئے بس اک خواہش ہے ——

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

سے ہیں کو ان کو تم میں کو پایا کہ اٹھیو میں کون ہیں کو نہ کہو گا ۔
جس جیبے سالا میں نیند لگا یا ۔ اور ہم ہی میں ہو گا ۔

حدیث سنی ہیں آپ نے اللہ کا فرمان حدیث قدسی ۔ اس نے کہا مجھے بھی باقی باللہ بنا دو ۔ اللہ باقی ہے اس کے ساتھ ہو جاؤں گا ۔ حضرت صاحب نے فرمایا نانبائی تجھ سے برداشت نہ ہو سکے گا ۔ ہمیں دینے میں انکار نہیں ہے ۔ تجھ سے سنبھالا نہیں جائے گا ۔ باقی باللہ نے جو چیز برسوں میں لی ہے ۔ تو ایک دن لینا چاہتا ہے ۔ سنبھال نہ سکے گا ۔ برتن چھوٹا ہے چیز بڑی ہے ۔ وہ بھی آگے سے نانبائی تھا ۔ فرمایا کچھ اور مانگ لے ۔ عرض کی وعدہ کیا تھا ۔ فرمایا انکار نہیں ہے کچھ اور مانگ لینے لگا نہیں جو بھی مانگنا ہے ۔ مرید دن ۔ فرمایا کھانا کھاؤ ۔ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ۔ حضرت صاحب نے نانبائی کا ہاتھ پکڑا ۔ اپنے حجرے میں لے گئے ۔ سامنے بٹھایا ۔ اور اتحاد کی توجہ ڈالی ۔ پھر وہ جانے جس نے ڈالی یا وہ جانے جس پر پڑی میں کیا سمجھاؤں ۔ اتحاد کی توجہ ڈال کے ہاتھ پکڑا باہر لے آئے ۔ لوگ کھانا کھا رہے تھے ۔ ان کا بیان ہے ہم نے دیکھا ۔ تو صرف اندر ہی نہیں حضرت نے شکل بھی بدل دی ۔ نہیں لگتا تھا باقی باللہ کون ہے اور نانبائی کون ہے ۔ ظاہر بھی بدل دیا ۔ بس اتنا فرق تھا حضرت صاحب ہوش میں تھے ۔ وہ مدہوش تھا ۔ گویا وہ پی گیا تھا ۔ حضرت نے اس کو بھی باقی باللہ بنا دیا تھا نہیں ۔
تین دن تک وہ زندہ رہا ۔ کیا مرتبہ پا گیا ۔ کیا شان پا گیا ۔

بہت جلد اگر تم کو رسول کی بات پر انکار کرتے ہو ۔ جو بندہ کا عقیدہ ہو جائے ۔ وہ بھی آگے عطا کرتا ہے ۔ اقبال نے فرمایا ۔

نہ پوچھو ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں ۔

نبی نے جس کو منع کیا ہے رکنا ہے جس کو کیا ہے وہ کرنا ہے ۔

بدعت کا معنی ہے نئی چیز ۔ شریعت میں بدعت اس کو کہتے ہیں ۔ وہ کام یا وہ بات جس کا ثبوت شریعت میں نہ ہو ۔ اگر اس کا ثبوت ہے تو اس کو بدعت

300

M	T	W	T	F	S	S

Memo No
Date / /

نہیں کر سکتے — آج کل جائز کاموں کو بدعت کہنے کا رواج ہے۔ والد صاحب گھر میں
کتاب پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص آ گیا۔ آ کے کہنے لگا مولانا صاحب میلاد کرنا بدعت۔ اور
آج بزرگوں کو بدعت کہنا ہی ہمیں آتا۔ کہتے ہیں بگاڑت۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ لفظ کیا
ہے۔ کونسا بدعت کس کو کہتے ہیں۔ وہ کہنے لگا جو چیز نبی کے زمانہ میں نہیں تھی۔
اور اب ہے۔ اس کو بدعت کہتے ہیں۔ والد صاحب نے مسکرا کے کہا تو
کیا تو اس زمانہ میں تھا — پہلے اپنے آپ کو ختم کر پھر بدعت
ہر طرح چیز بدعت ہے تو سارے ہی بدعتی ہیں۔ یہ لاؤڈ سپیکر تھا — مائک
تھا۔ منبر پر سیڑھیاں تھیں۔ قالین — گاڑیاں — مدرسے — نصاب — دستار
بندی۔ سند دی جاتی تھی — یہ سارے کام کر دیں تو جا کے ہم نبی کا میلاد منانا شروع کو بدعت۔
کہے سوا کون اور اجتماع ہوتا تھا — تو پھر یہ رائیونڈ میں کیا ہوتا ہے۔ اس طرح کے سلسلے
تھے۔ پھر محبت کو ایشو والے نے بدعت کہنا شروع کر دیا ہے — ہم کوئی اب کام نہیں
کرتے — جس کا شریعت میں ثبوت نہ ہو — ہم اہل سنت ہیں ہم اہل بدعت
نہیں ہیں۔ محمد حنفی ماتریدی — جس چیز کو بدعت کہتے ہیں اس میں حدود شرط
آتے ہیں — میری کتاب سفید رسالہ میں بدعت کا بیان ہے —
ہم نہ شرک کرتے ہیں۔ نہ حرام کو پسند کرتے ہیں نہ بدعت کرتے ہیں — ہاں ہم لوگ
رسول کی رضا چاہتے ہیں — اللہ تب راضی ہو گا جب نبی راضی ہو گا —
سارے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اللہ محمد ﷺ کی رضا چاہتا ہے —
خدا کی رضا چاہتے نماز و عشرہ نیک — جو نبی نے کہا ہے وہ کر لو —
سب چیزوں کا قبلہ مدینہ بنا لو — دل کا قبلہ مدینہ سرکار بنی ہے —

Zahid

۸ — ۸ — ۲۰۱۸
۱۵ — ۱۱ — ۱۴۳۸
۹ — ۸ PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishtiqadri Suharverdi
03 AUG 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632365

اطاعت رسول ﷺ

۶۲ واللہ ورسولہ ——— ان کانوا مومنین ؁ سورۃ توبہ کے کچھ الفاظ — آخری جملہ۔
عید اور خوشی میں — کچھ لوگ آج ہی نکل آتے ہیں۔ پھر اگلے سال نظر آئیں گے —
اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ واللہ ورسولہ احق ——— اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حق زیادہ تھا۔ کہ انہیں
راضی کرتے۔ اگر تم ایمان والے ہو — اللہ اور اس کے رسول کا حق زیادہ ہے کہ انہیں راضی کیا جائے۔
والدین اولاد سے کہتے ہیں کہ ہمیں راضی کرو۔ پیر مریدوں سے کہتے ہیں ہمیں راضی کرو۔
حکومت رعایا سے کہتی ہے کہ ہمیں راضی کرو۔ لیڈر اپنے ورکر سے کہتے ہیں کہ ہمیں —
— جو بڑی مچھلیاں مگرمچھ بن گئی ہیں دنیا کے سمندر میں وہ کہتے ہیں ہمیں راضی کرو۔ آج ایک کو
راضی کرتے ہیں۔ شام کو پھر ناراض ہے۔ شام کو راضی کریں وہ صبح کو ناراض۔ آج وہ ہمیں
کل ہمیں نہیں ہوں گے۔ بندہ پریشان ہے کس کس کو راضی کروں۔ کیسے کیسے راضی کروں۔
دنیا میں سارے مسلمان نہیں ہیں۔ جو ایمان والے نہیں ہیں۔ لیکن جو مسلمان ہونے
کا مشغلہ ہے۔ دعویدار ہے۔ اپنے آپ کو مومن و مسلم کہتا ہے۔ اس کے لیے سیدھی
سی بات ہے۔ سب سے زیادہ حق اللہ اور اس کے رسول کا ہے کہ انہیں راضی کیا جائے۔
رب راضی تو سب راضی۔ اگر اللہ راضی نہیں تو پھر کوئی بھی راضی نہیں ہوگا۔ ماں باپ
کو بھی راضی کرو گے کہ ان کی رضا میں اللہ کی رضا۔ استاد کو راضی کرو وہ دین کا سکھاتا ہے۔ بچے
پیر کو بھی راضی — کہ ان کی رضا میں اللہ کی رضا ہے، مگر کسی ایسے کو راضی نہیں کریں گے۔
جس کو راضی کرنے سے اللہ اور اس کا رسول ناراض ہو جائے۔ ہاں جس کی رضا میں اللہ
اور اس کے رسول کی رضا ملے گی اسے کو ضرور راضی کریں گے۔ یہاں دو مسئلے آتے۔
(۱) کہ عبادت —— اللہ کے لیے کی جاتی ہے کہ اس آیت میں بتا دیا کہ جتنی بھی عبادتیں ہیں۔
عبادت کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کی نیت کرنا شرک نہیں۔
صرف جائز ہی نہیں۔ غلط نہیں بلکہ ایمان کے کامل ہونے کی نشانی ہے۔ احق ان یرضوہ
تم مسلمان ہو تو ان کو راضی کرو۔ اللہ نے صرف اپنا ذکر نہیں کیا۔ ساتھ رسول کا۔ پتہ چلا
رسول کو راضی کرنا حقیقت میں۔ رب کو راضی کرنا ہے۔
جو نبی کو راضی کرتا ہے وہ رب کو راضی کرتا ہے۔ جو نبی کو ناراض کرتا ہے وہ رب کو ناراض کرتا

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

وہ رب کو راضی نہیں کر سکتا۔ (۲) نبی ؐ کے نام پہ اللہ کی عبادت کرنا غلط نہیں
ثواب ہے۔ نبی کے نام پہ قربانی کرنا۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا ہی نام لیں گے۔ نبی کی
طرف سے حج کرنا۔ یہ کرنا ثواب ہے غلط نہیں۔ جلدی کیا ہے۔ اگر نبی راضی
ہو گیا تو رب راضی ہو گیا۔ 2 مسئلے ہیں پوری گفتگو میں ان شاء اللہ سامنے آئیں
گے۔ منکر نبی کے خلاف باتیں کرنے والے۔ ان کی احادیث کا انکار کرنے والے۔ ان کی سنت
کو ہلکا سمجھنے والے۔ یا انکار کرنے والا۔

غلام احمد پرویز ایک شخص تھا لاہور میں۔ پرویزی فرقہ۔ یہ چکڑالوی فرقہ جو انکار
حدیث کے نام پہ نکلا تھا۔ دنیا کے ممالک میں مشہور ہے۔ کہ قرآن کافی ہے۔ حدیث
کو نہ پڑھو۔ کیونکہ ان کو پتہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے وہ نبی کا غلام بن جاتا ہے۔
اور انہیں نبی کا غلام رہنا پسند نہیں ہے۔ نبی کی فرمانبرداری انسان کو کامیاب
بناتی ہے۔ جو نبی کا فرمانبردار نہیں وہ خدا کے ہاں کامیاب نہیں۔ فرمانبرداری
اس کی کی جاتی ہے۔ محبت اس سے کی جاتی ہے۔ پیروی اس کی کی جاتی ہے
جس میں عیب نہ ہو۔ دل سے غلامی اس کی ہو گی۔ وہ ہے صرف میرے نبی کا
وہاں نقص کا کوئی گمان بھی نہیں۔ اعلیٰ حضرت ۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں۔

اسے کمال والا حسن ہے۔ کہ کسی نقص عیب برائی خرابی کا وہاں شک بھی نہیں ہے
گنجائش موقع بھی نہیں ہے۔ یہی پھول خار سے دور ہے۔ یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دنیا میں جتنے پھول لوگ دیکھتے ہیں کانٹے ساتھ ہیں۔ جو شمع جلاؤ گے دھواں نکل رہا ہوگا
یہ ایک ہی پھول ہے جس کی ذات میں کانٹے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ وہاں دھوئیں
کا کوئی گزر نہیں ہے۔ وہاں تو نور ہی نور رہا ہے۔ خوشبو ہی خوشبو ہے۔ وہاں تو حسن ہی
وہاں کچھ عیب نہیں ہے۔ وہ نبی ہیں جس نے سب کو جوڑا۔ حبشہ کا بلال تھا۔ روم
کا صہیب تھا۔ فارس ایران کا سلمان تھا۔ نہ رنگ دیکھا نہ نسل دیکھا۔ بس نبی کا کلمہ
پڑھا، سب ایک ہو گئے۔ صف میں کھڑے ہیں کندھے سے کندھا ملائے۔ اس نبی

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

نے سب کو چھوڑ دیا ۔ آج جو اس بابا جی کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں وہ جوڑنے والے نہیں
وہ توڑنے والے ہیں ۔ اور توڑنے والا اچھا نہیں ہے ۔ میں پوچھنا چاہوں گا ۔ انسان
کے جسم میں مختلف اعضاء ہیں ۔ سر ۔ آنکھ ۔ ناک ۔ وغیرہ ۔
شکلیں مختلف ۔ اعضاء مختلف رنگ الگ ہے ۔ زبان مختلف ہے لوگوں کی ۔ مگر
روح ایک ہے ۔ اللہ نے اپنی عزت والی روح سے پھونکا ہے ۔ وہ سارے
جسم میں ہے ۔ وہ ایک روح آپ کے ہاتھ کو بھی حرکت دے رہی ہے ۔ آنکھ کو بھی ۔
ایک کانٹا لگ جائے تو پورے جسم میں درد محسوس ہوتا ہے ۔ میرے بابا جی کا کلمہ پڑھ لیں تو
سارے مسلمان بھی ایک جسم کی طرح ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ ان میں روح ایمان ہوتی
ہے ۔ ایمان بابا جی کو ماننے کا نام ہے ۔

پھول ہے گلدستے کا ہے ۔ یہ موتیے کا ہے ۔ چنبیلی کا ہے ۔ کنول کا ہے ۔ وغیرہ ۔
جہاں لگے ہوئے ہوں وہ چمنستان وہ باغ ۔ ایک ہی ہوتا ہے ۔ باغ ایک ہی ہے پھول بے شمار
جسم کی زبانیں مختلف مگر روح کی زبان ایک ۔ یہ دنیا جسم کے وطن ہیں ۔
روح کا وطن کونسا ہے ۔ روح کا وطن میرے بابا جی کی ذات ہے ۔

حضرت آدم میں اللہ نے روح پھونکی ۔ روح نہیں جانا چاہ رہی تھی ۔ بابا جی کا
نور دیکھا تو گئی ۔ —— باغ میں شہد کی مکھیاں آگئیں پھولوں کا رس چوسا ۔
چھتے میں آگئیں ۔ وہاں آکے وہ شہد بن گیا ۔ شہد میں بتاؤ گلاب کا رس کون
سا ہے ۔ چنبیلی کا کونسا ہے ۔ مکھی نے ایک بنا دیا ۔ مکھی ایک بنا دے
تو مان لیتے ہو ۔ وہ سمجھ میں بھی آجاتا ہے ، یہ سب ہی دنیا کے لوگوں کو میرے بابا جی نے ایک
بنا دیا ہے ۔ قومیں الگ ہیں ۔ ذات الگ ۔ لیکن سب ایک ہو گئے بابا جی سے ۔

حج میں دیکھ لینا ۔ وہاں ساری دنیا کے لوگ جمع ہوں گے ۔ مگر وہاں پہنچ کے ایک
لکڑیاں جمع کرو آگ لگاؤ ۔ راکھ ان سب کو ایک بنا دیتی ہے بابا جی ۔ کون سا شیشم
کا ہے کون سا کیکر کا ۔ پھلاہی کا ہے ۔ ساگوان کون سی ہے ۔ راکھ ایک بنا دیتی ہے ۔ جو عشق میں
میں جل جاتے ہیں ۔ وہ بھی ایک ہو جاتے ہیں ۔ عشق مصطفیٰ کی آگ ۔ ان تمام تفرقات

M T W T F S S | Memo No ______ Date / /

تعصبات ہوگا کہ ان کو ایسا گند نہ بنا دیتی ہے۔ جدھر دیکھو یہ شر چلتا ہے کہ
نبی کے قدم جا رہے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں تمہارا سیاست سے کوئی
تعلق نہیں۔ بیہودہ لفاظی کی کوشش کرنے والو۔ ان کی رضا چاہنے والو مجھے یہ بتاؤ۔
تمہیں کن باتوں نے کمزور کیا ہے۔ کہ تمہیں ان کی رضا چاہنی پڑ گئی ہے
کہ لوگوں سے کمزوریاں ہیں تمہاری جنہوں نے تمہیں کس جال میں پھنسا دیا۔ تو
نتیجہ کیا نکلے گا۔ جب غور کرو گے۔ تمہیں ایمان میں کمی ہو گئی۔ تمہیں تعلق مصطفٰی میں
کمی ہو گئی۔ تقویٰ میں کمی ہو گئی۔ تم آج سے ہی نہیں سے تعلق مضبوط کر لو۔ تمہیں لوگ
راضی کر لیں گے۔ تمہیں خود کو راضی کرنے کی کوشش نہیں کرنی پڑے گی۔ ٢٠
ایمان و یقین سربلند کرتا ہے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے مسلمان کی
عمدگی کرتے ہیں۔ جب ایک مسلمان اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ دعویٰ کرتا
ہے۔ تو اسے یہ حق ہی نہیں رہتا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی بات کے خلاف یا ان کی رضا
کے خلاف اپنی کسی بات کو کرے۔ یا شرح جیسے کہ مسلمانی تو اس امر کا اعلان ہے۔
کہ اب میری خواہش اب میری مرضی میری کوئی مصلحت اللہ اور اس کے رسول کے
ہر حکم پر قربان ہیں اللہ اور اس کے رسول کا حکم سن کر اپنی طبیعت چلا سکتا
نہیں۔ قرآن میں ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ـــــ علیم۔
اے ایمان والو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہرگز آگے نہ بڑھا کرو۔ اللہ سے ڈرتے
رہو۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔
حضرت ابن عباس رض نبی پاک ﷺ کے چچا زاد بھائی اس کی تفسیر کیا
کرتے ہیں۔ لا تقدموا خلاف الکتاب والسنۃ۔ کہ کتاب و سنت کے خلاف
بات نہ کرے۔ دانشوں یا شہر بہت سی آوازیں آپ کو سنائی دیتی
ہیں۔ اخبار کیا بول رہے ہیں۔ ٹی وی کیا کہہ رہا ہے۔ گورنمنٹ کیا کہہ رہی۔ لیڈر کیا۔
دھیان رکھنا۔ میں بات جو سنا رہا ہوں قرآن حدیث کی۔ کتاب و سنت کے خلاف
بات نہ کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ہر شخصی انفرادی زندگی تک نہیں کہ اکیلے ہی اکیلے ہو یا کسی میں نہیں بلکہ قومی۔ اور اجتماعی زندگی
کے ہر گوشے سے خواہ وہ سیاسی ہو۔ اقتصادی ہو۔ معاشی ہو۔ معاشرتی ہو۔ اخلاقی ہو
سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ کسی اسمبلی کو یہ حق دینا یا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ایسا کوئی
قانون بنائے جو کتاب و سنت سے ٹکراتا ہو۔ نہ کسی عدالت کو کوئی حق پہنچتا ہے۔
کہ کوئی ایسا فیصلہ سنائے۔ جو کتاب و سنت کے احکام خلاف ہو۔ اس کے برعکس
ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں یا جو بات کرتے ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ دیکھے۔ کہ میں جو کچھ کر رہا
ہوں۔ کہہ رہا ہوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کی اجازت دی ہے۔ یا نہیں ہے۔
اگر میں ان کی رضا کے خلاف کروں گا تو نقصان میرا ہے کسی اور کا نہیں ہے۔ قرآن کیا
کہتا ہے ذرا سنیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فلا وربک لا یومنون ۱۹۰
اللہ فرماتا ہے محبوب تیرے رب کی قسم ہے۔ میں زمینوں کا بھی رب ہوں آسمانوں کا بھی رب ہوں
ہواؤں فضاؤں سب کا رب ہوں۔ مگر ناز ہے تو اس بات پر کہ تیرا رب ہوں۔ حبیب
تیرے رب کی قسم کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ نفی ہے مومن ہی نہیں ہو سکتے قطعی
ابداً۔ مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک اپنے معاملات میں تجھے اپنا حاکم نہ مان لے۔
اور جب نبی فیصلہ کر دے تو دل میں تنگی نہ ہو۔ دل پریشان نہ ہو جائے کہ یہ کیا ہو گیا بس
دل اور جان سے ان کا فیصلہ قبول کر لے۔ یہ آیت جس حکم کو واضح کر رہی ہے۔ وہ قیامت
تک سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی کے معاملات میں۔ حضور کے فیصلے کو
تسلیم نہیں کرتے۔ نبی کے ارشادات پر عمل کرنے میں دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں۔
ان کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ فرماتا ہے مومن ہی نہیں ہو سکتے۔ نبی کا فیصلہ
نہ مانے نبی کے ارشادات کو ٹھکرائے۔ وہ مومن نہیں۔ تو سیدھی سی بات ہے۔
ایمان کس کا نام ہے نبی کو ماننے کا نام ہے۔ پتہ کیا چلا۔ لاکھ بار لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔
مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک محمد رسول اللہ نہیں پڑھو گے۔ ایک مومن کی زندگی کا
اثاثہ متاع حیات کی ایمان ہے۔ اور ایمان نبی سے تعلق کا نام ہے
نبی سے تعلق سچا تو معاملہ درست ہے۔ اور اگر تعلق درست نہیں تو پھر معاملہ بھی درست

Memo No ______
M | T | W | T | F | S | S   Date / /

۔ تعلق ہی سے ایمان زندگی ہے۔ کامیابی ہے۔ آخرت کی نعمتوں کا تقاضا حضور نبی کو مانے
بغیر ہو سکتا ہے۔ نبی کی رضا چاہیے بغیر ایمان ہی معتبر نہیں۔ جب ایمان کا اعتبار
نہیں تو جنت کہاں سے ملے گی۔ کیونکہ جنت صرف ایمان والے کے لیے ہے وہ دوسرا کہلاتا ہے
میں نہیں کہتا تھا۔ جو نبی کی فرمانبرداری نہیں کرتے وہ اسی میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ ——— اعمالکم۔ اے ایمان والو۔ تم فرمانبرداری کرو
کہنا مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا۔ اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔ باطل نہ کرو۔ جو رسول
کی فرمانبرداری نہیں کرتا۔ کہنا نہیں مانتا۔ قرآن کا فیصلہ ہے اس کے عمل برباد ہیں
کہ تبطلوا اللہ فرما رہا ہے۔ اگر رسول کا کہنا نہیں مانا۔ تو عمل کسی کام کے نہیں ہیں
کیا جنت عمل سے ملتی ہے۔ عملوں سے بات بنتی ہے۔ عمل اس کا قبول ہوگا۔
جس کا نبی سے تعلق درست ہوگا۔ شیطان نے نماز کتنی عمر پڑھی ہے
کیا کام آئی۔ کیوں۔ نبی سے تعلق نہیں تھا۔ سنو۔ شیطان نے چھ لاکھ برس سجدہ
کام نہیں کرتے۔ حضرت علی کا مقام جیسا ہے۔ حضور تشریف
لے گئے۔ انہوں نے جبرئیل کے راستے میں عصر نہیں پڑھی۔ کامیاب ہیں۔ شیطان نے
چھ لاکھ سال پڑھی نا کام ہے کیوں۔ علی کا تعلق درست ہے۔ شیطان کا تعلق
درست نہیں تھا۔ (۲۸-۲۸) گردن نبی کا سر ہے عصر قربان کر دی۔ نبی نے
سورج لوٹا دیا۔ اگر علی قضا نہیں ادا کرتے۔ تو نہ ولیوں کا سردار کہلاتا ہے
شرعی حالات میں نہ کہا جائے کہ شرع کی کوئی نماز قضا بھی ہو گئی تھی ——— وہ نماز چھوڑ
رہے ہیں کامیاب ہیں۔ وہ چھ لاکھ سال پڑھ رہا ہے کامیاب نہیں۔ اس کا یہ مطلب
نہیں کہ میں نماز چھوڑنے کی بات کر رہا ہوں۔ نماز اسی کی نماز ہے جس کا نبی سے تعلق ہے
دنیا شاید یہ بات نہیں جانتی ——— جیسے تو کسی سفر سے کو جو کرتا ہے۔ تو اس
کی مثال میں وہ دین اور اس کا مذہب بالکل بنا ہوتا ہے کہ میں اس راستے پر چلوں
گا کامیاب ہو جاؤں گا۔ یہ صحیح راستہ ہے سیدھا راستہ ہے۔ وہ اس کو سچا جان کر
نہیں مانتا ہے۔ ورنہ کیوں مانے۔ اور مذہب بتاتا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ختم ہو جانے والی ہے۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ ایمان اور اعمال صالحہ۔ نیک عمل زندگی
کی ملکشین ضروری ہے۔ بالفرض نیکی کرو۔ ایمان درست تو جیسے کام اعمال بن کام آئیں
گے۔ شیطان کے کام نہیں آئے کیونکہ ایمان نہیں تھا۔ اللہ فرماتا ہے وکان من الکافرین۔
وہ تو کافروں میں سے تھا۔ پتہ چلا ایمان نہیں تو فائدہ نہیں۔ ایمان کے
بعد اعمال صالحہ نہیں تو بھی فائدہ نہیں ہے۔ اچھے کام نیک کام۔ کس کو فائدہ
پہنچائیں گے۔ دین کے کارآمد۔ جن کا نبی کے ساتھ تعلق ہے۔ جن کا دامن نبی کی اطاعت
سے خالی فرمانبرداری سے خالی ہے۔ ان کا دامن قیامت میں بھی خالی ہوگا۔
نبی کی اطاعت کرنی ہے۔ فرمانبرداری کرنی ہے۔ نبی کا کہنا ماننا ہے۔ نبی کے
ارشادات نہیں مانیں گے تو گناہ ہوں گے۔ آج اگر انکار کر دیا کہ کوئی نبی
کی حدیث ہی نہیں مانتی تو گناہ ماننے والے گناہ سے ہوں گے۔
جب ان کا ارشاد سامنے آئے گا تو ہی مانیں گے۔ ہو سکتے ہیں نبی کا ارشاد حدیث
کو نہ مانو۔ بولیں جو ایسا کر رہا ہیں۔ وہ میرے اور آپ کے دشمن ہیں یا نہیں۔
کیا نبی کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم قرآن میں ہے یا نہیں۔
اعمال صالحہ والے جن کو اپنے اعمال پر ناز ہے ہیں۔ نماز سب سے اہم۔
نماز پڑھو۔ بالکل بلا شبہ۔ ہم دل و جان سے مانتے ہیں۔ نماز اہم
عبادت ہے عظیم عبادت۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج پوری دنیا کے مسلمان
نماز کس صورت سے ادا کرتے ہیں۔ قرآن میں اس کا ذکر دکھا دو۔
کیا ان تک ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ باندھتے کہاں ہیں۔ جھکنا کیسے ہے ذرا قرآن میں دکھاؤ۔
چیلنج کر رہا ہوں۔ جو صورت ہے جس پر عمل کر رہے ہیں۔
نماز کے ٹائم دکھاؤ۔ ہر نماز کی رکعتیں بتاؤ؟ جو جو پڑھا جاتا ہے کھڑے ہو کر کیا پڑھنا
ہے۔ رکوع میں کیا پڑھنا ہے۔ قرآن میں دکھاؤ۔ پوری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں۔
یہ ساری تفصیل جو نماز پڑھتے ہو۔ ذرا قرآن میں دکھاؤ۔ لغت کی کتابیں
صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہوئے ہیں۔ ہم جن معنوں میں نماز لیتے ہیں جیسے معنی

Memo No ______ Date / /

M T W T F S S

دکھا دو ـــ نہ مسلمات سے دکھا سکتے ہو۔ نہ لغت سے یہ معنی دکھا سکتے ہو۔
جو تم نماز کرتے ہو۔ پڑھتے ہو ـــ جس کو ہم دین کی عبادت مانتے ہو۔ عظیم عبادت
مانتے ہو۔ پھر کسی نے سوال کر لیا تو کیا جواب دو گے ـــ کبھی سوچا ہے ـــ اس
صورت کی نماز نہ تم قرآن میں دکھا سکتے ہو۔ نہ لغت اس کے یہ معنی بتاتی ہے۔
یہ جو نماز پڑھ رہے ہو۔ رکوع کر رہے ہو قیام کر رہے ہو۔ سجدہ کر رہے ہو۔ قعدہ کر رہے ہو
رکعتیں ـــ تاہم اس کو اگر دیکھو گے۔ ثبوت مانگو گے تو میرے نبی کو دیکھنا پڑے گا۔
ـــ (۴۹ ـــ ۳۳) ہمارے نبی نے اعلان کر دیا۔ صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ اس طرح نماز
پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھو ـــ دیکھتے جاؤ۔ نقل کرتے جاؤ۔
تم میری نقل کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔ آج اس نقل کو چھوڑ کر کوئی اور ڈیزائن
بناؤ گے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کہاں گئیں معیار کی باتیں۔ کہاں گئے وہ لوگ دعویٰ
کرنے والے کہ نبی کا دامن نہیں چاہیے ـــ حدیث نہیں چاہیے سنت نہیں چاہیے۔
نہ ہم اہل قرآن کہلاتے ہیں نہ اہلحدیث ہم تو اہل ایمان کہلاتے ہیں۔
ہم قرآن کو بھی مانتے ہیں حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ مگر ایسے نہیں اہلحدیث
بن کر دو حدیثیں یاد کر لیں ـــ اور باقی سب کا انکار۔ اور اہل قرآن کہلا کر
دو آیتوں کا مفہوم پسند کر کے کر لیا ـــ تمام آیتوں کا انکار ـــ یہ دونوں غلط
ہیں۔ سچے ہیں تو اہل سنت والجماعت ـــ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت
رسولؐ اگر دلیل نہ ہوتی ـــ تو اللہ نماز کی پوری تفصیل قرآن میں بیان فرماتا۔ ایک
ایک اللہ بتا سکتا تھا یا نہیں ـــ ایک ایک رکن کی پوری ڈیٹیل ہوتی۔ مگر یہ اس بات
کی دلیل ہے۔ کہ جس طرح لوگوں پر کتاب اللہ کی پیروی محبت اور لازمی ہے۔ اسی طرح سنت
رسول کی پیروی بھی ضروری ہے۔

یاد رکھو ـــ ہر سنت حدیث ہے۔ مگر ہر حدیث سنت نہیں۔ جو بھی سنت ہے
اس کا بیان حدیث میں ملے گا ـــ ہر حدیث کو ہم سنت مانتے نہیں۔ بعض حضور کی
خصوصیات ہیں۔ ان کا کیا کرو گے۔ مثلاً حضور فرماتے ہیں۔ انا رسول اللہ بے شک

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ہیں اللہ کا رسول ہیں۔ حدیث سے کیا ہیں اپنے لیئے پڑھ سکتا ہوں۔ تو منہ حیلہ کر
اہل سنت کے سوا کسی دین گزارہ نہیں ہے۔ حج دیکھ لیں۔ اہم عبادت
وللہ علی الناس حج البیت — اقیموا الصلوٰۃ کو دیکھ لیا۔ نبی کے بغیر ہم نہیں پڑھ سکتے۔
اب ادھر سے لوگوں پر اس گھر کا حج ہے۔ جو طاقت رکھتے ہیں جانے کی۔ قرآن میں
حج کا حکم ہے۔ اے اللہ تو نے نہیں بتایا۔ کہ ہر سال کرنا ہے۔ یا سال میں ایک بار کرنا ہے۔
یا دو بار کرنا ہے۔ یا زندگی میں دو بار کرنا ہے۔ یہ قرآن میں نہیں ہے۔ اگر نبی نہ بتاتے کہ زندگی
بھر میں ایک بار فرض ہے۔ حج کے مہینے اور کون سے ہیں۔ یا اللہ تو نے تو بتایا کہ یہ
ورنہ حج کا موسم آتا تو نہیں جانا پڑتا۔ قرآن کہتا ہے الحج اشہر معلومات حج کے مہینے
چند ہیں اور معلوم ہیں۔ قرآن سے نام بتا دیں ان کے۔ قرآن میں سب کچھ ہے ہر چیز
اور آپ سے لیئے نہیں اس کپتے سے جس پر اترا ہے۔ اہل قرآن ذرا ان مہینوں کے
نام بتاؤ کس تاریخ کو کرنا ہے کس دن کرنا ہے۔ عرفات سے لوٹو یہ نہیں
بتایا کب لوٹو — حج کے مہینے کی 9 تاریخ ہوگی۔ وہاں ہر نماز کا وقت ہو جائے گا —
مغرب کی نماز کا وقت ہوگا۔ مگر کوئی بھی پڑھتا نظر نہ آئے گا — اہل قرآن کہاں ہو آپ
بچا پڑھ نہیں سکتے — کدھر جاؤ گے نبی کا دامن چھوڑ کر۔

قرآن نے فرمایا۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبا — بے شک نماز مومنوں پر وقت
مقررہ میں ہے۔ مغرب کا وقت غروب آفتاب۔ میدان عرفات میں جس دن حج کا رکن اعظم۔
کیونکہ عرفات میں رہنا ہے اگر کسی نے نہ کیا۔ تو اس کا حج نہیں ہوتا۔ وہاں اسی دن حاجی
سارے حج پڑھتے ہیں۔ وہاں پر ٹائم پورا سورج غروب ہو جاتا ہے۔ کوئی حاجی نماز نہ پڑھے گا۔
کوئی دیکھنے والا کہے کہ ابھی ابھی حج کیا ہے۔ اور نماز چھوڑ دی — وہاں سے مزدلفہ آتے ہیں۔
پیدل آتے ہیں سوار ہو کے آتے ہیں۔ رات کے دو بجے پہنچتے ہیں۔ وہاں پر پہلے مغرب پھر عشاء
پڑھتے ہیں۔ قضا نہیں ادا پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ایسا ہی نبی نے کیا تھا۔

وہاں عمر نے عرفات میں مغرب پڑھ لی یا پڑھی تو جائے گی۔ نبی کے ثواب کے حساب
ہو جائے گا۔ ویسا ہی کرنا ہوگا جیسا نبی نے کیا تھا۔ قرآن میں ہے کہ اللہ کے گھر کا

Memo No
M T W T F S S Date / /

یا اللہ کس طرح کریں طواف ۔ کیسے کریں کشتی ہم سبز جگہ لگاتا ہے ۔ درمیان میں کہیں رکنا ہے
یا نہیں جیسے قرآن میں دکھاؤ گے ۔ حج کے سب سارے ارکان عبادت ہیں ۔ لیکن انسانی
عقل کا منطق ان میں نہیں چل سکتا ۔ اس کی تفصیلات پورے قرآن میں نہیں ملتی ۔
اللہ نے نبی کو بھیجا ۔ حج ان کو کر کے دکھا بھی دو بتا بھی دو ۔

میرے نبی نے اعلان کیا میں حج پہ جا رہا ہوں ۔ ساری دنیا جمع ہو گئی ۔ آ جاؤ سارے
دیکھ لو حج کیسے ہوتا ہے ۔ اب اسی کا حج ہوگا جو نبی کی ادا پر عمل کرے گا ۔ جو نبی
کی ادا پر عمل نہیں کرتا اس کا حج نہیں ہو سکتا ۔ اللہ کے کسی حکم پر عمل اسی صورت
میں ہوگا جب اللہ کی رضا اور منشاء کے مطابق ہوگا ۔ انسانی عقل کی پرواز اتنی نہیں ۔
کہ وہ اللہ کی رضا اور منشاء کو خود معلوم کر سکے ، یہ فریضہ اللہ نے اپنے حبیب کو سونپا ۔
معلوم ہوا مسلمان کیلئے قرآن کی حجت ہے تو نبی کی سنت بھی حجت ہے ۔ ۱۴-۱۴
۔ جو اس کو حجت نہیں مانتا وہ چل نہیں سکتا ۔ میں سو باتوں کی ایک بات کر دوں ۔
سیکھنے والے لکھ لیں کافی ہے ۔ میرا اللہ فرماتا ہے ۔ وما ینطق عن الھویٰ ۔ میرا حبیب تو اپنی
خواہش سے بولتا ہی نہیں ہے ۔ اس کے ہونٹ اس وقت ہلتے ہیں ۔ جب ہماری وحی
ہوتی ہے ۔ آپ کو اعلیٰ رب نے سمجھا دیا ہے ۔

بخدا خدا کا یہی ہے در ۔ نہیں اور کوئی مفر مقر ۔

خدا کی قسم خدا کا کوئی دروازہ ہے تو مصطفیٰ ہے ۔ نہ یہاں سے جا کر کہیں پناہ مل سکتی ہے ۔
نہ یہاں سے کہیں اور بھاگ سکتے ہو ۔ مفر بھاگنے کی جگہ مقر ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے ۔
نبی سے ہٹ کے نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ کہیں پناہ لے سکتے ہو ۔ بخدا خدا ۔
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو ۔ اللہ فرماتا ہے یہ اپنی خواہش سے
لب نہیں ہلاتے ۔ لب ہلتے ہیں جب ہماری مرضی ہوتی ہے ۔ ہلتے ادھر ہیں نظر یہاں آتا
ہے ۔ جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں ۔ اگر میرا نبی کسی کو برا سمجھ اللہ کی رضا نہیں ہے ۔
مثال ہے آئینے کی ۔ یہاں آئینہ رکھ دو ۔ میں یہاں نظر آؤں گا یا نہیں ۔ آپ میرے اور
اپنے درمیان پردہ ڈال لو ۔ جیسے یہاں نہیں دیکھ سکتے ۔ میں آئینے میں نظر آؤں گا ۔ وہ جو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

آئینے میں نظر آ رہا ہے وہ اپنے ہونٹ وہاں ہلا سکتا ہے۔ ہلیں گے ادھر نظر وہاں آئیں
گے۔ بلا تشبیہ بات سمجھنے کیلئے۔ اللہ فرماتا ہے میرا حبیب اپنی خواہش سے لب
نہیں ہلاتا۔ ہلتے ادھر ہیں نظر ادھر آتے ہیں۔ پہلے جو وہاں سے ہو
پتہ چلا میرے نبی کے بغیر نہ نماز ہو سکتی ہے۔ نہ روزہ نہ حج۔ نبی کو چھوڑ کر
ہم دین کے کسی حکم پر عمل کر سکتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور پر تو صرف
قرآن نازل ہوا۔ باقی یہ جو حدیثیں ہیں حضور نے خود اپنی سوچ سے اپنی عقل
سے کر دیں۔ اجتہاد کیا اپنی فکر و دانش کا نتیجہ ہے۔ اپنے لفظ اپنے
پاس سنبھال کے رکھو۔ ہم لوگوں کو قرآن اس کتاب کے سوا حکمت کا لفظ
نظر نہیں آیا۔ اللہ فرماتا۔ انزل اللہ علیک الکتٰب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم عظیما
سورۃ نساء میں اللہ فرماتا ہے۔ اللہ نے اتاری ہے آپ پر کتاب۔ اور حکمت۔ یہ
حکمت کس کا نام ہے۔ یہی وہ پختہ علم ہے۔ جو سنت رسول ہے۔ جس
کو ہم حدیث کہتے ہیں۔ لغت ائمہ تاج العروس بڑی مشہور لغت ہے۔ وہ کہتے
ہیں۔ بعیب حکمہ کا معنی ہے کہ جب کوئی معاملہ آ جائے تو اس کا عادلانہ فیصلہ کرنا۔
حکمت کا معنی چیزوں کو صحیح جگہ پر رکھنا۔ ان کی حقیقت کو جاننا۔ اشیاء کی حقیقت
کو جاننا۔ سمجھنا صحیح علم کے مطابق اس پر عمل کرنا کروانا۔ یہ ہے حکمت۔ جو کتاب میں
بیان ہوا۔ اس کی ماہیت کیا ہے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ ان کا صحیح علم کیا ہے۔
حج کے معنی کیا ہیں۔ ارے حج کے معنی لغت اور بتاتی ہے۔ صلوٰۃ کے معنی لغت اور بتاتی
ہے۔ اب ان کی حقیقت کیا ہے معلوم نہ ہو گی۔ ہر وہ بتائے گا جس پر کتاب
میں اتری۔ جس پر حکمت بھی اتری۔ اور وہ میرے نبی کی ذات ہے۔ اللہ چاہتا تو
ایک ایک بات کھول کر بیان کرتا۔ مگر اللہ یہی چاہتا ہے۔ لوگ جب قرآن کے محتاج
رہیں۔ میرے نبی کے بھی محتاج رہیں۔
حدیث سنو۔ جو کہ صرف قرآن قرآن کی بات کرتا ہیں۔ قرآن اللہ کا کلام ہے
وہ کہتے ہیں صرف قرآن پر عمل کرنا۔ نبی کی حدیث کو نہیں ماننا۔ سنیں دھیان سے

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

حضرت ابو رافع رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی
کو اس حالت میں نہ دیکھوں۔ نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند تخت پر بیٹھا ہو۔ اور اس کے
پاس کوئی ایسا معاملہ آئے۔ جس کے بارے میں میں نے حکم دیا ہو یا منع کیا
ہو کہیں کلام سے اللہ کی قسم ہم اس کو نہیں جانتے۔ ہم نبی کی بات کو نہیں مانتے۔ جو
کچھ قرآن میں ہے۔ اسی پر عمل کریں گے۔ حضور نے فرمایا میں ایسا نہیں دیکھنا چاہتا۔
ایسا نہ ہو کہ کل کوئی ایسا کرے۔ امام احمد نے ابو داؤد نے ترمذی ابن ماجہ
نے اس کو روایت کیا ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ نے اس کو نقل کیا ہے۔ اب جو لوگ
اپنے آپ کو کہتے ہیں نہیں۔ ہم صرف قرآن سے بات کریں گے۔ اور قرآن کی وہ بات
جو صرف ہماری سمجھ میں آئے گی۔ ان کو میں بتانا چاہتا ہوں — نبوت و رسالت اللہ کے
عطا کیے ہوئے اس منصب کا نام ہے۔ جو اللہ نے انسان کی راہنمائی کیلئے کیا ہے۔ کیونکہ
انسان صراط مستقیم کے خلاف جا سکتا تھا۔ اللہ نے صراط مستقیم کی راہنمائی کیلئے
نبی بھیجا ہے۔ شیطان اور اس کی ذریت آج سارے کے سارے اس کے صراط مستقیم
کے مقابلے میں چھوٹی چھوٹی الگ الگ پگڈنڈیاں بنا رہے ہیں۔ لوگوں کو ان پر چلانا چاہتے
ہیں۔ تاکہ کوئی منزل پر نہ پہنچ سکے۔ شیخ سعدی نے سات سو برس
پہلے کہہ دیا ہے۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

جو نبی کے خلاف چلے گا کبھی منزل نہیں ملے گی۔ کون — شیخ سعدی۔ بلغ العلیٰ۔

وہ خدا نہیں بخدا نہیں۔ وہ مگر خدا سے جدا نہیں۔
وہ میں کیا مگر وہ میں کیا نہیں۔ یہ حبیب حبیب کی بات ہے۔ بلغ العلیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے تورات عطا کی۔ اگر نبی کا کام صرف کتاب
پہنچا دینا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے محل میں فرعون جادوگروں کے ساتھ مقابلہ
کیوں کرنا پڑا — بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کے لے جانا کیوں پڑا۔ آج تک ہم
یاد کرتے ہیں اس معجزے کو۔ کہ دریا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ موجیں رک گئیں۔ اور نکل

KHURRAM PAPER PRODUCTS

گئے۔ اور پھر انہی مورچوں میں سے دشمنوں کو مار بھگایا — اگر صرف نبی کا کام کتاب پہنچا
دینا ہے تو نبیوں نے اتنی تکلیفیں کیوں اٹھائیں۔ پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہے کسی کے پاس
جواب۔ میرے آقا کا کام بھی اگر صرف کتاب پہنچا دینا تھا۔ تو پھر طائف میں لہولہان
نہ ہوتے۔ مکہ مکرمہ میں ۱۳ برس سخت ترین مشکلات کا سامنا نہ کرتے — احد
میں زخمی نہ ہوتے۔ گالیاں دینے والے۔ پتھر برسانے والے ان پر نہ ظلم و ستم نہ ڈھاتے
میرے نبی کو مکہ سے ہجرت نہ کرنا پڑتی — حضرت بلال آلِ یاسر کو زخم نہ اٹھانے
پڑتے — سنو۔ یہ فیصلہ ہے۔ اس میں چون چراں کی گنجائش نہیں۔ لہذا اس سے کوئی
نہیں بھاگ سکتا۔ کہ نبی کے بغیر قرآن کو سمجھا جا سکتا ہی نہیں —

بتا رہا ہوں قرآن کے قرآن ہونے کا ثبوت کیا ہے۔ وہ نبی کو نبی کی زبان سے
نکلا ہے — نہیں سمجھتے — نبی کا انکار کرنے والو۔ نبی سے تعلق توڑنے والو۔ ہم
نبی کے بغیر قرآن کو قرآن نہیں کہہ سکتے۔ سنو۔ خود قرآن کہتا ہے نبی کے بغیر قرآن
نہیں سمجھا جا سکتا۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین ما نزل الیہم۔ ہم نے جو اتارا ہے
آپ کی طرف۔ ذکر قرآن۔ اے حبیب لوگوں کے لیے اس کو کھول کھول کر بتا دو —
نبی سمجھاتا ہے تو سمجھ آتا ہے ورنہ آتا ہی نہیں ہے۔ میرا نبی معلم بن کر آیا۔ استاد
بن کر آیا۔ اور ٹیچرز ڈے منانے والو۔ سنو۔ استاد ہیں تو سب کے معلم کو پہچانو۔
رب کے اس شاگرد اعظم کو پہچانو۔ ان کو راضی کرو۔ سب رب کی رضا چاہتے
ہیں۔ رب ان کی رضا چاہتا ہے۔ کلہم یطلبون رضائی۔ وانا اطلب رضاک
یا محمد۔ سب میری رضا چاہتے ہیں پیارے میں تجھے چاہتا ہوں —
— سب خدا کی رضا چاہتے ہیں — نبی پاک کی شان میں قرآن
کیا بتاتا ہے۔ یحل لہم الطیبات۔ — یہ نبی میں جو پاک چیزوں کو حلال کرتا
ہے۔ ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ نبی کو ماننے والے امام اعظم بنتے ہیں —
نبی کو راضی کرنے والے غوث اعظم بنتے ہیں۔ میں آج کے منکروں کو قرآن سناتا
ہوں۔ وہ کہتے ہیں حدیث نہیں۔ آؤ میں تمہارا امام تمہیں قرآن سے سناؤں۔

Memo No
M T W T F S S
Date / /

بنی کا کہنا نہ ماننے والو سنو ۔ تمہارے بارے میں قرآن کہتا ہے ۔ یوم تقلب وجوھھم فی النار ۔ یقولون یالیتنا ۔۔۔ قیامت کے دن ۔ جس دن ان لوگوں کو منہ کے بل آگ میں گرایا جائے گا ۔ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ کا کہنا مانا ہوتا ۔ کاش ہم نے رسول کا کہنا مانا ہوتا ۔۔۔ مگر اس دن کا ماننا کام نہ آئے گا ۔

ـــ آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ـــ

سلام کرو اس بریلی کے امام کو ۔ جو حضور کے دین کا امین ۔ آپ نے میرے ایمان کی دین کی حفاظت کی ہے ۔ یہ شاہ احمد رضا ہمارا محسن جسے ہم اعلیٰ حضرت کہتے ہیں ۔ ـــ آج لے ان کی پناہ ۔ کل نہ مانیں گے قیامت دوزخ میں ڈالے جاؤ گے منکرو ۔۔۔ ماننے والوں کو حضور فرمائیں گے آؤ ۔۔۔ اپنے دامن میں لے کے جنت میں چلے جائیں گے ۔ یہ منکر ہیں جو لوگ ۔ جو صحابہ سے زیادہ عمر پا جاتے ہیں ۔ صحابہ سے زیادہ دین کو جانتے ہیں ۔ میرے بنی کے صحابہ ، اللہ ان کے ایمان کو معیار قرار دیتا ہے ۔ نمونہ ۔۔۔ ہے مسلمان بننا ہے بنی کے صحابہ کی طرح ۔ یہ وہ ہیں بنی وضو کرتا ہے ۔ پانی نیچے نہیں گرنے دیتے ۔ اپنے ہاتھوں پہ لے کے اپنے منہ پہ مل لیتے ہیں ۔ بنی بال ترشواتا ہے یہ جمع ہو جاتے ہیں کہ ایک بال مل جائے ۔ یہ وہ ہے جسے آج سپاہ صحابہ بنانی پڑ گئی تھی ۔ تم بھی کہتے پھرتے تھے جو صحابہ کا نہیں ۔ وہ صحابہ کے برابر نہیں ہو سکتا سنو ۔ تم نے اتنی بات کو بنا لی ۔ سپاہ صحابہ بنالی ۔ اور کہنے لگ گئے ۔۔۔ جو صحابہ کا نہیں وہ صحابہ کے برابر نہیں ہو سکتا سنو جب اتنا مان گئے ہو ۔ تو یہ کیوں نہیں مانتے ۔ کہ بنی نہیں ہے وہ بنی کے برابر کیسے ہو سکتا ہے ۔ جس کے دیکھنے والے صحابہ ہوں اس کی اپنی شان ہے ۔ اس بنی کی اپنی شان ہو گی ۔ لیکن نہیں ۔

(B) ہمیشہ ہمیشہ نہیں ملے گا انجام ۔ تم اس دن جانو گے ۔ بتاؤ ہر بنی کا سوا کون سی ہستی ہے پورا کا پورا ثبت ہیں ۔۔۔ جس کے ایک ایک لمحے کا حال لکھا گیا ہو ۔ بنی کس وقت

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کہاں گئے۔ کہاں بیٹھے کیسے بیٹھے۔ کس طرح بیٹھے۔ مسجد میں ایک مرتبہ بیٹھے اپنی دونوں ٹانگوں کے گرد ہاتھ باندھ لیے۔ حدیث میں یہ ادا بھی لکھی ہوئی ہے ـــــ حدیث کو رکھو ایک طرف نبی آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ قرآن میں نبی کی ادا کا ذکر ہے۔ ارے مجنوں کو محبت ہے لیلیٰ سے ـــ وہ اس کتے کے بھی پاؤں چومتا ہے۔ جو لیلیٰ کی گلی سے گزرتا ہے۔ تم دعویٰ کرو نبی سے محبت کا۔ دعویٰ کرو مسلمان ہونے کا۔ اللہ نبی کے ارشادات کو سنو ان سے تمہیں پیار نہ ہو۔ خاکِ مدینہ کو سرمہ بنانے کا تمہیں شوق نہ ہو۔ تمہیں محبت نہیں ہے ـــ محبت ان کو ہے جو مدینے کے نام پہ تڑپتے ہیں ـــــ

عجب رنگ پہ ہے بہارِ مدینہ کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں سے اپنی شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ۔

میری خاک یا رب نہ برباد جائے پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ ـــ

یہ محبت والوں کا حال ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔ ایک بادشاہ تھا۔ علاقے کا نواب راجہ ـــ ایک کنیز لونڈی اس کو پسند آ گئی۔ خرید لایا۔ گھر لے کر آیا تو اس پہ عاشق ہو گیا۔ بہت خوبصورت ہے۔ محبت ہو گئی اس کو محبت بڑھتے بڑھتے۔ ایسی کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ـــ تیرے بغیر مر جاؤں گا۔ مرتا کوئی نہیں ہے۔ فرصت ہی نہیں ہے مرنے کی ـــ بندہ تھا نا دھمکیاں دیتا تھا۔ گھر والوں کو مرنے جا رہا ہے گھر والوں نے کہا جا جا کے مر ـــ شام کا ٹائم تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گیا۔ اس نے کہا تو تو مرنے گیا تھا۔ اس نے کہا میں نے سوچا تھا۔ اس ٹائم ذرا پانی میں جاؤں گا تو زکام ہو جائے گا۔ مرنے کا ارادہ اور زکام سے ڈر رہا ہے ـــ محبت ہو گئی اس کو۔ وہ بیمار ہونا شروع ہو گئی ـــ یہ جتنا دیوانہ ہوتا جائے گا۔ وہ اتنی بیمار ہوتی چلی گئی ـــ دوائیں کر کر کے تھک گیا۔ مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی۔ کیا کرتا محبت ہو گئی تھی چھوڑ نہ سکتا تھا۔ رونے لگ گیا۔ کہنے لگا یہ مر گئی تو میں مر جاؤں گا۔ میں تو نہیں بچوں گا۔ رو پڑا۔ ایک رات مسجد میں رو پڑا۔ سارے دنیا والے تھک جاتے ہیں۔

دنیا سے پھر رب یاد آتا ہے۔ پہلے نہیں یاد آتا۔ رویا — یا اللہ اگر اس کو کچھ ہو گیا تو مجھے
ہی ساتھ ہو جائے گا۔ ہارٹ فیل ہو جائے گا میرا — اس کو خواب میں بتایا گیا ایک
بندہ آئے گا۔ اللہ والا آئے گا اور تیرا حل بتائے گا۔ بڑا خوش ہو گیا۔ انتظار کرتا
گیا وہ اللہ والے بزرگ آئے۔ پانی پیش کیا۔ اس زمانے میں چائے نہیں ہوتی تھی —
بہر حال کھانا پیش کیا تواضع کی — کیا بات ہے جو اس طرح پریشان ہو۔ لڑکی ہے
لاڈلی ہوں محبت بہت ہو گئی ہے وہ بیمار ہے۔ ٹھیک ہی نہیں ہوتی۔ لوگوں کو جمع
کرلو۔ گھر والے جتنے ہیں سارے آجاؤ — لڑکی کو دیکھا — اللہ والے آنکھ والے ہوتے ہیں۔
سہ بندگان خاص علام الغیوب در جہاں جان جواسیس القلوب۔
یہ اللہ والے یہ دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ ان کے سامنے جاتے
ہو تو دل کی حالت چھپی رہے گی — حقیقت صاحب نے فرمایا۔ میری باتوں کا جواب
دینا جو میں پوچھوں گا جو یہاں بیٹھے ہیں — نبض اس کی پکڑی بات کرتا رہا ہوا۔ فرمایا
تم میں سے کسی کو دنیا کے ملکوں کے نام آتے ہیں۔ اس زمانے میں 22 ملک نہیں تھے
نام لو۔ اس نے نام لینا شروع کر دیا۔ عراق ایران وغیرہ ہم۔ اس کو ختم نام
یاد تھے اس نے نام لیے — جب عراق کا نام آیا تو لڑکی کی نبض کی رفتار بدل گئی۔
فرمایا ٹھہر جاؤ۔ اچھا۔ عراق کا مسئلہ ہے — کیونکہ نبض کی رفتار بدلی ہے۔ فرمایا تم
میں سے کوئی ہے جو عراق کے شہروں کے نام جانتا ہو — جو بندے بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا
ہم میں سے دو چار بندے ہیں جنہوں نے عراق میں بڑا وقت گزارا ہے — اس نے
نام لیا جی بصرہ۔ کرکوک۔ کوفہ نجف بغداد۔ جب بغداد کا نام آیا تو نبض کی رفتار
پھر بدلی تیز ہوئی — اس نے کہا کسی کو بغداد کے علاقوں کے نام یاد ہیں — فلاں
بازار بازار فلاں — سونے والے بازار کا جب نام آیا۔ حالت پھر بدلی۔ آ ان میں بازار میں
سونے کے تاجروں کو جانتے ہو — دو بندے بیٹھے تھے وہاں پہ دکانیں تھیں جہاں ہم کام کرتے رہیں —
نام لیا۔ کمال الدین جمال الدین وغیرہ — ایک نام پر پھر اس کی حالت بدلی — اس بندے
کو تم جانتے ہو — اس کے گھر دیکھا ہے — اس کے چار بیٹے ہیں۔ وہ باپ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

نام لو۔ اسلم اکمل اجمل ——— آخری نام پر لڑکی تڑپنے لگ گئی۔ اللہ کرے پھٹ گئی چیخ
ماری اس نے۔ بزرگوں نے کہا بس ٹھیک ہے یہ اس کو لے جاؤ۔ ان سب کو کہا میں نے تم
کو کہا تھا ملکوں کے نام لو۔ عراق کے نام پر اس کی نبض کی حالت بدلی ہے۔ بغداد دیکھنے
والے۔ بلدے کا نام آیا ——— آخری نام پر اللہ پڑ گئی۔ یہ اس نام کے بلدے سے محبت کرتی
ہے۔ اس کو ملا دو تو بچے گی ورنہ مر جائے گی۔ یہ ہے اس کی بیماری۔ تو اس سے محبت
کرتا ہے یہ اس سے کر رہی ہے۔ وہاں تک پہنچاؤ گے تو بچے گی ورنہ مر جائے گی ———
نتیجہ سلوک۔ مولانا فرماتے ہیں اس لڑکی کو اس بلدے سے محبت تھی اس کے گھر والے
بھی ہیں۔ اس کے علاقے سے بھی۔ اس کے شہر سے بھی۔ اس کے ملک سے بھی پیار
کرتی ہے۔ اس کی نبض کی حالت بدل جاتی ہے جب اس ملک کا نام آئے۔ جہاں
محبوب ہے وہاں ہے۔ اس شہر کا نام جہاں محبوب ہے سے تعلق۔ تو جو طلب محبوب سے نسبت
رکھنے والی۔ چیزوں کا ذکر آئے تو اس کو خوشی ہوتی ہے۔ ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں
ہماری نبض کی حالت کیوں نہیں بدلتی جب عرب کا نام آتا ہے۔ عرب میں جب سعودی عرب
کا نام آئے۔ سعودی عرب میں جب مدینے کا نام آئے۔ مدینے میں جب مسجد نبوی کا نام آئے۔
اور مسجد نبوی میں جب نبی کا نام آئے۔ تو ہمارے نبض میں تڑپ کے یا رسول اللہ پکارا جاتا ہے
اگر ہم نبی کے نام پر تڑپتے نہیں ہیں تو ہمیں دیکھنا ہے محبت نہیں ہے۔ محبت والے تو
ہیں کہ میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے۔ کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے ——
مولانا جامی جیسا عاشق ہو۔ حضور جب آپ میرے گھر میں آجائیں تو میں کیا قربان کر دوں۔
مسکین ہوں نادار ہوں۔ آپ کے قدم انور پر ماتھے پر آنکھوں پر لگوا لوں۔ زبان پر ہونٹوں پر۔
چہرے پر سینے پر۔ بدن پر مبارک پاؤں پر کچھ بھی قربان نہیں کر سکتا ہے کیا؟ کچھ نہیں۔ مگر آپ
آئیں گے میرے گھر میں۔ تو میں کچھ تو قربان کروں گا۔ زمین پر آپ کی مبارک جوتیوں کا جو نشان
بنے گا۔ اس پر اپنی جان قربان کر دوں گا۔

چو سوئے من گذر آری منے مسکیں زنا داری
فدائے نقش نعلینت کنم جان یا رسول اللہ۔

آستین کا سانپ یہ بھی دین کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہا ۔ مگر یہ دین میرے رب کا پسندیدہ دین ہے، اور اس کے نزدیک یہی دین ہے ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ قرآن بھی اللہ کا کلام ۔ اسی قرآن میں اسی دین کی بابت اللہ کا فرمان موجود ہے ۔ اور دین بابت ان کو سناؤں ۔ کہ ایک نظر خطبہ حجۃ الوداع پر ڈالو ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں خطبہ دے رہے ہیں ۔ ایک لاکھ چالیس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام موجود ۔ میرے سامنے یہ مائک ہے ۔ اس مسجد میں آپ کے سامنے مسجد میں سپیکر ۔ وہاں تک آواز آرہی ہے ۔ مائک نہ ہو تو شاید آپ تک میری آواز اس طرح نہ آسکے ۔ ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ موجود کوئی مائک نہیں ۔ اور محض یہ بنا خطاب فرما رہے ہیں ۔ ہر ہر بندہ یوں سن رہا ہے جیسے نبی اس کے کان میں بول رہے ہیں ۔ لاکھوں کے ہجوم میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا ۔ اگر کوئی اس بات کا بھی انکار کرے جو لاکھوں کے سامنے ہوئی ہو ۔ تو پھر اسے انسانی تاریخ کا کوئی واقعہ قابل ۔ جب لاکھوں آدمی ایک چیز کو دیکھ سن رہے ہیں ۔ تو یہ شخص انکار کر رہا ہے تو اس شخص کے سامنے اب واقعے کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ ویسے تو تاریخ میں اب واقعے تو کم ہوتے ہیں جن کے گواہ لاکھوں ہوں ۔ کیا اس خطبے میں نبی نے یہ نہیں فرمایا ۔ لوگو میں اپنے پیچھے دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ۔ کتاب اللہ و سنتی ۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت ۔ انکار کر سکتے ہو ۔ یہ نہ فرمایا اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ۔ میرے حوض کوثر پہ مجھے آکر ملنا ۔ ان میں سے ایک کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ۔

قرآن کی تفسیر کا نام ہی سنت مصطفیٰ ہے ۔ میرے آقا تفسیر مجسم ہیں ۔ آپ کی حیات طیبہ کو ہی اسوہ حسنہ قرآن نے کہا ہے ۔ انکی اتباع و پیروی کا حکم بھی قرآن نے دیا ہے ۔ یہ تک تمہاری سمجھ میں نہ بات آئی ہے آئے گی ۔ وہ صحابہ تھے جنہوں نے نبی کی اداؤں کی پیروی کو اپنی زندگی بنا لیا تھا ۔ نبی کسی بات پر مسکرائے تو صحابہ نے مسکرانا اپنے اوپر لازم کر لیا ۔ جب کبھی وہ حدیث بیان کرتے مسکرا دیتے ۔ پوچھا آقا مسکرائے تھے ۔ وہ دلیلوں میں نہیں پڑتے اتنے تو آقا کی ادا پیاری لگی ہے ۔ آؤ میں بتاؤں تمہیں کہ انہوں نے پیروی کیسے کی ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ ۔ حضرت حسنین بنا کے پیارے زید کے

Memo No
Date / /
M T W T F S S
KHURRAM PAPER PRODUCTS

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

بیٹھ گئے۔ حضرت زید کسی زمانے میں حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ ان کے یہ بیٹے حضور سواری پر
اکثر ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ پوتے کی طرح ہو گئے۔ حضرت اسامہ جوان تھے جب
حضور نے ان کی قیادت میں جنگ کے لیے ایک لشکر روانہ کیا۔ جنگ موتہ کا بدلہ لینے کے لیے
حکم فرمایا یہ جا رہے تھے۔ اتنے میں حضور نے وصال فرمایا۔ لشکر رک گیا کہ حضور کا وصال ہو گیا ہے۔
ادھر حضرت ابوبکر خلیفہ بنے۔ کچھ لوگوں نے اسلام کا انکار کر دیا۔ کسی نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا۔
جھگڑے میں پڑ گئے۔ حضرت ابوبکر نے اعلان کر دیا۔ حضور نے فرمایا تھا اسامہ جاؤ۔
صحابہ کہنے لگے دیکھیں ہر طرف فتنے اٹھ رہے ہیں۔ ایک طرف کوئی زکوٰۃ کا انکار کر رہا ہے۔ دوسری
طرف مرتد ہو رہے ہیں۔ یہ شہر کا حال ہے۔ اور مرکز سے تم فوج بھیج رہے ہو۔ اس وقت
نہ بھیجو۔ پہلے حالات کو ٹھیک کر لیں بعد میں۔ دیکھا جائے گا۔ حضرت ابوبکر یہی بات دل میں
سوچنے والی بات ہے۔ اگر میں اس وقت فوج بھیج دوں۔ پھر کسی میں کوئی ڈر رہے گا۔ دوسری طرف
لوگ دیکھیں گے کہ مدینے سے فوج چلی گئی ہے تو ہو سکتا ہے حملہ نہ کریں۔ اور پہلے ہی یہ حالات
خراب ہیں۔ پہلو تہی سے بعد میں کر دیں گے۔ نہیں۔ وہ صدیق اکبر تھے۔ وہ عاشق
مصطفیٰ تھے۔ ان کے الفاظ سنہری ہیں اگر مجھے اس بات کا یقین ہو جائے۔ کہ میرا جسم
درندے نوچ کے کھا لیں گے۔ میں تب بھی ادا کروں گا۔ جو میرے نبی کا حکم ہے۔ ۵۵ ۔ ۲ ۔
میرے جسم کو پرندے درندے نوچ کے کھا لیں گے میں تب بھی نبی کے حکم کو بدل نہیں سکتا۔
سکتا میں اپنا حکم نافذ نہیں کر رہا ہوں۔ میں اپنے نبی کا حکم نافذ کر رہا ہوں۔
عمر سے بھی ردعمل اور اشتباہ ہوتا ہے۔ حضرت عمر نے جب عمرہ کیا۔ حج پہ
کہا۔ سرکار نے اس وقت فرمایا تھا جب کافر دل کو دکھاتا تھا۔ رعب کو۔ کہنے میں کہ اگر
مسلم قوی ہو تو کوئی نہیں سکتا۔ خود بندوں کو کیا ضرورت ہے۔ تو حضرت عمر یہ کہتے ہیں
نے جا لیں ملک فتح کر لیے ہیں۔ میں امیر المومنین ہوں فیصلہ کر سکتا ہوں نہ حکم بدل سکتا ہوں یا نہیں۔
وہاں میں ویسے ہی کروں گا جیسے نبی نے کیا ہے۔ میں نبی کی بات کو نہیں بدل سکتا۔
وہ کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں صلح حدیبیہ والا درخت عمر نے کٹوا دیا تھا۔ تم وہاں نہیں
تھے وہاں وہ تو تمہیں عمر سے مزید کاٹ دیتے۔ حضرت عمر کی بات کرنے والو یہ حضرت عمر

Memo No
M T W T F S S
Date / /

کیسے عاشق ۔ حضور علیہ السلام کے ایسے عاشق ۔ مسجد جا رہے ہیں حرم شریف جا رہے ہیں ۔ پرنالے سے پانی گرا ۔ کپڑے خراب ہو گئے ۔ پرنالہ نکال دیا ۔ حضور کے چچا حضرت عباس نے دیکھا کہا اے امیر المومنین آپ نے پرنالہ جو چھت پہ لگا ہوا تھا ۔ یہ پرنالہ نکال دیا ۔ جس سے پانی گرتا تھا کہا آج میرے کپڑے خراب ہوئے کل کسی اور کے خراب ہوں گے ۔ پھر بعد کا ذکر سننے میں آتا ہے ۔ تو حضرت عباس بتاتے ہیں کہ چچا زاد ان ایام میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یہ پرنالہ یہاں نبی نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا ۔ تو حضرت عمر آگئے ۔ ہٹا نہیں سکتے چلو کندھے سے اس وقت لگایا تھا ۔ مکان بنے ہیں نقشے بدلے ہیں ۔ آپ ذرا سا کر دیں ۔ میں جو سمجھ رہا تھا اب تو نہیں ہوتا نا ۔ تھوڑا سا ہٹا ۔ پہلے لگا یا تھا ۔ اس وقت لگایا تھا ۔ یہاں راستہ نہیں تھا ۔ اب یہاں راستہ ہٹا دو ۔ نہیں ۔ جو اتنے ملکوں کا فاتح کرنے والا عمر فاروق ۔ جس کے لئے حضور نے یہ کہا بعد اگر کوئی نبی ہوتا ۔ تو عمر نبی ہوتا ۔ میں آخری نبی ہوں ۔ وہ فاروق اعظم حضور کے چچا کو کہتا ہے ۔ اس وقت میرے کندھے سے ابھی کوئی مسئلہ نہیں تھا ۔ ہاتھوں سے اپنا کوئی تائے نہیں ۔ ابھی میرے کندھے پر چڑھو ۔ اس کو دوبارہ لگا دو ۔

ابو ذر صحابی ہیں ۔ حضور کا ایک ارشاد اس کے آخر میں انہوں نے ایک اشارہ کی تھی ۔ حضور کیا ایسے ہو سکتا ہے ۔ فرمایا ابو ذر ناک بھی جھکنی چاہیے اگر ویسا ہی ہوگا ۔ وہ حدیث کوئی بھی شخص جب بھی پڑھتا ۔ صحابی حدیث سناتے تھے اس کے آخری جملے پر کہتے ۔ کرنا ایک یار اگر ویسا ہو تب بھی ایسا ہوگا ۔ کیونکہ جو لفظ بھی نکلے ہیں ہم کہ ہم بدل نہیں سکتے ۔ وہ جملے بھی ساتھ لگاتے ۔

جنگ تبوک میں مسلمان گئے ۔ ایک مسلمان جس کا نام ذو البجادین بتایا جاتا ہے شہید ہو گیا ۔ اس کو دفن کرنے لگے حضرت بلال اس کا واقعہ سنا رہے ہیں ۔ وہ بلال جو اذان نہیں دیتا تھا تو صبح ہی نہیں ہوتی ۔ وہ بلال جو حضور کا بھی عاشق ہے کہتے ہیں میرے ہاتھ میں روشنی تھی ۔ دفن کیا جا رہا ہے اس مجاہد کو حضور قبر میں اترے ۔ حضرت ابوبکر کو حضرت عمر کو فرمایا ۔ اس اپنے بھائی کے جسم کو میرے ذرا پیار کرو ۔ انہوں نے اٹھا لیا پھر فرماتے ہیں یا اللہ ۔ میں اس بندے سے شام تک راضی تھا ۔ تو بھی اس سے راضی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

ہو جا ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وہ ہستی جب آئے تو ۔ میں رو پڑا کاش اس کی جگہ میں
ہوتا ۔ یہ ہیں وہ صحابہ جو عشق والے ۔ ان کو ملا ہے جو سرمایہ کو نہیں ملا ۔ آج انکار کرنے والوں
نہیں کیا خبر ۔ تم تو نبی پر اعتراض کرتے ہو ۔ میں نہیں اگر قرآن کا استاد تو پتہ چلے ۔
میرے نبی کی شان کتنی ہے ۔ اعتراض نبی پر کرنا کافروں کا کام تھا ۔ اور ان کو جواب دینا
ہیں کا کام تھا ۔ اللہ کی سنت ہے ۔ مستند ایک دو باتیں ۔ ہم نبی کو اپنے جیسا
نہیں کرسکتے ۔

نوح علیہ السلام کی قوم نے نوح علیہ السلام کو کہا انا لنرٰک فی ضلٰل مبین ۔
اے نوح ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ۔ حضرت نوحؑ خود جواب دیتے ہیں ۔ یا قوم
لیس بی ضللۃ ـــــــ العٰلمین ۔ اے میری قوم میں ہرگز گمراہ نہیں ہوں بلکہ رب العالمین
کا رسول ہوں ـــــــ فیصلہ کیا ہے جو اللہ کا رسول ہو وہ گمراہ نہیں ہوتا ۔ آپ سفر کس
کو بنا رہے ہو جو چالاک ہو ۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں گمراہ نہیں ۔ ہود ۔ نبی پر اعتراض
نبی خود جواب دے رہے ہیں ۔ شعیب ۔ کمزور ضعیفہ ۔ موسیٰ جادوگر ۔
جب بھی کوئی نبی آیا قوموں نے اعتراض کیا ۔ کافروں نے اعتراض کیا ۔ کیا جو اعتراض
کر رہے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے ۔ جو نبی پر اعتراض کرتے ہیں وہ مسلمان
نہیں ۔ جب بھی نبی آئے بے ادبوں نے گستاخی کی ۔ انہوں نے خود جواب دیا ۔
حضور علیہ السلام پر بار بار کفار نے اعتراض کیا ۔ لست مرسلا ۔ تو رسول
نہیں ہے ۔ حضور خاموش ہیں ۔ اللہ جواب دیتا ہے ۔ یٰس والقرآن ـــــــ المرسلین ۔
اے سردار قسم ہے قرآن کی تو جو بڑے رسولوں میں سے ہے ۔ پتہ چلا اعتراض کرنا کافروں
کا کام ۔ جواب دینا ۔ اللہ کی سنت ہے ۔ وہ دیکھو لوگوں کے طریقے پر ۔ خود دیکھو اللہ نے پارس ۔
کتنی سعادت دی ہے ۔ حضورؐ نے مکے والوں کو جمع کیا ۔ خاندان قبیلے سب
جمع ہو گئے ۔ اسافلاں ـــــــ جمع ہو گئے ـــــــ حضور صفا پہاڑی پر کھڑے ہیں ۔ فرمایا میں رسول
ہوں بت پرستی گمراہی ہے ۔ کفر و شرک نہ کرو ۔ ایمان اسلام کو قبول کرو ۔ پہلی ترو تبلیغ کا کرد
۔ تبلیغ کا ۔ ابولہب رشتے میں چچا ۔ نام ہے عبد العزیٰ ۔ اس کے منہ سے ایک

Memo No ____
Date / /
M T W T F S S

بنی پاک نے خاموش ہیں۔ اس بے ایمان نے گستاخی کی۔ اللہ جواب دیتا ہے۔ تبت یدا —
ابولہب نے دنیا کو ہوا تو کہنے والا۔ ہاتھ تیرے ٹوٹ جائیں۔ تو اللہ تیری بیوی جہنم کا ایندھن
عقیدہ بیان کرتا ہیں۔ کہ نبی تو مقصد ہے۔ تو سن لو۔ میرا حبیب رب کا حبیب ہے —
کہتے ہیں جو اُحد میں اپنے دانت نہیں بچا سکے ہمیں کیا بچائیں گے۔ شرم نہیں آتی —
کتنے لوگ بڑے درد ہیں۔ کیا یہ ایمان والے ہیں۔ جو نبی کا ادب نہیں کرتا وہ ہمارا نہیں
ہے کہ جو نبی کا وفادار نہیں وہ ہمارا امام نہیں ہو سکتا۔ ہم اس سے صلح نہیں کر سکتے۔
نبی کو بے پناہ قوت اللہ نے دی ہے۔ وہ انگلی سے اشارہ کر دیں تو چاند کو دو ٹکڑے
کر دیتے ہیں۔ مگر اُحد میں اپنے آپ کو زخمی کرا رہے تو آج خون بہانا کس کا سنت
ہوتا۔ اللہ کی راہ میں خون بہانے پہ ثواب کیسے ملتا۔ یہ ان کی ادائیں ہیں تو ہم نقل کر
رہے ہیں۔ تو ثواب پا رہے ہیں۔

سفر مسلسل وحی کے درمیان۔ کچھ عرصہ وقفہ ہو گیا جس کو فترت وحی کہتے ہیں۔
کافروں کو موقع مل گیا۔ کہتے ہیں پہلے روز روز اللہ پیغام بھیجتا تھا۔ ان کا رب ان سے راضی
تھا۔ اب ان کا رب ان سے ناراض ہو گیا ہے۔ میرے نبی پاک خاموش۔ اللہ جواب
دیتا ہے۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ — چہرے کو دن یا ضحیٰ واللیل زلفوں کو۔
چمکتا ہوا چہرہ — رات ہوتی ہے سیاہ۔ واللیل اذا سجیٰ — لیل سے مراد
زلفیں۔ اللہ کہتا ہے محبوب ذرا اپنا چہرہ دیکھ — اپنا جمال دیکھ حسن دیکھ —
کیا اس پیارے کو بھی کوئی چھوڑ سکتا ہے۔ تو محبوب ہے محبوب چھوڑے نہیں جا سکتے۔
محبوب ہو گئے ہیں رب نے تجھے چھوڑ دیا۔ فرمایا محبوب میں رب ہو کر ناراض ہوا۔ وللآخرۃ
خیر لک من الاولیٰ — تیرے لیے ہر آنے والا لمحہ گزر رہا ہے سے بہتر ہوگا۔

ولید بن مغیرہ — ایسا دشمن بدترین کافر۔ خدا کی قدرت۔ یہ دشمن ولید
بن مغیرہ۔ نبی سے دشمنی بہت زیادہ کرتا ہے۔ اور اس کا بیٹا نبی سے عشق بہت
زیادہ کرتا ہے۔ خالد بن ولید۔ سیف اللہ سالار۔ دیکھو شان بے نیازی کی۔ اس بات
نبی کو۔ پاگل کہہ دیا۔ اللہ غضب ناک ہو گیا۔ اس کی اتنی جرأت۔ میرے نبی کے لیے

323

M T W T F S S — Memo No — Date

ایسا کہا۔ قرآن میں سورۃ نون ہے۔ ن والقلم وما یسطرون۔ یہ اللہ کا جواب دیکھو۔ پہلے
حلف کے بعد تو شروع ہوتی ہے۔ ن کے معنی ہیں دوات کے بھی ہیں۔ نون ایک نام
بھی اللہ کا۔ قلم اگر لکھتا ہے تو روشنائی دوات سے لیتا ہے۔ پھر کاغذ پر نقش کرتا
ہے۔ اب اس پورے بیان میں علماء کیا فرماتے ہیں؟ اللہ فرماتا ہے میں علم کا خزانہ ہوں۔
بمنزلہ دوات۔ تو بمنزلہ قلم۔ میں اب جیسے خزانہ۔ تو قلم۔ قلم لکھنے والا اپنا ما فی
الضمیر قلم کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ اللہ کے فرمان کا مطلب محبوب تو مجھ سے فیض
لے کر آگے پہنچاتا ہے۔ تیرے ذریعے میرا علم جاتا ہے۔ تیرے ذریعے لوگ مجھ سے فیض
یاب ہوتے ہیں۔ جو تیرا کلام سنے گا۔ وہ کبھی نہ کہے گا۔ یہ کوئی پاگل ہے۔ یا مجنوں ہے۔
کیونکہ اس کی پیاری پیاری حکیمانہ عالمانہ عارفانہ باتیں۔ کوئی پاگل نہیں کر سکتا۔ جو تجھ کو
سنے گا۔ اس جیسا تو کوئی عالم نہیں ہے۔ جو نبی کی گستاخی کرے اس کو کیا کہا
گیا ہے۔ آج یہ پیغام سنتے جاؤ۔ جب کسی کی لڑائی ہوتی ہے تو اس کے پول کھولنے
لگ جاتے ہو۔ جانتا ہوں میں تو کیا ہے۔ کرتے ہیں باتیں۔ نعلان بات۔
اللہ نے پہلے تو جواب دیا اپنے حبیب کی شان بیان کی۔ اس کے بعد اس ولید کی
دس برائیاں۔ دس پول کھول دیئے۔ پوشیدہ باتیں۔ یہ جھوٹی قسمیں والا۔ یہ ذلیل۔
طعنہ باز۔ مکار چغل خور۔ نیکی سے روکنے والا۔ حد سے بڑھنے والا۔ بدکار۔ اس کا نو باتیں
ہی درست نہیں۔ یہ حرامی ہے۔ جب آیات سنیں اس نے۔ کہنے لگا یہ نو خرابیاں تو
مجھ میں ہیں۔ دسویں کا تعلق ماں سے ہے۔ ڈنڈا پکڑ کے گیا گھر میں۔ ماں سے کہنے لگا کہ
کے رب نے میرا بارہ دیا دس باتیں کی ہے نو مجھ میں ہیں۔ دسویں کا تعلق تجھ سے ہے۔ میرا
باپ کون ہے۔ ماں نے کہا آج کیوں یہ پوچھنے کی ضرورت پڑ گئی۔ اس نے کہا جس کی نو درست
ہیں۔ اس کی دسویں بھی درست ہے۔ یہاں سے علماء نے فیصلہ کیا ہے کہ جو
نبی کا گستاخ ہے وہ حلالی نہیں ہو سکتا۔ بد اصل ہے وہ۔ اس لئے ان کے چہرے بھی
دیکھنے کے قابل نہیں رہتے۔ اور نبی کے عاشقوں کے چہرے دیکھ کر دل کے ایمان
تازہ ہو جاتے ہیں۔ ادب کرنے والوں کو ملتا ہے۔ بے ادبی کرنے والوں نے کچھ نہیں

326

Memo No ________

M | T | W | T | F | S | S   Date   /   /

حضرت جنید بغدادی سید الطائفہ الاولیاء - شاہی پہلوان ہیں - بادشاہ کا معدن
ہے - حضرت سری سقطی کے بھانجے ہیں - ماموں ان کے بہت بڑے بزرگ بھی عالم بھی ہیں
ایک کمزور شخص آیا ـــــ میں لڑنا چاہتا ہوں -

سبق - نبی سے تعلق استوار کر لو - یاد کر لو - آج نبی سے تعلق مضبوط رکھیں گے - نبی
سے محبت رہے گی تو جنت آپ کی ہے - نبی سے تعلق ٹوٹ گیا تو عمل کام نہیں آئیں
گے - قیامت کے دن میرے نبی کی برکت سے بیڑا پار ہو گا - سارے نبیوں کے کلمہ جاتے
گے بات نہ بنے گی -

خلیل و نجی مسیح و صفی - سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری — کہاں سے کہاں تمہارے لیے -
زمین و زمان تمہارے لیے — مکین و مکان تمہارے لیے -
چنین و چنان تمہارے لیے — بنے دو جہاں تمہارے لیے -
دہن میں زبان تمہارے لیے — بدن میں ہے جان تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے — اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے -
سب سے اعلیٰ و الا ہمارا نبی

Abbas

پیر
۲۱ — ۸ — ۲۰۱۷
۲۹ — ۱۱ — ۱۴۳۸
۸ — ۱۴ — ۱۹ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Suhrawardi
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob: [illegible]

(B) اللہ کی تسبیح بیان کرنا — ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے — اللہ پاک
ہے۔ ہمارا کہنے سے اللہ پاک نہیں ہوتا — میں تجھے پاک کر دوں۔ ہم پاک ہو جاتے
ہیں۔ عالم کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے — بایزید کو دیکھا ہے۔ تو آنکھوں کی برکت
سے۔ دعا مانگی تو بارش کا نزول۔ جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ تو ان کی نشانیاں
اس نبی کی شان جس نے رب کو دیکھا ہے۔ ذاتی اور عطائی کمال۔ اللہ کا ہر کمال ذاتی
ہے۔ نبی ولی کو جو عطائی کمال ہے۔ انہ ھو السمیع البصیر — اللہ کی شان —
بندے کو جو شان ہے۔ وجعلناہ سمیعا بصیرا — اللہ کے کمال کی کوئی حد
نہیں ہے — لیکن جو اللہ نے عطا فرمایا ہے اس کی حد ہے۔ کوئی ابتدا و انتہا نہیں
اللہ کے کمال کی — جب الگ الگ ہے تو شرک نہیں ہو سکتا — اللہ مالک ہے
ذاتی طور پر۔ ہمیں مالک بنایا ہے — اللہ خود دیکھتا ہے۔ اللہ نے ہم کو طاقت
دی ہے — سب کی حالت دیکھنے کی ایک جیسی نہیں ہے —
جب انسان کے بنائے ہوئے لینز میں لگن کوالٹی ہے۔ جس کو اللہ طاقت دے دیا
ہم کیا انکار کر سکتے ہیں۔ میرا بندہ نفل عبادت کرتا رہے۔ آنکھ —
کان۔ بندہ خدا نہیں بنتا — اللہ اس کے اندر نہیں سرایت کرتا —
آنکھ بندے کی قوت خدا کی۔ عمر بندہ بغداد میں بیٹھ کے لوگوں کو جمع میں ہزاروں دلے
لوگوں کو دیکھتا ہے۔ اگر کوئی یا رسول اللہ پکارتا ہے — نبی اللہ کی طاقت
سنتا ہے — ذکریا کا نذر لوگوں نے کیا ہے۔ عمارہ بن کاسم سے روایت ہے۔
(نوٹ) یہاں سے ختم نبوت شروع کیا۔

۲۸۶ 3-4-2009 ۸ (خطبہ شریف)

ما کان محمد ابا احد — پہلی بات جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مومن
ہے۔ ایمان والا ہے مسلمان ہے۔ وہ یہ جان لے کہ مومن اور مسلمان ہونے کے لئے۔ دین کی
تمام ضروری باتوں کو ماننا لازمی ہے۔ کسی ایک ضروری بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ انکار کرنے
والا کافر ہو جائے گا۔ دوسری بات عقیدہ۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جو نظریہ دل

M T W T F S S
Memo No ____
Date / /

دل میں پختہ کر لیا۔ جو عقیدہ ہے جو کسی مولوی کا۔ کسی مفتی کا کسی علامہ کسی مجتہد۔ کسی امام
کا ہوتے سے نہیں بنتا۔ عقیدہ بنتا ہے قرآن اور حدیث سے۔ جو شخص قرآن کا انکار
کرے۔ وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اسی طرح وہ شخص جو نبی کے سچے فرمان کا انکار کرے
وہ بھی ایمان والا رہتا نہیں۔ یہ بنیادی بات یاد رکھیں۔

ہمیں قرآن ملا۔ تو نبی پاک سے ملا۔ حضور اکرم ﷺ اگر میرے اور آپ کے نزدیک کوئی
درجہ نہ رکھیں تو پھر ہم لوگ لاکھ کلمہ پڑھ لیں۔ لاکھ نمازیں پڑھ لیں ہمارا ایمان کا کوئی حیثیت
نہیں ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے۔ اور اللہ کی مخلوق میں نبی پاک ﷺ کا درجہ سب
سے بلند اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی۔ اگر کوئی شخص دین کی کسی مسئلہ بات کا
انکار کرے۔ انکار اور دلیل پیش کرے۔ کہ میں اس لئے انکار کر رہا ہوں۔ تو گناہ کا ہونا
یا دلیل موضوع کرنا۔ یہ ڈبل گناہ ہے۔ ایک آدمی سے گناہ ہو گیا وہ غلطی پر ہے
اپنی غلطی کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ یہ گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد ____ محمد ﷺ تم
میں سے کسی کے بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور آخری نبی ﷺ
ہیں ان پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ وہ نبیوں کے خاتم ہیں ختم کرنے
والے ہیں۔ یہ معنی میرا نہیں ہے۔ یہ بارہویں صدی یا چودہویں صدی کے امام
نے نہیں کیے۔ یہ معنی خود نبی پاک ﷺ نے کیے ہیں۔ اور جو معنی نبی پاک فرما دیں۔ اس
کے بعد کسی اور کی جرأت نہیں کہ وہ اس میں اپنی عقل یا علم کو دخل دے۔ وہ علامہ
کہلائے یا علامہ کہلائے۔ اگر نبی پاک ﷺ کی بات نہیں مانتا تو ہم اس کی بات مانتے
سمجھتا رہتے نہیں ہیں۔

اس آیت کا شان نزول کیا ہے۔ کون سا واقعہ ہوا جس وقت یہ آیت اتری۔ وہ
واقعہ خاص ہوتا ہے حکم عام ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے سب سے پہلی نکاح فرمایا حضرت
سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ سے جب یہ نبی پاک ﷺ کی ظاہری طور پر دنیا کے لحاظ سے عمر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

عمر ۲۵ برس - اور ام المومنین اس وقت ۱۵ برس زیادہ تھیں - گنتی میں چالیس
برس عمر تھی - ان کے پاس ایک لڑکا بطور غلام - جس کا نام تھا زید بن حارثہ - انہوں
نے نبی پاک ﷺ کو جب تحفہ دیتے ہیں - دے دیا - ھبہ کر دیا - حضور نے اس کو آزاد کر کے
منہ بولا بیٹا بنا لیا - لوگوں نے اس کو زید بن محمد ﷺ کہنا شروع کر دیا - جس پر قرآن
کی آیت اتری - اس کے باپ کا جو نام ہے وہی پکارا جائے - اس پر کسی اور
کا نام نہ پکارا جائے - اس کو پھر زید بن حارثہ کہا جاتا رہا -

مسئلہ اگر کسی منہ بولے بیٹے کا نکاح کرانا ہو تو اس کے حقیقی باپ کا نام
لینا ہو گا - ورنہ نکاح نہ ہو گا - حضرت نبی پاک کی پھوپھی زاد بہن سیدہ زینبؓ -
اس کے باپ نے اس کا نکاح حضرت زید سے کر دیا - حضرت زینب کی حضرت
زید کی ناں بنی - حضرت زید نے طلاق دے دی - نبی پاک ﷺ کا نکاح حضرت زینب
سے اللہ نے کر دیا - باقی تمام بیویوں سے نکاح زمین پر ہوئے - حضرت زینب
وہ خاتون ہیں - جن کا نکاح آسمان پر ہوا - مدینے والوں نے مکے والوں نے اعتراض
کیا - کہ دیکھو نبی نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا - تو بتایا گیا کہ نبی پاک تو کسی بالغ
مرد کے باپ ہی نہیں ہیں - ان کی بہو کدھر سے ہو گئی - اللہ جواب
دے رہا ہے - ذرا غور کا مقام ہے - اعتراض کافر کر رہے ہیں - جواب رب دے رہا
ہے - مگر میرے حبیب کی ہستی ہے اعتراض کسی نے بھی کیا جواب رب نے
دیا - ایسے ہی نہیں کہ نبی پاک وہ سمجھ سکتا ہیں - کہ اللہ کو یہ ہرگز گوارا
نہیں کہ کوئی نبی پاک پر اعتراض کرے -

اس وقت اعتراض کرتے تھے کافر مشرک تو آج کون اعتراض کر رہے ہیں
اعتراض کرنے والے کس کے طریقے پر ہیں - جواب دینے والے کس کے طریقے پر ہیں -
اعتراض کرنے والے کافروں مشرکوں کے طریقے پر ہیں - اور جواب دینے والے رب کی سنت
پر عمل کر رہے ہیں - ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں - تو نے ہم کو اپنے حبیب کی تعریف کرنے
والوں میں پیدا کیا ہے - ہمیں توفیق دی ہے کہ ہم شرف حبیب کی تعریف کرتے ہیں -

328

Memo No ______

M T W T F S S　　　　Date　/　/

دوسرا اپنے معذور کو روشنی کرا رہا ہے ابوجہل ابولہب کا ظلم کفر ملاحظہ ہو۔ یہ ان کا نصیب ہے۔ نبی کا میلاد پڑھنا ہمارا نصیب ہے۔ نبی پاک صلی کی سات اولادیں ہیں
تین بیٹے اور چار بیٹیاں۔ حضرت قاسم حضرت عبداللہ جن کا لقب طیب و طاہر
تیسرے بیٹے حضرت ابراہیم۔ چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ اللہ کی یہی مشیت تھی
کیوں۔ علماء یہاں یہی فرماتے ہیں۔ اگر نبی پاک کے بیٹے دنیا میں زندہ رہتے اور وہ نبی نہ ہوتے
آج یہودی اور عیسائی اعتراض کرتے ہمارے پیغمبروں کی اولاد بھی نبی ہوتی ہے۔ محمد
نبی کی اولاد نبی نہیں ہوئی۔ تو ختم کس طرح ہوئی۔ سب سے اولیٰ اعلیٰ ہیں۔
تو یہ جواب ان لکھتے ہیں۔ اصل معاملہ اللہ جانتا ہے کیا تھا۔ تاہم بیٹوں بیٹے بچپن
کی چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ چاروں بیٹیاں جوان ہوئیں۔ ان کی شادیاں ہوئیں۔
لیکن نبی پاک کے سامنے تین بیٹیاں وفات پا گئیں۔ چوتھی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ نبی پاک
کے چھ ماہ بعد دنیا سے انہوں نے پردہ فرمایا۔ تو مرد بچے کو نہیں کہتے بلکہ
جب بالغ ہو جائیں۔ تو یہاں سے علماء نے یہ معنی۔ رجل کا لفظ بچے پر نہیں
بولا جاتا۔ مرد پر بولا جاتا ہے۔ تو پتہ چلا کہ نبی پاک کسی بالغ مرد کے باپ نہیں
ہیں۔ کتابیں جیسی ہوئی بازار میں ملتی ہیں۔ لکھنے والوں نے لکھا۔ کہ نبی اللہ کی مخلوق۔
عام بندے بھی اللہ کی مخلوق۔ تو نبی بڑا بھائی ہو گیا۔ باقی چھوٹے بھائی ہو گئے۔ انہوں
نے کہا۔ کہ ہم اگر نبی کو بھائی کر دیں تو کوئی غلط بات نہیں ہوگی۔
ہے آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنی ماں کے شوہر کو اپنا بھائی کہتا ہو
قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ النبی اولیٰ۔ نبی مومنوں کی جان کے مالک
اور نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ ان کے شوہر نبی پاک تو ہم سب کے باپ
ہو گئے یا نہیں۔ آپ کہیں گے کہ مولانا ابھی آپ نے بتایا کہ نبی پاک کسی مرد کے
باپ نہیں۔ اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک ہم سب کے باپ ہیں۔ تو سن لیں
جسمانی طور پر نہیں۔ روحانی طور پر وہ ہمارے باپ ہیں۔ ان کی بیویاں ہماری روحانی
مائیں ہیں۔ لوگ کیسے بہن کر گئی ہے۔ انما المومنون اخوۃ

آدم کی اولاد۔ نبی پاک بھی اولاد۔ ہم بھی۔ اولادِ آدم ہیں جب کے مطابق ہم نے نبی پاک کو
بھائی کہہ دیا تو قرآن کے خلاف نہیں کہا۔ ہم نے صحیح کہا۔ یہ ان کی کتاب میں لکھا
ہوا ہے (براہین قاطعہ) (خلیل احمد انبیٹھوی) یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے
شیطان کا علم نبی پاک ﷺ سے زیادہ لکھا ہے۔ (معاذ اللہ) جو ایسا کہتا
وہ مسلمان رہا ——— ایک دلیل ان پر بھی ہے۔ فرعونوں کسی کی
اولاد۔ آدم کی ——— اور یہ بھی آدم کی ——— اور فرعون ——— نمرود۔ قارون
بھی یزید ——— کا نودھی یہ ہندو بھی ہے۔ تم سب فرعون کے بھائی ——— دلیل نمبر ۲
یعنی ——— نبی کو بھائی کہنے والو۔ قرآن نہیں پڑھتے۔ لا تجعلوا دعاء الرسول۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ میرے نبی کو اس طرح نہ پکارنا
رب نے منع کر دیا۔ کیا مطلب اگر تم اس کو نام لے کر پکارو گے۔ میرے نبی کا نام لے کر
نہ پکارنا۔ جب بھی پکارنا یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا ——— یا نبی اللہ کہہ کے پکارنا۔
پورا قرآن الحمد سے والناس تک پڑھ کے دیکھ لو۔ نہیں اللہ نے یا محمد
کہہ کے پکارا ہو۔ وہ رب ہو کر اپنے حبیب کو نام لے کر نہیں پکارتا۔ جب بھی پکارا
یا ایہا النبی۔ یا ایہا الرسول ——— وغیرہ۔ یہ مجھے اور آپ کو پیغام دیا گیا ہے۔ جو رب
رب ہو کر اپنے حبیب کو اتنی عزت سے پکار رہا ہو۔ اے مومنوں تم کیسے نام
سے پکارنا ——— اور آج فلاں انکو کہتے ہیں۔ وہ ہمارے بڑے بھائی ———
ذرا ان جھوٹے بھائیوں کی شکل تو دیکھو ——— اور سگے جو بھائی تھے انہوں نے بھی بھائی
کہہ کے نہیں پکارا ——— حضرت علی چچا زاد بھائی تھے۔ ابن عباس ———
مجھے ایک حدیث دکھا دو کہ حضرت علی نے یا ابن عباس نے بھائی کہہ کے پکارا ہو
نبی پاک شفقت فرماتے ہوئے بھائی کہہ دیتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھائی کہہ کے نہیں پکارا۔
ملفوظات اعلیٰ حضرت بابا فرید کے۔ روایت اس میں موجود ہے۔ حضرت ابن
عباس ؓ فرماتے ہیں۔ ایک رات سرکار کے ساتھ گزاری
میں بھائی اکو گھر دور ہوں۔ میں آپ کے ساتھ کہ گھوڑا بجاؤں آپ رسول اللہ نے کہا ہمیں ———

Memo No
M T W T F S S Date / /

ہو سکتا کہ نہیں یہ مگر کسی حرف میں برابری نہیں کر رہا۔ جو صحابہ کی نہیں وہ برابری کی کر رہا ہے۔
وہ بے ادب ہے یا نہیں۔ جو بے ادب ہے وہ ایمان والا نہیں۔
قرآن نے فرمایا کہ نبی سے بات کرتے ہوئے آگے نہ بڑھنا ورنہ عمل برباد ہو جائیں گے۔ آواز بھی اونچی نہ کرو تو ادب نہیں ہوگا۔ عمل برباد ہو جائیں گے۔ جس نبی کی بارگاہ میں آواز اونچی کرنا عملوں کو برباد کر دیتا ہے۔ جو سمجھے صحابہ ہمارے جیسے تھے یا نبی ہمارے جیسا ہے۔ ان کا ایمان رہا۔ جو نبی کی عزت نہیں کرتا ہم اس کی عزت نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی مسجد میں اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔

اسم اعظم کی تعظیم کرو۔ ان کی عظمت کو قرآن میں دیکھ لو۔
بے لقب ان کا مبارک نام ان کے معبود نے بھی پکارا نہیں۔
ہم جب بھی پکاریں ادب سے پکاریں۔ حضور ﷺ کی مثل دنیا نے پایا نہیں۔
اور نبیوں میں سب سے آخر آخری نبی ہیں۔

ہر ایک نبی جو اللہ کی طرف سے دنیا میں آیا۔ ہم اس کو مانتے ہیں۔ امنت باللہ ہم سب کو مانتے ہیں۔ کم و بیش۔ کم کے معنی تھوڑے بیش کا معنی زیادہ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہم سب کو مانتے ہیں۔ کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے۔ یہودی حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے۔ عیسائی حضرت رسول کو نہیں مانتے۔ یہ ان کا معاملہ۔ لیکن مسلمان سب کو مانتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ سوال یہ ہے۔ سب رسولوں کو مانتے ہو۔ لیکن کلمہ ایک کا پڑھتے ہو۔ اس کا کیا جواب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ کا کلمہ پڑھا دے وہ حضرت موسیٰ کو بھی مانتا۔ جو نبی پاک کا کلمہ پڑھ لے وہ سب کو مانتا ہے کہ ہر نبی کا کلمہ الگ تھا۔ ان کی قوم ان کا کلمہ پڑھتی رہی۔ حضرت آدم آئے اس کا کلمہ لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ۔ وہ چلے گئے ان کی نبوت کا دائرہ ختم۔ نوح علیہ السلام آئے۔ میرے نبی پاک آئے دنیا سے پردہ فرما لیا۔ نبی کی نبوت کا زمانہ ختم نہیں ہوا۔ نبی کا کلمہ ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ نبی زندہ ہے ان کی نبوت جاری ہماری آنکھوں سے پردے میں ہے۔ کلمہ اب بھی انہی کا ہے زمانہ اب بھی۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date /

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں میں نبیوں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اے نبیو۔ تمہارا کلمہ کون
نے تمہارا کلمہ پڑھا۔ اے نبیوں تم کس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ اعلیٰ حضرت نبیوں سے سوال۔

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو

کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی۔

نبوت جس کو ملی ہے وحی اس کو ضرور آئے گی۔ اور یہ بات ظاہر ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ بغیر وحی کے اللہ کا نبی نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں انبیاء کا ذکر ہے ۲۵ نبیوں کا ذکر ہے کیوں کیا۔ یہ اللہ کی حکمت ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ جن کی طرف وحی بھیجی اللہ نے ان کا ذکر قرآن میں بیان فرمایا۔ وہ تمام کے تمام میرے نبی پاک ﷺ سے پہلے ہوئے ظاہری طور پر۔ میرے نبی پاک سب کے آخر میں آئے۔ خلقت کے لحاظ سے سب سے پہلے بشریت کے لحاظ سے سب سے آخر۔ اسی لحاظ سے حضور اول بھی ہیں۔ آخر بھی ہیں۔ اول ہیں خلقت کے لحاظ سے کہ ابھی جب کچھ بھی نہ تھا۔ اللہ نے اپنے نور سے بنایا۔ بشریت کے لحاظ سے سب نبیوں کے بعد۔ حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوا۔ ہو سکتا نہیں۔ ہوگا نہیں۔ قرآن میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیتیں۔ والذین یؤمنون ۔۔۔ من قبلک۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں مانتے ہیں اے محبوب جو کچھ تیری طرف نازل ہوا اس کو مانتے ہیں اور جو کچھ تجھ سے پہلے۔ بعد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پتہ چلا وحی کا سلسلہ نبی پاک ﷺ پر ختم ہو گیا۔

حضرت حسان نعت پڑھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اللھم ایدہ بروح القدس۔ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر۔ پتہ چلا جو نبی کی تعریف کرتا ہے جبرائیل اس کی مدد کرتا ہے۔ ایمان والوں کی نشانی ہے جو کچھ نبی پر اترا اس کو مانتے ہیں جو کچھ نبی سے پہلے اترا اس کو بھی مانتے ہیں۔ قرآن نے بتا دیا نبی پر وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

نبی کے بعد وحی کا سلسلہ باقی نہیں رہا ہے۔ قرآن کی بہت سی آیات موجود ہیں جہاں قبل یا قبلیت کا ذکر ہے۔ سب کا مطلب یہی ہو گا۔ محبوب تجھ سے پہلے اتارا ہم اس کو بھی مانتے ہیں۔ پہلے کا ذکر ہے بعد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ نبی پاک کے بعد کا کوئی تصور نہیں ہے۔ پہلے نبیوں کے پاس آتے جبرائیل امین۔ چودھویں صدی میں سیالکوٹ میں انگریز کے دفتر میں ایک کلرک اچانک انگریز کے ہاتھوں تنگ گیا۔ اس کو الہام ہونے لگ گئے۔ اس کو دورے پڑنے لگ گئے۔ پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ قادیان کا رہنے والا تھا۔ مرزا قوم کا تھا تو مرزائی۔ قادیانی یا اس کے نام کی وجہ پاکستان یا ہندوستان میں احمدی۔ عرب والوں میں احمدی اور بھی ہوتے ہیں۔ اسی کی نسبت سے اس کو ماننے والے مرزائی قادیانی۔ احمدی اور ایک گروہ لاہوری۔ اور ایک گروہ دیندار انجمن۔ یہ پانچ نام ہیں جو اس کے ماننے والے — مرزائی لوگوں کے عقائد [illegible] —

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ نے آسمانوں پر اٹھایا تو نہا کر نکلے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب واپس آئیں گے تو اسی حالت میں ہوں گے۔

مسلمان تو موت کو زندگی سمجھتا ہے۔ ساری دنیا ڈرتی ہے مگر یہ موت سے کھیلتا ہے۔ انگریز نے 2 کاموں سے ڈرا۔ جہاد سے، عشق رسول سے۔ پیر سنی اور علماء سنی نے بھگا دیا۔ [illegible] علماء کے پاس گئے۔ انہوں نے سودا بازی کی —

دیوبندی علماء کے عقائد آخری نبوت کے بارے میں۔ تحذیر الناس — عقائد لکھ کر موجود دیا۔ مثال ہے کہ بیوی کو تین طلاق دے دو تو کوئی فرق نہ پڑے گا۔ بازار میں سو جوتے مار دو تو کوئی فرق — ان کے فتوے کے مطابق کہ حضور کے آخری [illegible] اس کو کوئی فرق —

— امام اعظم کے دور میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو لوگوں نے کہا۔ کہ اس سے دلیل مانگیے۔ فرمایا جس نے دلیل مانگی اس نے سمجھ لیا کہ ممکن ہے۔ اور نبی کے بعد کوئی نبی آ نہیں سکتا۔ ناممکن کی دلیل مانگنا بھی کفر ہے — وہ بھی کافر ہو جائے گا دلیل مانگنے والا بھی مسلمان

KHURRAM PAPER PRODUCTS

نہیں ہو سکتا ۔ میں نے بہت صاف اعلان فرما دیا ہے ۔ میں آخری نبی ہوں ۔ دعویٰ کرنے
کی دیر ہے سارے جھوٹے ہوں گے ۔ انہوں نے کہا کہ نبی کے بعد اگر کوئی نبی آ جاتے تو خاتمیت
میں کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ مرزا کو خبر ہو گئی ۔ نبوت کا دعویٰ اس نے کر دیا ۔
اب نعرہ لگاتے ہیں ۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد ۔ شان کو زندہ مانتے ہیں ۔ اور
موصوف کو زندہ نہیں مانتے ۔
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے ۔ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے ۔
ہمارا اس سے تعلق نہیں تعلق ہے تو سبز گنبد سے ہے ۔ یا نبی کے پیاروں سے
ہے ۔ عورت کو بلایا اپنے سٹیج پر ۔ ہمارا میلاد ہر علماء صد فدا ۔
ہمارے پیر مہر علی شاہ نے 95 لاکھ مسلمان بنا دیئے ۔
(گولڑہ) گولڑہ سے پیر صاحب آئے بریلی سے امام احمد رضا ۔ پنجاب سے جماعت
علی ۔ پیر صاحب نے فرمایا ۔ جس کا قلم خود بکے وہ سچا ہو گا ۔ پیر جماعت نے
اعلان فرمایا کہ مرزا نہیں آئے گا تو اس کی موت ہو گی ۔
ختم نبوت حضور کی بہت بڑی شان ہے ۔ اللہ کا حبیب ہے پیارا ہے ۔ آپ کے بعد
کوئی نہیں ہو سکتا ۔ تمام انبیاء نے اللہ کا چہرہ دیکھا ہے ۔ مگر دیکھا نہیں
نبی پاک ﷺ نے اعلان فرمایا ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ چاند عید کی تحقیق
سے رسا آتے مگر دیکھا نہ تھا ۔ صرف کہہ رہے تھے ۔ ایک آیا ہے اس نے دیکھا ہے
چاند کو اس کی بات سے فیصلہ ہو گیا ۔ اسی طرح نبی پاک نے ہر اللہ کا دعویٰ
ولکن رسول اللہ و خاتم ۔ آسمان سے فیصلہ آ گیا ہے ۔ کہ اب آخری
گمراہ آ گیا ہے ۔ اب کسی کی ضرورت نہیں ہے ۔
غیر مومن کو مژدہ دینے بہ یہ کہ غیر دین پہ کسی کا اعتبار نہیں ۔
پوری دنیا کے علماء دیوبند دعویٰ ہے کہ ولی اللہ دیکھا نہیں ۔ ولی اللہ ہر نا ہو اللہ
کا انداز ہے ۔ دشمنوں کو نہیں ملتا ۔ (2) جب اللہ کی کاٹی ہے تو کسی کو کو ہے
نہیں کیا جاتے ہو ۔ ڈاکٹر حکیم لوگوں کے پاس ۔ اللہ نے فرمایا ہے ایک مریض

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

کہ اس کو گمراہ کیا جاتا ہے — دیوبندی یہ کہہ کر دین کے جھوٹے غلط عقائد بیان کرتے ہیں
ہمارا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے ہاں مگر افسوس ہے — ۱۸ سال کے
بعد اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے — میری کتاب سفید و سیاہ پڑھیں۔ دیوبندیوں نے خود
کہا کہ اعلیٰ حضرت اگر کفر کا فتویٰ نہ دیتے تو خود کافر ہو جاتے —
ٹی وی پر لشکر دیکھا — اس لئے کہ پیغام ملتا ہے — اس پیغام سے لوگوں کو
دین سیکھنا ملے گا —

M abbas

گجرات

۲۴ — ۸ — ۲۰۱۷

۱ — ۱۲ — ۱۴۳۸

۴ — ۳۸ — ۴۲ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Soharverdi
24 AUG 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7e393ef

335 مولانا کوکب نورانی

۳۵۵ مومنوں کی پہچان

M T W T F S S

PM Memo No 11-39-

Date ۴/۳/۰۹

۸۷ے ؛ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا ۔ ہم سب مسلمان ہیں ۔ اور مسلمان
کا معنیٰ کیا ہے ۔ اسلام ہمارا دین ہے ۔ بچہ گھر میں پیدا ہوتا ہے ماں کہتی ہے میں اس کو
ڈاکٹر بناؤں گی ۔ پھوپھی اپنا حق جتاتی ہے کہ نہیں میں انجینئر بناؤں گی ۔ ہر ایک اپنا اپنا ۔
اگر چہ کچھ معززین یوں کہتے ہیں اس کو مسجد بھیج دیں گے ۔ آج امریکہ فرانس جاپان
ہمیں آنکھیں کیوں دکھا رہے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو کوئی کپڑا پہننا نہیں آتے تھے ۔ یہ وہ
لوگ ہیں جن کو بات کرنا نہیں آتی تھی ۔ تاریخ امریکہ یورپ اٹھا کے دیکھو ۔ ان کو زندگی
سکھائی ہے تو مسلمانوں نے سکھائی ہے ۔ وہ ہماری کتابیں اٹھا کے لے گئے ۔ ہم نے
انگریزی پڑھنا شروع کی ۔ انہوں نے ہماری پڑھنا شروع کی ۔ ہماری کتابیں پڑھ کے
اپنی زبان میں دیکھ رہے ہیں تھوڑی سی سلوٹ کر رہے ہیں ۔ ان کو ہم سے کوئی ڈر نہیں ہے ۔
وہ اس مسلمان سے ڈرتے ہیں جو نبی کا سچا غلام ہے ۔

ایک یہودی نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو اس وقت پہچانیں گے ۔ جب فجر کی نماز
میں مسجدیں بھرنے لگ جائیں گی ۔ (۱۸-۱۲) ہم اس وقت سمجھیں گے کہ مسلمان جاگ
گیا ہے ۔ انہوں نے ٹی وی کا ڈش بنا کے دیا ۔ جو بچہ سوئے گا صبح کہاں اٹھے گا ۔
ہم ایسے پروگرام دکھائیں گے اسلام کی روح نکال لیں گے ۔ اور کہتے ہیں دہلی کے لال قلعے پر
اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے ۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کشمیر فتح کریں گے ۔ اور انڈیا کی فلمیں ساتھ دیکھنا
نہ چھوڑ سکیں گے کہ ہمیں مسلمان ہونے کے معنیٰ معلوم نہیں ۔ گردن جھکا دینا ۔
مسلمان کا معنیٰ ہے گردن جھکانے والا ۔ کسی کے سامنے ۔ نا کہ ہر کسی کے سامنے ۔ اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے ۔ ان کے حکم کے سامنے گردن جھکا دیں گے ۔ دل وجان
سے قبول کریں ۔ یہ کیوں ہے ۔ اسلام میں نمازیں کیوں ہیں ۔ رکعتیں کیوں ہیں ہر ادا کیوں ہے
اس سے اللہ کو کیا ملے گا ۔ جو ایسی باتیں کرتے ہیں ان کو مسلمان ہونے کا معنیٰ معلوم
نہیں ہے ۔ کوئی اگر کہے کہ اتنی رکعتیں سے اتنا ثواب ۔ یہ فائدہ ۔ نماز پڑھنے سے یہ فائدہ
ہوتا ہے کہنا جائز ہے ۔ کوئی شبہ نہیں ہے ۔ مگر مسلمان کہے مجھے پتہ نہیں ہے کہ ثواب کتنا ہے ملے
گا یا نہیں ۔ میرے رب کا حکم ہے میں تو کر رہا ہوں ۔ مولانا روم نے اس کو بڑے پیار سے سمجھایا

Memo No

M T W T F S S Date / /

مجنوں کا نام سنا ہے۔ یہ کوئی فرضی کہانی نہیں ہے۔ اس کا نام تھا قیس۔ عامری قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار ہوتا ہے۔ ان کی رشتہ داری نکلتی ہے۔ لیلیٰ کے پیچھے دیوانہ ہو گیا تھا۔ عربی میں دیوانے کو مجنوں کہتے ہیں۔ یہ مجنوں نے انگلیوں کو قلم بنایا ہوا تھا۔ ہوا میں لکھ رہا تھا لیلیٰ۔ زمین پر لکھ رہا تھا۔ آپ بس سارے ہی اپنی اپنی لیلیٰ کے مجنوں ہو۔ مجھے پتہ ہے۔ کوئی پوچھے آج دن کیا ہے کہتا ہے لیلیٰ۔ دیوانہ تھا نا۔ دیوانے کو کچھ اور یاد نہیں رہتا۔ کیا تم کیا ہوا ہے لیلیٰ۔ یہ راستہ کون سا ہے۔ لیلیٰ۔ جگہ کون سی ہے لیلیٰ۔ کوئی اور لفظ یاد نہیں ہے۔ جس کو مجازی عشق ہو جائے۔ جب دنیا میں محبوب کو اتنا یاد کرے۔ تم تو عشق حقیقی والے ہو۔ تمہاری زبان سے کسی اور کا نام کیوں نکلتا ہے۔ پوچھنے والے نے پوچھا مجنوں بیان کیا کر رہے ہو۔ کہنے لگا لیلیٰ کو خط لکھ رہا ہوں۔ کون سے لیٹر بکس میں ڈالو گے۔ کیسے جائے گا۔ اس نے کہا مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ اس کو پہنچے یا نہ پہنچے۔ میں تو اپنے دل کو تسلی دے رہا ہوں۔ وہ ذکر کرے یا نہ کرے مجھے تو خوشی ہو رہی ہے۔ اے مومن تو کیسا مومن ہے۔ اتنی بات سن کر تو سمجھا کیوں نہیں۔ تو نے نماز پڑھنی ہے روزہ رکھنا ہے۔ اگر صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینی ہے۔ صاحب استطاعت ہے حج کرنا ہے۔ یہ چیزیں لازم ہیں۔ اللہ قبول کرے نہ کرے۔ تم نے کرتے رہنا ہے۔ ہم مسلمان کہتے ہیں اس کو جس نے گردن جھکا لی ہے۔

ایک بزرگ نے احرام باندھ کر کہا لبیک میں حاضر ہوں۔ آواز آئی لا لبیک ولا سعدیک تیرے جیسے کوئی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے پھر کہا لبیک۔ پھر آواز آئی لا لبیک۔ پاس کوئی سر پر بیٹھے تھے۔ حضرت جی آپ لبیک کہتے ہو۔ جواب میں لا لبیک آتا ہے۔ آپ پھر لبیک کہتے ہو۔ جب بار بار لا لبیک ہو رہی ہے پھر لبیک ہو کیا رہا ہے۔ پیر صاحب نے کہا فقیر کس کا نام تھا۔ نہ مانے نہ مانے ذکر نہ کرے۔ آپ کس کے در سے ہو جاؤں اور کون ہے جس کو پکاروں۔ میرا کام ہے اس کا نام لینا۔ وہ سنے نہ سنے۔ آواز آئی تیری حاضری بھی قبول ہے۔ تیری نیکی بھی قبول ہے۔ بزرگوار نے کہا۔ مجھے یہ لا لبیک سنا ہے۔ مجھے یہ لا لبیک سنتے ہو گئے۔ 70 برس ہو گئے۔ مجھے پھر بھی یہیں کہنا ہے کہ میں کہاں جاؤں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

چلیں کوئی اور دوسرا راستہ - ہم تم ذرا سوچیں - ذرا پاس نہیں ہوئے امتحان میں - دیکھو جی
میں نے نماز میں بھی پڑھی تھی - دعا بھی بڑی کی تھی - جی میں پاس ہی نہیں ہوا - میں نہیں پڑھتا
اب نماز سے جا کے میں نے منت بھی مانی تھی - بڑا کچھ کیا تھا - دعا کی تھی میرا کام
ہی نہیں ہوا - کیا ہے جی لیں آپ وہ بات ہی کرتا ہیں - میں نہیں کرتا - شکوہ
کرنے والے بندے کی حیثیت کیا ہے -

ایک عالم اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو گئے - کوئی گناہ نہیں کیا تھا - اعمال نامہ نیکیاں ہی
نیکیاں - اس کو میرے فضل سے جنت میں لے جاؤ - کہنے لگا یا اللہ میں نے تو کوئی گناہ ہی
نہ کیا - فضل کا کیا سوال - عدل کی بات ہے - جب گناہ نہیں کیا تو تو نے جنت دینی ہی ہے -
اللہ نے فرمایا اس کو میرے عدل سے دوزخ میں لے جاؤ - اب وہ حیران یہ کیا معاملہ - فرمایا بول -
سر سے پاؤں تک کس چیز کا حق ادا کیا ہے - تو انگلی کے ایک جوڑ کا حق ادا نہیں کر سکتا -
یہ میرا فضل نہیں ہے تو اور کیا ہے - اسی لئے کسی کہنے والے نے سچ کہا -

جے عدل کریں تاں تھر تھر کنبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میں جیہے منہ کالے -

اس لئے جب اور آپ کو ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں - مولانا روم نے فرمایا
مولانا کا طریقہ بڑا پیارا ہے - پہلے کہانی لکھتے ہیں - مولانا کا اصل نتیجہ مقصد ہوتا ہے کہانی
سے بات سمجھانا آسان ہو جاتا ہے - یہ مثنوی کی پہلی حکایت - بادشاہ والی حکایت -
کنیز والا واقعہ - مسائل - جب دنیا سے تنگ آ گئے تو رب یاد آ گیا -
پانچ پیر آئیں تو کیفیت یہ ایک لاکھ کا وظیفہ نہیں پڑھ سکتا پڑھ گیا - جسم روتا اور اندھیرا کم ہو رہا -
یقین سے جو دعا مانگو - خواب میں اشارہ - حلیہ ہو گیا - ہے تو کا
اس کنیز کا علاج - ساری نعمتیں اللہ دیتا ہے - اللہ کہنے سے جان میں پیدا ہوں -
اللہ حافظ کہیں - خدا کہنا جائز ہے - جان کون نکالتا ہے - عزرائیل کا نام کیوں -
فرشتوں کی ڈیوٹی ہے - نبی ولی وسیلہ ہیں - یہ خود نہیں دے سکتے - یہ خود دیتے
ہیں تو کتنا مزا آتا ہے - دربار سے دعا - دل کیوں کر درد کرد - بینرز لگاتے

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

اللہ ہی دیتا ہے۔ مگر وسیلے سے دیتا ہے کہ اللہ والے کی عزت کرتا ہیں۔ تو رب ملتا ہے۔
بادشاہ نے سوال کیا —— جنت میں چاہئے نہیں —— نبض دیکھی۔ ڈاکٹر ہے تو ٹیسٹ کراتے —— کاروبار نہ بناؤ۔ خدمت کرو —— عراق پر نبض بری —

— مولانا کا مقصد بیان ہوا —— اپنے آپ کو پہچانو۔

نبی پاک ﷺ نے کعبے کے غلاف کو پکڑ کر فرمایا تو بہت پیارا ہے بس اللہ کے نزدیک تیری عزت بھی بہت ہے۔ مگر قسم ہے اس ذات کی۔ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مرد مومن کی عزت اللہ کے نزدیک کعبے سے زیادہ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو۔

سب زمین کائنات کعبے کی زیارت کرتا ہے۔ کعبہ مدینے کی طرف منہ کرتا ہے —

حطیم کعبہ۔ وہ کعبے کا حصہ ہے۔ اوپر سے طواف پڑتا ہے —— اس کا منہ کدھر ہے مدینے کی طرف۔ پرنالہ — اس کا منہ بھی مدینے کی طرف ہے۔ جیسے گلی کے کونے پر تختی کا نشان لگا ہو — کہ مسجد ادھر ہے۔ وہ مسجد کا پتہ دے رہا ہے۔ اسی طرح رحمت کا پرنالہ ہے۔ جو کعبے پر لگا ہے۔ اس کا منہ بھی مدینے کی طرف ہے۔ وہ اشارہ کر رہا ہے میں رحمت کا پرنالہ ہوں۔ رحمت واللہ وہی ہے ——

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تم حضور کو حد سے بڑھا دیتے ہو —— میں کہتا ہوں کہ ذمہ داری سے کہتا ہوں پوری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ مجھے شان مصطفیٰ کی حد بتا دو۔ اگر اس کے بعد بڑھ جاؤں تو جو مرضی کرنا —— ان کی شان کی کوئی حد نہیں ہے۔
امام بوصیری کہتے ہیں۔ لیس لہ حد

وہ خدا نہیں بندہ ہیں وہ مگر خدا —— جدا نہیں۔

وہ نہیں کیا مگر وہ نہیں کیا نہیں۔ یہ عجب کی بات ہے۔

کہتے ہیں اگر وہ نور تھے تو کھاتے پیتے کیوں تھے۔ نور تو کھاتا پیتا نہیں ہے۔ وہ تو بشر تھے جو کھاتا پیتا ہے۔ انہوں نے کھایا۔ کھاتے تھے تمہارے لیے تاکہ تعلیم ہو جائے۔ پہلے تو دیکھو کہ نہیں کھایا۔ دیکھو اگر وہ نور تھے تو خون کیوں نکلا۔ احد میں کیونکہ نور کا خون نہیں نکلتا۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

میں نے کہا حضرت خون کا نکلنا دیکھا نہ نکلنا نہ دیکھا - چار مہر بڑا سینہ مبارک چاک کیا گیا -
دل باہر نکالا گیا خون کا ایک قطرہ بھی نہ نکلا ---- وہ نور ہی نور ہیں بشر بھی ہیں -
جیسے کیسے سے مومن کی عزت زیادہ ہے - تو جس کا کلمہ پڑھتے ہو - مومن بنتے ہیں -
اس نبی کی عزت کتنی ہوگی --- اے مسلمان پہچان اپنے آپ کو - جس دن
تو نے اپنے آپ کو پہچان لیا - کچھ اور ہو جائے گا ---- پہلے شاہ ذات ہیں -
میں کون ہوں کون تھا میں کون ہوں کدھر کو اڑ لیو
میں کون ہوں کہاں کو آیا - جس دن نال میں نہ ہو تھا - امیو ضرور ہوں گی -
میں کیا تھا - کہاں تھا - کیسے تھا - میں کیا ہو گیا - میں کون ہوں مجھے پہچاننا چاہیے ہو -
جس سے میری محبت لگ گئی ہے میں ویسا ہی ہو گیا ہوں ---- اللہ کے بندے
کہلاتے ہیں - نبی پاک سے اتنی محبت رکھتے ہیں - پھر اپنی پہچان نہ ہو - علامہ اقبال سے پوچھو -
کی محمد سے وفا تو نے -
جو مسلمان ہے وہ اللہ کا نبی کا نام سن کر اعتراض نہیں کرتا - چون و چرا کرتا نہیں -
مسلمان کی عزت زیادہ ہے - امیر کون ہے - جن کو کھانا نصیب نہیں - اصل میں
دیکھا جاتا ہے کہ عشق رسول میں زیادہ امیر کون ہے ---- دنیا دار کی دولت
یہاں ---- یہاں ---- مگر عشق مصطفیٰ کی دولت ساتھ جائے گی -
حشر میں چرچا اس کا ہوگا -
چون و چرا کون لوگ کرتے ہیں - ایک ہے علم کے معنی جاننا - ایک ہے فہم -
سمجھنا ---- ان دونوں میں اگر کمزور ہے اس میں نقص ہوگا اعتراض ہوگا - کسی کا
علم زیادہ ہے لیکن اتنی سمجھ نہیں - کسی کی سمجھ زیادہ مگر اتنا علم نہیں - کسی کمی
ہوگی اعتراض ہوگا - جتنا اعتراض کرتے ہیں سمجھ لینا کسی کا علم پورا نہیں - یا کسی
کی سمجھ پوری نہیں ہے - یہ خلاصہ بتا دیا - پوری دنیا کے مسئلے یہیں حل ہوں گے
ابن تیمیہ - بڑا مشہور عالم گزرا ہے - علما نے لکھا ہے اس کا علم اس کی سمجھ
سے زیادہ تھا - توازن نہیں رہا - بات بگڑ گئی - آج بھی جو لوگ اعتراض کرتے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

ہیں۔ فلاں چیز جائز ہے نہیں — پہلے دیکھنا اس کا علم و فہم پورا ہے یا نہیں۔ اگر
پورا ہے تو اعتراض نہ ہوگا۔ جہاں اعتراض ہے وہاں دونوں میں سے کسی ایک میں کمی
ہوگی۔ مثال۔ میں کہوں کہ ایک پتھر میں بہت کمال ہے۔ جس کو علم نہیں ہوگا
کہہ دے گا پتھر میں کیا کمال ہے۔ کیونکہ علم پورا نہیں۔ آپ کو سیب نظر آتا ہے۔ یہ کمال
ہے۔ کہ کوئی کہتا ہے۔ ایک بندے کو صرف ایک سیب نظر آتا ہے۔ مگر ایک سمجھ آدمی ایک
سیب میں پورا درخت دیکھ لیتا ہے۔ اس سے زیادہ سمجھ پوری قدرت کے کارخانے کو
دیکھ لیتا ہے کہ یہ سیب کتنے مرحلوں سے گزر کے جہاں جہاں سے ہو کے آیا۔ ایک
بیج میں سارا کارخانہ کو دیکھ لیتا ہے۔ جتنا علم جتنا فہم ہوگا اس کے مطابق
بات ہوگی۔ عام لوگ سطحی دیکھتے ہیں کسی کو علم نہیں ہے کسی کو سمجھ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ
نہیں دیکھو۔ اس میں نوازش ہماری کمال سے نہیں آتا یہ قدرت عطا کرتا ہے جس
کا سینہ رب کھول دے پھر وہاں سمندر ہو جاتا ہے۔ وہاں نور ہی نور ہو جاتا ہے۔
جس کو علم جس کو جاننے جس کو سمجھنے کی مدت اور آپ کے سینے سمندر بنے ہوئے
ہیں۔ اندازہ کر خود اس نبی کی شان کتنی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قل میں نے ایک ترجمہ پڑھا ہے وہاں لکھا ہے۔
اے حبیب آپ فرما دیجئے — ایک اور ترجمہ وہاں لکھا ہے تم کہہ دو۔ کیا فرق ہے
یہ تعلق کی بات ہے۔ پنجابی میں بھی ایک مشہور کہاوت ہے جنا گڑ پا کے اتنا ہی مٹھا۔
پہلے گڑ ڈالا ہے۔ جنہوں نے گڑ ڈالا ہے دیکھوں خانقاہیں سجی ہوئی ہیں۔

قل کو سمجھیں۔ اے اللہ تو بے نیاز ہے تجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے
حاجت نہیں ہے۔ تو کمزور نہیں ہے۔ تو بے پرواہ ہے۔ بغیر ضرورت کے ہے۔
تجھے کوئی معذوری نہیں۔ پھر قل کیوں فرما رہا ہے۔ اپنی بات خود کیوں بیان نہیں کرتا
اپنے حبیب سے ہی کہلواتا ہے۔ اس لئے اللہ کو ضرورت نہیں مگر بندے آپ
کو ضرورت ہے۔ روئی کی مثال۔ روئی آگ پکڑتی ہے۔ مگر درمیان میں توا
ہے — پکا تو آگ ہی رہی ہے — توا نہیں پکا رہا — درمیان میں توے کا سلسلہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S   Memo No ______ Date / /

کام کر رہا ہے۔ اگر اس کو نکالنا چاہیں تو آگ نہیں نکال رہی۔ پکا آگ رہا ہے مسئلہ آیا تو روٹی
پک رہی ہے۔ توے کے دو رخ ہیں ایک آگ کی طرف، ایک روٹی کی طرف۔ ایک طرف
سے آگ کی گرمی نکالے رکھا ہے۔ دوسری طرف ضرورت کے مطابق دے رکھا ہے۔ مسئلہ
سمجھ میں آگیا۔ بلا تشبیہ۔ اللہ ہی دیتا ہے۔ مگر وسیلے سے ملتا ہے۔ اللہ نے بہت کمزور رکھا ہے۔
وہ بہت طاقت والا ہے۔

ادھر اللہ ——— واصل ادھر مخلوق میں شامل۔

توا درمیان ——— سے نکلتا ہے روٹی پکتی نہیں۔ توے کو تعلق آگ سے نہ دیا تو نہیں۔
روٹی کا تعلق جوڑ لے گا تو کام بنے گا۔ روٹی رکھو گے تو تیار ہو گی۔ کسی دربار سے
جوڑو گے تو کام بنے گا۔ دامن پکڑو گے تو کام بنے گا۔ یہ بجلی آ رہی ہے پاور ہاؤس سے
ڈائریکٹ نہیں آ سکتی۔ وہاں بہت طاقت والی ہے۔ سمجھدار ادارے نے تاریں نکالیں۔
کھمبے لگائے۔ آپ کے قریب ترین کھمبے سے کنکشن ملتا ہے۔ تعلق جوڑ لو۔ پاور ہاؤس
سے فیض ملتا ہے۔ ملی کھمبے سے آ رہی ہے تو کھمبے سے۔ یہ انتظام انہوں نے
کہاں سے سیکھا ہے۔ بجلی والوں نے۔ اب رب کائنات رحمت کا پاور ہاؤس بنا دیا
مدینے میں۔ وہاں سے تاریں نکلی ہیں۔ کھمبے لگ رہے ہیں۔ کوئی کھمبا بغداد میں لگا۔
اجمیر۔ لاہور۔ پاکپتن میں۔ کوئی کشمیر میں۔ قریب ترین سے تعلق جوڑ لو۔
آ رہا ہے تو ادھر سے۔ اے اللہ تو دکھتا نہیں، اپنے حبیب سے یہ بات کہلوائی۔
لوگو تم میری آواز نہیں سن سکتے۔ میرے بنائے ہوئے سورج کو تم آنکھ ملا کے دیکھ نہیں
سکتے۔ تم مجھے کیسے دیکھو گے۔ میرا فیض لینا ہے تو رحمت کا نور جس نے مجھ سے لینا ہے۔
طریقہ بتا دیتا ہوں۔ میں نے اپنی ذات و صفات کا مظہر بنا کر اپنا حبیب کو بھیج
رہا ہوں۔ اس کو دیکھ لو اس سے تعلق جوڑ لو۔ جو اس کا ہو جائے گا میری رحمت
کو پا لے گا۔ (قل) بتا نہیں کیوں لوگ لڑتے ہیں۔ کیوں نہیں ہوتا۔
پڑھو تو سہی سمجھو۔ سب پڑھے لوگ ہیں اعتراض نہیں۔ موتی کیسے بنتا ہے۔ سیپ کا منہ
بند ہوتا ہے۔ اندر قطرہ گیا۔ موتی بن گیا۔ اگر کھلا رہے تو۔ موسم گزرتا ہے وقت گزر جاتا ہے

Memo No
M T W T F S S
Date / /

جب جا کے وہاں کا نظارہ معلوم بنتا ہے۔ تب جا کے پتا چلتا ہے جیسا سب کو دیکھو لوگ معلوم کیسے بنتے ہیں۔ کوئی بھی درگاہ والے ہیں ان سے پوچھو تو معلوم کیسے بن گئے ہیں۔ جو حروف الٹے لکھا کرتے ہیں ہم ان کے منہ کو دیکھ کر اندازہ کر لیتے ہیں خالی مٹکا ہے۔ خالی مٹکے کا کام آواز لگانا ہے۔

حضرت سید میراں بھیکھ شاہ جی۔ چشتیہ سلسلے کے بڑے مشہور بزرگ۔ نام تھا سید محمد سعید۔ سے

میراں بات اسم کی ہاتھی سنسن میں ناہ۔ جو جانے سو ٹاپ ہے پوچھے سو جانے ناہ۔

جو جانتے ہیں۔ ان سے پوچھو۔ سے

سے ان کی ہیبت نے دل کے بھیچے کھلا دیتے ہیں۔

سے جس راہ چل دیتے ہیں کوچے بسا دیتے ہیں۔

سید میراں بھیکھ ابھی بچپن کا وقت ہے تھوڑے سے بچے تھے۔ گاؤں میں پیر صاحب آگئے۔ مسئلہ کو نہیں جانتے۔ بڑے بڑے جبہ دستار پہنے ہوئے بال بڑھے ہوئے۔ میراں بڑا کو پہچان کر آدھا انچ میل ہوتا ہے۔ نماز روزہ سے دور ہو کر کی شریعت طریقت اور ہماری اندر خواہش باتیں کرتے ہیں کہے سلطان ہیں۔ جو شریعت و سنت کا پابند نہیں وہ ہوا میں اڑتے دکھا دے ہم ولی ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ کرامت کوئی معیار نہیں ہے ولایت کا۔ ولایت کا معیار تھا ہر شام بیشتر قدم رہتا ہے۔ امام عالی مقام نے کربلا میں کرامت نہیں دکھائی کیونکہ جب امتحان ہوتا ہے وہاں کردار دکھایا جاتا ہے۔ کرامتیں نہیں دکھائی جاتی۔ وہ چاہتے تو ٹھوکر مار کے چشمہ نکال سکتے تھے۔ آندھی کو حکم دیتے یزید کا لشکر ہوا اڑا کے رکھ دیتا۔ مگر انہوں نے ثابت قدمی دکھا دی ہے کہ ایک بیٹھ کر چٹان ہل سکتی ہے۔ مگر فرزند رسول شریعت سے نہیں ہٹ سکتا۔ ہم پیر کو مانتے ہیں بس مسئلہ کو نہیں۔ جی رہا جا؟ دکھا دھاگا باندھو۔ تالے باندھو یہ کس عالم نے کہا ہے۔ آپ کو کس پیر نے سکھایا ایسی غلط باتوں کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے

مزاروں پہ چادر چڑھانا ہم جائز سمجھتے ہیں مگر ایک چادر سال میں دو چادریں جو باندھ چڑھائی ہے اس کا کپڑا کر بیچ کر کسی غریب کو دو۔ تو اب اس آسمان نے والے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

بن جاتا ہے کہ جو عمل یا بات لوگوں نے مشہور کی ہے یا ہم اہل سنت کا اس سے کوئی تعلق
نہیں ہے۔ نہ ہمارے کسی عالم نے لکھی ہیں نہ سکتا ہے کہ کوئی اس کو ثابت ہی نہیں
کر سکتا۔ پیر صاحب آتے ہیں گاؤں والے عزت کرتے تھے۔ گھروں سے نکل کر باہر قطار
بنا کر کھڑے ہو گئے۔ پیر صاحب کی زیارت کریں گے۔ کسی بخشش ہو گی کو دیکھ کر پوچھی
بابا جی سے کہہ رہا ہوں۔ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ وہ آنکھیں نہیں سڑیں گی۔
جنہوں نے اللہ کا نور دیکھا ہو گا۔ حضرت صاحب آتے ماں نے سکھایا بیٹا پیر صاحب
جب آئیں گے۔ تو آگے جا کر پیر صاحب کو سلام کرنا۔ اور کہنا پیر جی مجھے مرید بنا
لو۔ ماں نے سبق یاد کرا دیا۔ مصرعہ لگا یا نہیں لگایا تو دیا ہی پہنا ہی۔ حضرت آئے لوگ دو طرفہ
میں کھڑے ہوئے۔ سلام کر رہے ہیں حضرت صاحب گزر گئے جب بچہ نے دیکھا آگے ماں نے بلا
وہ دیکھ رہے جو پیچھے سے آ رہے ہیں نا۔ وہ پیر صاحب ہیں جاؤ۔ بچہ آگے گیا حضرت صاحب
کو دیکھا دل بیٹھ گیا۔ منہ سے جملہ الٹا نکل گیا۔ کہنا کیا تھا۔ پیر جی مجھے مرید بنا
لو۔ منہ سے نکل گیا مرید جی مجھے پیر بنا دو۔ حضرت صاحب نے گود میں اٹھا کر
پیار کیا فرمایا۔ جو اللہ نے تجھے دیا تھا۔ میں نے تجھے دیا۔ نہیں مطلب یہ ہے کہ انکار
کریں گے۔

تفسیر نعیمی۔ اللہ کا فرمان ہے۔ اللہ اپنے حبیب سے کہلوا رہا ہے۔ کیا مطلب نہیں
میری آواز پہنچے گی۔ میرا کلام میرے کا نہیں سے بلکہ سالوں پہنچے گا کہ میرے حبیب
پہنچ رہا ہے ان سے تعلق جوڑ لو۔ اعتراض نہ کرو۔ مان لو۔ اے میرے حبیب
آپ فرما دیجیے۔ یا ایھا الناس ناس پہ الف لام لگا ہوا ہے۔ اے تمام
انسانوں۔ اسکی نوع انسان سب کو پکارا جا رہا ہے۔ اے میرے حبیب
فرما دو کہ اے تمام لوگو۔ اے تمام انسانو۔ قرآن کو آج سے چودہ سو سال پہلے
حضور ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے کس سے ذی تمام انسان تھے۔
اگر صرف حضور ان کے صحابہ کو صرف قرآن ان لوگوں کے لیے ہوگا۔ اور اگر قرآن تمام لوگوں کے لیے
ہے۔ تو سب نہیں تھے۔ مگر میرا نبی سب کو گویا کہہ کے پکار رہا ہے۔ یا ایھا الناس

اے تمام لوگو ۔ کتنے ماؤں کے پیٹ میں گئے۔ کتنے باپ کی پشت میں گئے۔ کتنے عالم ارواح
میں گئے۔ ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ تمام انسانوں کو پکارا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا جو سامنے نہ ہو۔
غائب ہو۔ اس کو یا کہہ کے پکارنا۔ غلط نہیں ہے۔

انی رسول اللہ ۔ جمیعا۔ بے شک میں تم سب کی طرف میں اللہ کا رسول ہوں۔
کیا مطلب اگر یہ کہیں کہ صرف مکہ والے مدینہ والے۔ عرب والے مراد۔ تو پھر نبی پاک
سب کی طرف نبی نہیں ہوں گے۔ اگر قیامت تک کے جاؤ۔ تو ماننا پڑے گا۔ نبی نے سب کو پکارا۔
قرآن سے پتہ چل گیا۔ جو ہمارے سامنے نہ ہو۔ ان کو یا کہہ کے پکارنا۔ غلط نہیں
ہے۔ قرآن سے ثبوت مل گیا۔ اب کوئی کہے ہوگا ہاں۔ ہوگا ہاں۔ ہم
یوں ہوتا ہو تو ہم مانتے۔ ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ ہم حدیث مانتے ہیں۔ حضور ﷺ کو
یا کہہ کے پکارنے پر کچھ لوگ۔ اعتراض کرتے ہیں۔ آپ تو ان کو جانتے ہوں گے
کہتے ہیں یا کہہ کے ان کو پکارا جاتا ہے جو دور ہو۔ اور جو دور سے پکارنا صرف اللہ کو
چاہیے کسی اور کو نہیں۔

اس مسجد میں۔ ایک سوال۔ کہ اللہ کس سے دور ہے۔ جو دور سے سنتا
اس کی شان کدھر ہے۔ پہلے اس کا دور ہونا تو ثابت کرو۔ اللہ کس سے
دور نہیں۔ پھر یا اللہ کہہ کے پکارتے ہیں کیوں۔ کیا اس کو سنائی نہیں دیتا۔ دل میں
بغیر آواز پکارے تو کیا نہیں سنتا۔ انہ علیم بذات الصدور۔ قرآن میں ہے وہ تو دل کی
دھڑکنوں کو جانتا ہے۔ سینے میں جو کچھ ہے اس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ پھر اس کو
یا کہہ کے کیوں پکارتے ہیں۔ کہتے ہیں یا کہہ کے اس کو پکارا جائے جو دور ہو۔ اللہ تو دور
نہیں ہے۔ کہتے ہیں پھر دوسری کیا وجہ ہے یا کہہ کے پکارنے کی۔ کہ دور تو نہیں لیکن
اس کی توجہ چاہتے ہیں۔ اللہ کی توجہ کسی پہ نہیں ہے۔ یا کہہ کے پکارنا رحمت کی
توجہ کھینچتا ہے۔ کہ میرے جانب کی توجہ۔ تم نے بتا دیا کہ میرے جانب کا حامل بن کے کھینچا یا پکارا جاتا
ہے۔ توجہ کو اللہ نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اب یا کہہ کے پکارنے کو کیسے منع کرو گے۔
اب یا کہہ کے پکارنا غلط نہیں ہے۔ جو اس کو غلط کہتا ہے وہ خود غلطی پر ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

میں حضرت آدم سے بتا دوں یا صحابیوں سے یا تابعین سے۔ سب کو چھوڑ کر
دو، میں انہیں سے شروع کر رہا ہوں۔ جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی —
جن کو علمائے دیوبند اپنا پیر و مرشد کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں
سے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے۔ پھر بعض صحیح کا یہ پکارا ہے۔ تو فتویٰ کا ان
پر بھی لگاؤ گے — اگر ادھر نہیں لگاتے تو پتہ چل گیا تمہارا فتویٰ اصول کا نہیں ہے، شرم کا
نہیں ہے — (اپنوں اور اپنوں) سے
چاہیے مفتی بیچ مسائل کے بتانے والے۔
مفتی یہ بھی ہیں مگر مفت کے کھانے والے۔
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے، اے حبیب کبریا فریاد ہے۔
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل، اے مرے مشکل کشا فریاد ہے۔
یا کر کے پکار رہے ہیں۔ مشکل کشا کہا — مسعود مانگ رہے ہیں۔ پھر چلا کر یا کہنا
غلط نہیں ہے۔ اگر غلط ہو۔ تو زندوں کو کہہ لو۔ مردوں کو نہیں۔ میں نے کہا
یہ زندے مردے کی تقسیم کہاں سے نکالی ہے کہ اردو میں ہے۔ انگلش میں آؤ۔
کہتے ہیں زندہ کو کہہ لو۔ میں نے کہا مرے ہوں گے تمہارے ہمارے تو زندہ ہیں۔
ہمیں کوئی شبہ نہیں ہے — آپ لوگ یہ رات امید بخشش کی رات ہے۔ یعنی شب
برات میں مزار پہ جاتے ہو۔ کہتے ہو۔ السلام علیکم یا اہل القبور۔ خود بھی کہہ رہے
ہیں یا نہیں — کدھر گیا فتویٰ — اگر ہم جائز کہیں کریں تو غلط ہے —
اب کوئی دینی معاملہ نہیں اصول تو سب کے لیے ایک ہے۔ لیکن تم نہیں مانتے ہو۔ اس کا
یہ مطلب نہیں — کہ تم میں ضد ہے۔ اس ضد کی ذلت ہوئی کہ چلنے کی جگہ ہوگی
ان منکروں نے یا شیخ کہا۔
مولانا جامی نے پکارا۔ فضائل درود کی کتابیں ہیں — زکریا نے جو تبلیغی جماعت کے بزرگ
تبلیغی نصاب لکھا۔ وہ کہتے ہیں جب بھی پڑھیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
جناب اشرف علی تھانوی نے کتاب کا نام نشر الطیب۔ یا شفیع العباد خذ بیدی۔

M | T | W | T | F | S | S

Memo No
Date / /

قصیدہ بردہ جس کو ساری دنیا پڑھتی ہے۔ اسی شعر الہیہ میں پورا اردو لکھا ہوا ہے۔ اس میں امام بوصیری
یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ — سے ساری امت پکارتی آتی ہے یا رسول اللہ پکارنا غلط
نہیں ہے (پیر کے لئے پکارو) میرے پیر و مرشد حضرت کرمانوالہ والا شریف۔
جو دل سے یا رسول اللہ ایک مرتبہ کہہ دے۔ جنت واجب ہو گی — نعرہ لگا دیں مصطفیٰ جانانہ
ہو — کسی نبی کو پکارو تو روحانی طور پر نبی کو حاضر ناظر سمجھ کر پکارو —

کتاب کا نام ہے البدایہ والنہایہ — لکھنے والے علامہ ابن کثیر۔ ابن تیمیہ کا شاگرد۔ ابن قیم
اس کے شاگرد۔ بڑا نام ہے ان کا دنیا میں۔ جب مسیلمہ بن کذاب۔ اس نے نبوت
کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ صحابہ اس سے لڑنے چلے گئے۔ کہتے ہیں جنگ میں بہت مشکل ہو گئی۔
بڑا گھمسان کا رن پڑ گیا۔ اس دن ہمارا شعار کیا تھا۔ ہمارا طریقہ کیا تھا۔ پورا لشکر پکار
رہا تھا یا محمد یا رسول اللہ۔ یا محمداہ کہہ کے پکار رہے تھے۔ جس نام کے آگے ا - ادر
ھا لگ جائے۔ اس کا مطلب اپیل ہوتا ہے۔ اردو میں فریاد۔ یہ سب پکار رہے تھے۔
امام بخاری جنہوں نے بخاری شریف لکھی ہے۔ بخاری حدیث کی کتاب۔ انہوں نے ادب المفرد
میں لکھا۔ ایک صحابی کا پاؤں سن ہو گیا۔ کہا گیا اس کو یاد کرو جس سے تو محبت
کرتا ہے۔ تو صحابی نے زیادہ دیر نہیں لگائی۔ فوراً نبی کا نام پکارا۔ فوراً پاؤں
ٹھیک ہو گیا — اگر یا کہہ کے پکارنا غلط تو میرا سوال ہے۔ ان امت کے
سارے بڑوں کو کیا کہو گے۔ کیا دین صرف انہوں نے سمجھا ہے جس کو شرک
کہہ رہے ہیں۔ اگر یہ شرک ہیں ہمارے لئے تو یہ دینی شرک نہیں ہیں۔

جس نام پر قوم جمع ہو سکتی ہے وہ صرف میرے نبی کا نام ہے۔ ساری دنیا گول ہے۔
یہ دنیا گول کیوں بنائی ہے۔ پوری دنیا میں اذان وقفے سے ہو رہی ہے۔ ایک وقت میں
اذان پوری دنیا میں نہیں ہو رہی۔ صرف اس لئے میرے نبی کا نام گونجتا رہے۔ وہ
نام جس کو لیتے ہوئے دونوں ہونٹ جڑ جاتے ہیں۔ پہلے ہونٹ جوڑتے ہیں پھر نام
منہ سے نکلتا ہے۔ آؤ اس نام پر لوگوں کو جمع کر دیں۔ ہم یہی نعرہ لگاتے
پکارو یا رسول اللہ کہہ۔ جس جس نے پکارا اس کا بیڑا پار۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

پکارتے ہیں۔ اس سے اللہ کے سوا کسی کو پکارنے کا کیا مطلب ہے۔ ہم اللہ کے سوا کسی کو معبود
سمجھ کر نہیں پکارتے۔ وہ کہتے ہیں یا نبی یا رسول یا غوث پکارتے ہو۔ تو کیا اللہ پکارنا
چاہیے۔ اللہ کے سوا کسی کو معبود سمجھ کر پکارنا شرک ہوگا۔ ورنہ ہم سب پکارتے ہیں
یا ہاشم ــــــ اے چچا۔ اے ماموں۔ اے باپ وغیرہ پکارتے ہیں یا بس
اللہ کے سوا پکارنا شرک ہے۔ کیا ایسا فتویٰ ہو سکتا ہے۔ اللہ کے سوا
کسی کو معبود سمجھ کر پکارنا شرک ہوگا۔ محبوب پیارا سمجھ کر پکارنا شرک نہیں ہے۔
صحابہ نے پکارا۔ اولیاء نے پکارا۔ پکارتے آئے ہیں پکار رہے ہیں۔
یہ میں نے 16 سال پہلے کہا تھا۔ اب تک اس پہ قائم ہوں۔ یہ لوگ جو ہمارا
ان باتوں کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ میں نے کہا تم آؤ میں تمہاری کتابوں سے ان کا صحیح
ہونا دکھاؤں گا۔ لڑائی نہ کرو۔ اکثر ہر طرف مدد نبی کا نام پکار کر چیخا کرو
یا رسول اللہ کے نعرے لگاؤ۔ امریکہ کو فتح کر لو۔
امریکہ میں امام زین العابدین کا جو تعزیہ نکلتا ہے جو اس وقت کا بڑا کھڑا
اس وجہ سے اس کا نام امریکہ ہے۔ مسلمانوں میں بسا ہوا ہے۔
کیا رنگو پہ چلے ہونا بدعت ہے۔ والد صاحب نے ایک آدمی کو کہا کہ تو اس زمانے
میں تھا۔ قیامت میں جو فتویٰ لے کر جانا بدعت کا۔ میں یہ عمل لے کر جاؤں گا
اعضاء بھی بولیں گے۔ یا تو میں اللہ کا ہے جو انسان سو دے تو کیا کر رہا تھا
یا تم کو اللہ کی کسی نے کھلایا ــــ تیری انگلیاں بولیں گی کہ تو حضور کا نام چومنا
بدعت کہتا تھا۔ اور میری انگلیاں بولیں گی کہ یہ نبی کا نام سن کے چومتا تھا
نبی کی محبت غلط نہیں۔ اگر تمہیں اس کا ثبوت نہیں تو چپ ہو جاؤ
ہم نے تمہیں کبھی نہ کہا کہ میلاد مناؤ۔ جو کھڑے ہو کے سلام پڑھو۔ تمہارا دل نہیں
کرتا نہ کرو۔ مگر جو کرتے ہیں ان پر فتوے نہ لگاؤ۔ ورنہ تمہاری کتابوں سے ثبوت
ملتا ہے۔ ان کے جائز ہونے کا۔ سن لو اب فتوؤں کا ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔
جب اللہ کے نزدیک ہم صحیح ہیں تو ان فتوؤں سے ہم غلط نہیں ہو سکتے

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

مولانا مفتی شیخ الاسلام غلام علی اوکاڑوی فرماتے تھے۔ کہ یہ یہاں بھی ہاتھ ہم پکڑے رہتا ہیں حشر میں بھی
حشر میں بھی ہاتھ ہم پکڑے رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

سے مجھے ——— خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا ——— اس کا مطلب کیا ہے۔

صحابہ نے نبی پاک ﷺ سے پوچھا۔ لوگوں کا حساب قیامت میں کتنی دیر میں ہوگا۔
نبی پاک ﷺ نے یہ فرمایا جیسے تو پیتا ہے نہیں۔ بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا بکری کی دیر میں ہو جائے گا۔
صحابہ نے عرض کی باقی ٹائم میں کیا ہوگا کیونکہ پچاس ہزار کے برابر ایک دن۔ فرمایا مجھے ڈھونڈ رہے
ہوں گے۔ میری الفت پکڑ رہے ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت نے اس وقت کو یاد کر کے شعر کہا
ہیں۔ کہ جب وہ وقت آئے گا فرشتے مجھ سے ——— کہیں گے آ احمد رضا دنیا میں تو سلام
کہتا تھا۔ تو اب سنا تو ذرا کلام ہم کہیں گے مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔

ہم تو جنت میں کیا ہی کام کریں گے۔ جنت میں سیاست نہ ہوگی۔ کوئی وزیر اعظم
بنا وغیرہ۔ وہاں ایک ہی بات اللہ کی تعریف اور نبی کی نعت ہوگی۔ تو سنی وہاں
بھی کام میں لگیں گے سب ——— اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ——— دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
ایک سوال پوچھا گیا کہ مولانا۔ کیا دونوں عالم حضور کی دلہن ہیں۔ میں نے کہا عالم اور عجم میں
تو ازل نہ ہو تو اعتراض ہوتا ہے۔ کبھی کسی بارات میں گئے ہو۔ بارات میں سب سے
اہم آدمی کون ہوتا ہے۔ دولہا ہو تو بارات شمار ہوگی۔ بغیر دولہا کے بارات ہے اب تو خدا
حشر دیکھا گیا ہوگا۔ سب کی نظر دولہے پر۔ اعلیٰ حضرت بھی فرماتے ہیں پوری کائنات
میں سب سے اہم آقا کی نبی پاک ﷺ ہیں۔ سب کی نظریں ان پر ہیں۔

سے دونوں عالم کا ———

پاکستان کا مطلب عبادت نہیں۔ کسی کو پاک کر دیا تو ہوا اس کی عبادت نہیں ہے اللہ کی
سو اس کو پاک کیا تو مقصود سجدہ کرنا ہے۔ مولانا الیاس قادری نے کہا ہے:

میں ہوا سنی مریدوں سنی مرید ہوں سنی مدینے میں۔

بقیہ پاسبان میں سیرت کی شریعت یار رسول اللہ ﷺ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

سوالات (۱) بیمہ پالیسی کرنا کیسا ہے ۔ یہ جائز نہیں ہے ۔ (۲) تین
نمازوں میں قراءت ہے ۔ دو نمازوں میں نہیں ۔ آپ کا جواب جو مسئلہ بتلانے کیا ہے ۔
جب نئی نئی نماز شروع ہوئی کا فرض کا شعور ہا ہے ۔ (۳) میت کے گھر میں
دعا کرنا کیسا ہے ۔ اجتماع کی صورت میں ۔ ایصال ثواب میں جمع ہونا ۔ تو قرآن
میں ہے ۔ (ثواب العبادات کتاب) یقولون ربنا اغفرلنا ——— قرآن میں ہے ۔
ایصال ثواب کا اختلافی مسئلہ نہیں ہے ۔ کھانا سامنے رکھ کے پڑھنا ۔ تم پیچھے رکھ لیا
کرو ۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں تم شوق سے اس پر کر لیا کرو ۔ دعوت دینا ۔ میت کا کھانا
غربا کا حق ہے ۔ بوجہ نزدیک والوں مسافروں ——— تین دن تک اجازت ہے ———
کیا تصویر پر مسجد میں جائز ہے ۔ ناجائز ہے ۔ ٹی وی کا گھر ہونا ۔ کیسا ہے ———

QARI ... Naqashbandi Chishti Qadri ... Purewala ...

۲۷ — ۸ — ۲۰۱۷
۵ — ۱۲ — ۱۴۳۸
۹ — ۴۷ — ۲۹ — PM
اتوار

ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبیؐ ۔ قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب میں۔ یہ آیت شریفہ آباد
درود وسلام کے نام سے بھی جانی پہچانی جاتی ہے۔ روایتوں میں ہے کہ حضورؐ اپنے حجرۂ اقدس سے
تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر مسرت تھی اپنے صحابہ کو ارشاد فرمایا۔ مجھے مبارک باد
دو۔ آج مجھ پر ایک آیت اتری ہے۔ اس میں جو بشارت ہے۔ وہ مجھے دنیا وما فیہا یعنی دنیا اور
جو کچھ اس میں ہے۔ اس سے بہتر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ آیت کیا ہے۔
نبی پاک ﷺ نے انہیں یہی آیت شریفہ انہیں پڑھ کر سنائی۔ تو صحابہ کرام نے نبی پاک کو
عرض کی۔ ھنیئاً لک یا رسول اللہ ۔ اے اللہ کے رسول آپ کو مبارک ہو۔ اس میں غور
کیا جائے۔ دیکھتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر قرآن کریم کو اول سے آخر تک پڑھیں
تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام کی عظمت و شان کو بھی بیان فرمایا۔ لیکن یہ ہمارے نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے۔ صرف یہ بات فرمائی ہے
کسی اور کیلئے نہیں ہے۔ کسی نبی کیلئے ایسا نہیں فرمایا کہ کہ اللہ اس پر درود بھیجتا ہے۔ نہ ہی
کسی امت کو حکم دیا۔ کہ اپنے نبی پر درود بھیجو۔ اس لحاظ سے ہمارے نبی پاکؐ افضل
الرسل ہیں۔ یعنی تمام رسولوں میں سے سب سے افضل ہے۔ اور یہ امت ان کی
نسبت سے تمام امتوں سے افضل ہے۔ غور کیا جائے تو اس آیت سے ایک اور
بات ثابت ہوئی اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ وہ غنی ہے کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اس کو کسی طرح
کسی سے بھی حاجت نہیں ہے۔ اس کو مخلوق کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے باوجود
اللہ فرماتا ہے۔ میں درود بھیجتا ہوں اپنے نبیؐ پر۔ آیت کا شروع انّ کے لفظ سے ہے۔ جو تاکید
لیے۔ شبے کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ یصلون مضارع کا صیغہ ہے۔ جو دوام و استمرار کی
بات بتاتا ہے۔ کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ نہیں۔ کسی خاص وقت نہیں بلکہ ہمیشہ
درود بھیجتا ہے۔ یہ کائنات نہیں تھی اللہ تھا۔ یہ کائنات نہیں ہوگی اللہ ہوگا۔ تو جب کچھ
نہیں تھا اللہ کا فضل۔ اللہ کے ساتھ تھا۔ جب کچھ نہیں تھا اللہ اس وقت بھی اپنے نبی پر
درود بھیج رہا تھا۔ جب کچھ نہیں ہوگا تب بھی اللہ اپنے نبی پر درود بھیجے گا۔ اس لئے میں
یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ وقت کبھی آ سکتا ہے۔ کہ کوئی اللہ کو یاد کرنے نہ ہو۔ کیونکہ مخلوق

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

کو ملتا ہے۔ اللہ کو ملتا نہیں مگر یہ وہ شے نہیں آ سکتا۔ کہ نبی پر درود بھیجنے والو کو کہ نہ ہو۔ کہ خالق
خود درود بھیج رہا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ ایک مسلمان اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ نماز اہم ترین عبادت
ہے۔ اسلام کے ارکان کو دیکھئے تو روزہ زکوٰۃ حج اور جہاد جیسی اہم عبادات کا بیان جگہ
جگہ قرآن میں ہوا۔ مگر اللہ نے یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ نماز پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں گا۔ یا یہ کہیں نہیں فرمایا
روزہ رکھو میں بھی رکھتا ہوں گا۔ زکوٰۃ دو میں بھی دیتا ہوں گا۔ بلکہ ایک حکم ہے درود شریف کا۔
فرمایا اے مومنوں۔ نبی پر درود بھیجو اس لئے کہ میں بھی بھیجتا ہوں گا۔ اس سے اندازہ کر لیجئے
کہ نبی پاک ؐ کو اللہ نے کیا شان عطا فرمائی ہے۔ آدم علیہ السلام انسان اول ان کی
تعظیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو مگر اللہ خود اس میں شامل نہیں تھا
لیکن جب میرے نبی کی تعظیم کا مرحلہ آیا۔ تو پہلے بیان فرمایا کہ میں کبریا خالق خود درود بھیجتا ہوں گا۔
میرے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والوں تم بھی نبی پر درود بھیجو۔ پہلے اپنا بیان فرمایا
پھر ملائکہ کا بیان فرمایا۔ یہ حکم صرف ایک اہل الایمان کو نہیں ہے۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا اے
انسانوں درود بھیجو۔ یا ایہا الناس نہیں فرمایا۔ کہ اے لوگو درود بھیجو۔ یا ایہا الذین امنوا فرمایا
اے ایمان والو درود بھیجو تو ان لوگوں کو جو اہل ایمان ہیں اپنے نبی پر ناز کرنا چاہئے کہ اللہ نے
ہمیں گنہگاروں کو اس کام کا حکم دیا جو کام آپ اللہ خود کرتا ہے۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔
اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ سب سے بڑا وظیفہ کیا ہے۔ سب سے افضل عمل کیا ہے
کہ نبی پر درود و سلام بھیجو۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی اور زمینی مخلوق کو نبی پاک ؐ کی ثنا پر جمع فرمایا
ہے۔ آدم کو سجدہ ایک مرتبہ ہوا لیکن نبی پر درود ہمیشہ ہمیشہ جاری ہو رہا ہے۔ بخاری نے حضرت
ابو العالیہ کا قول کتاب التفسیر میں نقل کیا۔ کہ اللہ کا درود بھیجنا اس کے معنی کیا ہیں
تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے درمیان اپنے نبی پاک ؐ کی تعریف فرماتا ہے۔ اور
فرشتوں کا درود بھیجنا اس کا معنی یہ ہے کہ فرشتے نبی پاک ؐ کی اس شان میں اضافہ
اور برکت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اس بات کو میں یوں عرض کروں۔ کہ آپ کے
ہاں بھی سمجھنے کے لئے میں عرض کروں اگر کوئی مانگنے والا آ کر کوئی گداگر تو وہ آپ کو دعا دیتا ہے۔
سخی سخی تیرا خیر۔ تو خود آپ کے لئے دعا کر رہا ہے۔ وہ اصل میں اپنی خیر چاہتا ہے لیکن دعا

Memo No
M T W T F S S
Date / /

کر رہا ہے۔ یعنی حالیتے رہ لیے دعا لینے کے لیے دعا کر رہا ہے۔ تو فرشتوں کا نبی پاک پر درود بھیجنا دعائے
رحمت کرنا ہے۔ تو خود رحمت لینے کے لیے ہے۔ یعنی میرے نبی پاک سے واسطہ ہیں۔ کہ حضور
اللہ کے محتاج ہیں۔ باقی ساری کائنات میرے نبی کی محتاج ہے۔ اسی آیت کے تحت
یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ میرے نبی پاک ساری مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔
امام رازی فرماتے ہیں۔ تفسیر کبیر میں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ خود درود بھیجتا
ہے۔ فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ تو جب اللہ درود بھیجتا ہے۔ تو پھر کسی اور کی کوئی ضرورت
ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ اللہ کا درود بھیجنا۔ اس کے بعد تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ نبی پاک
کو کسی اور کی حاجت ہو۔ تو جواب میں وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک کو کوئی ضرورت
کہ یا ہمارے درود کی حاجت نہیں ہے ہم تو محض نبی پاک کی۔ تعظیم کا اظہار کے لیے
درود بھیجتے ہیں۔ ہم لوگ رحمت اور برکت لینے کے لیے بھیجتے ہیں۔ وہ اس بات کی
دلیل دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنا ذکر واجب فرمایا ہے۔ کہ آپ لوگ اللہ
کو یاد کرو۔ حالانکہ اللہ کو اگر کوئی یاد نہ کرے تو اللہ کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
ہم بار بار کہتے ہیں سبحان اللہ۔ اللہ پاک ہے۔ اللہ پاک ہے۔ کوئی شبہ نہیں۔
ہمارے کہنے سے اس کی پاکی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ نہ کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔ مگر اللہ
کو پاک کہتے رہنے سے۔ ہمیں برکت ملتی ہے۔ اللہ کو پاک بیان کیا جاتا ہے
اے بندے میں تو پاک ہی ہوا۔ لیکن تو نے مجھے پاک کہا ہے۔ تو مجھے پاک کہتے کہتے۔
تو خود پاک ہو جائے گا۔ تجھے آلائشوں سے گناہوں سے پاکی مل جائے گی۔
تو نبی پاک پر ہمارا درود بھیجنا۔ گویا ہمارے لیے برکت کا موجب ہے۔ ہم اپنے دامن میں
رحمتیں سمیٹتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں
خوشی کو یاد کر کے بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہم صحابہ میں بڑے خوش خوش
صحابہ میں تشریف لائے۔ اور فرمایا میرے رب نے جو پیغام کہا ہے اللہ فرماتا ہے کہ جبرائیل
امین میرا پیغام لے کر آئے۔ کہ اللہ فرماتا ہے میرے حبیب کیا آپ اس بات پر راضی نہیں
ہیں۔ کہ جو آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس درود بھیجتا ہوں۔ اندازہ کریں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

کہ یہ ہمارا درود بھیجنا خود ہمارے لئے رحمتوں اور برکتوں کا موجب ہے۔ ہماری کسی شخص سے کیسی ہو۔
دشمنی ہے نامہ اعمال میں ساری دنیا کی نیکیاں لکھی جائیں تب بھی پسندیدہ ہے۔ یا ہو پسندیدہ ہے۔
کہ کبھی یہ ایک مرتبہ اللہ کا سلام آ جائے۔ جبکہ یہ اللہ کا ایک مرتبہ درود آ جائے۔ تو ہم سوچ
بھی نہیں سکیں گے۔ اس اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ رحمت مل جانا یہی بہت ہے۔ اندازہ
کریں۔ درود وہ نیکی ہے کہ ہم ایک مرتبہ درود بھیجیں اللہ ہم پر دس مرتبہ رحمت
فرماتا ہے۔ دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دس درجے بلند
ہو جاتے ہیں۔ اور دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ کتنی سعادت ہے۔
کتنی برکت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔ امام ابوالقاسم القشیری
یہ بھی فرماتے ہیں۔ اسی آیت کی تفسیر میں۔ کہ اصل میں یہ حکم ہمیں کیوں
دیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے۔ کہ امت کی طرف سے نبی پاک کے احسانوں کے
عوض کچھ تو ہونا چاہیے۔ مگر امت میں اتنی استطاعت نہیں اتنی طاقت نہیں
کہ حضور کے بدلے پیش کر سکے جو بدل بن سکے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی پر درود سلام
رکھ دیا۔ حتی کہ اس کے بدلے قیامت کے دن نبی پاک اپنی امت کی شفاعت
کریں گے۔ یہ ان کے احسانوں کا بدل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہوا ہے۔

امام شمس الدین سخاوی القول البدیع میں فرماتے ہیں۔ یہ کیا حکمت
ہے حکمت کے منافی۔ دانائی کا تقاضہ بات کہ اللہ ہمیں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو درود
بھیجو کہ اللھم صل علی محمد۔ کہ اے اللہ تو درود سلام بھیج نبی پر۔ اللہ ہمیں حکم
دے رہا ہے۔ ہم اللہ سے کہہ رہے ہیں۔ ۔ تو وجہ یہ ہے کہ بات یہ ہے۔ کہ مدح وہی کر
سکتا ہے۔ تعریف وہی کر سکتا ہے۔ جو جانتا ہو۔ اور نبی پاک کی تعریف تو ان کی شان
کو ان کی حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تو جب جانتے ہی نہیں تو ہم نبی پاک
کی کیا تعریف کر سکیں گے۔ اور ہم نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کر کے ایک تو اپنی عاجزی کا اظہار کر رہے
ہیں۔ اور کتنی اچھی بات ہے۔ ہم اللہ سے عرض کرتے ہیں یا اللہ ان کی شان کو تو جانتا ہے۔
ان پر رحمت تو بھیج کہ تو جانتا ہے۔ کیا بھیجنا چاہیے۔ تو گویا ہم نبی پاک کی عظمت

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

خیال کیا۔ اسی طرح اس میں محبوبیت کی ایک بات اور بھی ہے۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا انی الرب
یصلی۔ یعنی آپ کا رب درود بھیجتا ہے۔ یہ بھی نہیں فرمایا۔ اللہ نے اپنا کوئی وصفی نام
بھی بیان نہیں فرمایا کہ جس پر کوئی شبہ ہو کہ نبی پاک پر جو رحمت اور درود بھیجا ہے وہ اس
وصفی نام کی وجہ سے ہے۔ نہیں بلکہ اللہ کی ذات کا نام استعمال ہوا اللہ۔ یہ نام آیا تو
اللہ کی صفات اللہ کی ذات سے جدا نہیں ہیں۔ تو اللہ کی ذات کہہ رہی ہے علی النبی
یہاں ہے۔ یہاں نبی کا نام نہیں لیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو تمام صفات
والا ہے وہ درود بھیجتا ہے جس پر عظمت والے نبی ہیں۔ تمام انبیاء کی نبوت نبی پاک
کا صدقہ ہے۔ نبی پاک اصل ہیں جڑ ہیں بنیاد ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کوئی بھی نبی
بھی نہ ہوتا۔ تو اس میں نبی پاک کے اعلیٰ مقام کا تعلق بھی ظاہر ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نبی
پاک سے محبت کا بھی بیان ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ کے بارے میں سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ اب
دیکھیں فرشتوں کا بھی ذکر ہے۔ لفظ تو کوئی فرشتہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے
کہ کوئی ایک فرشتہ بھی جو نہ بھیجتا ہو۔ وہ تمام فرشتے۔ کتنے فرشتے ہیں۔ حضرت
عثمان غنی نے نبی پاک سے پوچھا۔ ایک آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں۔
نبی پاک نے فرمایا دس دن میں ہوتے ہیں۔ دس رات میں ہوتے ہیں۔ ایک
اس کے دائیں ہوتا ہے۔ ایک اس کے بائیں ہوتا ہے۔ دو آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ دو
ہونٹوں کے پاس ہوتے ہیں۔ کہ جب بندہ درود پڑھتا ہے۔ تو وہ اس کو محفوظ کر لیتا ہے۔
دو پہلوؤں پر ہوتے ہیں۔ ایک پیشانی پکڑے ہوئے ہوتا ہے۔ کہ بندہ عاجزی کرتا ہے تو وہ
فرشتہ اس بندے کو بلند کرتا ہے۔ اگر بندہ تکبر کرتا ہے۔ تو وہ فرشتہ اس بندے کو
نیچا کرتا ہے۔ اور دسواں وہ جو نیند کی حالت میں انسان کے منہ میں سانپ کو داخل
ہونے سے روکتا ہے۔ یہ ایک بیان ہے۔

ایک روایت میں ہے ہر بندے کے ساتھ ۳۶۰ فرشتے ہیں۔ مستدرک میں
حدیث موجود ہے۔ اللہ نے مخلوق کے دس حصے کیے۔ نو حصے فرشتے بنائے۔ ایک حصہ

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

تمام مخلوق بنائی۔ حدیث معراج جس پر سب کا اتفاق ہے کہ ستر ہزار فرشتے صبح بیت المعمور جو فرشتوں کا کعبہ ہے ساتویں آسمانوں سے اوپر۔ اور عین اس کعبۃ اللہ کے اوپر بنا ہوا ہے۔ درمیان کی ساری فضا بھی کعبہ ہے۔ ستر ہزار اس میں صبح جاتا ہے اور ستر ہزار شام اس کو جاتا ہے۔ اور جو اس میں ایک بار چلا جائے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آتی۔ اس سے اندازہ کر لیں فرشتوں کی تعداد کا۔ ترمذی میں حدیث ہے آسمان چرچراتا ہے۔ اور اس کو چرچرانے کا حق حاصل ہے۔ اور اس میں چار انگل ایسی جگہ نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو۔ یا قیام رکوع نہ کر رہا ہو۔ یعنی ساری فضا فرشتوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت کعب کا بیان ہے کہ وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے وہ ذکر فرما رہی تھیں کہ ستر ہزار فرشتہ صبح نبی پاک کے روضہ پر آتا ہے۔ ستر ہزار شام کو آتا ہے۔ جو ایک مرتبہ آ جاتا ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آتی۔ اس سے فرشتوں کی تعداد کا اندازہ کریں۔

آدمی کے منہ سے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے۔ جو منہ سے لفظ نکلتے ہیں۔ ہر حرف سے ایک فرشتہ بنتا جاتا ہے۔ وہ فرشتے بنے وہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ جو بندہ کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کے منہ سے جو حروف نکل رہے ہیں۔ ان سے فرشتے۔ یہ سلسلہ آگے تک چلا جاتا ہے۔ اگر انسان بشر کی کدورتوں سے پاک ہو جائے تو وہ ان تمام فرشتوں کو دیکھ لے کہ سارا فضا ان سے بھری ہوئی ہے۔

جواہر المعانی میں حضرت ابو العباس کی جانب سے ایک قول لکھا۔ توجہ سے سنیں۔ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں۔ جن و انس خشکی کے جانوروں تک آ کر دسواں حصہ ہیں۔ یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ ہیں۔ اور یہ مل کر بحری جانوروں کا دسواں حصہ ہیں۔ یہ سب مل کر زمین پر مقرر فرشتوں کا دسواں حصہ یہ سب مل کر پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ۔ یہ مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ۔ اسی طرح ساتویں آسمان تک۔ ان سب سارے فرشتے مل کر ملائکہ کرسی کے مقابلے میں معمولی سی جماعت رہ جاتے ہیں۔ پھر یہ تمام مل کر حجاب

356

عرش کا دسواں حصہ ۔ اور حجابات کی تعداد چھوڑ دی ہے ۔ ایک پردہ کا طول و عرض زمین
و آسمان کے برابر اس کا تمام حصہ درمیان والے فرشتوں سے بھرا ہے ۔ یہ تمام فرشتے
مل کر ان تمام فرشتوں کے مقابلے میں عرش الہی کے گرد ہر جگہ مصروف عبادت ہیں ۔
ان کے سامنے یوں ہیں جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ ہوتا ہے ۔ اللہ ہی شمار جانتا
ہے فرشتوں کا کتنے فرشتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرش کے گرداگرد ستر ہزار
صفیں ہیں فرشتوں کی ۔ ان کے پیچھے ستر ہزار اور صفیں ہیں ۔ جو اگلوں کے کندھوں پر
ہاتھ رکھ کر تسبیح میں مصروف ہیں ۔ کمال کی بات یہ ہے کہ ہر فرشتے کی تسبیح
مختلف ہے الگ الگ ہے ۔ تسبیح کے معنی اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے ۔ ان کے پیچھے ایک لاکھ
صفیں ہیں ۔ جو بائیں پر دائیاں ہاتھ رکھ کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہیں ۔ یہ تمام فرشتے
حاملین لوح کے مقابلے میں کم ہیں اور عرش کے دو پائیوں کے درمیان ۔ تیز رفتار پرندے کی اڑان
سے 80 ہزار سال کی مسافت ہے ۔ 366 پائے بتائے جاتے ہیں ۔ ہر پائے کی مقدار
دنیا سے ساٹھ ہزار زیادہ ۔ دو پائیوں کے درمیان ساٹھ ہزار صحرا ۔ ہر صحرا میں
ساٹھ ہزار عالم ۔ ہر عالم کے اوپر ستر ہزار حجابات ہر حجاب ستر ہزار سال کا ۔ ہر دو حجاب
کے درمیان فاصلہ ستر ہزار کا سال کی مسافت کا ۔ یہ تمام جگہ فرشتوں سے بھری ہے ۔
کوئی مشین بھی ایسی نہیں نکلی جو ان کو شمار کر سکے ۔ اللہ ہی اس تعداد کو جانتا ہے
اب محبت کی بات سن لیجئے ۔ آپ نے فرشتوں کی تعداد کے بارے میں سنا ۔
یہ تمام فرشتے اس شخص پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں ۔ جو نبی پاک ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا
ہے ۔

اندازہ کر لیں اس آدمی کی قسمت کا ۔ جو نبی پاک ﷺ پر ایک مرتبہ درود و سلام بھیج رہا ہے ۔ اور
کتنے فرشتے ہیں جو جواب اس پر درود و سلام بھیج رہے ہیں ۔ اور اس کے بعد یہ کہا جائے
کہ جو شخص نبی پاک ﷺ پر درود سلام نہیں بھیجتا ۔ یقیناً وہ غفلت میں ہے ۔ وہ بدنصیب
کیسا رہے گا ۔ نصیب والا وہی ہے ۔ جو اپنے آپ کو اس شغل میں مشغول کر لے ۔
اب حکم دیکھیے اس آیت میں ۔ یا ایہا الذین امنوا ۔ اے ایمان والو ۔ تم بھی

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ____
Date / /

امت مسلمہ کی عظمت ہے کہ امنوا کے لفظ سے پکارا گیا۔ ورنہ پہلے نبیوں کی قوم کو یا قوم یا ان کا جو بھی نام لیا گیا۔ یہاں ہم کو واضح اعلان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم دیا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ درود بھیجو ان پر سلام بھیجو سلام بھیجنا وسلموا سے تو تسلیما ہے۔ کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ صرف درود بھیجتا ہے۔ نہیں خوب سلام بھیجتا ہے۔ اور یہ سلام نہ بھیجا گئے تو درود مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے جو بھی درود بھیجا جائے اس میں سلام کا ہونا ضروری ہے۔ اور سلام کس کو کیا جاتا ہے۔ سلام کے لئے یہ قانون ہے کہ سلام اس کو کرتا ہے جو سلام سنے اور سن کر جواب دے سکے۔ ساری دنیا نبی کو سلام کر رہی ہے۔ اللہ کی عطا سے نبی پاک سب کا سلام سن سکتے بھی ہیں سن کر جواب بھی دیتے ہیں۔ یہ درود شریف کیا ہے جب آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے اللہ تعالیٰ نے ان کے جوڑ حضرت حوا کو پیدا کیا۔ حضرت حوا کو دیکھ کر حضرت آدم نے اللہ سے عرض کی یا اللہ۔ یہ میرے ساتھ جو ہے کیا میں اسے چھو سکتا ہوں۔ تو نے اسے میرا جوڑ بنایا ہے۔ میں اسے ہاتھ لگا سکتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا پہلے اس کا مہر ادا کرو۔ حضرت آدم عرض کرتے ہیں یا اللہ اس کا مہر کیا ہے۔ آپ خواتین اسلام ذرا آپ بھی سنیں اور اپنی عظمت کو سنیں۔ اللہ نے حضرت آدم سے فرمایا میرے نبی پر ۲۰ مرتبہ درود سلام بھیجو یہی حضرت حوا کا مہر ہے۔ نقل انسانی درود شریف کی برکت سے ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں۔ جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح درود گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت فرمایا اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کیا ہوا ہے۔ جس کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ تمام مخلوق کی آواز سنتا ہے۔ اور اس کو سنتا ہے جو کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ اس شخص کا بمع اس کے باپ کا نام لے کر اس کا درود مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ہم لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ حبیب نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ ہمارا نام وہاں لیا جاتا ہے۔ اس بارگاہ میں ہمارا نام پکارا جانا یہ کوئی معمولی سعادت نہیں ہے۔ قیامت میں ایک مومن کی نیکیاں کم ہوں گی۔ وہ بڑا پریشان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

M T W T F S S
Memo No ....
Date / /

ناپسندی آئے گی۔ اور ایک کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا پلڑے میں ڈال دیا گیا کہ نیکیوں کی نیکیوں
کا ذرہ برابر کا ہی وجود ہے گا۔ وہ شخص کہہ چھوڑے گا کہ آپ کون ہیں۔ اور آپ نے جو میرا کام جو مجھ پر
کی ہے وہ کیا ہے۔ اس کاغذ میں کیا ہے۔ نبی پاک نے فرمایا تھیں گے۔ میں تیرا نبی ہوں۔ تیرا نبی درود
بھیجے۔ جو تو مجھ پر بھیجا کرتا تھا۔ یہ کتنی بڑی نیکی ہے یہ وہ نیکی ہے جو معمولی ہے۔ اللہ مجھے
اور آپ کو یہ توفیق دے تاکہ ہم کثرت سے نبی پاک ؐ پر درود بھیجا کریں۔ اور ہمارا لوٹنا
ناممکن ہے۔ یہ میں سورۃ ولیٰ یا معنیٰ ایک سے ہاتھ ہے۔ کھلے آنکھ میں عمل کرتے ہیں۔

(B)

پارہ 30 ورفعنا لک ذکرک: قرآن پاک اللہ کی کتاب ہے اس کی ترتیب میں سورۃ الانشراح
نمبر 94 ہے۔ نزول کے لحاظ سے اس کا نمبر 12 ہے۔ اس کی آیت نمبر 4 جو میں نے
آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ قرآن پاک کی اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
اپنے محبوب کریم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے یوں فرماتا ہے۔ اور ہم نے بلند کر دیا
آپ کے لیے آپ کے ذکر کو۔ اس آیت کے بارے میں گفتگو سے قبل میں چاہتا
ہوں کہ آپ کو بتاؤں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حالات کیا تھے۔ آپ لوگوں
نے سنا ہوا ہے۔ سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہوگا۔ کہ حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا
ہوئے۔ اپنی ظاہری عمر شریف کے چالیس برس مکہ مکرمہ میں گزارے۔ پھر اعلان نبوت فرمایا۔
تو وہی مکہ والے جو آپ کے کردار آپ کی سیرت آپ کی شخصیت کے معترف تھے۔
تعریف کرتے تھے۔ وہی جان کے دشمن ہو گئے۔

مکہ کے سردار اور دوسرے لوگوں نے کون سا ستم تھا جو نبی پاک ؐ پر نہیں ڈھایا
کتابوں میں واقعات درج ہیں۔ کہ وہ لوگ حضور ﷺ کی راستے میں غلاظت پھینکتے۔ آپ کو
برا کلام سے یاد کرتے۔ گالیاں دیتے طعنے دیتے۔ اور آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو جانور کی اوجھ
لا کر ڈال دی جاتی ہے۔ خون کے پیاسے ہیں لوگ۔ ایسے حالات میں جبکہ دنیا مخالف
ہے۔ اللہ اپنے حبیب سے فرماتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ہم نے اونچا کر دیا۔ آپ کے لیے

آپ کے ذکر کو۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ وہ لوگ شخصیت کو مٹانے کے درپے تھے۔ اس شخصیت کا ذکر ہی ہمیشہ کے لئے باقی رہا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ چنانچہ حضور کا چرچا ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ توجہ فرمائیں۔

اس آیت کے دو لفظ صرف آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہمیں کچھ سمجھنے میں آسانی ہو۔ ایک تو ورفعنا اور دوسرا اس کا لفظ لک یہ دو مختصر سے لفظ ہیں۔ رفعنا میں رفعت کی نسبت ہے اللہ نے اپنی طرف کی ہے۔ کہ ہم نے اونچا کیا ـــــ اور لک یہ سپیسیفکیشن کے لئے لام آتا ہے۔ تو اب ان دونوں کو سامنے سمجھنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کیا بلند کر رہا ہے۔ اس کا تناسب ہم یوں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص ایک اونچی عمارت بناتا ہے۔ تو جو بھی اس کو دیکھتا ہے۔ اونچا کہتا ہے۔ ایک انسان کی بنائی ہوئی اونچی عمارت کو سب اونچا مانتے ہیں۔ اونچا کہتے ہیں۔ تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ عمارت عارضی ہے۔ اور اس سے بلند اور بھی چیزیں ہیں آپ کہیں گے کہ نہیں۔ انسان نے راکٹ بنا لیا۔ وہ فضاؤں کو تسخیر کر رہا ہے۔ چاند سورج ستاروں کو کمندیں پھینک رہا ہے۔ تو یہ سب چیزیں نیچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو بلندی عطا کرتا ہے۔ اس کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ فرما رہا ہے۔ ہم نے اونچا کیا۔ اب کتنا اونچا کیا۔ زمین پر بھی ذکر مصطفیٰ ہے۔ عرش پر بھی ذکر مصطفیٰ ہے۔ کتنا ذکر ہے۔ آپ یہ دیکھئے۔ کہ اس ذکر کی کوئی حد بیان نہیں کی جا سکتی۔

چنانچہ۔ جب یہ آیت شریفہ اتری۔ احادیث میں موجود ہے حضرت ابو سعید خدری رضی صحابی ہیں روایت فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبریل امین آئے۔ اور آ کر کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے حبیب تم نے خود سے کیا جانا کہ ہم نے آپ کے ذکر کو کتنا اونچا کیا ہے۔ تو نبی پاک ﷺ نے عاجزی کرتے ہوئے عرض کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے۔ تو جواب کیا آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس ذکر کے اونچا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اذا ذکرت ذکرت معی۔ اے میرے محبوب اس کا مطلب ہوا۔ کہ جہاں میرا ذکر ہوگا۔ میرے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔ چنانچہ اس کی گواہی ہمارے سامنے ہے۔

360

Memo No
Date / /
M T W T F S S

آپ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ اللہ کے ذکر کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا ذکر ہے۔ اذان سنتے ہیں۔ اذان
میں موذن کہتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اس کے فوراً بعد کہتا ہے۔ اشہد ان محمدا
رسول اللہ تو اذان میں بھی اللہ کے ذکر کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا ذکر ہے۔ نماز میں اللہ کا ذکر
ہوتا ہے۔ تو نبی پاک کا ذکر ہے۔ تشہد پڑھنے سے پہلے آپ جب التحیات والصلوات
پڑھتے ہیں تو نبی کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں۔ کہ نماز اللہ کی عبادت ہے
کوئی دنیا کا خیال آ جائے کوئی غلط خیال آ جائے تو شاید نماز کے فاسد ہونے کے
بارے میں۔ کوئی کہہ دے کہ نماز ٹوٹ گئی یا خراب ہو گئی۔ یا اس پہ فرق آ گیا ہے
مگر میرا نبی۔ وہ ہے کہ اس کا خیال نماز میں لانا ضروری ہے۔ اور ان کو اس لیے
ضروری کہ ان پر سلام کرنا واجب ہے۔ تو نماز اللہ کی عبادت ہے۔ مگر اس میں
نبی پاک مصطفیٰ موجود ہیں۔ اسی طرح پس آپ اسلام کی کوئی عبادت لے لیجیے۔
کوئی ذکر لے لیجیے۔ آپ کو نبی پاک ﷺ کا ذکر اللہ کے ذکر کے ساتھ ضرور نظر آئے گا۔
جبرائیل امین [illegible] نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ کہ اس کا کوئی اور بھی مطلب ہے۔
جبرائیل اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں کہ یا رب یہ آیت ورفعنا لک ذکرک جو تو نے
اپنے حبیب پر نازل کی ہے۔ اس کا کوئی اور بھی مطلب ہے تو جبرائیل امین
اللہ فرماتا ہے کہ جاؤ میرے حبیب سے سنو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ حقیقت:
حقیقت تمام الایمان بذکرک معی۔ اے میرے محبوب میں نے ایمان کا مکمل ہونا
اس بات پر رکھ دیا ہے۔ کہ میرے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔ جیسا کہ کوئی اگر آدھا
کلمہ پڑھے گا۔ ایمان والا نہیں کہلائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر لا الہ الا اللہ پڑھے لیکن محمد رسول
اللہ نہ پڑھے۔ تو وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ ہم نے یہ جان لیا۔ معلوم ہو گیا۔ کہ جب تک نبی پاک ﷺ
کا ذکر نہیں ہوگا۔ ہم ایمان والے نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ مگر
وہ اپنا تعارف کرواتا ہے۔ تو اپنے حبیب کے ذریعے کرواتا ہے۔ ہم نے جو اللہ کو جانا تو نبی پاک
کے ذریعے جانا ہے۔ غور فرمائیے۔ کوئی تصور کر سکتا تھا۔ کہ یہ ہستی کہ ایک وقت تھا وہ
کہ کفار اور مشرک اس کو مٹانے کے درپے ہیں اور ایک وقت وہ آگیا ہے۔ کہ جو اس کو فنا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

نہ صرف وہ مومن ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ اللہ کا پیارا بن جاتا ہے۔ اس کے لئے رحمتیں مقدر ہو جاتی ہیں۔ اس کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ ذرا توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ کہ دین سے ایمان کا مکمل ہونا۔ اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ میرے نبی کا ذکر میرے ساتھ ہو۔ چنانچہ آپ نے ایک مثال کلمہ طیبہ کے لئے۔ اگر کوئی اذان میں نبی پاک ﷺ کا نام نہ لے تو اذان نہیں ہو سکتی۔ نماز میں نبی پاک ﷺ پر سلام نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہے۔ تو پتہ چلا کہ نبی سے نہیں کہ کوئی بھی اپنے آپ کو مومن کہلا سکتا ہے۔ ایک تو یہ بات واضح ہو گئی۔ ایک بات اور واضح کر دوں۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ ہم نے ایک دن مرنا ہے۔ لاکھ جتن کر لیں۔ موت کا نام مقرر ہے۔ موت آئے گی۔ تو جب قبر میں جائیں گے۔ لوگ دفنا دیں گے اور دفنا کر واپس لوٹ جائیں گے۔ بخاری اور مسلم میں حدیث پاک موجود ہے۔ دو فرشتے آتے ہیں۔ جن کا نام منکر اور نکیر ہے۔ ملائکہ نکیرین کہتے ہیں۔ وہ آکر تین سوال کرتے ہیں۔ ان کا پہلا سوال من ربک تھا تیرا رب کون ہے۔ مومن جواب دیتا ہے۔ اللہ ربی۔ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرا سوال ہوتا ہے ما دینک تیرا دین کیا ہے مومن جواب دیتا ہے۔ الاسلام دینی۔ اسلام میرا دین ہے۔ تیسرا سوال ہوتا ہے ما نبیک تیرا نبی کون ہے۔ اور اس وقت نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ یعنی ہم پر ان کا نظارہ کیا جاتا ہے۔ وہ قبر میں تشریف لاتے ہیں۔ زیارت ہوتی ہے۔ فرشتے سوال کرتے ہیں۔ ما کنت تقول فی هذا الرجل۔ یہ مرد کامل جس کو تو دیکھ رہا ہے ان کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ ما کنت تقول ماضی ہے جسے ہم جانتے ہیں کہ ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔ تو فرشتے پوچھتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ تو اگر صرف توحید پر بات ہوتی تو پہلا سوال کافی تھا۔ کہ من ربک تیرا رب کون ہے۔ وہ جواب دیتا ہے ربی اللہ میرا رب اللہ ہے۔ تو اتنا کافی تھا۔ دوسرا سوال ہوتا ہے دین کے بارے میں۔ اس پر بھی بس نہیں تیسرا سوال نبی پاک ﷺ کے بارے میں ہوتا ہے تو معلوم ہوا۔ اگر نبی سے تعلق درست نہیں ہے۔ تو لاکھ کلمہ پڑھ لے۔ کوئی فائدہ نہیں۔ سینکڑوں نہیں لاکھوں سال عبادت کی۔ اس کو کوئی اجر نہیں ملا۔ کوئی سعادت نہیں ملی۔ کیونکہ اس کے نزدیک حضور آدم درست

Memo No
Date / /

M T W T F S S

نہیں تھا۔ اس کے ذہن وخیال میں حضور اکرم کا تصور درست نہیں تھا۔ کیونکہ تصور آدم درست
نہ ہو۔ تو مسلمان بنا جاتا ہے۔ جو سید الانبیاء حضرت آدم کو سمجھا جاتا ہے۔ پیارے مصطفی احمد مختار
میں جس کا تصور درست نہیں ہے۔ جن کا ان سے تعلق درست نہیں۔ وہ بھی ایمان دار
نہیں ہو سکتا۔ ہم نے یہ جان لیا۔ کہ نبی کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ تو اگر نبی کا ذکر ہمارا
نہیں ہے۔ تو ہم اللہ کا ذکر کرنے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ بیان قرآن میں دیکھیے۔
آپ نہیں گے سورۃ اخلاص میں ہے۔ پہلی آیت میں ہے۔ قل ھو اللہ احد۔ اے میرے حبیب
فرما دیجیے۔ کہ وہ اللہ ایک ہے۔ تو بیان تو صرف اتنا ہے۔ ھو اللہ احد۔ وہ اللہ ایک ہے۔ یہ
شروع میں قل کیوں لگا ہوا ہے۔ کہ بات ہم خود سے نہیں جانتے۔ اگر صرف اتنا
بیان ہوتا۔ ھو اللہ احد۔ وہ اللہ ایک ہے۔ تو شاید کوئی پوچھ لیتا۔ کہ کون اللہ۔ تو جواب
سے بچنے کو ہے۔ قل کا لفظ پہلے لگا ہوا ہے۔ کہ وہ اللہ جس کا پتہ مصطفی نے بتایا ہے
تو وہی معتبر ہو گا۔ جو ذات رسالت سے ہم تک پہنچی ہے۔ تو جب تک حضور رسول
پر ایمان نہیں ہو گا۔ ہم اللہ کو ماننے اور جاننے پہچاننے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ نبی پاک
نے جبرائیل امین سے فرمایا۔ اس آیت کا کوئی اور بھی مطلب ہے۔ جبرائیل علیہ
اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے جاؤ میرے حبیب سے کہو۔ جب جب تک ذکر میرا
ذکر کا تمہیں ذکر کرتے رہو۔ میرے محبوب میں نے آپ کے ذکر کو اتنا اونچا کر دیا ہے
جو نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ اب نبی کا ذکر خدا کا ذکر قرار دیا گیا ہے
رہا ہے۔ یہ کوئی ہمارا اپنا خیال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرماتا ہے
اطاعت کے معنی فرمانبرداری۔ حکم ماننا کہنا ماننا۔ کہنا نبی کا مانو۔ یہ سمجھ کر مانو اللہ
کا ہے۔ بیعت نبی سے کرو اور سمجھو کہ بیعت اللہ سے کی ہے۔ اللہ ان کے
ذکر کو کتنا بلند کرتا ہے۔ آپ لوگ شاید یہ نہیں کر سکیں۔ ذکر تو اللہ تعالیٰ کا
بلند ہے۔ میں کیوں اس کا درست۔ میرا یہی وہ ہے۔ وہ اس کا ذکر صرف مخلوق نہیں کرتی۔
خود خالق بھی کر رہا ہے۔ ہمارے کروڑوں ذکر اللہ کے ایک ذکر کے برابر نہیں ہو سکتے۔
اس کا ثانی بھی نہیں ہو سکتے۔ تو جس کا ذکر خود رب کرے۔ اس کی بلندی کا

M T W T F S S
Memo No
Date / /

شمار کون کرے۔ ان کی رفعت کو کون سمجھ سکتا ہے۔ مفسرین کرام تفسیر کرتے [illegible]
یعنی تبدیل کر واضح کرنے والا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے۔
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وہ واحد ہستی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں تمام نبیوں کو
جمع فرما کر اپنے حبیب کیلئے ان سے وعدہ لیا۔ کہ تم سب ان پر ایمان لاؤ گے۔
اس سے ہمیں کیا پتہ چلا۔ ہر نبی کسی نہ کسی قوم کسی نہ کسی علاقے کسی نہ کسی وقت
کے لیے آیا۔ مگر میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کسی قوم کسی علاقے کسی وقت کے لئے نہیں آئے
بلکہ صاف لفظوں میں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ ہر وہ ذرہ جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے میرے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جہانگیر بعثت ہے۔
وہ کسی مخصوص مدت کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ وہ ساری کائنات کے لئے رسول ہیں۔
تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے بھی وعدہ لیا۔ سارے کا سارا نبیوں نے اپنے اپنے نبیوں کے کلمے
پڑھے۔ مگر نبی وہ ہیں جنہوں نے میرے نبی کا کلمہ پڑھا ہے۔ میرے نبی کا کلمہ صرف ہم ہی
نہیں پڑھتے بلکہ سارے نبی بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا۔
میں نے جو پیغام دینا ہے اس تقریر کے حوالے سے وہ یہ کہ اگر نبی سے تعلق
ہے۔ اگر نبی سے وابستگی درست ہے۔ ہماری نماز نماز ہے۔ ہمارا روزہ ہمارا
روزہ۔ ہماری عبادت ہمارا علماء درست ہے۔ اور قرآن میں فرمایا الا بذکر اللہ
کہ اللہ کے ذکر کے سوا دلوں کا اطمینان نہیں ہوتا۔ اور قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا۔
قرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنا ذکر بنا دیا ہے۔ تو ہم نبی پاک سے محبت رکھتے ہوئے
ان کا ذکر کریں اور محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ہم جس کو یاد کرتے ہیں۔ جس کا ذکر کرتے
ہیں آپ اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ اس کے مطیع ہوتے ہیں۔ تو اگر ہم ذکر مصطفیٰ
کرتے ہیں۔ دنیا [illegible] تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اختیار کریں۔ ہماری
دنیا بھی کامیاب ہو [illegible]۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے اور آپ کو ... کہ ہم اس طرح
سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کریں۔ اور ان کی سیرت و تعلیمات پر پابند بنیں۔۔ میں ان
الفاظ کو بیان اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے۔ آپ سے یہ عرض کروں گا۔ کہ اگر آپ اس میں

M | T | W | T | F | S | S
Memo No
Date /

کوئی گفتگو کے حوالے سے کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو میں حاضر ہوں ۔

سوال - بعض لوگ دل سے ذکر کرتے ہیں ۔ زبان سے بھی کرنا چاہیے یا دل میں ہی کرنا چاہیے ۔ جواب - آپ نے پوچھا کہ ذکر زبان سے ذکر کیا جائے یا دل میں ہی کافی ہے ۔ اصل میں ہمارے پاس دو قسم کے احکامات ہیں ۔ قرآنی آیات کو بتاتا ہے ۔ ہم دل میں ہی یاد کرتے ہیں ۔ لیکن اگر کوئی کلمہ کلام پڑھے جیسے کلام پاک پڑھ رہے ہیں یا درود سب ایک پڑھ رہے ہیں ۔ یا اللہ تعالیٰ کا کوئی نام اگر اس کو پکار رہے ہیں ۔ یا وظیفے کے طور پر پڑھ رہے ہیں ۔ تو آپ شکر رہے ہیں اس میں یہ شرط ہے کہ ہمارے ہونٹ بھی ہلیں ۔ اور آواز بھی ہو ۔ جیسے آپ نماز پڑھ رہے ہیں ۔ یا قرآن مجید کی تلاوت ہے ۔ اب قرآن کو صرف دیکھنا ذکر ہی میں کہلائے گا ۔ اس کو پڑھنا نہیں ہوگا ۔ تو دل میں ہی یاد کرنا ۔ اسی کا اب تو آپ کی زبان پر ظہور ہوگا ۔ تو آپ نے جو دل میں یاد کرنا ہے ۔ دل میں ہی یاد ہوگا ۔ ذکر جو ہوگا وہ زبان سے ہوگا ۔ جب پڑھیں گے ۔ وہ یاد کرنا ۔ اگر اس سے مراد لے رہے ہیں تو وہ دل سے بھی ہوگا ۔ لیکن پڑھنا ہوگا ۔ درود شریف پڑھنا ہوگا ۔ ذکر کرنا ہوگا ۔ تو وہ زبان سے ہوگا ۔ اور اس میں ہونٹ بھی ہلنے چاہییں ۔ آواز بھی پیدا ہونی چاہیے ۔

(2) جو ذکر ہم یہاں بیٹھ کر کرتے ہیں تو آقا کے دربار میں ہمارا ذکر سنتے ہیں ۔

جواب - جب ہم ذکر کرتے ہیں ۔ تو حضور کا ذکر کیا جا رہا ہے ۔ کیا وہ سنتے ہیں ۔ اس بارے میں ہمارے پاس کافی احادیث موجود ہیں ۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعے کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو ۔ میں تمہارا درود سنتا ہوں ۔ اسی طرح جلاء الافہام علامہ ابن قیم کی مشہور کتاب ہے ۔ جو علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد تھے سات سو برس پہلے کی کتاب ۔ وہ لکھتے ہیں ۔ اس میں حدیث انہوں نے نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ لیس من عبد یصلی علیّ الا بلغنی صوتہ حیث کان ۔ کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ۔ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو ۔ اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے ۔ تو ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ کمال دیا ہے ۔ کہ جو میں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S
Memo No
Date / /

ان پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ اس آواز کو بھی پہچانتا ہے۔ اور اللہ کی عطا سے وہ سنتے ہیں۔

③ خالقِ کائنات بھی کائنات محمد ﷺ کا ذکر بلند کر رہے ہیں۔ مخلوق خدا آپ ﷺ کا ذکر کرتی ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہے۔

جواب۔ بڑا اچھا سوال ہے۔ کہ جب اللہ ذکر بلند کر رہا ہے۔ تو مخلوق کے ذکر کرنے سے ان کو کیا فائدہ۔ اس سلسلے میں ملاحظہ کرو۔ ہم لوگ جانتے ہیں۔ کہتے ہیں سبحان اللہ۔ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے آپ کو 90 نیکیاں ملیں۔ اس کے معنی ہیں اللہ پاک ہے۔ تو کیا ہمارے کہنے سے اللہ پاک ہوتا ہے۔ ہم بار بار اس کی تکرار کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے تو ہوتا یہ ہے کہ اللہ تو پاک ہے۔ وہ کیسا پاک ہے اپنی شان کے مطابق۔ اس کی پاکی جیسا ہم کسی اور کیلئے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ مگر ہم بار بار اس کی پاکی کا اعلان کرتے ہیں۔ تو اس کا فائدہ ہمیں یہ ہوتا ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ کا ہم وظیفہ بنا رہے ہیں۔ تو کہ اے اللہ اگر تو مجھے پاک کر رہا ہے۔ تو اس کی برکت سے مجھے گناہوں سے پاک کر دو۔ تو بھی پاک کا ذکر۔ تو اللہ بلند کر رہا ہے وہ کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔ تو میں نے جو گفتگو کی تو لک کے معنی رہ گئے۔ وہ بتا نہیں سکا۔ لک کے سلسلے کے لئے ہے۔ کہ اللہ نے اس کا مالک حضور ﷺ کو بنا دیا ہے۔ اب آپ کی شان بلند ہوگی۔ ذکر مصطفیٰ کی برکت سے ہوگا۔ تو ہم جو ذکر کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے۔ ہمیں ثواب ملتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی شان اللہ نے بلند کی۔ مگر وہ ثواب ہم لیتے ہیں۔ ہمیں اس سے برکت ملتی ہے۔ اور عزت بھی ملتی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ بات بھی واضح ہوگئی۔

(4) اللہ تعالیٰ کا جو کرتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کو کیا نقصان ہوتا ہے۔

جواب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کا ایمان مکمل نہیں۔ کیونکہ جو صرف اللہ کا ذکر کرے نبی کا ذکر نہ کرے۔ تو اللہ کا ذکر آدھا کلمہ پڑھنے والا۔ مسلمان نہیں کہلاتا پورا کلمہ پڑھیں۔ لوگ اپنی عبادت اور ایمان کو ضائع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح

366

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______

Date / /

عقیدوں پر قائم رکھے ۔ آمین ۔

M abbas

بدھ

۳۰ — ۸ — ۲۰۱۷

۷ — ۱۲ — ۱۴۳۸

۶ — ۱۲ — PM

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Soharverdi
1 SEP 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob: [illegible]

بمقام کالا پل محمود شاہ بخاری روڈ نشیمان گراؤنڈ نزد دارشا ہوٹل کراچی۔

خطبہ ورفعنا لک ذکرک۔ اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

حمد وثنا کے بعد قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ کا پڑھنے اور تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس کا ترجمہ۔ تفسیر فوائد۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جیسے حق بیان کرنے کا ہم سب کو سن کر اس کو قبول کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ بے پناہ اجر عطا فرمائے۔ ایک ایک قدم پر اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے۔

میں نوجوانوں نے محفل سجائی اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ عمل میں برکت عطا فرمائے۔ اور جنہوں نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی رحمت سے نوازے۔ سٹیج پر جو شخصیات تشریف فرما ہیں ان سب سے دعاؤں کا طالب ہوں۔

جہاں تک نبی پاک کی شان کا تعلق ہے وہ وہی کر سکتا ہے جو شانِ مصطفیٰ کو جانتا ہو کہ جو جانتا نہیں وہ بیان نہیں کر سکتا۔ میں اپنی بات کروں میرے نبی کی شان کتنی ہے۔ میری معلومات کے مطابق وہ شان وہ تفصیل اس کا پورا بیان۔ کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ ہم جو تھوڑا بہت ذکر کر دیتے ہیں۔ کچھ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تم تو حد سے بڑھا دیتے ہو۔ حالانکہ ہم نے تھوڑا سا ذکر کیا ہے۔ ان کو یہ بھی حد سے بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ ارے ہم تو ان کی شان کو پورا جانتے نہیں۔ پورا بیان کر نہیں سکتے۔ تم تھوڑی سی حد سے بڑھا ہوا کہہ رہے ہو۔ آؤ سارا دنیا کے تم لوگ جمع ہو کر۔ مجھے ان کی حد بتاؤ؟ جب تم حد بتا نہیں سکتے۔ تو پھر کیسے کہہ دیتے ہو کہ حد سے بڑھا رہے ہو۔ ان کی شان کی حد کوئی ہماری معلومات میں نہیں۔

ہاں ایک بات ہم عرض کرتے ہیں۔

وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں۔
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں

سمجھ سکے ہو تو اس بات کو سمجھو۔ کچھ لوگوں نے کہا۔ وہ ہمارے جیسے بشر ہیں میں نے کہا اگر ہمارے جیسے بشر تو ہم سب ہیں کہ چلے گئے پہچانو بشر تو وہ ضرور ہیں۔ مگر ہمارے جیسے

M T W T F S S — Memo No — Date / /

بشر ہی نہیں - وہ ایسے بشر ہیں کہ ان جیسا کوئی اور بشر ہی نہیں - سمجھدار لوگ ہیں
میری بات کو سمجھیں گے - اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت بی بی آمنہ کے گھر میں پیدا فرمایا
ان کا بیٹا بنایا تاکہ ان کو کوئی خدا نہ سمجھ لے - حضرت عبدالمطلب کا پوتا بنایا تاکہ ان کو کوئی خدا —
ان کو حضرت سیدہ فاطمہ زینب ام کلثوم — کا والد بنایا تاکہ ان کو — حضرت قاسم
عبداللہ — کا والد بنایا — حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ — کا شوہر بنایا تاکہ
۶۳ برس ان کو اس دنیا میں رکھا تاکہ — ان کو سب دیکھتا بھی سمجھتا رہا - پہلے بتا دیا تاکہ —
مگر معراج کی رات — ان کو عرش پر بلایا تاکہ لوگ اپنے جیسا نہ سمجھ لیں -

— وہ خدا بھی نہیں جدا بھی نہیں - + یہ عجب حبیب کی بات ہے -

لوگوں نے کہا اگر وہ نور ہیں - تو جنگ احد کے موقع پر ان کا سر مبارک زخمی
ہوا - خون نکلا - تو نور کا تو خون ہی نہیں نکلتا - خون کا نکلنا یہ بتا رہا ہے - کہ وہ نور نہیں تھے -
میں نے کہا تم نے تصویر کا ایک رخ دیکھا — دوسرا بھی تو دیکھو چار مرتبہ سینہ مبارک کو ان کا
کاٹا گیا — دل باہر نکالا گیا - اس کو بھی چیرا گیا - خون کا ایک قطرہ بھی نہ نکلا - اگر احد میں خون
نکلنا ان کے بشر ہونے کی دلیل ہے - تو شق صدر کے موقع پر خون کا نہ نکلنا ان کے
نور ہونے کی دلیل ہے

— تم کہتے ہو وہ کھاتے تھے وہ پیتے تھے - نور تو کھاتا پیتا نہیں ہے اگر وہ نور تھے تو کھاتے پیتے کیوں
تھے - میں نے جواب میں کہا - چالیس چالیس دن کے وصالی روزے رکھتے تھے میرے
نبی پاک ﷺ - ایک ہوتا ہے فرض روزہ نفلی روزہ - سحری بھی ہوتی ہے اس میں افطار بھی ہوتی
ہے - مگر یہ وصالی روزہ کیا ہے - آج نیت کر لی ۲۱ دن کا یا چالیس دن کا - اب نہ سحری نہ افطار
ہے - ۲۱ ، چالیس دن تک کچھ بھی کھانا پینا ہے ہی نہیں - تو میرے نبی پاک ﷺ وصالی روزے رکھتے ہیں
کھایا پیا نہیں ہے - پتہ چلا وہ کھانے پینے کے محتاج ہی نہیں - اگر نہ کھاتے تو بشریت
کی تکمیل نہ ہوتی - کھانا کھاتے تو نورانیت کا اظہار نہ ہوتی - اور اگر وہ نہ کھاتے تو ہمیں اللہ کا
کھانے کے آداب کون بتاتا - حضور ﷺ نے کھانا کھا کر — بانٹ کر ہو جاتا —
ہاں وہ بشر ضرور ہیں - مگر ایسے بشر ہیں - یا مثل میں بے مثال ہیں -

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

اور سینے سے سانس لی جاتی ہے۔ انسان بغیر آکسیجن کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ مچھلی کو بھی سکول
میں پڑھایا جاتا ہے کہ ابتدائی سائنس میں۔ آکسیجن زندگی کے لئے ضروری ہے۔ زمین
سے تھوڑا سا اوپر چلے جائیں۔ آکسیجن نہیں ملتی۔ سلنڈر ساتھ لے کے جانا پڑتا ہے۔
ہوائی جہاز کے سفر میں سب سے خطرناک چیز آکسیجن ہے۔ آپ کو سمجھتے ہیں
ہوائی جہاز کا گر جانا یا پھٹ جانا خطرناک ہے۔ سب سے خطرناک زیادہ چیز آکسیجن
ہے۔ جہاز جا رہا ہے آکسیجن بند ہو جائے۔ سیکنڈوں میں بندے مر جاتے ہیں۔ اس لئے
اس کا بہت انتظام کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان بغیر آکسیجن کے زندہ نہیں رہ سکتا۔
سائنس کہتی ہے یہ ہم مانتے ہیں کہ سانس گھٹ جائے گا۔ ہوا نہیں جائے گی تو زندگی
نہیں رہے گی۔ ایمان سے بتاؤ میرے نبی پاک وہاں گئے معراج کی رات وہاں گئے جہاں
جہاں کہاں ہوا ختم ہو گئے۔ سارا کائنات نیچے نبی کہاں گئے۔ سارے کائنات
عرش کے نیچے ہے وہاں کوئی مکان نہیں ہے۔ اسی لئے اس کو لامکاں کہتے ہیں۔
تو میرا نبی وہاں تک گیا جہاں آکسیجن کے بغیر رہا یا نہیں۔ تو میں اگر تفصیل میں
جاؤں زمین کے بغیر رہے۔ ہوا کے بغیر رہے۔ پانی کے بغیر۔ ایک جملے میں بات ختم کرتے میرا
نبی۔ رب کا محتاج ہے باقی سارا کائنات میرے نبی کے محتاج ہیں۔ وہ ہیں کیا کہ
حضور ﷺ کیا ہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ اللہ کے نبی سے ہم تھوڑا سا جانتے ہیں۔
اس تھوڑی میں سے آج معمولی سا جھلک دکھا دیا ہوں۔ ورنہ پوری بات نا انسان سے
بیان نہیں ہو سکتی۔ مرزا غالب (اسد اللہ خان غالب) اردو کا بڑا مشہور شاعر۔
ہندوستان میں ہوا۔ دو سو سال پہلے۔ بڑی شہرت ہے اس کا غالب بڑی حیثیت تھا۔
اس سے کسی نے کہا غالب تو نے بڑی شاعری کیا ہے۔ نعت کیوں نہیں لکھتا۔ نبی کی نعت
لکھ۔ اس نے شعر لکھا۔ اس نے بتایا کہ میں کیوں نہیں لکھتا۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است۔

غالب کہتا ہے میں نے نبی پاک ﷺ کی تعریف کا کام اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔ کیوں کہ تعریف و

Memo No
M T W T F S S
Date / /

جو جانتا ہوں کہ میرے نبی کی تعریف اللہ جانتا ہے۔ بیت جانتا ہے۔ وہی ان کی تعریف دیکھ سکتا ہے۔ ہم صحیح تعریف نہیں کر سکتے۔ یہ نکتہ غالب کو سمجھ میں آگیا مگر بہت سے دوسروں کو سمجھ میں نہ آیا۔ بشر ہے سوال نہیں آیا۔ ان کا دماغ کام نہیں کرتا۔ کہتے ہیں ہمارا جیسا بشر۔ ان کی شکلیں تو دیکھو۔ یہ جو دن بھر کسی کے منہ لگ جاتے ہیں کہ سلام اس کا گزرتا ہے اس سے پوچھو۔ ان سے تو ان کے اپنے گھر والے راضی نہیں ہیں۔ میرا بھی شوہر ہے جس سے رب بھی راضی ہے۔ لہذا سب راضی ہیں۔

میں غلط نہیں کہتا ان کی بیوی سے پوچھنا۔ سنا کہا کہتی ہے۔ کہ پہلے کی میری قسمت پھوٹ گئی۔ ماں باپ سے جب سے اس کے گھر میں آئی ہوں۔ بیڑا غرق ہو گیا ہے میرے نبی پاک کی جس بیوی سے پوچھو۔ وہ شان ہی بیان کرتی ہے۔ کہ لوگو تم ایسا۔ تم کہتے ہو وہ بیمار ہوئے تھے۔ میں نے کہا ہاں۔ بیماری دامن اقدس کو چھونے آئی تا کہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔ تم نے بھی تو دیکھا۔ کہ بیماری نے ان کو چھوا۔ مگر تم نے دوسرا رخ نہیں دیکھا۔ ارے یہ بھی دیکھو جس خاک پر قدم رکھ دیا۔ اس کو خاک شفا بنا دیا ہے۔

سنو۔ میں نے جتنی دنیا دیکھی ہے۔ جتنے لوگوں سے ملا ہوں۔ جتنی کتابیں پڑھا ہوں یہودی ہندو کمیونسٹ مجوسی۔ پارسی۔ جتنے بھی جان سکا اٹھا سکا۔ کسی نے اپنے دین دھرم اپنے بڑے کی برائی نہیں کی۔ یہ صرف مسلمان کہلانے والے کچھ لوگ ہیں کلمہ بھی اس نبی کا پڑھتے ہیں۔ اور پھر اس کی برائی کرتے ہیں۔ بے شرمی کا استعمال ہے یا ہیں کہ کیا یہ اپنے ایمان میں سچے ہیں۔ کہتے ہیں مولانا صاحب ان باتوں کو چھوڑ دیں۔ لوگوں کو کچھ اور سکھائیں۔ میں نے کہا تم سکھالو۔ ہوں کہ شاید تمہارے کام آئے۔ مجھے تو پتہ ہے آدمی پرائمری پاس کرتا۔ سیکنڈری پاس کرے۔ ہائی ایجوکیشن لے۔ انٹر پاس کرے۔ گریجویٹ ہو جائے۔ ماسٹر ڈگری لے لے۔ ایم اے ہو جائے۔ ڈاکٹریٹ کر لے۔ پی ایچ ڈی کر لے۔ [illegible] اور بھی کچھ کر لے۔ جو چاہے لے لے مگر جب مرے گا۔ قبر میں اتارا جائے گا۔ تو فرشتے اس سے آکر یہ نہیں پوچھیں گے کہ ڈگریاں دکھا۔ یہ نہیں پوچھیں گے کہ ... کا ہے۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

371

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______

Date / /

یہ نہیں پوچھیں گے کہ راکٹ سونڈ کتنی مرتبہ گیا۔ یہ نہیں پوچھیں گے کہ کس کا شاگرد رہا ہے۔
یہ نہیں پوچھیں گے کہ کس ملک کا باشندہ ہے۔ پوچھیں گے تو صرف یہ پوچھیں گے
کہ تیرا نبی کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ ما کنت تقول فی حق ھذا الرجل۔ یہ مرد کامل
جس کو دیکھ رہا ہے۔ ان کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ یہ نہیں کہ کیا کہتا ہے۔ ماضی کا ہے کہ زندگی
میں تیری زبان سے ۔۔۔ مرنے سے پہلے کیا کہتا تھا۔ بستر کو یار کی والے کیا جواب دیں گے۔
یہی کہیں گے یہی کہتے تھے ہمارا جیسے ہیں۔ سنی کیا کہیں گے یہ ہے وہ خدا نہیں۔
۔ جب نعت شریف پڑھیں گے تو فرشتے بھی جھومیں گے یا نہیں
کون پاس ہوگا یہ یا ہم ۔ انہوں نے پاس نہیں ہونا۔ اور ہم نے ان کو پاس کا نہیں
ہونے دینا۔ کہ جو نبی کا ادب نہ کرے۔ نبی کی تعظیم نہ کرے۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک۔ اور ہم نے بلند کر دیا
اونچا کر دیا آپ کے لیے آپ کا ذکر کو۔ ایک ہے رفعنا۔ ایک ہے لک۔
ایک ہے ذکر ۔۔۔ تین باتیں ہیں۔ توجہ۔
اللہ نے بلند کرنے کی نسبت اپنی طرف کی۔ کہ ہم نے اونچا کیا ہے۔ ایک بات
(لک) ہم یا کر اکثر والے جانتے ہیں۔ لام ملکیت کیلئے آتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے آپ کا
کے لیے۔ کیا مطلب کہ اے نبی آپ کو مالک بنا دیا ہے۔ اب ان دونوں باتوں
کو ذرا سن لیجئے۔ بڑی توجہ اور محبت سے
(۱) پہلی بات ورفعنا۔ ہم نے اونچا کر دیا۔ ماضی مطلق ہے۔ یہ نہیں کہ ہم
ہیں کریں گے۔ کر دیا۔ لیکن کیا ہوا اب جانتے۔ ماضی مطلق کیا مطلب۔
کا تیرا شان نہیں بنی تھی۔ جب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ زمان مکان بنا
سکے ہیں۔ وہ زمان و مکان ان چیزوں سے ان تمام چیزوں سے پاک ہے
اور نسبت اپنی طرف کی۔ ایک تو بات یہ پتہ چل گئی کہ میرے حبیب کریم پر
کسی اور کا احسان نہیں ہے۔ رب نے دیا ہے۔ جو نبی کو دیا ہے۔ آج ہم ذکر کر رہے
ہیں تو ہمارے ذکر سے نبی اونچا نہیں ہو رہا۔ جماعت اہل سنت کرتا۔ دعوت اسلامی

Memo No
M T W T F S S
Date / /

سنی تنظیمیں جتنی ہیں وہ ساری کی ساری کوشش کیا ہے نبی کے ذکر کو اونچا کرنے نبی کی شان بڑھا پائیں
گے۔ نہیں بلکہ دیکھو۔ آپ نیچے بیٹھے ہوئے ہو۔ جب آپ نے اوپر بٹھا دیا کہ میرے
اندر کوئی شعر خطاب کے اہل نہیں لگے ہوئے۔ لیکن مجھے اوپر کیوں بٹھا دیا۔ اس لیے ہو کہ سوبر سٹا کے
بعد مجھ کا ذکر کرنا ہے مجھے اتنی عزت مل رہی ہے۔ خود اس نبی کی عزت کتنی ہو گی۔
(۱۶-۳۸) -- پوچھو کسی دنیا والے سے نہیں۔ پوچھو صحابہ سے۔ حضرت حسان
ابن ثابت رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے صحابی کیا فرماتے ہیں۔

میں کہ اپنے کلام سے آپ کی تعریف نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے کلام میں آپ کا ذکر کرنے آتا ہوں،
جس میں میرا کلام تعریف والا ہو جاتا ہے۔
مثال۔ کیا آواز آپ سب کے پاس ہے یا نہیں۔ آپ کو زبان ہے آتی ہے اردو بولیں پنجابی۔
فارسی بولیں عربی بولیں۔ انگلش بولیں یا وہ بولیں جس کو آپ ہی سمجھیں کوئی اور نہ سمجھے۔
بہر حال زبان ہے۔ اگر آپ کسی زبان میں گیت گاتے ہیں گانا گاتے ہیں عزت ملے گی۔ اور اسی
آواز سے آپ قرآن پڑھیں نعت پڑھیں۔ عزت ملے گی یا نہیں۔
آواز سے قرآن کو عزت نہیں ملتی اس قرآن سے آواز کو عزت ملتی ہے۔ پتہ چلا
اللہ نے ہر نبی کو وہ شان دی ہے۔ جو اس کا نام لیتا ہے عزت والا ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی
پاک ﷺ پیرس میں پیدا نہیں ہوئے۔ لندن میں نہیں۔ واشنگٹن میں۔ وہاں لوگ
جاتے ہیں سیر کے لیے۔ اس مقام پر جہاں سبزہ بھی نہیں۔ مکہ مکرمہ۔ خشک علاقہ ہے۔
پہاڑی علاقہ۔ تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے۔ جب تم پیرس جانے کی نیت کرو، لندن جانے
کی۔ تمہارے اندر تفریح کا خیال ہو گا۔ تم اپنے رنگ میں جاؤ گے۔ لباس پہن لو گے۔ جیسا
مرضی حلیہ بنا لو گے۔ مگر میرا نبی پیدا ہوا ہے مکہ۔ اے مسافر آنا تو ذرا ادب سے آنا۔
سمجھ کر مکے کی وجہ سے نبی کو عزت نہیں ہے۔ بلکہ نبی کی وجہ سے عرش ہے
اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔ لا اقسم بهذا۔ یہ قسم ہے اس شہر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No
Date / /

مکہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کی حاجت نہیں۔ مگر وہ فرما رہا ہے مجھے قسم ہے اس شہر کی۔ اس لئے کہ اس
میں بیت اللہ ہے۔ اس لئے۔ مقام ابراہیم۔ صفا مروہ۔ منیٰ مزدلفہ۔ عرفات نہیں۔ اللہ فرماتا
ہے وانت حل بھذا البلد۔ مجھے اس کی قسم اس لئے کہ محبوب تو اس میں اچھا ہے۔
جہاں نبی کے قدم آئے اللہ اس شہر کی قسم یاد فرماتا ہے۔ کوئی معمولی بات ہے۔
پتہ چلا۔ جس کسی کو عزت ملی ہے۔ یا ملے گی میرے نبی کی بدولت ملے گی۔ اب جس کو اونچا
ہونا ہے نبی کا غلام بن جائے۔ جب وہ نبی کا غلام بنے گا تو فاروق اعظم کہلائے گا۔ کبھی وہ امام
اعظم کہلائے گا۔ کبھی وہ غوث اعظم کہلائے گا۔ کبھی وہ خطیب اعظم کہلائے گا۔ اور جو ان کا
غلام نہیں اس کے لئے عزت نہیں ہے۔

آپ تو جانتے ہیں کہ آج سے ہزار سال پہلے کون بغداد میں بادشاہ تھا۔ جس کی
حکومت تھی ذرا نام بتائیں۔ مگر ہزاروں کی تعداد ہے کسی کو معلوم نہیں۔ غوث الاعظم کو
آپ سب جانتے ہیں یا نہیں۔ ہزار سال پہلے ہو گزرے ہیں۔ معتصم باللہ وہ اپنے دور کا
حکمران۔ جو بغداد میں اس وقت حکومت کرتا تھا۔ آپ کو اس کا نام یاد نہیں آپ
کو اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ مگر سیدنا غوث اعظم کا نام ہر مسلمان کیا ہے میں جانتا
ہوں۔ تو یہ شہرت کیوں ہے۔ یہ عزت کیوں ہے۔ اس خلیفہ نے لوگوں کی گردنوں پر حکومت
کی۔ غوث پاک نے نبی پاک کا غلام بن کر لوگوں کے دلوں پر حکومت کی۔ اور یہ دلوں
کی حکمرانی جاتی نہیں ہے۔

مجھے قائد اعظم کی دائی کا نام بتاؤ۔ پاکستان کی سب سے بڑی شخصیت۔ ہر نوٹ
کے اوپر اس کی تصویر۔ اب تو سکوں پر بھی آگئی ہے۔ معلوم نہیں۔ حضرت حلیمہ کو آپ
جانتے ہیں یا نہیں۔

سب بچوں تک کو تو پتہ ہے حلیمہ کہتے ہیں حضور کی دائی حلیمہ۔
پتہ چلا جس کو نسبت نبی سے ہو گئی جس کا تعلق آپ سے ہو گیا۔ وہ جس کا نام والدہ یا نام
والد ہے۔ میں نے کہا حضرت عبداللہ بن عثمان۔ ایک شخصیت کا نام لے رہا ہوں۔
آپ میں سے کتنے پہچانتے ہو۔ اب میں اس کا دوسرا نام لینے لگا ہوں۔ صدیق اکبر

یہ صدیق کا نام ان کو کس نے دیا ہے۔ ان کا نام عبداللہ۔ ان کے والد کا نام عثمان۔ کنیت ابی قحافہ
ان کی کنیت ابو بکر۔ ان کو نام سے کوئی نہیں پہچانتا۔ جو نام ان کو میرے نبی نے دیا ہے۔ اسے
دنیا جانتی ہے۔ ایک شخصیت ہے جس کا نام عبدالرحمن ہے۔ نام سے آپ نہیں پہچانتے
اگر میں ابو ہریرہ کہوں گا تو سب پہچان لیں گے۔ یہ ابو ہریرہ کی نسبت ان کو میرے نبی پاک ﷺ
نے دی ہے۔ تو پتہ کیا چلا۔ جو نام میرے نبی کی بارگاہ میں ملتا ہے۔ وہی مشہور ہوتا ہے
اور جو نبی عطا کرے اس کو شہرت عزت ملتی ہے۔ اندازہ کرو خود نبی کی کتنی عزت ہوگی۔
ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ ابو لہب کا نام تو عبدالعزی تھا۔ مگر عمرو بن ہشام
کہوں گا کوئی نہیں جانے گا۔ ابو جہل کہوں گا تو لوگ پہچان لیں گے۔ یہ لقب بھی ان کو
میرے نبی نے دیا تھا۔ تو آج بھی جان لو۔ چلو۔ اس دور کی بات نہیں۔ اس دور سے
بعد کی بات کروں۔ میں حضرت سید نا حسن پکار رہا ہوں۔ انڈیا میں ایک بزرگ ہوئے
ہیں۔ ان کا نام سید نا حسن تھا۔ کوئی نہیں پہچانتا۔ میں کہوں خواجہ معین الدین چشتی
ان کو سب جانتے ہیں۔ یہ معین الدین کا لقب ان کو میرے نبی پاک کی بارگاہ سے ملا
ہے۔ یہ میرے نبی نے عطا کیا ہے۔ تو جو نبی دیتا ہے اس کو عزت ملتی ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا
ہے۔ کہ ہم نے آپ کو مالک بنا دیا ہے۔ اب جس نے عزت لینی ہے نبی کا غلام بن
جائے۔ عزت مل جائے گی۔

نبی پاک ﷺ جمعہ کے دن پیدا نہیں ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں جمعہ حضرت آدم کی ولادت
کا دن ہے۔ مبارک دن ہے۔ لہٰذا اس دن کی وجہ سے نبی کو شان نہیں ملتی
کے دن ہوتے تو یہودی کہتے ہمارا دن۔ اتوار کے دن پیدا ہوتے تو عیسائی کہتے ہمارا دن۔
منگل کے دن پیدا ہوتے تو ہندو کہتے ہمارا دن۔ اللہ نے ان دنوں میں پیدا نہیں کیا۔ پیر
کے دن پیدا کیا تاکہ آنے والوں کو معلوم ہو جائے۔ دنوں کی وجہ سے نبی کو نہیں۔
بلکہ نبی کی وجہ سے دنوں کو عزت ملتی ہے۔

دن کا نام بھی پیر ہو گیا۔ پیر جس نے بھی نام رکھا خوب رکھا۔ اس دن ساری کائنات
کا پیر آیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں پیدا کیا۔ مکہ کو عزت مل رہی ہے۔ جس دن پیدا کیا اس

دل کو عزت مل رہی ہے کہ جس بیٹے کو پیدا کیا اس بیٹے کو عزت مل رہی ہے۔ جس جگہ پیدا
کیا اس جگہ کو عزت مل رہی ہے۔ خلاصہ یہ نکلا اللہ تعالیٰ نے نبی کو مالک بنا دیا۔ اب
جس کو عزت ملے گی نبی کی بدولت ملے گی۔

یہی پیغام ملے گا۔ سنی جلسے کرتے ہیں۔ جب آپ مر جائیں گے گاڑی کیا ساتھ جائے گا۔
قبر کی جگہ نہیں ملتی۔ گاڑی کی کہاں ملے گی۔ کیا الماری جائے گی کپڑوں کی۔ فیکٹری جائے گی۔
دکان جائے گی۔ آپ کے یہ سلسلے کے کپڑے ساتھ ہیں۔ یہ سلسلہ کفن۔ وہ بھی بچوں نے
دینا ہے یا خیراتی ادارے نے دینا ہے۔ دفنا دیں گے کچھ بھی ساتھ نہیں۔ لیکن میں ایک بات
بتانا چاہتا ہوں۔ ایسے جس اولاد کے لیے، جس دنیا کے لیے صبح شام لگے ہوئے ہو۔ یہ سب
یہاں رہ جائے گا۔ اگر قبر میں تمہارے ساتھ جائے گا تو عشق رسول جائے گا۔ نبی کی
محبت جائے گی۔ ان کا عشق جائے گا۔ ان کی غلامی جائے گی۔ تو یہ بھی پیغام دے رہے
ہیں۔ اگر امن چاہتے ہو۔ دنیا میں انقلاب لانا چاہتے ہو۔ زندگی کو کامیاب بنانا تو بس
ان کے غلام بن جاؤ۔ جب غلام بنو گے آنے والی نسلوں کے امام بن جاؤ گے۔

بڑے بھائی کا کرتا۔ چھوٹے بھائی کا پاجامہ گنجے پہ بستر اور ہاتھ میں لوٹا۔ دل ان سب کا
کھوٹا۔ کہتے ہیں چلو چلو ——— ہم کہتے ہیں میلاد میں چلو تو کہتے ہیں۔
(بدعت ———) صحابہ نے میلاد نہیں منایا ——— میں نے کہا صحابہ نے حج کے سوا کوئی
اور اجتماع کیا۔ تم کو رائیونڈ میں اجتماع کرتے ہو۔ تمہارا اجتماع کرنا جائز ہے۔
نبی کا میلاد منانا ناجائز۔ تمہاری سمجھ غلط ہو سکتی ہے۔ نبی کا میلاد غلط نہیں ہو سکتا۔
(۱۸ ——— ۵۳) — یہ یہاں ——— قانون نکالا گیا ہے انہوں نے کہ جو کام صحابہ نے نہیں
کیا۔ وہ کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ کہاں لکھا ہے یہ کس آیت کا ترجمہ ہے یہ کس کتاب کی حدیث ہے
کہ جو صحابہ نے کام نہیں کیا وہ نہیں کر سکتے۔ یہ کوئی قانون ہے۔ ورنہ میں تم کو پوچھتا ہوں۔ جتنے
کام تم کرتے ہو صحابہ نے نہیں کیے۔ پھر آپ نہیں بانٹیں شاباش کر دیں گے۔ یہ لوگ صرف ہمیں دھوکہ
دیتے ہیں۔ یہ لوگ ایجنٹ ہیں دشمنوں کے۔ اور مسلمان قوت تب بنیں گے جب
نبی کے غلام بنیں گے۔ یہ ہمیں کسی اور چیز سے نہیں روکتے۔ شیطان نے جب مردود ہو گیا۔

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

راندۂ درگاہ ہو گیا۔ قرآن میں ہے کہ اس نے کہا۔ لاقعدن لہم صراطک المستقیم۔ میں سب کو گمراہ کروں گا۔
میں سیدھے راستے پر۔ کبھی سینما گھر کے سامنے بستر لوٹا ہاری کو تبلیغ کرتے ہوئے
دیکھا ہے۔ جواء خانے میں۔ شراب خانے میں۔ بدکاریاں جہاں جہاں ہوتی ہیں۔ سنیوں کی مسجدوں
میں آتے ہیں۔ ان کے گھروں پہ جاتے ہیں۔ ارے بھائی جو مسجد میں آیا ہے۔ جو میلاد منا رہا ہے۔ جو
درود سلام پڑھ رہا ہے۔ جو نبی کا نام چوم رہا ہے۔ جو نیکی کر رہا ہے وہ تو ہے سیدھے راستے پر۔
تبلیغ کرنی ہے تو جاؤ ان کو کرو جو بھٹکے ہوئے۔ مگر مجھے قرآن کی آیت یاد آتی ہے کہ شیطان نے
کہا تھا۔ یا اللہ میں سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔ کیونکہ جو غلط راستے پر ہیں۔ وہ تو ہیں ہی شیطان
کے راستے پر۔ ان میں تو ان کو تبلیغ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ گمراہ ان کو کروں گا جو سیدھے
راستے پر ہیں۔ جو آپ کے پاس آتے ہیں۔ ان کو مزارات سے روکتے ہیں۔ میلاد سے
روکتے ہیں۔ نبی کی تعظیم سے روکتے ہیں۔ نبی کا نام پکارنے سے روکتے ہیں۔ استمداد
اور توسل سے روکتے ہیں۔ نبی کی عظمت سے روکتے ہیں۔ تو یہ سیدھا راستہ ہے۔ یہ
شیطان نے کہا تھا۔ کہ میں سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔ کیوں ادھر نہیں جاتے۔ ان کو ان سے
نہیں آپ سے چڑ ہے۔ آپ کے دشمن ہیں۔ آپ کو سیدھے راستے سے روکتے
ہیں۔ جو ان کا ہو جائے گا وہ سیدھے راستے پر نہیں ہوگا۔ اب آپ کی مرضی ہے۔
آپ سیدھا راستہ پر رہنا چاہیے یا ان کے پیچھے جانا چاہیے۔ کیا آپ نماز
پڑھتے ہیں۔ تو سیدھا راستہ کون سا ہے۔ نماز پڑھتے ہوتے تو سوچ
سکتے۔ یہی تو کمزوری ہے۔ اللہ ہم سب کو پنجوقتہ صبح آداب کے ساتھ نماز پڑھنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ سنیوں مسجد میں بنانا تو آتی ہیں۔ آباد کرنا نہیں
نہیں آتا۔ اسی لیے وہ جو ہیں قبضے کر لیتے ہیں۔ مسجدوں کو آباد کرو۔
ایک شخص مسلمان وضو کیا۔ کپڑے بھی پاک بدن بھی پاک مسجد میں گیا
منہ طرف کعبہ کے نماز شروع کر دی۔ بتائیں سیدھے راستے پر ہے یا نہیں۔ اس کے
باوجود وہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ یا اللہ مجھے سیدھا راستہ چلا۔ کوئی سن کے
کہے یار عجیب آدمی ہے۔ سیدھے راستے پر کھڑا ہوا ہے کہ رہا ہے سیدھا راستہ دکھا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

اور کون سا سیدھا راستہ ہے۔ ہر رکعت میں کر رہا ہے۔ اھدنا ——— تو کیا کوئی اور
بھی سیدھا راستہ ہے۔ مگر کوئی سنے تو کیا ہے ——— اور ہر نمازی ہر رکعت میں کہہ رہا ہے۔
جماعت کے ساتھ لوگ امام کے پیچھے کہہ رہا ہے۔ الگ الگ تو سارے کہتے ہیں۔ تو کیا یہ دعا قبول
ہوتی ہے یا نہیں۔ لازمی ہوتی ہے۔ اور اس کا جواب بھی آپ کو نماز ختم ہونے سے
پہلے ملتا ہے۔ سلام نہیں پھیرا جواب پہلے ملے گا۔ آپ التحیات بیٹھ پڑھ
رہے ہیں التحیات ——— کیا ترجمہ ہے۔ فرشتے آئیں گے قبر میں طرح طرح
سوال کریں گے نا ——— اس وقت سارا کہہ دینا جیسے عربی نہیں آتی ——— ابھی میں
پوچھوں کہ آسٹریلیا کے میچ میں کون ہارا کون جیتا ——— سیکھنے کا شوق نہیں۔
میں یہ نہیں کہتا کہ انجینئر نہ بنو۔ کمپیوٹر سائنس نہ سیکھو۔ سب کچھ سیکھو مگر پہلے
ایمان سیکھو ——— وہ بھی ضروری ہے اور اتنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں چلتا ———
التحیات للہ ——— یا اللہ میری تمام عبادات جو زبان ——— کی، مال
کی بدن ——— کی۔ سب قولی فعلی مالی عبادات سب تیری بارگاہ میں پیش کرتا
ہوں۔ اس کے بعد کہیں السلام علیک ورحمۃ اللہ ——— نماز ہو جائے گی۔ ماشاء اللہ
آپ مفتی ہیں زندہ باد ——— فوراً جواب آ رہا ہے۔ کیا آپ نے قیام نہیں
کیا۔ سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ قرآن نہیں پڑھا۔ رکوع نہیں کیا۔ سجدہ نہیں کیا۔
سب کچھ کیا مگر نماز نہیں ہوگی کیوں۔ اس لیے غیب سے تمہیں کیا آواز آتی ہے۔
اے بندے یہ بتا تجھے کلمہ کس نے سکھایا۔ تجھے نماز کا طریقہ کس نے سکھایا۔ تجھے میرا نام اور
پتہ کس نے سکھایا۔ میرے حبیب نے تمہیں میرا پتہ بتایا ہے۔ وہ حبیب میری بارگاہ
میں موجود ہے۔ عبادت میری بارگاہ میں پیش کی ہے۔ سلام کا ہدیہ ان کی بارگاہ میں
پیش کر ——— جب تک تو سلام نہیں پیش کرے گا تیری نماز نہیں ہو سکتی۔
یا اللہ علمائے کرام کہتے ہیں نماز میں تمہیں کوئی سلام کرے تو تم سلام کا جواب نہیں دے سکتے
تم کسی کو سلام نہیں کر سکتے۔ اور یہی وہ ہے کہ ان کو سلام نہ کریں تو نماز نہیں ہوتی۔
جواب آتا ہے غیب سے کہ اب تو پہچان لو کہ نبی ہم جیسا نہیں۔ ان جیسا کوئی

Memo No ________
Date / /
M T W T F S S

اور نہیں ہے۔ اور یہ بات ہے میں کسی اور کو سلام کروں گا نماز ٹوٹ جائے گی۔ کوئی اور نہیں
سلام کرے جواب دو گے نماز ٹوٹ جائے گی۔ یہ بات ہیں۔ اگر ان کو سلام نہ کریں نماز
نہیں ہوتی ——— (۱-۱-۵۸) غیب جواب بس یہی تو ہیں سیدھا
راستہ دکھانا ہے۔ تم نے کہا تھا اھدنا الصراط المستقیم کہ یا اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ تو اب
تجھے سیدھا راستہ دکھا رہا ہوں۔ اس نبی پر درود سلام بھیجتے رہنا۔ ان کے غلام بن جانا۔
یہی سیدھا راستہ ہے۔ قرآن کی دوسری آیت بھی سنو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔
وانک لتھدی الی صراط مستقیم ۔ اور بے شک آپ ضرور ہدایت دیتے ہیں
سیدھے راستے کی۔ تو پتہ چلا سیدھے راستے کی ہدایت ہمارا نبی دیتا ہے۔ جو نبی کو
ھادی مانتے ہی نہیں جو نبی کو ہدایت دینے والا مانتے ہی نہیں۔ تو بتائیں ان کو ہدایت
ملی۔

کہتے ہیں اگر ہدایت دے سکتے تھے تو ابوجہل کو کیوں نہ دی۔ ان کی کھوپڑی میں یہ آتی
ہے بات۔ اچھی سوچ ان کے ہاں نہیں آتی ——— کیوں اس کی وجہ ہے۔ ڈاکٹر حکیم کہتے ہیں
جیسا کھاتے ہو ویسا اثر ہوتا ہے۔ گرم چیزیں کھاؤ گے گرمی ہوگی۔ ٹھنڈی چیزیں کھاؤ گے
——— اثر ہوتا ہے نا۔ بعض چیزوں کی تاثیر گرم ہوتی ہے بعض کی سرد۔ پلید چیزیں
کھاؤ گے تو اندر گڑبڑ ہوگی۔ اچھی چیزیں کھاؤ گے تو ——— تو ان کی کھوپڑی میں اچھی
چیز کیوں نہیں آتی ——— اس لئے یہ کھاتے ہیں کوا ——— یا صلوٰۃ ——— ان کی کتاب میں
لکھا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں کہ کوا کھانا ثواب۔ اور ہمارے نزدیک حرام ہے۔
ہمارے ہاں شب برات پہ حلوہ پکتا ہے تو کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حرام بھی کہتے ہیں اور
کھا بھی جاتے ہیں ——— سمجھ نہیں آتی۔ کیا ہے ان کا مسئلہ اور کیا ہے ان کا پیٹ۔

میں نے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ یہ لوگ دین سے مذاق کرتے ہیں۔
اور جو دین کے شعائر کی تبلیغ کریں ہم ان کو پاک نہیں کہہ سکتے ——— تو جو فرمائیں۔
یہ کھاتے ہیں کوا اور کہتے ہیں کاشیں کاشیں ——— اور ہم کھاتے ہیں حلوہ اور پڑھتے ہیں یا نبی
کی نعتیں ——— سنو۔ ان کی کھوپڑی میں صحیح بات نہیں آتی۔ کہتے ہیں ہدایت

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

دے سکتے تھے تو ابو جہل کو کیوں نہ دی گا ۔ بڑا پیارا رشتہ ہے ان کا ۔ ان کو بہت تکلیف ہے، بیمار
اس چچا کو کیوں نہ کچھ ملا ۔ بڑی فکر ہے ان کو ۔ یہ کیوں پیچھے رہ گیا ۔ یہ تو اس سے
سے شکل ہی نہیں تھا ۔ یہ آگے بڑھ جاتے اگر ہدایت دے سکتے ہوتے تو ابو جہل کو دیتے ۔
ولید کو دیتے شیبہ کو دیتے ۔ جتنے ان کے قریبی واقف ہیں ان کا نام لیتے ۔ یہ نہیں ہدایت
دے سکتے ہیں ان کو کیوں نہ دی گا ۔ میں آپ کو سمجھاؤں اب کہ کیوں اللہ تمام عمر کے
لوگوں کو سمجھ آ جائے ۔ نبی پاک ہدایت دے سکتے تھے یا نہیں؟ اس مسئلے کو
دیکھو ایک طرف ۔ یہ بتاؤ اللہ ہدایت دے سکتا ہے یا نہیں ۔ جو انکار کرے گا
کیا وہ مسلمان رہے گا ۔ بولو اللہ نے کیوں نہ دی ہدایت ۔ دیں جواب ۔
اس نے کیوں نہ دی ۔ تم صبح بحث کرو ۔ شام کرو ۔ دن کرو رات کرو ۔ ایک ماہ
کرو ۔ ایک سال کرو دس سال کرو ۔ آخری جواب یہ ہوگا کہ اللہ نے چاہا ہی نہیں ۔
بس یہی جواب میرا ہے ۔ جس کو اللہ نے نہیں چاہا ۔ اس کو مصطفیٰ ﷺ نے بھی نہیں
چاہا ۔ کیونکہ میرا نبی اللہ کی رضا کے خلاف نہیں کرتا ۔ (1--6--46)

۔ اللہ نے جس کے لیے ہدایت پیدا کی ۔ میرے نبی نے اس کو ہدایت دی ۔ جس کے لیے
اللہ نے پیدا نہیں کی میرے نبی نے اس کو ہدایت نہیں دی ۔ کیونکہ خالق ہدایت
تو اللہ ہے ۔ جس کے لیے اللہ نے خلق ہی نہیں کی نبی کیوں دے اس کو ۔ اور اگر یہ کہو کہ نبی
کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ تو میں موٹی بات پیش کرو ۔ حضور نے دعا کی
یا نہیں کی ۔ اے اللہ عمر بن خطاب سے اسلام کو عزت عطا فرما ۔ تو جس کے لئے نبی
نے کہا ۔ اس نے اس کو دی ہے یا دی گا ۔ تو نبی جس کو مانگ لے اللہ دے دیتا ہے ۔ اگر
نبی سب کے لیے چاہتا تو اللہ دے دیتا ۔ نبی نے چاہا نہیں ۔ اللہ پابند نہیں ہے اللہ
مجبور نہیں ہے ۔ مگر جس کو اللہ نے ہدایت نہ دی اس کو نبی نے نہ دی گا ۔

اللہ فرماتا ہے ہم نے اونچا کیا ۔ رفعنا کی بات سنیں ۔ ۲ ۔ آپ کا یہ جملہ
دانشمندانہ مکان ہیں ۔ کوئی تین منزلہ کوئی چار منزلہ ۔ آگے جائیں گے کوئی اور بلڈنگ
نظر آئے گی ۔ کراچی میں اونچی منزل دیکھ ۔ سب اس کو اونچا کہتے ہیں یا نہیں ۔

380

بندوں نے اونچا کیا ہے۔ جو خدا نے بنائی ہے۔ اب جس کو انسانوں نے اونچا کیا ہے جب
تک اس کو اونچا مان رہے ہیں۔ کوئی انکار نہیں کرتا۔ حالانکہ اس سے بھی اونچی بلڈنگیں
بن رہی ہیں کسی اور ملک میں گئے۔ جاپان میں۔ جنوبی افریقہ۔ امریکہ میں۔ 120 -
دو بلڈنگوں کا گرنے کا قرآن میں ثبوت ہے۔ قرآن کی سورۃ توبہ نمبر 9 - پارہ نمبر 11
آیت نمبر 110 - ستمبر کا مہینہ 9 - گیارہ تاریخ - عمارت گری کی 110 منزل -
مسجد ضرار کا ذکر ہے وہاں اللہ فرماتا ہے یہ عمارت ان کو کھٹکتی رہے گی - اب
تو امریکہ والے بھی گیارہ صفوں میں لگ گئے ہیں - دو عمارتیں گری تھیں وہ بھی گیارہ
نیو یارک میں تھیں ان گیارہ صفوں کا کمال دیکھو - اور حیرت ہے بلڈنگیں
ادھر گر رہی ہیں - پابندیاں ان پر لگ گئیں سے رکی نہیں گیارہ صفوں کے خلاف بول
رہے ہیں - وہ بھی گیارہ صفوں فنا ہو رہے ہیں -

ان عمارتوں کو انسانوں نے اونچا کیا ___ یہ تب تک رہے نہ رہے مگر ان
کو تو انسانوں نے اونچا کیا ہے - اور میرے نبی ہیں جس کے ذکر کو خدا نے اونچا کیا ہے -
جس کو خدا اونچا کرے اس کو کون نیچا کر سکتا ہے -

اب دیکھو دنیا میں فرش پر ہر سیکنڈ میں ہر طرف میرے نبی کا ذکر ہو رہا
ہے - یہ گھڑی کا ہے - کراچی سے انڈیا کے ٹائم میں کتنا فرق ہے - مشرقی پاکستان
بنگلہ دیش کا ایک گھنٹے - سعودی عرب کا دو گھنٹے - مصر کا تین گھنٹے کا - لندن
کا پانچ - امریکہ کا دس گھنٹے - کراچی میں ہر وقت ایک ہی اذان کہیں
جگہ پانچ منٹ کا فرق - کراچی سے دوسرے شہروں کا فرق کہیں پانچ منٹ
___ پوری دنیا یہ گول کیوں بنائی ہے یہ سائنس والے کہتے ہیں اللہ نے یہ دنیا گول
بنائی ہے - ا ___ جو مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے - جہاں سورج پہلے طلوع ہو گا
کہیں دس منٹ بعد ___ اس لئے اللہ یہ چاہتا ہے - دنیا میں ہر لمحے کسی نہ کسی
جگہ - میرے نبی کا ذکر ہوتا رہے گا - کہیں اذان ہے کہیں نماز ہے
نبی کا ذکر کہیں نہ کہیں ہو رہا ہے - الحمد للہ

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

(B) سے رہے گا پورا نہیں۔ ان کا چرچا رہے گا پڑے خاک ہو جائیں جلنے والے
نبی کا ذکر رہے گا۔ دنیا میں وہ وقت آ سکتا ہے کہ خدا کا ذکر نہ رہے۔
سب ختم ہو جائیں گے۔ وہ وقت آ سکتا ہے کہ رب کا نام لینے والا کوئی نہ ہو۔
وہ وقت کبھی نہیں آ سکتا۔ کہ حضور نبی پر کوئی درود و سلام پڑھنے والا نہ ہو۔
اللہ کے سوا ہر شے فنا ہو جائے گی۔ وہ ان چیزوں سے پاک ہے۔ اللہ کا
فعل اس کے ساتھ ہے۔ ان اللہ و ملائکتہ۔ اللہ کے سوا ہر شے فانی۔
یہ کائنات نہیں تھی اللہ تھا۔ یہ کائنات نہیں ہو گی اللہ ہو گا۔ جب کچھ نہیں ہو گا۔
اللہ نبی پر درود بھیج رہا تھا۔ جب کچھ نہیں ہو گا اللہ نبی پر درود بھیج رہا ہو گا۔
کس امر کا ذکر ہے۔

جبرائیل امین یہ آیت لے کر آئے۔ حضور کی بارگاہ میں طبرانی مسلم کشف الغمہ
میں روایت موجود ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جبرائیل اس آیت کا مطلب
کیا ہے۔ یہ حدیث میں نے بھی پڑھی اور انہوں نے بھی پڑھی۔ کہنے
لگے دیکھو۔ علم نہیں ہے۔ علم ہوتا تو پوچھتے کیوں۔ یہ بچے سکول جاتے
میں ماسٹر صاحب پوچھیں۔ کہ بتاؤ سومنات کا مندر کس نے توڑا۔ بچہ آگے
سے پوچھے ماسٹر صاحب آپ کو پتہ ہوتا۔ تو آپ پوچھتے کیوں۔ مولا بخش
کام دکھائے گا یا نہیں۔ پوچھنا بے علمی کی دلیل نہیں۔ اللہ فرماتا
ہے ما تلک بیمینک یا موسیٰ۔ اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔
کوئی اس کو پڑھ کے کہے کہ اگر اس کو پتہ ہوتا تو اللہ پوچھتا کیوں۔ جو ایسا کہے گا ایمان
نہیں بچے گا۔ پوچھنا بے علمی کی دلیل نہیں ہے۔

نبی پاک سے کیوں فرما رہے ہیں۔ مقصود یہ ہے اس میں حضور کی شان تھی۔ حضور
نہیں چاہتے تھے کہ میں کہوں۔ حضور چاہتے تھے کہ اللہ بتائے۔ جبرائیل بھی بڑے
پکے سنی تھے۔ انہوں نے آگے سے نہیں کہا کہ میں کیا جانوں۔ مجھے کیا پتہ۔ آپ جانیں۔
آپ معلوم کر لیں آپ کو شوق ہے۔ جبرائیل نے کہا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

382

Memo No

Date / /

M T W T F S S

فرمایا جاؤ میرے رب سے پوچھ کر آؤ۔ جبرائیل امین اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔
یا اللہ تیرا حبیب فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک کا کیا معنی ہے۔ اللہ نے فرمایا
جاؤ میرے حبیب سے کہو۔ اذا [illegible] معی۔ جب میرا ذکر کیا جائے
گا میرے ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔ کلمہ پڑھو۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
جب تک اللہ کا کلمہ توحید پڑھتے رہو مسلمان نہیں۔ اللہ کے ساتھ نبی
کا ذکر ہے یا نہیں۔ اذان میں۔ نماز میں اللہ کا ذکر۔ ایک بات ذرا غور۔ جب
اللہ کا ذکر پہلے اور نبی کا ذکر بعد میں ہو۔ اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی
نے اذان کیا جہاں میں دیکھو ایمان والو۔

بس ذکر حق ذکر ہے مصطفیٰ کا

اذان کیا جہاں بھی دیکھو۔ پہلے اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر کے بعد نبی کا ذکر ہے

کہ پہلے زبان حمد سے پاک ہو لے

تو پھر نام لے تو حبیب خدا کا

اللہ کا نام لے کر زبان کو پاک کر لے۔ بعد نبی کا نام لے۔ اللہ اپنے حبیب کی تعظیم
سکھا رہا ہے۔ آپ اپنے نبی کو دیکھیں۔۔ کیا سکھاتے ہیں۔ نماز سے پہلے آپ
وضو کرتے ہیں کیا بغیر وضو کے نماز ہو جاتی ہے۔ (لطیفہ)

ایک مولوی صاحب نے کہا دیہات میں کہ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ ایک
دیہاتی آدمی اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا مولانا صاحب۔ میں نے کئی مرتبہ پڑھی ہے
کبھی بھی ہو جاتی ہے۔ وضو کے فرض کتنے ہیں۔ چار فرض سنت
پہلے ہیں۔ وہاں اللہ کا نام پہلے نبی کا نام بعد میں۔ یہاں اللہ کے فرض بعد میں
ہیں بعد میں نبی کی سنت پہلے۔ اللہ مصطفیٰ کی بارگاہ کا ادب سکھاتا ہے۔

جمعہ 9 — 21 — 7 PM

1-9-2017
10-12-1438

یہاں تک لطیفہ ختم اگلے صفحہ پر [illegible]

in case of loss, please return to:

ALL INFORMATION IN GOOD FAITH AND
BELIEVED TO BE CORRECT AT THE TIME OF GOING PRESS
NO RESPONSIBILITY CAN BE ACCEPTED FOR ANY ERROR

KHURRAM PAPER PRODUCTS
WEB: WWW.KHURRAMPAPER.COM
AL-KARIM MARKET URDU BAZAR LAHORE.PH:0423-7123016

Personal Data

name

surname

home address

telephone fax

mobile

e-mail

business address

telephone

mobile

e-mail

web-site

faimly doctor tel

blood group

passport no valid untill

visa valid untill

visa valid untill

visa valid untill

driver's lisence

bank a/c

health insurance

contact in emergency

Conversion Tables

converting higher quantities thus: 2 ft. 9 in. = 33 in. = 76.2 cm + 7.62 cm = 83.33 cm.

Inches		*Centimeters*	*Ounces*		*Grammes*	*Grammes*		*Gallons*
.393700	1	2.5400	.035274	1	28.349523	.21997	1	4.54609
.787402	2	5.0800	.070548	2	56.699046	.43994	2	9.09218
1.181102	3	7.6200	.105812	3	85.048569	.65991	3	13.63827
1.574803	4	10.1600	.141096	4	113.398092	.87988	4	18.18436
1.968504	5	12.7000	.176370	5	141.747615	1.09985	5	22.73045
2.362205	6	15.2400	.211644	6	170.097138	1.31982	6	27.27654
2.755906	7	17.7800	.246918	7	198.446661	1.53979	7	31.82263
3.149606	8	20.3200	.282192	8	226.796184	1.75976	8	36.36872
3.543307	9	22.8600	.317466	9	255.145707	1.97973	9	40.81481

Feet		*Metres*	*Pounds*		*Kilogrammes*	*Sq. Feet*		*Sq. Metres*
3.280840	1	.3048	2.204622	1	.453592	10.76391	1	.90290
6.561680	2	.6096	4.409244	2	.907184	21.52782	2	.15580
9.842520	3	.9144	6.613866	3	1.360776	32.29173	3	.27870
13.123359	4	1.2192	8.818488	4	1.814368	32.05564	4	.37160
16.404199	5	1.5240	11.023110	5	2.267960	53.81955	5	.46450
19.685038	6	1.8288	13.227732	6	2.721552	64.58346	6	.55740
22.965878	7	2.1336	15.432354	7	3.175144	75.34737	7	.65030
26.246718	8	2.4384	17.636976	8	3.628736	86.11128	8	.74320
29.527558	9	2.7432	19.841598	9	4.082328	96.87519	9	.83618

Yards		*Metres*	*Seers*		*Kilogrammes*	*Cu. Feet*		*Cu. Metres*
1.093613	1	.91440	1.071666	1	.93311	35.31467	1	.02832
2.187226	2	1.82880	2.143332	2	2.86622	70.62934	2	.05664
3.280839	3	2.74320	3.214998	3	2.79933	105.94401	3	.08496
4.374452	4	3.65760	4.286664	4	3.73244	141.25868	4	.11328
5.468065	5	4.57200	5.358330	5	4.66555	176.57335	5	.14160
6.561678	6	5.48640	6.429996	6	5.59866	211.88802	6	.16992
7.655291	7	6.40080	7.501662	7	6.53177	247.20269	7	.19824
8.748904	8	7.32520	8.573328	8	7.46488	282.51736	8	.22656
9.842517	9	8.22960	9.644994	9	8.39799	317.83203	9	.25488

Miles		*Kilometres*	*Tons*		*Kilogrammes*	*Horsepower*		*Kilowatts*
.621371	1	1.60934	.000984	1	1016.0469	1.341022	1	.7457
1.242742	2	3.21869	.001968	2	2032.0938	2.682044	2	1.4914
1.864113	3	4.82803	.002952	3	3048.1407	4.023066	3	2.2371
2.485484	4	6.43738	.003936	4	4064.1876	5.364088	4	2.9828
3.106855	5	8.04672	.004920	5	5080.2345	6.705110	5	3.7285
3.728226	6	9.65606	.005904	6	6096.2814	8.046132	6	4.4742
4.349597	7	11.26541	.006888	7	7112.3283	9.387154	7	5.2199
4.970968	8	12.87475	.007872	8	8128.3752	10.728176	8	5.9656
5.592339	9	14.48410	.008856	9	9144.4221	12.069186	9	6.7113

measures & conversions

length

12inches=1 foot
3 feet=1yard
220 yards=1furlong
5280 feet=1SM
6076.1 feet=1 NM
10 mm=1cm
10 cm=1 dm
10 dm =1 m
10 m=1dam
1,000 m=1 km
1 inch=2.54 cm
0.3937 inch=1 cm
1SM=1.6093 km
0.6214 SM=1km
1 NM=1.8519 km
0.5400 NM=1km

area

144 $inch^2$ = $foot^2$
9 $feet^2$ =1 $yard^2$
4840 $ards^2$ = 1 $acre^2$
640 $acres^2$=1 $mile^2$
100 mm^2=1 cm^2
100 cm^2=1 dm^2
10,000 cm^2 =1 m^2
100 m^2 =1dam^2
100 dam^2 =1 ha^2
10,000 dam^2 =1 km^2
1 $inch^2$ =64516 cm^2
0.155 $inch^2$ = 1cm^2
1$acre^2$=0.4047 ha^2
2.471 $acres^2$=1 ha^2
1 SM^2 = 2.5900 km^2
0.3861 SM^2 = 1km^2

capacity

16 ounces = 1 (U.S.) Pint
20 ounces= 1 imperial pint
2.4019 cups = 1 pint
2 pints= 1 quart
4 quarts (GB)= 1 gallon
1.2009.(U.S) gallon=
1 imperial (GB) gallon
10 ml= 1cl
100 cl= 1l
100 l= 1 hl
1 (U.S.) Quart=0.9465 l
1.0567 (U.S.) Quart= 1l
1 (U.S.) Gallon= 1 13.7854 l
0.2642 (U.S.) Gallon= 1 l
1 (GB) gallon= 4.5460 l
0.2200 (GB) gallon=1 l

weight

437.5 grains= 1 ounce
480 grains= 1 troy(fine) ounce
16 drams= 1 ounce
16 ounces= I pound
14 pounds=1 stone
112 pounds= 1 long hundred weight
2000 pounds= 1 ton

volume

1,1728 $inches^3$=1 $foot^3$
27 $feet^3$= 1 $yard^3$
1000 mm^3=1cm^3
1000 cm^3=1 dm^3
1,000 dm^3= 1 m^3
1 $inch^3$=16.387 cm^3
0.0610 $inch^3$= 1 cm^3
1 $yard^3$=0.7646 m^3
1.3080 $yards^3$=1 m^3

temperature

F	-40	-31	-22	-13	-4	5	14	23	32	41	50	59	68	77	86	95	104
C	-40	-35	-30	-25	-20	-15	-10	-5	0	5	10	15	20	25	30	35	40

speed

mph	20	30	40	50	60	70	80	90	100
kmph	32	48	64	80	96	112	128	144	160

International Dialing

Name	Code
ALGERIA	**213**
Algiers	2
Annaba	8
Oran	6
AFGHANISTAN	**93**
ARGENTINA	**54**
Buenos Aires	1
ARMENIA	**7**
AUSTRALIA	**61**
Adelaide	8
Brisbane	7
Canberra	6
Hobart	02
Melbourne	3
Perth	9
Sydney	2
AUSTRIA	**43**
Salzburg	662
Vienna	1
AZARBAIJAN	**994**
BAHRAIN	**973**
BANGLADESH	**880**
BALGARIA	**359**
BARBADOS	**1 809 29**
BELGIUM	**32**
Antwerp	3
Brussels	3 or 70
BERMUDA	**1 809**
BHUTAN	**975**
BOSNIA	**387**
Sarajevo	71
BRUNEI	**673**
BRAZIL	**55**
Brasilia	61
Recife	81
Rio de Janeiro	21
Sao Paulo	11
CANADA	**1**
Calgary (Alb)	403
Halifax (NS)	902
Montreal (Que)	514
Ottawa (Ont)	613
Quebec	418
Toronto (Ont)	416 or 905
Vancouver (BC)	604
Winnipeg (Man)	204
CHILE	**56**
Santiago	2
CHINA	**86**
Beijing	1
Shanghai	21
COLOMBIA	**57**
CROATIA	**389**
Zagreb	41
CUBA	**53**
Havana	7
CYPRUS	**357**
Larnaca	4
Nicosia	2
CZECH REPUBLIC	**42**
Prague	2
DENMARK	**45**
EGYPT	**20**
Cairo	2
FINLAND	**358**
Helsinki	9
FRNACE	**33**
GERMANY	**49**
Berlin	30
Bonn	228
Bremen	421
Cologne	221
Dusseldorf	211
Frankfurt (Main)	69
Hamburg	40
Leipzig	341
Munich	89
Stuttgart	711
GIBRALTAR	**350**
GREECE	**30**
Athens	1
Thessaloniki	31
HONG KONG	**852**
HUNGARY	**36**
Budapest	1
ICELAND	**354**
Reykjavik	1
INDIA	**91**
INDONESIA	**62**
Jakarta	21
IRAN	**98**
Abadan	631
Tehran	21
IRAQ	**964**
IRELAND	**353**
Dublin	1
ITALY	**39**
Bologna	51
Milan	2
Naples	81
Rome	6
Turin	11
Venice	41
JAMAICA	**1 809**
JAPAN	**81**
Fukuoka	92
Osaka	6
Tokyo	3
KAZAKHTSTAN	**7**
KENYA	**254**
Nairobi	2
KOREA(North)	**850**
KOREA(South)	**82**
Seoul	2
KUWAIT	**965**
LEBANON	**961**
LIBYA	**218**
LITHUANIA	**370**
LUXEMBOURG	**352**
MALAWI	**265**
Thondwe	533
MALAYSIA	**60**
Kuala Lumpur	3
MALTA	**356**
MARITIUS	**230**
MEXICO	**52**
Acapulco	74
Guadalajara	36
Mexico City	5
MOROCCO	**212**
Rabat	7
Tangier	9
THE NETHERLANDS	**31**
Amsterdam	20
Rotterdam	10
The Hague	70
NEPAL	**977**
NEW ZELAND	**64**
Auckland	9
Christchurch	3
Wellington	4
NIGERIA	**234**
Lagos	1
NORWAY	**47**
Oslo	22
OMAN	**968**
PAKISTN	**92**
Faisalabad	41
Islamabad	51
Karachi	21
Lahore	42
Peshawar	91
Quetta	81
PANAMA	**507**
PHILIPPINES	**63**
Manila	2
POLAND	**48**
Warsaw	22
PORTUGAL	**351**
Lisbon	1
QATAR	**974**
RWANDA	**250**
ROMANIA	**40**
Bucharest	0
RUSSIA	**7**
Moscow	095
St Petersburg	812
SAUDI ARABIA	**966**
Dhahran	3
Jeddah	2
Riyadh	1
SERBIA	**38**
Belgrade	11
SEYCHELLES	**248**
SINGAPORE	**65**
SLOVENIA	**386**
SOUTH AFRICA	**27**
Cape Town	21
Durban	31
Johannesburg	11
Pretoria	12
SPAIN	**34**
Barcelona	3
Las Palmas	28
Madrid	1
Seville	5
SRI LANKA	**94**
Colombo	1
SUDAN	**249**
SWEDEN	**46**
Stockholm	8
SWITZERLAND	**41**
Basle	61
Bern	31
Geneva	22
Zurich	1
SYRIA	963
TAIWAN	**886**
Taiper	2
TAJIKSTAN	**7**
THAILAND	**66**
TRINIDAD	**1 809**
TUNISIA	**216**
Tunis	1
TURKEY	**90**
Ankara	312
Istanbol	212,216
UAE	**971**
Abu Dhabi	2
Dubai	4
UGANDA	**256,41**
UKRINE	**7**
UK	44
Belfast	1232
Birmingham	121
Bristol	1272
Edinburgh	131
Glasgow	141
Liverpool	151
Inner London	171
Outer London	181
Manchester	161
UAE	**1**
Atlanta (GA)	404
Boston	617
Chicago	312
Cleveland	216
Dallas	214
Denver	303
Detroit	313
Honolulu	808
Houston	713
Las Vegas	702
Los Angeles	213
Manhattan/Bronx	212
Miami	305
New Orleans	504
New York City	212
Philadelphia	215
Pittsburgh	412
St. Louis	314
San Francisco	415
Washington (DC)	202
ZAMBIA	**260**
Lusaka	1

World Summary

Country	Capital	Area Sq Km	Major Language	Population	Currency
Afghanistan	Kabul	652,225	Pushtu	28,566,951	Afghani
Algeria	Algiers	2,381,745	Arabic	32,739,985	Algerian Dinar
Argentina	Buenos Aires	2,777,815	Spanish	38,176,887	Argentine Peso
Armenia	Yerevan	29,800	Armenian	3,325,843	Rouble
Australia	Canberra	7,682,300	English	19,706,679	Australian Dollar
Austria	Vienna	83,858	German	8,185,940	Schilling
Azerbaijan	Baku	86,600	Azerbaijani	7,823,747	Manat
Bahrain	Al-manama	707	Arabic	665,737	Bahrain Dinar
Bangladesh	Dhaka	147,570	Bengali	135,183,627	Taka
Belgium	Brussels	30,528	French-Dutch	10,287,727	Belgian Franc
Belarus	Minsk	207,595	Belorussian	10,347,711	Rouble
Bosnia Herzegovina	Sarajevo	51,129	Serbo-Croat	3,990,060	Dinar
Brazil	Brasilia	8,547,404	Portuguese	177,334,445	Cruzeiro
Brunei	Bandar Seri	5,765	Malay	357,057	Brunei Dollar
Bulgaria	Sofia	110,994	Bulgrain	7,549,256	Lev
Burma	Rangoon	676,552	Burmese	42,439,764	Kyat
Canada	Ottawa	9,970,610	English	32,163,220	Canadian Dollar
Chile	Santiago	756,626	Spanish	15,642,875	Chilean Peso
China	Beijing	9,571,300	Mandarin	1,293,824,090	Yuan
Colombia	Bogota	1,141,748	Spanish	41,567,287	Colombian Peso
Czechoslovakia	Prague	78,864	Czech, Slovak	10,250,642	Koruna Or Crown
Denmark	Copenhagen	43,094	Danish	5,382,120	Danish Krone
Estonia	Tallinn	45,227	Estonian	1,409,409	Kroon
Egypt	Cairo	997,739	Arabic	71,712,508	Egyptian Pound
Ethiopia	Addis Ababa	1,133,380	Amharic	69,195,285	Birr
Finland	Helsinki	338,145	Finnish	5,189,728	Markka
France	Paris	543,965	French	59,944,217	Franc
Germany	Berlin	356,970	German	83,436,282	Deutsche Mark
Gerogia	Tbilisi	69,700	Georgian	4,937,702	Rouble
Greece	Athens	131,957	Greek	10,663,484	Drachma
Hongkong	Victoria	1,074	English	7,381,742	Hongkong Dollar
Hungary	Budapest	93,030	Hungarian	10,049,281	Forint
India	New Delhi	3,165,596	Hindi	1,059,301,099	Indian Rupee
Indonesia	Jakarta	1,904,443	Bahasa Indonesia	234,363,497	Rupiah
Iran	Teheran	1,648,000	Farsi (Persian)	67,059,804	Rial
Iraq	Baghdad	438,317	Arabic	24,578,530	Iraqi Dinar
Ireland	Dublin	70,273	Irish	3,918,562	Punt
Italy	Rome	301,323	Italian	57,740,213	Lira
Japan	Tokyo	377,837	Japanese	127,136,912	Yen
Jordan	Amman	89,556	Arabic	5,438,163	Jordan Dinar
Kazakhstan	Alma-ata	2,717,300	Kazakh	16,755,784	Tenge
Kyrgzstan	Bishkok	198,500	Kyrgyz	4,881.743	Som
Kenya	Nairobi	582,646	Swahili	31,443,852	Kenya Shilling
Korea, North	Pyongyang	120,538	Korean	22,432,494	N. Korean Won
Korea, South	Seoul	99,268	Korean	48,673,985	S. Korean Won
Kuwait	Kuwait City	17,818	Arabic	2,171,473	Kuwaiti Dinar

World Summary

Country	Capital	Area Sq Km	Major Language	Population	Currency
Latvia	Rigu	63,700	Latvian	2,350,989	Lats
Lebanon	Beirut	10,452	Arbic	3,720,398	Lebanese Pound
Libya	Tripoli	1,757,000	Arabic	5,478,826	Libyan Dinar
Lithuania	Vilnius	65,300	Lithuanina	3,593,467	Litas
Malaysia	Kuala Lumpur	329,758	Malay	23,031,178	Ringgit
Mexico	Mexico City	1,964,382	Spanish	104,695,273	Mexican Peso
Moldova	Kishiner	33,700	Moldovan Romaian	4,437,948	Lei
Nepal	Kathmandu	147,181	Nepali	26,378,770	Nepalese Rupee
Netherlands	Amsterdam	41,526	Dutch	161,140,314	Guilder
New Zealand	Wellington	270,534	English	3,945,331	Dollar
Nigeria	Abuja	923,768	English	132,746,987	Naira
Norway	Oslo	385,639	Norwegain	4,543,238	Norwegian Krone
Oman	Muscat	309,500	Arabic	2,792,302	Rial Omani
Pakistan	Islamabad	796,095	Urdu	150,255,266	Pak Rupee
Panama	Panama City	75,517	Spanish	2,913,273	Baiboa
Philippines	Manila	300,000	Pilipino	85,958,846	Peso
Poland	Warsaw	312,684	Polish	38,618,896	Zloty
Portugal	Lisbon	92,345	Protuguese	10,099,711	Escudo
Qatar	Doha	11,427	Arbic	813,755	Qatar Riyal
Romania	Bucharest	237,500	Rumanian	22,277,797	Leu
Russia	Moscow	17,075,200	Russian	144,570,925	Rouble
Saudi Arabia	Riyadh	2,240,000	Arabic	24,168,463	Riyal
Singapore	Singapore	648	Bahasa Malay	4,584,003	Singapore Dollar
South Africa	Pretoria	1,219,090	Afrikaans	43,655096	Rand
Spain	Madrid	505,990	Spaish	40,107,833	Peseta
Sri Lanka	Colombo	65,610	Sinhalese	19,718,567	Sri Lanka Rupee
Sudan	Khartoum	2,505,800	Arabic	37,953,059	Sudanese Pound
Sweden	Stockholm	449,964	Swedish	8,878,257	Krona
Switzerland	Berne	41,285	German	7,316,926	Swiss France
Syria	Damascus	185,180	Arabic	17,521,256	Syrian Pound
Taiwan	Taipei	36,000	Mandarin Chines	22,697,864	New Taiwan Dollar
Tanzania	Dodoma	945,100	Swahili	38,011,779	Tanzanian Shilling
Tajikistan	Dushanbe	143,100	Tajik	6,840,946	Rouble
Thailand	Bangkok	513,115	Thai	62,821,940	Baht
Turkey	Ankara	779,452	Turkish	67,997,139	Turkish Lira
Trukmenistan	Ashkhabad	488,100	Turkmenion	4,762,476	Manat
Uganda	Kampala	241,138	English; Swahile	25,317,795	Ugandan Shilling
U.A.E.	Abu Dhabi	83,600	Arbaic	2,478,918	Uae Dirham
U.K.	London	244,110	English	59,884,964	Pound
Ukranie	Kiev	603,700	Ukrainian	48,099,568	Karbovanets
United States	Washington, D.c.	9,629,047	English	282,690,075	Dollar
Uzbekistan	Tashkent	447,400	Uzbek	25,916,301	Sum
Vietnam	Hanoi	331,690	Vietnamese	82,086,550	Dong
Yugoslavia	Belgrade	102,173	Serbo-corat	10,646,033	Dinar
Zambia	Lusaka	752,614	English	10,120,264	Kwacha
Zimbabwe	Harare	390,759	English	11,381,503	Zimbabwe Dollar

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ



اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم
وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

QARI MUHAMMAD ABBAS
Naqashbandi Chishti Qadri Soharverdi
16 JUL 2017
Chak 365/E.B Burewala District Vehari
Mob:0334-7632365